محض بھوکا پیاسا رہنے سے کیا حاصل؟
رمضان المبارک کو اس کی روح کے مطابق گزاریے

فہمِ رمضان

جدید ایڈیشن اضافوں کے ساتھ

1) رمضان کا استقبال کیسے کریں؟ قرآن وحدیث سے ثابت 9 اعمال
2) رمضان کے لازمی حقوق کیا ہیں؟ اور زائد چیزیں کیا ہیں؟
3) پہلے عشرے میں کرنے کے 11 اعمال، دوسرے عشرے کے 12 اعمال، تیسرے عشرے کے 4 اعمال کی قرآن وحدیث سے وضاحت
4) روزہ اور تراویح کی فضیلت، حقوق، آداب، کوتاہیاں اور مسائل
5) تلاوت قرآن کے 6 حقوق، رمضان کے مخصوص 4 اذکار
6) مسنون نوافل، ان کے فضائل اور طریقہ
7) دعاء میں کیا مانگنا چاہیے، کیسے مانگنا چاہیے، کب کن اوقات میں مانگنا چاہیے، کن کے لیے مانگنا چاہیے؟ معمولات دعا وغیرہ کی مکمل وضاحت
8) اعتکاف کی حقیقت، فضائل، کوتاہیاں، مسائل اور معتکف کے لیے دستور العمل اور خود احتسابی چارٹ
9) شب قدر کی فضیلت، وقت، علامت، کوتاہیاں اور کرنے کے کام
10) شب عید اور عید کی حقیقت، فضیلت، کوتاہیاں، عید کے دن کے مسنون اعمال، شوال کے 6 روزوں کے فضائل ومسائل
11) کتاب میں اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ رمضان سے متعلق کم از کم صحاح ستہ میں کوئی حدیث اور مسائل میں کوئی ضروری مسئلہ رہ نہ جائے۔
12) ہر بات مستند اور باحوالہ، ملک کے جید علماء ومفتی حضرات کی تائید، ہر مضمون کے آخر میں مشقیں اور سوالات۔ پیچیدہ مسائل کی تفہیم میں جدید اسلوب اور نقشوں کے ذریعہ وضاحت
13) ممبر ومحراب سے سنانے اور کورسوں میں پڑھانے کے لیے سالہا سال سے آزمودہ

مرتب: مفتی منیر احمد صاحب
استاذ: جامعة معهد العلوم الاسلامية (رجسٹرڈ)
فاضل: جامعة العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن، کراچی

جدید ایڈیشن اضافوں کے ساتھ

محض بھوکا پیاسا رہنے سے کیا حاصل؟
رمضان المبارک کو اس کی روح کے مطابق گزاریے

فہمِ رمضان

جس میں آپ سیکھیں گے

1 استقبالِ رمضان
2 حقوقِ رمضان
3 اعمالِ رمضان
4 مسائلِ رمضان
5 عید

مرتب: مفتی منیر احمد
استاذ: معہد العلوم الاسلامیۃ (رجسٹرڈ)
فاضل: جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن، کراچی

{ جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں }

- کتاب کا نام : فہم رمضان
- مرتب : مفتی منیر احمد صاحب
- طباعت اول : رجب المرجب 1434ھ / مئی 2013ء
- طباعت دوم : شعبان المعظم 1436ھ / جون 2015ء
- طباعت سوم : رجب المرجب 1441ھ / مارچ 2020ء
- طباعت چہارم : رجب المرجب 1443ھ / فروری 2022ء
- ناشر : المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ)
- ای میل : admin@almuneer.pk
- ویب سائٹ : almuneer.pk
- فیس بک : AlMuneerOfficial
- یوٹیوب : Al Muneer Markaz Taleem-O-Tarbiyat Foundation

(فہم رمضان کلاسوں کی ریکارڈنگ یہاں سے سنی جاسکتی ہیں)

ملنے کا پتہ

جامعہ معہد العلوم الاسلامیہ

متصل جامع مسجد الفلاح بلاک "H" شمالی ناظم آباد، کراچی

فون نمبر: 0331-2607207 - 0331-2607204

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	تقریظات و تبصرے	
2	کچھ سوالات فہم رمضان کورس کے بارے میں	
3	**1. استقبال رمضان**	15
4	پہلا عمل: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ پڑھنا	16
5	دوسرا عمل: رمضان آنے تک ذیل کی دعا مانگتے رہنا	18
6	تیسرا عمل: روزہ کے مسائل سیکھنا	19
7	چوتھا عمل: فضائل رمضان کا پڑھنا	19
8	پانچواں عمل: رمضان کے لیے اپنے آپ کو فارغ کرنا	19
9	چھٹا عمل: تجوید سے پڑھنے والے قاری صاحب کا انتخاب کرنا	20
10	ساتواں عمل: تمام گناہوں سے بچنے کے لیے لائحہ عمل بنانا	20
11	آٹھواں عمل: شعبان میں بھی کچھ روزے رکھ لینے چاہئیں	21
12	نواں عمل: 29 شعبان کو چاند دیکھنے کا اہتمام کرنا	21
13	**2. حقوق رمضان**	22
14	مشق (استقبال رمضان و حقوق رمضان)	24
15	**3. اعمال رمضان**	25
16	پہلے عشرے کے اعمال	26
17	پہلا عمل: روزہ	27
18	☆ فضائل روزہ	27
19	☆ حقوق روزہ	28
20	☆ آداب روزہ	29
21	مشق (روزہ)	33
22	دوسرا عمل: کثرتِ تلاوت	35
23	☆ فضائل قرآن	35
24	☆ حقوق قرآن	36
25	مشق (کثرت تلاوت)	42
26	تیسرا عمل: اذکار	43
27	☆ کلمہ طیبہ کے فضائل	43
28	☆ استغفار کے فضائل	43
29	مشق (اذکار)	45
30	چوتھا عمل: دعائیں	46
31	☆ فضیلت واہمیت	46
32	☆ کیا مانگنا چاہیے؟	46
33	☆ کیا نہیں مانگنا چاہیے؟	47
34	☆ کیسے مانگنا چاہیے؟	47
35	☆ کیسے نہیں مانگنا چاہیے؟	47
36	☆ کن کے لیے مانگنا چاہیے؟	48
37	☆ کن لوگوں سے دعا کی درخواست کرنی چاہیے؟	48
38	☆ کب کن اوقات کن احوال میں مانگنا چاہیے؟	48
39	☆ دعا مانگنے کا طریقہ	49

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
40	☆ دل بے قرار کی پکار	50
41	☆ معمولاتِ دعا	53
42	پانچواں عمل: ماتحتوں اور ملازمین کے ساتھ تخفیف	54
43	مشق (دعائیں، صبر اور ملازمین سے تخفیف)	55
44	چھٹا عمل: صدقہ، خیرات، غم خواری	57
45	ساتواں عمل: عمرہ	58
46	آٹھواں عمل: رات کا قیام یعنی تراویح	58
47	☆ حکم تراویح	58
48	☆ فضائل تراویح	59
49	☆ تعداد تراویح	59
50	☆ تراویح کی کوتاہیاں	62
51	مشق (صدقہ، خیرات وغم خواری اور عمرہ، رات کا قیام)	66
52	نواں عمل: نوافل کی کثرت، فرائض کا مزید اہتمام	67
53	رمضان کا دستور العمل	67
54	(1) تحیۃ الوضوء کی فضیلت	68
55	(2) تحیۃ المسجد	68
56	(3) قیامِ لیل یا تہجد اور اس کی فضیلت	68
57	(4) فجر کی نماز کے بعد حضور ﷺ کا معمول	69
58	(5) اشراق کی نماز	69
59	(6) چاشت کی نماز	69
60	(7) سنن زوال	70
61	(8) صلوٰۃ التسبیح	70
62	(9) اوابین کی نماز	72

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
63	(10) صلوٰۃ التوبہ	73
64	(11) قضاء نمازیں	73
65	مشق (نوافل کی کثرت)	76
66	دسواں عمل: دین کی محنت کرنا	78
67	گیارہواں عمل: مذکورہ تمام اعمال کو مندرجہ ذیل 6 صفات کے ساتھ کرنا	79
68	(1) عمل کو سنت طریقے سے کرنا	79
69	(2) مجاہدہ اور قربانی کے ساتھ عمل کرنا	79
70	(3) صفتِ ایمان کے ساتھ عمل کرنا	80
71	(4) صفتِ احتساب کے ساتھ عمل کرنا	80
72	(5) صفتِ اخلاص کے ساتھ عمل کرنا	80
73	(6) صفتِ احسان کے ساتھ عمل کرنا	80
74	مشق (دسواں اور گیارہواں عمل)	81
75	دوسرے عشرے کے اعمال	83
76	☆ مغفرت حاصل کرنے کا طریقہ	83
77	☆ مغفرت کے عشرے میں کرنے کے اعمال	83
78	آخری عشرے کے اعمال	84
79	☆ آخری عشرے کی فضیلت	84
80	☆ آخری عشرے کے اعمال	84
81	پہلا عمل: اعمال میں پہلے دو عشروں کی بہ نسبت زیادہ محنت کرنا	84
82	دوسرا عمل: اعتکاف	84
83	☆ حقیقتِ اعتکاف	85

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
84	☆ فضائلِ اعتکاف	86
85	☆ معتکف کے لیے دستور العمل	86
86	☆ اعتکاف کی کوتاہیاں	87
87	مشق (اعتکاف)	88
88	تیسرا عمل: شبِ قدر کی تلاش	90
89	☆ فضیلتِ شبِ قدر	90
90	☆ وقتِ شبِ قدر	90
91	☆ علاماتِ شبِ قدر	91
92	☆ اعمالِ شبِ قدر	91
93	☆ شبِ قدر کی کوتاہیاں	92
94	مشق (شبِ قدر)	95
95	چوتھا عمل: لیلۃ الجائزہ (شبِ عید) کی عبادت	96
96	☆ فضیلت	96
97	☆ اعمال	96
98	مناجات	98
99	☆ شبِ عید کی کوتاہیاں	99
100	مشق (لیلۃ الجائزہ (شبِ عید) کی عبادت)	101
101	4. **عید**	102
102	(1) عید کی حقیقت	103
103	(2) عید کی فضیلت	103
104	(3) عید کے دن کے مسنون اعمال	104
105	1) عیدگاہ جانے سے پہلے کے اعمال	104
106	2) عیدگاہ اور وہاں سے واپسی کے اعمال	104
107	نمازِ عید کا طریقہ	105
108	(4) عید کی کوتاہیاں	106
109	1) عید کی تیاریاں	106
110	2) عید کارڈ	106
111	3) عید کے بعد مصافحہ ومعانقہ	107
112	4) عید کی مبارک بادی کو لازم سمجھنا	108
113	5) عید کی سویاں	108
114	6) عید اور گناہ	108
115	(5) شوال کے چھ روزوں کے فضائل ومسائل	108
116	مشق (عید)	110
117	5. **مسائلِ رمضان**	112
118	(1) مسائلِ روزہ	113
119	1) روزے کی تعریف	113
120	2) روزے کا وقت	113
121	3) سحری وافطاری کے احکام	113
122	4) رمضان کے روزوں کے احکام	116
123	(1) کن لوگوں کے لیے روزہ رکھنا فرض ہے؟	116
124	(2) کن شرطوں کے ساتھ روزہ صحیح ہوگا؟	116
125	(3) کن لوگوں کے لیے روزہ نہ رکھنا جائز ہے؟	117
126	❑ فدیہ کے احکام	118
127	(4) کب روزہ رکھ کر توڑ دینا جائز ہے؟	118
128	(5) کن کے لیے مشابہت اختیار کرنا واجب ہے؟	119
129	(6) کن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟	119

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
130	❑ کھانے پینے سے روزہ توڑ دینے کی صورت میں قضا کفارہ وغیرہ کے اصول	120
131	❑ جماع سے روزہ توڑ دینے کی صورت میں قضا کفارہ وغیرہ کے اصول	124
132	❑ کفارے کے احکام	125
133	6) قضاء روزوں کے احکام	126
134	7) واجب روزوں کے احکام	127
135	8) مسنون، مستحب و نفل روزوں کے احکام	128
136	مشق	129
137	(2) مسائلِ تراویح	137
138	☆ وقت	137
139	☆ نیت	137
140	☆ امامت کا حق	138
141	☆ اُجرت	139
142	☆ جماعت اور اقتداء	139
143	☆ عورتوں کی جماعت	140
144	☆ قیام	140
145	☆ قرأت	140
146	☆ قعدہ	141
147	☆ وقفہ	141
148	☆ غلطیاں اور بھول	142
149	☆ سجدۂ تلاوت	143
150	☆ قضا	144
151	مشق	145

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
152	(3) مسائلِ اعتکاف	146
153	1) اعتکاف کی اقسام	146
154	2) مطلق اعتکاف کی شرائط	147
155	3) مقدارِ اعتکاف	148
156	4) وہ ضرورتیں جن کیلئے مسجد سے نکلنا معتکف کیلئے جائز ہے دو قسم کی ہیں	149
157	5) کن چیزوں سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے	150
158	6) کن صورتوں میں اعتکاف توڑنا جائز ہے	151
159	7) مباحاتِ اعتکاف	152
160	8) مکروہاتِ اعتکاف	152
161	9) اعتکاف کے آداب	152
162	10) عورتوں کا اعتکاف	153
163	مشق (مسائلِ اعتکاف)	154
164	خود احتسابی چارٹ	161
165	معتکفین کے لیے دستور العمل	162
166	(4) مسائلِ صدقۃ الفطر	164
167	1) صدقہ فطر کس پر واجب ہوتا ہے	164
168	2) صدقہ فطر کس کی طرف سے نکالنا ہے	164
169	3) صدقہ فطر کس وقت واجب ہوتا ہے	165
170	4) صدقہ فطر کی فی کس مقدار کتنی ہے	165
171	5) صدقہ فطر کے مستحق کون ہے	165
172	صدقہ فطر اور زکوٰۃ میں فرق	166
173	مشق (مسائلِ صدقۃ الفطر)	168
174	**حوالہ جات**	171

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Jamia-Uloom-Islamiyyah
(University of Islamic Sciences)
Allama Muhammad Yousuf Banuri Town
Karachi - Pakistan.

جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن
کراتشی ۷۴۸۰۰ - پاکستان

Ref. No. ____________　　Date. 16 MAY 2013

الحمد للہ رب العالمین، والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدالمرسلین وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین.

رمضان المبارک، اللہ کی رحمت اور اس کی عنایت کا خاص مہینہ ہے، سال کے گیارہ مہینے بندۂ مومن رحمتِ الٰہی کا متلاشی رہتا ہے، جب کہ رمضان المبارک میں رحمتِ خداوندی اتنی جوش میں ہوتی ہے کہ بندگانِ خدا کو اپنی آغوش میں لینے کے لئے بے تاب رہتی ہے، اسی رحمت وعنایت کا نتیجہ ہے کہ مسلمان، رمضان المبارک میں نیک اعمال اور کارہائے خیر کے لئے زیادہ سے زیادہ راغب نظر آتے ہیں۔ اگر اس موقع کو غنیمت جانتے ہوئے اہلِ علم واصحابِ تبلیغ اور ائمہ مساجد، عام مسلمانوں کی شرعی، اخلاقی اور روحانی رہنمائی فرمانے کا اہتمام شروع کردیں تو امید ہے کہ دیگر مواقع کی بہ نسبت زیادہ بہتر نتائج سامنے آسکیں گے۔

الحمد للہ! اس سنہری موقع کی اہمیت کا ادراک کرتے ہوئے ہماری جامعہ کے ایک فاضل مولانا منیر احمد صاحب حفظہ اللہ نے ”دس روزہ فہم رمضان کورس“ کے نام سے یہ گراں قدر نصاب ترتیب دیا ہے، جس میں استقبالِ رمضان، حقوقِ رمضان، اعمالِ رمضان، مسائلِ رمضان اور نمازِ عید وغیرہ کے عناوین کے تحت عام فہم، سلیس انداز کے ساتھ عوام کی دینی رہنمائی کی کوشش ہے۔ میں نے چیدہ چیدہ موضوعات دیکھے ہیں، توقع کرتا ہوں کہ اس کورس سے مستفید ہونے والے حضرات وخواتین بہت مختصر عرصہ میں رمضان المبارک کے متعلقہ آداب واحکام سیکھ جائیں گے اور رمضان المبارک کی بابرکات گھڑیوں کو قیمتی بنانے میں یہ کورس بہترین معاون ومددگار ثابت ہوگا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اسے شرفِ قبولیت بخشے، عوام کے لئے نفع بخش بنائے اور مؤلف موصوف اور ان کے جملہ رفقاء کے لئے صدقۂ جاریہ اور وسیلۂ نجات ٹھہرائے، آمین۔ وماذلک علی اللہ بعزیز.

وصلی اللہ وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین.

عبدالرزاق اسکندر

(حضرت مولانا ڈاکٹر) عبدالرزاق اسکندر
مہتمم جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

P.O. Box: 3465 Karachi Code No. 74800, Phone: (0092-21) - 34913570 - 34912683 - 34915966 - 34123366 - 34121152
Fax: (0092-21) - 34919531, Karachi Pakistan. URL: www.banuri.edu.pk . E-mail: info@banuri.edu.pk

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد عبدالمنان
نائب مفتی واستاذ جامعہ دارالعلوم کراتشی

Muhammad Abdul Mannan
Naib Mufti & Ustad Jamia Darul-Uloom Karachi

التاریخ: ۱۴۳۵.۱.۱۶ھ

Date: 21.11.2013

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمده ونصلي على رسوله الكريم وعلىٰ آله واصحابه واهل بيته اجمعين

امابعد! حدیث کے مطابق علماء، انبیاءِ کرام کے وارث ہیں، جنہوں نے ہر دور میں دین کی تبلیغ اور نشر واشاعت کامختلف طریقوں سے مثلاً درس وتدریس، تصنیف وتالیف، وعظ وتقریر اور سلوک وتصوف کے ذریعہ بندگانِ خدا کی اصلاح ظاہر اور باطن کا کا انجام دیا، یہی وجہ ہے کہ دین کے ہر شعبہ میں ان کی گراں قدر اور بھاری بھرکم خدمات نمایاں طور پر نظر آتی ہیں، اور آج ہر موضوع پر بے شمار کتب ورسائل منظر عام پر آچکے ہیں، اور لوگ اس سے بھرپور انداز میں فائدہ اٹھا رہے ہیں، لیکن مشہور مقولہ ہے:۔

كم ترك الأوّلون للآخرين : کہ کتنا کچھ پہلے والوں نے بعد والوں کے لئے چھوڑ دیا ہے؟

یہی وجہ ہے کہ آج کے دور میں مختلف موضوعات پر نئے اور جدید انداز سے کام کیا جارہا ہے، اور ہر ایک کی کوشش یہی ہوتی ہے کہ مؤثر انداز سے دین کے پیغام کو لوگوں تک پہنچایا جائے، چنانچہ اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے کہ حضرت مولانا مفتی منیر احمد صاحب مدظلہم نائب مہتمم جامعہ معہد العلوم الاسلامیہ نے فہم رمضان کورس کے نام سے ایک مفید کتاب مرتب فرمائی ہے، اس میں رمضان المبارک سے متعلق اہم امور مثلاً استقبال رمضان، حقوق رمضان، اعمال اور مسائل رمضان وغیرہ کی تفصیلات موجود ہیں، اور ماشاء اللہ اس میں بڑی حد تک مفید اور ضروری باتیں آگئی ہیں۔

علاوہ ازیں موصوف نے اور بھی قابل قدر مختصر کورسز مثلاً فہم دین کورس، فہم قربانی کورس وغیرہ مرتب فرمائے ہیں، مولانا کا اسلوب تحریر بہت آسان اور عام فہم ہے، اور انہوں نے ہر مسئلہ کو اچھے انداز میں بیان کیا، اور آخیر میں مشقوں کا سلسلہ قائم فرمایا جو کہ بات کو ذہن نشین کرنے میں معاون ہے، ان اضافی خصوصیتوں کی وجہ سے یہ کورس لوگوں میں بہت مقبول ہیں، جن سے عوام کو خوب فائدہ ہو رہا ہے مزید یہ کہ ائمہ وخطباء حضرات اپنے علاقوں میں حسبِ موقع دینی تعلیم اور تربیت کیلئے ان قابل قدر اور مختصر کورسز کا انتخاب بھی کرسکتے ہیں۔

دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کی اس کاوش اور کوشش قبول فرمائے، اور عوام اور خواص کے لئے نافع بنائے اور ہم سب کے لئے نجات کا ذریعہ بنائیں، آمین۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔والله المستعان

محمد عبدالمنان

محمد عبدالمنان عفی عنہ

نائب مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

نائب مفتی

تبصرے

ماہنامہ ''بینات'' کراچی شمارہ رمضان المبارک 1434ھ

زیرِ تبصرہ کتاب ''فہمِ رمضان کورس'' میں پانچ مضامین: استقبالِ رمضان، حقوقِ رمضان، اعمالِ رمضان، مسائلِ رمضان اور عید پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے اور ہر بات کو مدلل بیان کیا گیا ہے۔ ہر مضمون کے آخر میں مشق کے عنوان سے سوال وجواب کے لیے عبارت لکھی گئی ہے، جس کے حل کرنے سے ہی پڑھی گئی عبارت اور مطالعہ کے صحیح یا غلط ہونے کا اندازہ ہوجاتا ہے۔ ائمہ و خطباء اس کتاب سے کچھ نہ کچھ مسجد میں پڑھ کر سنادیا کریں تو رمضان کے متعلق مسائل وفضائل کا ایک معتد بہ ذخیرہ اپنے مقتدیوں اور نمازیوں کو پہنچاسکتے ہیں جس سے سامعین کو ان شاء اللہ بہت فائدہ ہونے کا یقین ہے۔

ماہنامہ ''القاسم'' خالق آباد نوشہرہ

مؤلف حضرت مولانا مفتی منیر احمد صاحب جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کے فاضل اور معہد العلوم الاسلامیہ جامع مسجد الفلاح نارتھ ناظم آباد کراچی کے استاد ہیں۔ ہمارے سامنے ان کی کتاب کا دوسرا ایڈیشن ہے۔ اس کتاب میں رمضان المبارک کے استقبال، حقوق، اعمال، مسائل اور عید وغیرہ ابواب میں بڑی شرح وبسط کے ساتھ رہنمائی کی گئی ہے۔ ہر باب کے آخر میں ''مشق'' کے صفحات بڑھا کر ذہن سازی کے لیے اک نئی جدت پیدا کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ احقر کو ماہ رمضان کے آغاز میں ہاتھ لگی، پڑھنا شروع کیا تب رکھا جب مطالعہ مکمل ہوگیا اور اب ماہ رمضان میں ایک بار پھر پڑھنے کو جی چاہتا ہے اپنے طرز کی یہ تعلیمی اور نصابی کتاب بڑی خاصے کی چیز ہے۔ مرتب کی محنت، مطالعہ اور موضوع پر گرفت بڑی مضبوط ہے۔ بات سلیقے سے کرتے ہیں طلبہ اور قارئین کی ذہنی سطح کو ملحوظ رکھتے ہیں۔ تحریری انداز میں تدریسی شہ کار ہے، ایک منجھے ہوئے لائق اتالیق کی فنی مہارت کا غماض ہے۔ اہل علم اور تعلیمی حلقے اگر اپنے ہاں اسے افادہ ومطالعہ اور تربیتی مقاصد کی خاطر جگہ دیں گے تو عمدہ نتائج اور ثمرات مرتب ہوں گے۔ ان شاء اللہ

بسم الله الرحمن الرحيم

کچھ سوالات فہم رمضان کورس کے بارے میں

(1) سوال: فہم رمضان کورس سیکھنا کیوں ضروری ہے؟ اس کے سیکھنے کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: قرآن مجید میں ہے:

لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا (ہود:7)

تا کہ تمہیں آزمائے کہ عمل کے اعتبار سے تم میں کون زیادہ اچھا ہے۔

اور سورۃ قارعہ (آیت:6,7) میں ہے:

فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ ۝ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ

اب جس شخص کے پلڑے وزنی ہوں گے تو وہ من پسند زندگی میں ہوگا۔

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں اعمال گنے نہیں جاتے بلکہ تولے جاتے ہیں لہٰذا ہمارے رمضان کے اعمال روزہ، تلاوت، تراویح، اعتکاف، صدقات وغیرہ جو بھی ہم کرتے ہیں، وہ کل قیامت میں تولے جائیں گے اور اس وقت ہر ایک کی یہی خواہش ہوگی کہ کسی طرح ہمارے اعمال وزنی ثابت ہوجائیں۔ اور عمل وزنی ہوتے ہیں اتباعِ سنت سے یعنی ہمارا روزہ، تلاوت، تراویح وغیرہ اعمال جتنا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق ہوں گے اتنے ہی کل قیامت میں وزنی ہوں گے اور جتنے سنت طریقے سے ہٹ کر ہوں گے اتنے بے وزنی ہوں گے۔ اسی سنت طریقہ کو سیکھنے کے لیے اور خلاف سنت طریقے سے بچنے کے لیے یہ فہم رمضان کورس ترتیب دیا گیا ہے۔ گویا فہم رمضان کورس سیکھ کر ہم اعمال رمضان کو کل قیامت میں وزنی بنا سکتے ہیں۔ الغرض فہم رمضان کورس سیکھنا ہم سب کی ضرورت ہے جس نے پہلے سے نہیں سیکھا وہ اس کے ذریعے سے سیکھ لے گا اور جو پہلے سیکھ چکے ہیں، ان کے لیے یہ کورس یاددہانی کا ذریعہ بن جائے گا۔

(2) سوال: فہم رمضان کورس سیکھنے کے فوائد کیا ہیں؟

جواب: علم دین سیکھنے کے جتنے فضائل قرآن وحدیث میں آئے ہیں وہ سب حاصل ہوجائیں گے مثلاً:

1) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص علم حاصل کرنے کے لیے صبح کو چلتا ہے تو فرشتے اس پر سایہ کرتے ہیں اور اس کے روزگار میں برکت ہوتی ہے اور اس کے رزق میں کمی نہیں ہوتی اور رزق اس کے لیے مبارک ہوتا ہے۔'' **(1)**

2) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں دو بھائی تھے۔ ایک کماتا، دوسرا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہتا اور علم سیکھتا۔ کمائی کرنے والے بھائی نے اپنے بھائی کی شکایت کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''شاید اسی کی وجہ سے تمہیں روزی ملتی ہو۔'' **(2)**

3) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا معاملہ کرنا چاہتے ہیں، اس کو دین کی سمجھ بوجھ عطا فرماتے ہیں۔ **(3)**

4) جو شخص علم حاصل کرنے کے لیے چلتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرما دیتے ہیں اور فرشتے خوش ہوکر پروں سے اس کے لیے سایہ کرتے ہیں۔ **(4)**

5) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کو اس حال میں موت آئی کہ وہ علم حاصل کر رہا ہوتا کہ وہ علم حاصل کر کے دین اسلام کو زندہ کرے تو اس کے اور نبیوں کے درمیان ایک درجہ کا فرق ہوگا۔ **(5)**

• سیکھ لیا لیکن عمل نہ کر سکے، یہ بھی فائدہ سے خالی نہیں کیونکہ:

(1) رمضان کی فضیلت اور اس سے متعلق مسائل صحیح علم سامنے آجانے کے بعد گمراہی اور جہالت سے حفاظت ہوجائے گی۔

(2) کبھی نہ کبھی عمل کی توفیق بھی نصیب ہوجائے گی۔

(3) خود عمل نہ بھی کیا دوسروں کو سکھا دیا تو بھی ثواب ملے گا۔ **(6)**

• سیکھنے کے بعد عمل بھی کر لیا

(1) تو اس عمل پر جو خیر و برکت کے وعدے ہیں وہ یقیناً پورے ہوں گے۔

(2) جب ان خیروں اور برکتوں کا مشاہدہ خود عمل کرنے والے اور دوسروں کو ہوگا تو اپنے یقین میں بھی اضافہ ہوگا اور دوسروں کو بھی عمل کی ترغیب ملے گی۔

(3) رمضان کے متعلق اسلام کی ہدایات عام ہوں گی، جہالت ختم ہوگی اور کتابوں سے پڑھے اور سیکھے بغیر بھی صرف دیکھنے اور سننے سے رمضان کے بہت سارے احکام لوگوں کو معلوم ہوجائیں گے۔

(4) رمضان کے بہت سارے احکام جن پر عمل کرنے میں کوئی مجاہدہ اور مشقت نہیں اٹھانی پڑتی صرف نہ جاننے یا غلط جاننے کی وجہ سے عمل نہیں کر پا رہے تھے ان پر بہ سہولت عمل کی توفیق نصیب ہوجائے گی۔

• رمضان کے فضائل و مسائل پر عمل کرنے کے بعد اگر دوسروں کو سکھا بھی دیا تو سکھانے کے جتنے فضائل ہیں وہ سب نصیب ہوجائیں گے مثلاً:

(1) حضرت ابواُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا جن میں ایک عابد تھا اور دوسرا عالم۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ایک معمولی شخص پر۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو بھلائی سکھانے والے پر اللہ تعالیٰ، اُن کے فرشتے، آسمان اور زمین کی تمام مخلوقات یہاں تک کہ چیونٹی اپنے بِل میں اور مچھلی (پانی میں اپنے اپنے انداز میں) رحمت بھیجتی اور دعائیں کرتی ہیں۔ **(7)**

(2) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کے مرنے کے بعد جن اعمال کا ثواب اس کو ملتا رہتا ہے ان میں ایک تو علم ہے جو کسی کو سکھایا اور پھیلایا ہو، دوسرا صالح اولاد ہے جس کو چھوڑا ہو، تیسرا قرآن شریف ہے جو میراث میں چھوڑ گیا ہو، چوتھا مسجد ہے جو بنا گیا ہو، پانچواں مسافر خانہ ہے جس کو اس نے تعمیر کیا ہو، چھٹا نہر ہے جس کو اس نے جاری کیا ہو، ساتواں وہ صدقہ ہے جس کو اپنی زندگی اور صحت میں اس طرح دے گیا ہو کہ مرنے کے بعد اس کا ثواب ملتا رہے (مثلاً وقف کی شکل میں صدقہ کر گیا ہو) **(8)**

(3) اللہ تعالیٰ سرسبز و شاداب کرے اس آدمی کو جو ہم سے کچھ بات سنے پھر اسے آگے پہنچا دے جیسا اس کو سنا تھا۔ بہت سے ایسے آدمی جن کو بات پہنچائی جائے، زیادہ محفوظ کرنے والے ہوتے ہیں بہ نسبت سننے والے سے۔ **(9)**

(3) سوال: فہم رمضان کورس میں کون سے مضامین ہیں اور اس کا تعارف کیا ہے؟

جواب: فہم رمضان کورس میں درج ذیل عنوانات بیان کیے جائیں گے۔

(1) استقبالِ رمضان **(2)** حقوقِ رمضان **(3)** اعمالِ رمضان **(4)** مسائلِ رمضان **(5)** عید

مزید تفصیل کے لیے کورس کی فہرست ملاحظہ فرمائیں۔

(4) سوال: یہ بھی تو ہوسکتا ہے کہ فہم رمضان کورس کے ذریعے باقاعدہ مسائل رمضان سیکھنے کے بجائے جب کسی مسئلے میں ضرورت پیش آ جائے تو ہم مفتی حضرات سے وہ مسئلہ پوچھ لیں اور جب تک اس مسئلہ کا علم نہ ہوجائے، اس وقت تک اس معاملے کو موقوف رکھیں؟

جواب: بنیادی مسائل کا علم حاصل کرنا پھر بھی ضروری ہے کیونکہ جب تک یہ معلوم نہ ہو کہ کس چیز کا تعلق شریعت سے ہے اور کس چیز کا نہیں ہے تو اس سے پہلے لوگ پوچھنے کی زحمت ہی گوارا نہیں کریں گے۔ امام غزالیؒ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ تجارت کے بنیادی مسائل کا علم بہرحال پھر بھی سیکھنا ضروری ہے کیونکہ جب تک ان کو بنیادی علم نہ ہوگا یہ بھی معلوم نہیں ہوگا کہ کہاں معاملہ موقوف کرنا چاہیے اور کہاں علماء سے دریافت کرنا چاہیے۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں تو اسی وقت کسی خاص مسئلے کا علم حاصل کروں گا جب مجھے اس کی ضرورت پیش آئے گی تو اس سے پوچھا جائے گا کہ آپ کو یہ بات کس طرح معلوم ہوگی کہ فلاں واقعے کے سلسلے میں شریعت کا حکم دریافت کرنا چاہیے۔ آپ تو اپنے معاملات میں مشغول رہیں گے اور یہ سمجھتے رہیں گے کہ جو کچھ میں کررہا ہوں وہ جائز ہے، حالانکہ یہ ممکن ہے کہ وہ جائز نہ ہو، اس لیے تجارت کے سلسلے میں مباح اور غیر مباح کا جاننا بے حد ضروری ہے۔ (10)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ اپنے دور خلافت میں بازار کا گشت لگاتے اور بعض جاہل تاجروں کو دُرّے لگاتے۔ فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے بازار میں صرف وہی لوگ خرید وفروخت کریں، جنہیں تجارت کے شرعی احکام کا علم ہو، ورنہ ان کے معاملات سودی ہوں گے خواہ وہ مانیں یا نہ مانیں (11)

(5) سوال: یہ ذہن میں آتا ہے کہ اب تو عمر خاصی ہوگئی، بات یاد نہیں رہتی، اب حافظہ پہلے جیسا نہیں رہا پھر کلاس میں پڑھ بھی لیا تو واپس جا کر مشغولیت کی وجہ سے پڑھنے اور یاد کرنے کا موقع نہیں ملے گا۔

جواب: علم دین کا تعلق دماغ سے زیادہ، دل اور عمل سے ہے۔ عمل کی نیت سے درس سنیں اور کرنے کی چیزوں پر عمل شروع کردیں، بچنے کی چیزوں سے بچنا شروع کردیں۔ پس علم بھی محفوظ ہوجائے گا۔ وہ چیزیں انسان بھولتا ہے جو عمل میں نہیں ہوتیں۔

(6) سوال: یہ ذہن میں آتا ہے کہ زیادہ دیر زمین پر بیٹھنا مشکل ہوتا ہے۔

جواب: عذر ہے تو ٹیک لگا کر، کرسی پر، جیسے سہولت ہو، بیٹھ سکتے ہیں۔

(7) سوال: اپنی مصروفیات کے اعتبار سے آئندہ اگر پابندی مشکل ہوجائے؟

جواب: کامل فائدہ تو پابندی سے ہی ہوگا، باقی کچھ نہ ہونے سے ہونا بہتر ہے۔ عزم، ہمت اور دعا کر کے کورس میں آنا تو شروع کردیجیے۔

(8) سوال: کورس کی فیس کیا ہے؟

جواب: اس کورس کی کوئی فیس نہیں ہے۔

وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰي رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (شعراء:109)

اور میں تم سے اس کام پر کسی قسم کی کوئی اجرت نہیں مانگتا۔ میرا اجر تو صرف اس ذات نے اپنے ذمے لے رکھا ہے جو سارے دُنیا جہاں کی پروَرِش کرتی ہے۔

اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ (ہود:88)

میرا مقصد اپنی استطاعت کی حد تک اصلاح کے سوا کچھ نہیں ہے۔

(9) سوال: اس کورس کا دورانیہ کتنا ہے؟

جواب: اگر مجمع سے یومیہ ایک گھنٹہ لیا جائے تو دس بارہ کلاسوں میں بہت اچھے انداز سے اس کو پڑھا اور پڑھایا جاسکتا ہے۔

(10) سوال: کیا دوسروں کو بھی کورس میں لاسکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! ضرور۔

مَنۡ يَّشۡفَعۡ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنۡ لَّهٗ نَصِيۡبٌ مِّنۡهَا (نساء:85)

جو شخص کوئی اچھی سفارش کرتا ہے، اس کو اس میں سے حصہ ملتا ہے۔

(11) سوال: فہم رمضان کورس کے علاوہ اور مزید کون کونسے کورس یہاں ہوتے ہیں؟

جواب: فہم قربانی کورس، فہم معیشت وتجارت کورس، فہم علاج ومعالجہ کورس، فہم ملازمت کورس، سیرت رسول ﷺ بذریعہ پروجیکٹر (برائے حضرات وخواتین)، فہم سیرت خلفاء کورس، سہہ ماہی سمر کیمپ، چالیس روزہ سمر کیمپ، تعلیم بالغان، دوسالہ علم دین کورس، تعلیم القرآن (بچے، بچیوں، خواتین کے لیے)

فہم رمضان کورس پڑھنے پڑھانے کا طریقہ

(12) سوال: فہم رمضان کورس پڑھنے پڑھانے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: **طریقہ 1:** سب سے اعلیٰ طریقہ تو یہ ہے کہ تدریسی انداز اختیار کیا جائے۔ پڑھانے والے کے سامنے بھی یہ کورس ہو اور تمام پڑھنے والوں کے پاس بھی۔ ایک ایک بات اچھی طرح سمجھائی جائے، اور دوران تدریس بذریعہ سوالات اس بات کی تسلی کی جائے کہ مجمع سمجھ رہا ہے یا نہیں اور درمیان میں جو مشقیں آئیں طلبہ ان کو گھر سے حل کر کے آئیں۔ اور اگلے دن استاذ سے اس کی تصحیح کرالیں۔ اگر روزانہ ایک گھنٹہ مجمع سے لے رہے ہیں تو پہلے آدھے گھنٹے میں شروع کتاب یعنی استقبال رمضان سے پڑھائیں اور دوسرے آدھے گھنٹے میں مسائل رمضان جو کتاب کے آخر میں ہے وہاں سے پڑھائیں، اور وقت کم ہے تو بیس بیس منٹ کے دو پیریڈ بنالیں۔ الغرض فضائل ومسائل دونوں اکٹھا لے کر چلیں۔

طریقہ 2: اور اگر مجمع بہت زیادہ ہے، کچھ کے پاس یہ کورس ہے، اکثر کے پاس نہیں تو تدریسی انداز کے بجائے ترغیبی انداز سے پڑھا سکتے ہیں مثلاً کتاب میں سے عنوان دیکھا اور مجمع کو سنادیا۔ کہیں کہیں عبارت پڑھ دی، مشقوں میں جو ضروری ضروری سوال ہیں وہ مجمع سے پوچھ لیے۔

طریقہ 3: جمعہ کے بیانات میں اس کے مضامین بیان کردیے جائیں مثلاً رمضان سے ایک یا دو جمعہ پہلے استقبال رمضان کے تحت جو مضامین ہیں وہ سنا دیے پھر رمضان کے پہلے جمعہ میں پہلے عشرے کے اعمال اور دوسرا عشرہ شروع ہونے سے پہلے دوسرے عشرے کے اور تیسرا عشرہ شروع ہونے سے پہلے تیسرے عشرے کے۔ الغرض ہر عمل کے آنے سے پہلے اس عمل کی وضاحت سامنے آجائے۔ اعتکاف سے قبل اعتکاف، لیلۃ القدر سے قبل لیلۃ القدر، شب عید اور عید سے قبل ان کے احکام کی وضاحت کردی جائے۔ دوران اعتکاف اور لیلۃ القدر اور شب عید میں بھی دوبارہ یہ باتیں مجمع کے سامنے آجائیں۔

طریقہ 4: بعض مساجد میں فجر یا عصر کے بعد ائمہ حضرات مجمع سے ترغیبی بات کرتے ہیں۔ ان نشستوں میں بھی فہم رمضان کے مضامین زبانی یا کتاب سے جیسے مناسب ہو مجمع کو سنائے جاسکتے ہیں۔

طریقہ 5: جن حضرات نے یہ کورس پڑھ لیا ہے وہ اپنے اپنے گھروں میں پڑھائیں۔

طریقہ امتحانات

اگر اس کورس کو طریقہ 1 کے مطابق پڑھایا جائے تو جس انداز میں مشقوں کے تحت سوالات دیے گئے ہیں ان ہی میں سے سوالات کا انتخاب کرکے پرچے میں دے دیے جائیں۔

1. استقبال رمضان (9 اعمال)

		صفحہ نمبر
پہلا عمل:	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ پڑھنا	6-8
دوسرا عمل:	رمضان آنے تک ذیل کی دعا مانگتے رہنا	8
تیسرا عمل:	روزہ کے مسائل سیکھنا	9
چوتھا عمل:	فضائل رمضان کا پڑھنا	9
پانچواں عمل:	رمضان کے لیے اپنے آپ کو فارغ کرنا	9
چھٹا عمل:	تجوید سے پڑھنے والے قاری صاحب کا انتخاب کرنا	10
ساتواں عمل:	تمام گناہوں سے بچنے کے لیے لائحہ عمل بنانا	10-11
آٹھواں عمل:	شعبان میں بھی کچھ روزے رکھ لینے چاہئیں	11
نواں عمل:	29 شعبان کو چاند دیکھنے کا اہتمام کرنا	11

1. استقبالِ رمضان

رمضان المبارک ہم مسلمانوں کے لیے ایک مہمان ہے اور ہر اچھا میزبان مہمان کا استقبال کرتا ہے خاص طور سے وہ مہمان جو تھوڑی سی میزبانی کرواکر بہت کچھ مہمان کو دینے کے لیے آتا ہے، اس مہمان کا تو بہت ہی استقبال کیا جاتا ہے۔ رمضان بھی ایسا ہی مہمان ہے جو تھوڑی سی عبادات کا وقت ہم سے لے کر ہمیں وہ کچھ دینے کے لیے آتا ہے جو گیارہ مہینوں میں بہت سی محنت کر کے بھی ہم نہیں پا سکتے۔ اب ہم رمضان کا استقبال کیسے کریں ''استقبالِ رمضان'' کے عنوان کے تحت یہی بتایا گیا ہے۔

پہلا عمل: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خطبہ پڑھنا

شعبان کی آخری تاریخ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رمضان شریف کے متعلق جو بیان فرمایا اور رمضان کے فضائل سے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چند جامع احادیث یہاں ذکر کی جا رہی ہیں سب سے پہلے اس کو پڑھ لیں یا سن لیں تاکہ اس ماہ مبارک کی اہمیت اور اس میں کچھ کرنے کا جذبہ بیدار ہو جائے۔

پہلا خطبہ

(1) اے لوگو! تمہارے اوپر ایک بہت بڑا مہینہ سایہ ڈالنے والا (آنے والا) ہے، بہت برکتوں والا ہے۔ اس مہینے میں ایک رات (شب قدر) ایسی مرتبہ والی ہے جو ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہے۔

(2) اللہ تعالیٰ نے اس مہینہ کے روزے (مسلمانوں پر) فرض فرمائے اور اس کی رات کے قیام (تراویح) کو باعث ثواب کر دیا۔

(3) جو شخص اس مہینے میں کسی نیکی کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرے، وہ ایسا ہے جیسے غیر رمضان میں کوئی فرض ادا کرے۔

(4) اور جو شخص اس مہینے میں کوئی ایک فرض ادا کرے وہ ایسا ہے جیسے غیر رمضان میں ستر فرض ادا کئے۔

(5) اور یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے اور یہ مہینہ باہمی رواداری اور غم خواری کا ہے۔ اس مہینے کی برکت سے مؤمن کے رزق میں زیادتی ہوتی ہے۔

(6) جو شخص کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرائے (وہ) اس کے لیے گناہوں کے معاف ہونے اور دوزخ سے نجات کا ذریعہ ہوگا مگر اس روزہ دار کے ثواب میں سے کچھ کم نہیں کیا جائے گا۔

(7) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم میں سے ہر شخص تو اتنی وسعت نہیں رکھتا کہ روزہ دار کو روزہ افطار کرائے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

> ''اگر کوئی شخص ایک روزہ دار کا روزہ صرف ایک کھجور یا پانی یا دودھ کے گھونٹ ہی سے کھلوا دے گا، تب بھی اللہ تعالیٰ اس کو اتنا ہی ثواب عطا فرمائے گا۔ (مطلب یہ ہے کہ روزہ دار کو بھی پورا ثواب ملے گا اور افطار کرانے والے کو بھی)''

(8) اور اس مہینہ کا ابتدائی حصہ (پہلا عشرہ) رحمت کا ہے اور دوسرا حصہ (دوسرا عشرہ) مغفرت کا ہے اور آخری حصہ (تیسرا عشرہ) دوزخ سے آزادی کا ہے۔

(9) اور جو شخص اپنے خادم (ملازم) سے اس مہینہ میں کام ہلکا لے، اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا اور جہنم سے آزاد کر دے گا۔

(10) اور تم رمضان میں چار کام زیادہ کرو! دو کاموں سے تم اپنے پروردگار کو راضی کرو اور دو کام ایسے کرو جن سے تمہیں چھٹکارا نہیں (یعنی ان کاموں کی تمہیں ضرورت ہے)۔ پہلی دو چیزیں جن سے تم اپنے پروردگار کو راضی کرو، وہ کلمہ طیبہ اور استغفار کی کثرت ہے۔ اور جن دو باتوں کے بغیر تمہیں چارہ نہیں وہ جنت کی طلب اور دوزخ سے پناہ مانگنا ہے۔

(11) اور جو شخص کسی روزہ دار کو پانی پلائے گا (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ اس کو میرے حوض (کوثر) سے ایسا پانی پلائے گا کہ اس کے بعد جنت میں داخل ہونے تک پیاس نہیں لگے گی۔ (12)

دوسرا خطبہ

حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ جب رمضان المبارک کا مہینہ آیا تو رحمت کائنات ﷺ نے ہم لوگوں سے ارشاد فرمایا:

> ”لوگو! ماہ رمضان آ گیا یہ بڑی برکت والا مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس میں اپنے خاص فضل و کرم سے تمہاری طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اپنی خاص رحمتیں نازل فرماتے ہیں، خطاؤں کو معاف کرتے ہیں اور دعائیں قبول کرتے ہیں اور اس مہینہ میں طاعات، حسنات اور عبادات کی طرف تمہاری رغبت اور مسابقت کو دیکھتے ہیں اور مسرت و فخر کے ساتھ اپنے فرشتوں کو بھی دکھاتے ہیں۔ پس اے لوگو! ان مبارک دنوں میں اللہ تعالیٰ کو اپنی طرف سے نیکیاں ہی دکھاؤ (یعنی عبادات و حسنات کثرت سے کرو) بلاشبہ وہ شخص بڑا بدنصیب ہے جو رحمتوں کے اس مہینے میں بھی اللہ جل شانہٗ کی اس رحمت سے محروم رہے۔ (13)

فضائل رمضان

(1) رمضان کے پانچ خصوصی انعامات

1) روزہ دار کے منہ کی بو (جو بھوک کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے) اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

2) روزہ دار کے لیے دریا کی مچھلیاں تک دعائے مغفرت کرتی ہیں، اور افطار کے وقت تک کرتی رہتی ہیں۔

3) جنت ہر روز ان کے لیے سجائی جاتی ہے پھر حق تعالیٰ شانہٗ فرماتے ہیں، قریب ہے کہ میرے بندے (دنیا کی) مشقتیں اپنے اوپر سے پھینک کر تیری طرف آئیں۔

4) اس ماہ مبارک میں سرکش شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں کہ وہ رمضان میں ان برائیوں کی طرف نہیں پہنچ سکتے جن کی طرف غیر رمضان میں پہنچ سکتے ہیں (یعنی رمضان میں شیاطین قید ہونے کی بناء پر روزہ داروں کو گناہوں پر نہیں اُبھار سکتے، لیکن انسان کا نفس گناہ کرانے میں شیاطین سے کم نہیں ہے اور گناہوں کا چسکا بھی گناہوں کی پٹری پر چلاتا رہتا ہے تاہم پھر بھی گناہوں کی کمی اور عبادت کی کثرت کا ہر شخص مشاہدہ کرتا ہے)۔

5) رمضان کی آخری رات میں روزہ داروں کے لیے مغفرت کی جاتی ہے۔صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے عرض کیا، یہ شبِ مغفرت کیا شبِ قدر ہے؟ فرمایا نہیں، بلکہ دستور یہ ہے کہ مزدور کو کام ختم ہونے کے وقت مزدوری دے دی جاتی ہے۔ (14)

(2) رمضان میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں:

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں۔اور ایک روایت میں بجائے ''ابوابِ جنت'' (جنت کے دروازے) کے ''ابوابِ رحمت'' (رحمت کے دروازے) کا لفظ ہے۔(15)

(3) رمضان میں اللہ کے منادی کی پکار

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیاطین اور سرکش جنات جکڑ دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے سارے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ان میں سے کوئی دروازہ بھی کھلا نہیں رہتا۔اور جنت کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اس کا کوئی دروازہ بھی بند نہیں کیا جاتا، اور اللہ کا منادی پکارتا ہے کہ اے خیر اور نیکی کے طالب قدم بڑھا آگے آ، اور اے بدی اور بدکرداری کے شائق رک، آگے نہ آ! اور اللہ کی طرف سے بہت سے (گناہ گار) بندوں کو دوزخ سے رہائی دی جاتی ہے (یعنی ان کی مغفرت کا فیصلہ فرما دیا جاتا ہے) اور یہ سب رمضان کی ہر رات میں ہوتا رہتا ہے۔ (16)

(4) جنت کو رمضان کے لیے خوشبو کی دھونی دی جاتی ہے

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت ہے کہ انہوں نے حضور ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جنت کو رمضان شریف کے لیے خوشبوؤں کی دھونی دی جاتی ہے اور شروع سال سے آخر سال تک رمضان کی خاطر آراستہ کیا جاتا ہے۔پس جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے جس کا نام مثیرہ ہے (جس کے جھونکوں کی وجہ سے) جنت کے درختوں کے پتے اور کواڑوں کے حلقے بجنے لگتے ہیں جس سے ایسی دل آویز سریلی آواز نکلتی ہے کہ سننے والوں نے اس سے اچھی آواز کبھی نہیں سنی۔پس خوشنما آنکھوں والی حوریں اپنے مکانوں سے نکل کر جنت کے بالا خانوں کے درمیان کھڑی ہو کر آواز دیتی ہیں کہ کوئی ہے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہم سے منگنی کرنے والا تاکہ حق تعالیٰ شانہ اس کو ہم سے جوڑ دیں۔پھر وہی حوریں جنت کے داروغہ رضوان سے پوچھتی ہیں کہ یہ کیسی رات ہے؟ وہ لبیک کہہ کر جواب دیتے ہیں کہ رمضان المبارک کی پہلی رات ہے۔جنت کے دروازے محمد ﷺ کی امت کے لیے (آج) کھول دیئے گئے۔حضور ﷺ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ شانہ رضوان سے فرما دیتے ہیں کہ جنت کے دروازے کھول دے اور مالک (جہنم کے داروغہ) سے فرما دیتے ہیں کہ احمد ﷺ کی امت کے روزہ داروں پر جہنم کے دروازے بند کر دے اور جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوتا ہے کہ زمین پر جاؤ اور سرکش شیاطین کو قید کرو اور گلے میں طوق ڈال کر دریا میں پھینک دو کہ میرے محبوب محمد ﷺ کی امت کے روزوں کو خراب نہ کریں۔(17)

دوسرا عمل: رمضان آنے تک ذیل کی دعاء مانگتے رہنا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب رجب کا مہینہ شروع ہوتا تو رسالت مآب ﷺ یہ دعا فرماتے:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ رَجَبَ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ (18)

اے اللہ! ہمیں رجب اور شعبان کے مہینوں میں برکت عطا فرما اور (اپنے فضل و کرم سے) رمضان المبارک تک پہنچا۔

تیسرا عمل: روزہ کے مسائل سیکھنا

جو چیز فرض ہو، اس کا سیکھنا بھی فرض ہے اور جو واجب ہو، اس کا سیکھنا واجب ہے لہٰذا جن پر روزہ فرض ہے وہ رمضان سے پہلے ہی روزہ کے ضروری مسائل سیکھ لیں کہ کن باتوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور قضا و کفارہ دونوں واجب ہوتے ہیں اور کن باتوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے لیکن صرف قضا واجب ہوتی ہے، کفارہ واجب نہیں ہوتا۔ اور وہ کون سی چیزیں ہیں جن سے روزہ صرف مکروہ ہوتا ہے، ٹوٹتا نہیں۔ اور وہ کون سی چیزیں ہیں جو روزہ کی حالت میں جائز اور مباح ہیں وغیرہ وغیرہ۔ (19)

چوتھا عمل: فضائل رمضان کا پڑھنا

رمضان کی قدر و قیمت اس وقت ہوگی جب اس کے فضائل معلوم ہوں، ذہن میں مستحضر ہوں اور وہ فضائل کو بار بار پڑھنے اور سننے سے ہوگا، لہٰذا ایک کتاب ''فضائل رمضان'' (مصنف شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمہ اللہ) کو خرید لیں اور رمضان ختم ہونے تک روزانہ دس پندرہ منٹ نکال کر اس کو پڑھیں اور گھر والوں کو بھی سنائیں۔

پانچواں عمل: رمضان کے لیے اپنے آپ کو فارغ کرنا

گیارہ مہینے دنیا کے کام کاج کیے، اب رمضان کے ایک مہینہ کے لیے بہتر ہے کہ اپنے آپ کو مکمل فارغ کر لیں دفتر سے، ملازمت سے ایک مہینے کے لیے چھٹی لے لیں۔ نہیں تو کم از کم اتنا تو ضرور کر لیں کہ اپنی دنیاوی مشغولیتوں کو جتنا کم کر سکتے ہوں، کم کر لیں، جن کو مؤخر کیا جا سکتا ہو ان کو مؤخر کر کے رمضان کے بعد کر لیں۔ جو کام خواہ مخواہ رمضان میں کیے جاتے ہیں حالانکہ اس سے پہلے بھی ہو سکتے ہیں جیسے عید کی تیاریاں، وہ بھی شعبان ہی میں کر لیں۔ رمضان کے مبارک لمحات خاص طور سے شب قدر کی مبارک راتیں بازاروں میں ضائع کرنا انتہائی محرومی کی بات ہے۔ الغرض رمضان سے پہلے ہی اس کے لیے فکر کریں اور کوئی لائحہ عمل ضرور طے کر لیں کیونکہ رمضان کا مہینہ ہے ہی ترکِ دنیا کے لیے (20)

خواتین کے لیے ہدایات:

- **صفائی ستھرائی سے متعلق**

خواتین پر کھانے پکانے، گھر کی صفائی وغیرہ کی ذمہ داری ہوتی ہے، اس لیے ان کو چاہیے کہ رمضان کی آمد سے قبل ایک مرتبہ گھر کی تفصیلی صفائی کر لیں، مثلاً سارے گھر کی الماریاں صاف کریں، جالے اتاریں، قالین وغیرہ اگر میلے ہوں، وہ دھولیں۔ صوفہ بیکس، کشن، بیڈ کور وغیرہ سب دھولیں تاکہ رمضان میں اس قسم کے کاموں میں وقت ضائع نہ ہو اور عام معمول کی صفائی سے ہی گھر اجلا اور صاف نظر آئے۔

- **کھانے پکانے سے متعلق**

رمضان کی آمد کے ساتھ ہی خواتین کا کام عام روٹین سے زیادہ ہو جاتا ہے۔ اگر خواتین کچن کا کچھ کام پہلے سے سمیٹ لیں تو رمضان میں وقت کی کافی بچت ہو جائے گی۔ چاول دالیں صاف کر کے رکھ لیں۔ لہسن، ادرک چھیل اور پیس کر محفوظ کر لیں۔ پیاز اور لہسن کو تیل میں براؤن کر کے ٹماٹر، ادرک، نمک، مرچ، سوکھا دھنیا، ہلدی ڈال کر خوب بھونیں پھر اس مصالحے کو گرائنڈ کر کے کسی ایئر ٹائٹ ڈبے میں ڈال کر فریز کر دیں۔ ضرورت کے وقت مرغی تیل میں ڈال کر اور ثابت گرم مصالحہ ڈال دیں، جب لال ہو جائے تو تیار شدہ مصالحہ مکس کر کے بھون لیں۔ دس پندرہ منٹ میں بہترین قورمہ تیار ہو جائے گا۔ یہ مصالحہ خواتین کو فتوں اور انڈا کڑی کے لیے بھی استعمال کر سکتی ہیں۔ املی کی چٹنی اور ہرے دھنیے،

پودینہ، لہسن کی چٹنی بنا کر فریز کریں اور ضرورت کے وقت دہی میں مکس کر لیں۔
اس کے علاوہ پکوڑے جو رمضان کے مہینے میں دسترخوان کا اہم جز ہیں ان کے لیے بھی پہلے سے مصالحہ بنالیں۔ نمک مرچ، ثابت سوکھا دھنیا، سفید زیرہ، جوائن ثابت، لال مرچ موٹی کوٹ کر اور انار دانہ ان سب کو مکس کر کے ایک ڈبے میں ڈال دیں تو بیسن بناتے وقت بہت سہولت رہے گی۔ اتنے سارے ڈبوں کو کھولنا، دھنیا زیرہ وغیرہ صاف کرنے میں جو وقت لگتا ہے اس کی بچت ہوگی۔ اگر خواتین پکوڑوں کے لیے پالک، سبز دھنیا وغیرہ کاٹ کر بغیر دھوئے کسی کاغذ میں لپیٹ کر فرج میں محفوظ کر لیں تو پورا ہفتہ تازہ رہیں گی۔ پیاز اور آلو بھی کاٹ کر اکٹھے ایک شاپر میں ڈال کر فریج میں رکھ دیں۔ آلو چھیلنے سے پہلے دھوئیں اور خشک کر کے چھیلیں۔ بعد میں استعمال کے وقت جتنی ضرورت ہو آلو، پیاز، پالک ٹوکری میں ڈال کر دھولیں۔ پیاز کے ساتھ آلو مکس کر کے رکھنے سے بالکل کالے نہیں ہوں گے۔ رمضان میں بھی مہمانوں کی اچانک آمد پر خواتین کو بالکل پریشانی نہیں ہوگی۔

چھٹا عمل: تجوید سے پڑھنے والے قاری صاحب کا انتخاب کرنا

ایک حدیث میں ہے کہ انسان نماز سے فارغ ہوتا ہے اور اس کے لیے ثواب کا دسواں حصہ لکھا جاتا ہے، اسی طرح بعض کے لیے نواں، آٹھواں، ساتواں، چھٹا، پانچواں، چوتھائی، تہائی، آدھا حصہ لکھا جاتا ہے۔ (21) یعنی جس قدر نماز کی ظاہری شکل اور اندرونی کیفیات سنت کے مطابق ہوتی ہیں، اتنا ہی زیادہ اجر وثواب ملتا ہے۔ (22)
لہٰذا تراویح کا مکمل ثواب اور اجر پانے کے لیے ضروری ہے کہ آپ ایسی مسجد کا انتخاب کریں جس میں حافظ صاحب قرآن کریم آہستہ آہستہ آرام کے ساتھ تلاوت کریں۔ کسی ایسی مسجد میں ہرگز نہ جائیں جس میں قرآن کریم غلط طریقے سے پڑھا جاتا ہو، اور اتنی تیزی سے پڑھا جاتا ہو کہ اس کے نتیجے میں حروف کٹتے ہوں، یا حروف اپنے مخارج سے ادا نہ ہوتے ہوں، اور یعلمون اور تعلمون کے سوا کچھ سمجھ میں نہ آتا ہو، رکوع سجدہ میں اٹھک بیٹھک ہوتی ہو، تو ایسی تراویح تباہی اور بربادی کا باعث ہے۔ ایسی مسجد میں جا کر ہم اپنی تراویح کو تباہ اور برباد نہ کریں۔ پندرہ بیس منٹ جلدی فارغ ہونے کی کوشش میں اپنی تراویح خراب نہ کریں۔ اگر تراویح میں کچھ دیر لگ گئی تو وہ وقت اللہ کی عبادت ہی میں گزرا، جبکہ ہمارا مقصود ہی یہ ہے کہ ہمارا زیادہ سے زیادہ وقت اللہ کی عبادت میں گزرے۔

ساتواں عمل: تمام گناہوں سے بچنے کے لیے لائحہ عمل بنانا

قرآن مجید میں ہے:

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ o أَيَّامًا مَّعْدُودَات۔ (بقرہ:183)

تم پر روزے فرض کر دیے گئے ہیں، جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تمہارے اندر تقویٰ پیدا ہو، گنتی کے چند دن روزے رکھنے ہیں۔

معلوم ہوا کہ رمضان اور اس کا روزہ ہے ہی متقی بننے کے لیے۔ متقی وہ بنے گا جو تقویٰ (یعنی ہر قسم کے گناہوں کا چھوڑنا) اختیار کرے گا اور تقویٰ ہر چیز کا ہے، آنکھ کا، زبان کا، دل ودماغ کا، پیٹ کا، ہاتھ پاؤں کا۔ (23)
جس طرح رمضان سے پہلے ہی سحری اور افطاری کے سامان کی فکر کی جاتی ہے، پہلے سے سودے کا پرچہ بنتا ہے، سحری میں کھجلہ، پھینی، دودھ، دہی اور

افطاری میں چھولے، پکوڑے، رول، سموسے، شربت وغیرہ اضافی لوازمات کی تیاری کی جاتی ہے گھروں میں اس پر کچھ مشورے بھی ہوتے ہیں، اس سے زیادہ اس کی ضرورت ہے کہ اس کا مشورہ ہو کہ بھئی رمضان آرہا ہے جو ہے ہی درحقیقت تقویٰ کے لیے لہٰذا اس کے لیے ہمیں کیا کرنا چاہئے؟

مثلاً یہ مشورہ ہو کہ:

(1) آنکھوں کے تقویٰ کے لیے کم از کم ایک مہینہ ٹی وی (T.V) بند کر دیتے ہیں۔

(2) زبان کے تقویٰ کے لیے جس کے منہ سے غیبت نکلے، دوسرا فوراً روک دے۔ نیز روزانہ کسی کتاب مثلاً تحفہ خواتین سے پانچ منٹ غیبت کے نقصانات ہم پڑھ لیا کریں گے۔

(3) کان کے تقویٰ کے لیے گھر میں گانا اور میوزک نہیں چلے گا۔ ہاں، علماء کرام (مفتی تقی عثمانی صاحب، مولانا طارق جمیل صاحب وغیرہ) کے بیانات سنے جائیں گے۔

(4) پیٹ کے تقویٰ کے لیے سحری اور افطاری کھانے پینے میں حلال مال استعمال کریں گے۔

آٹھواں عمل: شعبان میں بھی کچھ روزے رکھ لینے چاہئیں

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو نہیں دیکھا کہ شعبان کے مہینے سے زیادہ کسی دوسرے مہینے میں (نفلی) روزے رکھے ہوں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ چند ایام کے سوا پورے شعبان کے روزے رکھتے تھے۔ **(24)**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی آدمی رمضان کے ایک دو دن پہلے سے روزے نہ رکھے، الا یہ کہ اتفاق سے وہ دن پڑ جائے جس میں روزہ رکھنے کا کسی آدمی کا معمول ہو تو وہ شخص اپنے معمول کے مطابق اس دن بھی روزہ رکھ سکتا ہے۔ (مثلاً ایک آدمی کا معمول ہے کہ وہ ہر جمعرات یا پیر کو روزہ رکھتا ہے تو اگر انتیس شعبان کو جمعرات یا پیر پڑ جائے تو اس آدمی کو اس دن روزہ رکھنے کی اجازت ہے۔) **(25)**

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: جس آدمی نے شک والے دن کا روزہ رکھا اس نے پیغمبر خدا ابو القاسم ﷺ کی نافرمانی کی۔ **(26)**

نواں عمل: 29 شعبان کو چاند دیکھنے کا اہتمام کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ ماہ شعبان کے دن اور اس کی تاریخیں جتنے اہتمام سے یاد رکھتے تھے، اتنے اہتمام سے کسی دوسرے مہینے کی تاریخیں یاد نہیں رکھتے تھے۔ پھر رمضان کا چاند دیکھ کر روزے رکھتے تھے اور اگر (29 شعبان کو) چاند دکھائی نہ دیتا تو تیس دن پورے شمار کر کے پھر روزے رکھتے تھے۔ **(27)**

فائدہ: چاند دیکھ کر ہرگز نہ کہنا چاہئے کہ یہ فلاں دن کا ہے، اس حساب سے آج فلاں تاریخ (یا فلاں روزہ) ہے۔ جب لوگوں نے دیکھا تب ہی سے حساب شروع ہوگا۔ **(28)** قیامت کی علامات میں سے ہے کہ چاند بے تکلف نظر آئے گا تو کہا جائے گا کہ یہ دوسری کی رات کا ہے۔ **(29)**

29 شعبان کو غروب آفتاب کے بعد رمضان کا چاند دیکھنا (تلاش کرنا) فرضِ کفایہ ہے تاکہ روزہ یا افطار کی حقیقت واضح ہو جائے۔ **(30)**

2. حقوق رمضان

حقوق کی ادائیگی احسانات پر مقدم ہوتی ہے یعنی حقوق ادا کرنا ضروری ہے پھر کسی پر آپ احسان کریں تو بہت اچھی بات ہے۔لیکن آپ کسی پر احسانات (یعنی جو آپ کے اوپر لازم نہیں وہ) تو بہت کر رہے ہیں لیکن اس کے جو حقوق آپ پر لازم ہیں وہ ادا نہیں کر رہے تو اس کو کوئی اچھا نہیں سمجھے گا۔اسی طرح رمضان کے کچھ حقوق ہیں اور کچھ زائد چیزیں ہیں، یہاں بھی رمضان کے حقوق کی ادائیگی ضروری ہے اور اس کے ساتھ زائد چیزیں بھی کرلیں تو بہت اچھی بات ہے لیکن زائد چیزیں جو ذمے میں لازم نہیں ان کا تو بہت اہتمام کرنا اور رمضان کے جو لازمی حقوق ہیں ان کو ادا نہ کرنا، یہ درست نہیں۔
''حقوقِ رمضان'' کے عنوان کے تحت رمضان کے لازمی حقوق کیا ہیں؟ اور زائد چیزیں کیا ہیں؟ ان کو بیان کیا جا رہا ہے۔

• احکامِ واجبہ کی پابندی اور گناہوں سے اجتناب

رمضان المبارک کے چند حقوق ہیں۔ان کا خلاصہ یہ ہے کہ تمام گناہوں کو چھوڑ نا، خواہ وہ دن کے گناہ ہوں یا رات کے، عبادت کے متعلق ہوں یا عادت اور معاملات کے متعلق۔اس میں وہ امور بھی آ گئے جن سے روزہ یا تراویح میں خلل آ جاتا ہے۔ (31)

الغرض رمضان المبارک کی اصل عبادت تو روزہ و تراویح اور ان کی تنزیہ (ان کو گناہوں سے بچانا) ہے اور کثرتِ تلاوت و اعتکاف و شب بیداری اس کے متعلقات ہیں۔ان سب کی اصل یعنی اصلُ الاُ صول وہ احکامِ واجبہ کی پابندی اور امورِ منکر و مکروہ سے اجتناب ہے۔اس سے آگے اپنی اپنی ہمت ہے۔

• لگانے کی چیزیں تو بہت ہوں مگر کھانے کی ایک بھی نہیں

اس کی ایسی مثال ہے جیسے مہمان کے سامنے کھانے کے لیے جو چیزیں رکھی جاتی ہیں ان میں اصل چیز تو گوشت اور روٹی ہے۔باقی مربا، اچار، چٹنی وغیرہ دسترخوان کی زینت ہیں اور ہضمِ غذا میں معین بھی ہیں اور دیگر کھانوں کے لیے لطف افزا بھی۔اگر کوئی شخص اپنے مہمان کے سامنے یہ زائد چیزیں تو رکھ دے مثلاً چٹنی بھی کئی قسم کی، اچار بھی طرح طرح کے رکھ دے، مربے بھی، مگر ان کے سوا اور کچھ نہیں۔نہ خشکہ ہے نہ روٹی ہے، نہ گوشت ہے کہ جو اصلی غذا ہے تو اب وہ مہمان کیا کہے گا یہی کہے گا کہ کیا کھاؤں۔مربا کھاؤں، اچار کھاؤں، کھانے کی چیز تو ایک بھی نہیں۔یہ تو سب لگانے کی چیزیں ہیں۔

اگر اسی طرح آپ نے اپنا رمضان اس حالت میں حق تعالیٰ کے سامنے پیش کیا کہ اس میں اصل چیز تو ہے نہیں۔مگر زائد چیزیں ہیں تو وہ کیا قبول ہوگا۔اور اگر آپ کے پاس اصل چیز تو ہے مگر زوائد نہیں ہیں یعنی اگر دن بھر بری نگاہ سے، غیبت سے اور جتنے گناہ ہیں، سب سے بچتے رہے ہیں۔اپنی آمدنی حلال رکھی۔پھر چاہے رات کو اچھی طرح پڑ کر سوتے رہیں۔تہجد بھی نہ پڑھیں۔وظیفے بھی نہ پڑھیں۔مگر یہ کہ گناہ کے پاس نہ بھٹکیں۔تو آپ کا رمضان بخدا اس شخص سے اچھا ہے کہ جس کی تہجد بھی ہے، چاشت بھی ہے، وظیفے بھی ہیں، تلاوت بھی ہے......سب کچھ ہے مگر ساتھ ہی غیبتیں بھی کر رہا ہے، برائی بھی کر رہا ہے، عورتوں کو بھی تک رہا ہے، لہو ولعب میں بھی مبتلا ہے، لڑنا جھگڑنا بھی ہے، بغض وحسد بھی ہے۔اس سے آپ کا رمضان ہزار درجہ اچھا ہے۔

اگر ہمت نہ ہو، بہت سے سپارے ختم نہ کرو۔سوؤ خوب پڑھ کر۔بس فرض، سنت نمازیں تو اٹھ کر پڑھ لیا کرو۔باقی آرام سے مہینہ بھر گزارو۔مگر

خدا کے واسطے گناہ کوئی نہ کرو تو یہ اچھا ہے۔ اور اگر ہمت ہو تو گناہ کو بھی چھوڑ و اور طاعات کو بھی کر لو۔ یہ تو پھر سبحان اللہ نور علی نور ہے۔ (32)

- **کم نوافل کم گناہ، زیادہ نوافل زیادہ گناہ، پسندیدہ کون؟**

ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ یہ بتائیے کہ ایک شخص عمل تو کم کرتا ہے یعنی نفلی عبادات اور نفل نماز بہت زیادہ نہیں پڑھتا، زیادہ تر فرائض و واجبات پر اکتفاء کرتا ہے، نفلی عبادات، ذکر و اذکار، وظائف اور تسبیحات زیادہ نہیں کرتا، لیکن اس کے گناہ بھی کم ہیں۔ ایسا شخص آپ کو زیادہ پسند ہوگا؟ یا آپ کو وہ شخص زیادہ پسند ہوگا جس کی نفلی عبادتیں بھی زیادہ ہیں اور گناہ بھی زیادہ ہیں؟ مثلاً تہجد کی نماز بھی پڑھتا ہے، اشراق کی نماز بھی پڑھتا ہے، اوابین بھی پڑھتا ہے، تلاوت بھی خوب کرتا ہے، وظائف اور تسبیحات بھی خوب کرتا ہے، لیکن ساتھ میں گناہ بھی بہت کرتا ہے۔ آپ کے نزدیک ان دونوں میں سے کون بہتر ہے؟ پہلے شخص کا عمل کم مگر گناہ بھی کم، دوسرے شخص کے اعمال زیادہ مگر گناہ بھی زیادہ۔ جواب میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ گناہوں سے حفاظت کے برابر میں کسی چیز کو نہیں سمجھتا۔ یعنی آدمی گناہوں سے محفوظ ہو جائے، یہ اتنی بڑی نعمت اور اتنا بڑا فائدہ ہے کہ دنیا کا کوئی عمل اس کے برابر نہیں۔ اگر ایک شخص گناہوں سے بچنے کا اہتمام کرے تو نفلی عبادات اس کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔ (33)

اس حدیث سے یہ بتانا مقصود ہے کہ جتنی نفلی عبادات ہیں، یہ اپنی جگہ پر بڑی فضیلت کی چیزیں ہیں، لیکن ان نفلی عبادات کے بھروسے پر اگر انسان یہ سوچے کہ میں تو نفلی عبادتیں بہت کرتا ہوں اور پھر اس کے نتیجے میں گناہوں سے پرہیز نہ کرے تو یہ بڑے دھوکے کی بات ہے۔ اصل چیز یہ ہے کہ انسان اپنی زندگی میں گناہوں سے پرہیز کرنے کی فکر کرے، گناہوں سے پرہیز کرنے کے بعد بالفرض اگر اس کو زیادہ نفلی عبادات کرنے کا موقع نہیں ملا تو اس صورت میں اس کا کوئی گھاٹا اور نقصان نہیں، اللہ تعالیٰ کے یہاں ان شاء اللہ وہ نجات پا جائے گا۔ لیکن اگر نفلی عبادتیں تو خوب کرتا ہے اور ساتھ میں گناہ بھی بہت کرتا ہے تو اس کی نجات کی کوئی ضمانت نہیں، کیونکہ یہ بڑا خطرناک معاملہ ہے۔

- **نفلی عبادات ٹانک ہیں اور گناہ زہر**

اس کی مثال یوں سمجھیں کہ یہ جتنی نفلی عبادتیں ہیں، چاہے وہ نفلی نماز ہو، تلاوت ہو، یا ذکر و تسبیح ہو، یہ سب ٹانک ہیں، اس سے قوت حاصل ہوتی ہے۔ جیسے کوئی شخص جسم کی طاقت کے لیے کوئی ٹانک استعمال کرے اور یہ گناہ زہر ہیں۔ اب اگر ایک شخص ٹانک بھی خوب کھائے اور زہر بھی خوب کھائے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ٹانک اس کے اوپر اثر نہیں کرے گا، البتہ زہر اثر کر جائے گا اور اس شخص کی تباہی کا ذریعہ بن جائے گا۔ اور ایک شخص وہ ہے جو کوئی ٹانک اور طاقت کی دوا تو استعمال نہیں کرتا، صرف دال روٹی پر اکتفاء کرتا ہے، لیکن جو چیزیں صحت کے لیے مضر ہیں، ان سے پرہیز کرتا ہے، تو یہ آدمی صحت مند رہے گا، باوجود یہ کہ یہ ٹانک نہیں کھاتا۔ پہلا شخص جو ٹانک بھی کھاتا ہے اور ساتھ میں مضر صحت چیزوں سے پرہیز نہیں کرتا، یہ لازماً بیمار پڑ جائے گا اور ایک دن ہلاک ہو جائے گا۔ نفلی عبادات اور گناہوں کی بالکل یہ مثال ہے۔ لہٰذا یہ فکر ہونی چاہیے کہ ہماری صبح سے لے کر شام تک کی زندگی سے گناہ نکل جائیں، منکرات اور معصیتیں نکل جائیں۔ خصوصاً رمضان المبارک میں تو اس کا بہت زیادہ اہتمام ہونا چاہیے۔ رمضان کو گناہوں سے بچانا رمضان کا حق ہے۔

- **رمضان سلامتی سے گزر جائے تو ان شاء اللہ سارا سال سلامتی سے گزرے گا**

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد ایک روایت میں نقل کیا گیا ہے:

إذا سلم رمضان سلمت السنة (34) اگر رمضان سلامتی سے گزر گیا تو سال سلامتی سے گزرے گا

لہٰذا کوشش کرنی چاہیے کہ رمضان گناہوں سے دور رہ کر اس طرح گزارے کہ نہ حقوق اللہ پامال ہوں نہ حقوق العباد، نہ آپ کسی کو ستائیں نہ کوئی آپ کو ستائے، اپنے گھر میں بھی سلامتی اور عافیت رہے اور مسجد، دفتر، دکان اور کام کی جگہ میں وقت سلامتی اور عافیت سے گزرے اور جو وقت گزرے وہ عبادات، تلاوت، دعا اور ذکر اللہ کے ساتھ گزرے تو ان شاء اللہ سارا سال خیر و سلامتی کی بہت امید ہے۔

مشق

استقبال رمضان وحقوق رمضان

(1) رمضان کے استقبال کے لیے کن چیزوں کا اہتمام کرنا چاہیے؟

(2) رمضان میں کون سے چار کام زیادہ کرنے چاہئیں؟

(3) رمضان کو پانے کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون سی دعا مانگا کرتے تھے؟

(4) رمضان المبارک کے حقوق کا خلاصہ کیا ہے؟

(5) گناہوں سے بچنے کے بارے میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کیا فرمایا؟

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن
MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

3. اعمال رمضان

پہلے عشرے کے 11 اعمال
دوسرے عشرے کے اعمال
آخری عشرے کے اعمال

پہلے عشرے کے 11 اعمال

یہ عشرہ رحمت کا ہے، اور قرآن کریم میں ہے کہ

اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ (اعراف:56)

یقیناً اللہ کی رحمت نیک لوگوں سے قریب ہے۔

لہٰذا اس عشرہ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کو کھینچ لانے والے نیک اعمال اختیار کیے جائیں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم کردینے والے اعمال (تمام گناہ) سے اجتناب کیا جائے۔ ذیل میں قرآن وحدیث سے ماخوذ گیارہ اعمال ذکر کیے جارہے ہیں ان کا خصوصی اہتمام کیا جائے۔

		صفحہ نمبر
پہلا عمل:	روزہ	17-24
دوسرا عمل:	کثرتِ تلاوت	25-32
تیسرا عمل:	اذکار	33-35
چوتھا عمل:	دُعائیں	36-43
پانچواں عمل:	ماتحتوں اور ملازمین کے ساتھ تخفیف	44-45
چھٹا عمل:	صدقہ، خیرات، غم خواری	47
ساتواں عمل:	عمرہ	48
آٹھواں عمل:	تراویح	48-56
نواں عمل:	نوافل کی کثرت، فرائض کا مزید اہتمام	57-66
دسواں عمل:	دین کی محنت کرنا	68
گیارہواں عمل:	مذکورہ تمام اعمال کو مندرجہ ذیل 6 صفات کے ساتھ کرنا	69-71

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

پہلا عمل: روزہ

فَمَنۡ شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهۡرَ فَلۡيَصُمۡهُ (بقرہ:185)
لہٰذا تم میں سے جو شخص بھی یہ مہینہ پائے، وہ اس میں ضرور روزہ رکھے

فضائل روزہ　حقوق روزہ　آداب روزہ　مسائل روزہ

❑ فضائل روزہ

- **روزہ کی جزا اللہ تعالیٰ خود دیتے ہیں**

انسان جو بھی نیک عمل کرتا ہے، اس کا اجرا سے دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک ملتا ہے، لیکن روزہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ عمل (چونکہ) خالص میرے لیے ہے، اس لیے میں ہی اس کی جزا دوں گا (کیونکہ) روزے دار صرف میری خاطر اپنی جنسی خواہش، کھانا اور پینا چھوڑتا ہے۔ (35)

فائدہ: جس عمل کے بارے میں اللہ تعالیٰ یہ فرمادیں کہ ہم خود اس کا بدلہ دیں گے، تو وہ بدلہ کتنا عظیم ہوگا۔ (36)

- **روزہ سے پچھلے گناہ معاف ہوجاتے ہیں**

جس نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کا یقین رکھتے ہوئے رمضان کے روزے رکھے اس کے پچھلے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔ (37)

- **روزہ جہنم سے بچاؤ کے لیے ڈھال ہے**

روزہ ایک ڈھال ہے۔ (38)

- **روزہ بارگاہ خداوندی میں سفارشی ہے**

روزہ اور قرآن بندہ کے لیے بارگاہ خداوندی میں سفارش کریں گے۔ روزہ کہے گا کہ اے رب میں نے اس بندہ کو دن میں کھانے پینے اور دوسری خواہشوں سے روک دیا تھا، لہٰذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرمالیجئے۔ (39)

- **روزہ جسمانی صحت کا سبب ہے**

روزے رکھو، تندرست رہو گے۔ (40)

وعید:

شرعاً جسے روزہ چھوڑنے کی اجازت نہ ہو اور عاجز کرنے والا مرض بھی لاحق نہ ہو، اس نے اگر رمضان کا ایک روزہ چھوڑ دیا تو عمر بھر روزہ رکھنے سے بھی اس ایک روزہ کی تلافی نہ ہوگی اگر چہ (بطور قضا) عمر بھر روزے بھی رکھ لے۔ (41)

حقوق روزہ

(1) حدیث میں ہے کہ روزہ میرے لیے ہے تو جب ہم نے روزہ رکھا تو گویا ہم بزبان حال اللہ تعالیٰ سے یہ کہہ رہے ہیں کہ لیجئے حضور یہ (روزہ) آپ کے لیے تحفہ ہے۔ عام حاکمِ وقت کے لیے اگر کوئی چیز بطور تحفہ دی جائے (خاص کر جب اس نے اس کی فرمائش بھی کی ہو) تو اس بات کا کس قدر اہتمام ہوتا ہے کہ عمدہ سے عمدہ، صاف ستھری چیز پیش کی جائے، پھر اللہ جو احکم الحاکمین ہیں ان کی بارگاہ میں روزہ کو گناہ سے کتنا صاف ستھرا کر کے پیش کرنا چاہیے۔ **(42)**

(2) حدیث میں ہے کہ حضرت کعبؓ بن عجرہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ منبر کے قریب ہو جاؤ۔ ہم لوگ حاضر ہو گئے جب حضور ﷺ نے منبر کے پہلے درجہ پر قدم مبارک رکھا تو فرمایا آمین۔ جب دوسرے پر قدم رکھا تو فرمایا آمین۔ جب تیسرے پر قدم رکھا تو پھر فرمایا آمین۔ جب آپ خطبہ سے فارغ ہو کر نیچے اُترے تو ہم نے عرض کیا کہ ہم نے آج آپ سے (منبر پر چڑھتے ہوئے) ایسی بات سنی جو پہلے کبھی نہیں سنی تھی آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس وقت جبرئیل علیہ السلام میرے سامنے آئے تھے (جب پہلے درجہ پر میں نے قدم رکھا تو) انہوں نے کہا کہ ہلاک ہو جائے وہ شخص جس نے رمضان کا مبارک مہینہ پایا پھر بھی اس کی مغفرت نہ ہوئی میں نے کہا آمین پھر جب میں دوسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہو جائے وہ شخص جس کے سامنے آپ (ﷺ) کا ذکر مبارک ہوا اور وہ درود نہ بھیجے میں نے کہا آمین جب میں تیسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہو جائے وہ شخص جس کے سامنے اس کے والدین یا ان میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پائیں اور وہ اس کو جنت میں داخل نہ کرائیں۔ میں نے کہا آمین **(43)**

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رمضان یا روزہ میں خود معافی کا اثر نہیں بلکہ اس میں خاص شان ہونی چاہیے اور خاص شان وہ ہے جس کو حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس اللہ حاجۃ ان یدع طعامہ وشرابہ۔ (44)

جو شخص روزہ میں باطل بولنا اور برا کام کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو کچھ حاجت نہیں ہے اس بات کی کہ چھوڑ دے اپنا کھانا اور اپنا پینا۔

یہ ہے وہ شرط کہ جس کے پائے جانے سے روزہ میں معافی کی شان آجاتی ہے اور اس شرط کا حاصل ہے معاصی اور گناہوں کا چھوڑ دینا۔ اس کی طرف عام طور پر التفات نہیں ہوتا یا التفات ہے تو عمل نہیں ہے۔ **(45)**

(3) حدیث میں ہے کہ بہت سے روزہ رکھنے والے ایسے ہیں کہ ان کو (دوران روزہ گناہ سے نہ بچنے کی وجہ سے) روزہ کے ثمرات میں سوائے بھوکا رہنے کے کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا۔ **(46)**

(4) حدیث میں ہے کہ روزہ آدمی کے لیے ڈھال ہے (یعنی اللہ کے عذاب جہنم سے حفاظت کا سبب ہے) جب تک کہ اس کو (جھوٹ، غیبت وغیرہ گناہوں سے) پھاڑ نہ ڈالے۔ **(47)**

خلاصہ:

ان چاروں احادیث سے یہ معلوم ہوا کہ روزہ کا حق ہے کہ اس کو آنکھ، کان، ہاتھ، پاؤں، زبان، دل و دماغ کے گناہوں سے آلودہ اور گندا نہ کیا جائے، خصوصاً معدہ کے گناہ (یعنی حرام کھانا) اس کو تو ضرور چھوڑ دیا جائے، کیونکہ یہ تمام خرابیوں کی جڑ ہے۔ نیز جب روزہ میں وہ چیزیں حرام

کر دی گئی ہیں جو پہلے مباح تھیں تو جو پہلے سے حرام ہیں ان کو تو بطریقہ اولیٰ چھوڑ نا ضروری ہے۔ (48)
اور یہ کوئی مشکل کام نہیں یہ خاموش رہنے اور سوتے رہنے سے بھی حاصل ہو سکتا ہے۔ (49)

❑ آداب روزہ

• سحری • گندی باتیں، شور، گالم گلوچ سے پرہیز • افطاری

1. سحری

(1) فضیلت (2) وقت (3) مقدارِ غذا (4) سحری کی کوتاہیاں

(1) فضیلت

حدیث میں ہے کہ سحری کھاؤ کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔ (50)
حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں۔ (51)
حدیث میں ہے کہ ہمارے اور اہل کتاب کے روزے میں سحری کھانے کا فرق ہے۔ (52)

(2) وقت

سحر کہتے ہیں رات کے آخری چھٹے حصے کو اور اس میں بھی تاخیر مسنون ہے مگر اتنی تاخیر نہ ہو کہ صبح صادق کے ہونے کا وہم ہونے لگے۔ (53)
سحری ختم ہونے کا وقت متعین ہے۔ سائرن اور اذان اس کے لیے ایک علامت ہے، اگر سائرن وقت پر بجا ہے تو وقت ختم ہو گیا، اس وقت کچھ کھانا، پینا درست نہیں۔ (54)

(3) مقدارِ غذا

سحری میں نہ تو اتنا کم کھائے کہ عبادات میں ضعف محسوس ہونے لگے اور نہ ہی حفظ ماتقدّم میں اتنا زیادہ کھائے کہ بدہضمی کی وجہ سے دن بھر کھٹی ڈکاریں آتی رہیں۔ اور روزہ کا مقصد (شہوتوں کا توڑنا، فقراء کے ساتھ مشابہت) ہی فوت ہو جائے۔ (55)

(4) سحری کی کوتاہیاں

1) بعض لوگ تراویح پڑھ کر کھانا کھا کر سو جاتے ہیں اور سحری کے ثواب سے محروم رہتے ہیں۔ (56)
2) بعض لوگ سحری کھا کر فجر کی نماز پڑھے بغیر یا گھر ہی میں پڑھ کر سو جاتے ہیں، یہ بڑی محرومی کی بات ہے۔
3) بعض لوگ سحری کھانے میں اتنی تاخیر کرتے ہیں کہ وقت نکل جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ یہ بھی سراسر بے احتیاطی ہے۔

2. گندی باتیں، شور، گالم گلوچ سے پرہیز

حدیث میں ہے کہ جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو گندی باتیں نہ کرے، شور نہ مچائے۔ اگر کوئی شخص گالی گلوچ یا لڑائی جھگڑا کرنے لگے (تو اس کو گالی گلوچ یا تھپڑ سے جواب نہ دے) بلکہ یوں کہدے کہ میں روزہ دار آدمی ہوں (گالم گلوچ کرنا یا لڑنا میرا کام نہیں۔)(57)
حدیث میں ہے کہ یہ مہینہ صبر کا ہے۔ (58)

3.افطاری

(1) کب افطار کرنا چاہیے (2) کس چیز سے افطار کرنا چاہیے (3) کتنی مقدارِ غذا ہونی چاہیے
(4)افطار کے وقت یا بعد میں کیا پڑھنا چاہیے (5)افطار کرانے کی کیا فضیلت ہے (6)افطاری کی کوتاہیاں

(1) کب افطار کرنا چاہیے

سورج غروب ہوتے ہی جلدی روزہ افطار کرنا سنت ہے،اور افطار میں تاخیر کرنا خلاف سنت ہے۔ (59)

1) حدیث میں ہے کہ جب تک میری امت کے لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے وہ اچھے حال میں رہیں گے۔ (60)

2) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اپنے بندوں میں مجھے وہ بندہ زیادہ محبوب ہے جو افطار میں جلدی کرے۔ (61)

مسئلہ: روزہ دار کی سحری و افطار میں اسی جگہ کے وقت کا اعتبار ہوگا، جہاں وہ ہے۔پس جو شخص عرب ممالک سے روزہ رکھ کر کراچی آئے،اس کو کراچی کے وقت کے مطابق افطار کرنا ہوگا اور جو شخص پاکستان سے روزہ رکھ کر مثلاً سعودی عرب گیا ہو،اس کو وہاں کے غروب کے بعد روزہ افطار کرنا ہوگا،اس کے لیے کراچی کے غروب کا اعتبار نہیں۔ (62)

(2) کس چیز سے افطار کرنا چاہیے

کھجور سے افطار سب سے افضل ہے نہ ہو تو پانی ہی سے کر لیا جائے۔

حدیث میں ہے کہ جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو وہ کھجور سے افطار کرے۔اگر کھجور نہ پائے تو پانی ہی سے افطار کرلے اس لیے کہ پانی کو اللہ نے طہور (ظاہر و باطن کو پاک کرنے والا) بنایا ہے۔(63)

(3) کتنی مقدار غذا ہونی چاہیے

امام غزالیؒ لکھتے ہیں کہ روزہ کی غرض یعنی قہرِ ابلیس اور شہوت نفسانیہ کا توڑنا کیسے حاصل ہوسکتا ہے اگر آدمی افطار کے وقت اس مقدار کی تلافی کرلے جو فوت ہوئی۔حقیقتاً ہم لوگ صرف اس کے کہ اپنے کھانے کے اوقات بدل دیتے ہیں اس کے سوا کچھ بھی کمی نہیں کرتے، بلکہ اور زیادتی مختلف انواع کی کرجاتے ہیں جو بغیر رمضان کے میسر نہیں ہوتی۔لوگوں کی کچھ ایسی عادت ہوگئی ہے کہ عمدہ عمدہ اشیاء رمضان کے لیے رکھتے ہیں اور نفس دن بھر کے فاقے کے بعد جب ان پر پڑتا ہے تو خوب زیادہ سیر ہو کر کھاتا ہے تو یوں بجائے قوت شہوانیہ ضعیف ہونے کے اور بھڑک اٹھتی ہے اور جوش میں آجاتی ہے اور مقصد کے خلاف ہوجاتا ہے۔روزہ میں مختلف اغراض اور فوائد اور اس کے مشروع ہونے سے مختلف منافع مقصود ہیں،وہ سب جب ہی حاصل ہوسکتے ہیں جب کچھ بھوکا بھی رہے۔بڑا نفع تو یہی ہے جو معلوم ہو چکا یعنی شہوتوں کا توڑنا،یہ بھی اسی پر موقوف ہے کہ کچھ وقت بھوک کی حالت میں گزرے۔(64)

(4)افطار کے وقت اور بعد میں کیا پڑھنا چاہیے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب افطار فرماتے تو کہتے:

اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ (65)

اے اللہ! میں نے تیرے ہی واسطہ روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق سے افطار کیا۔

حضور ﷺ جب روزہ افطار فرماتے تھے تو کہتے تھے:

ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللهُ (66)

پیاس چلی گئی اور رگیں (جو سوکھ گئی تھیں وہ) تر ہوگئیں اور اللہ نے چاہا تو اجر و ثواب قائم ہوگیا۔

(5) افطار کرانے کی فضیلت

حدیث میں ہے جس نے کسی روزہ دار کو افطار کرایا یا کسی مجاہد کو جہاد کا سامان دیا تو اس کو روزہ دار اور مجاہد کے مثل ہی ثواب ملے گا۔ (67)

حدیث میں ہے کہ جو شخص کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرائے وہ اس کے لیے گناہوں کے معاف ہونے اور آگ سے خلاصی کا سبب ہوگا اور روزہ دار کے ثواب کی مانند اس کو ثواب ہوگا مگر اس روزہ دار کے ثواب سے کچھ کم نہیں کیا جائے گا۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم میں سے ہر شخص تو اتنی وسعت نہیں رکھتا کہ روزہ دار کو افطار کرائے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ (پیٹ بھر کھلانے پر موقوف نہیں)، یہ ثواب تو اللہ ایک کھجور سے کوئی افطار کرا دے، یا ایک گھونٹ پانی پلا دے یا ایک گھونٹ لسی پلا دے اس پر بھی مرحمت فرما دیتے ہیں۔ (68)

(6) افطاری کی کوتاہیاں

1) کمسن بچوں کی روزہ کشائی، سیاسی اور دنیاوی مقاصد اور نام نمود کے لیے افطار پارٹیاں، افطار پارٹیوں میں مغرب کی نماز یا جماعت یا مسجد کی جماعت اور تکبیر اولیٰ ترک کرنا، روزہ خوروں کو افطار پارٹی میں مدعو کرنا، ان پارٹیوں میں مووی اور تصویر کشی، اسراف اور اللہ کی نعمتوں کو ضائع کرنا، مخلوط محفلیں بے پردگی جیسے منکرات اور گناہوں کا ارتکاب۔

2) افطاری کا قیمتی وقت بجائے دعا، ذکر، تلاوت کے افطاری کی تیاری اور افطاری کا سامان خریدنے میں اور افطار پارٹیوں کی تیاریوں اور ٹی وی دیکھنے میں گزار دینا، خصوصاً اس کی وجہ سے عصر کی جماعت کا نکل جانا تو انتہائی قابلِ افسوس ہے۔

3) افطاری پر اس طرح ٹوٹ پڑنا کہ افطاری کی دعا بھی یاد نہ رہے۔

4) حلال مال سے افطاری نہ کرنا یا حلال ہی سے کرنا لیکن بہت زیادہ کرنا۔

5) کسی کو افطاری دینا / لینا حقیر نہ سمجھیں۔ اس عمدہ خصلت کو اختیار کرنے میں بھی شیطان بہت سے رخنے ڈال دیتا ہے اور ایسی نفسانیت کی باتیں سمجھاتا ہے جو ہدیہ دینے سے باز رکھتی ہیں۔ چنانچہ بہت سی عورتوں پر یہ نفسانیت سوار ہوجاتی ہے اور کہتی ہیں کہ ذراسی چیز کا کیا دینا؟ کسی کو کچھ دیں تو ٹھکانے کی چیز تو دیں۔ دو جلیبی کیا بھیجیں، کوئی کیا کہے گا؟ اس سے تو نہ بھیجنا ہی بہتر ہے۔ اسی طرح ہدیہ قبول کرنے میں بھی شیطان چھوٹائی بڑائی کا سوال سجھا دیتا ہے۔ اگر کسی پڑوسن نے معمولی چیز ہدیہ میں بھیج دی تو کہتی ہیں فلانی نے کیا بھیجا ہے۔ نہ اپنی حیثیت کا خیال کیا نہ ہماری عزت کا، بھیجنے میں شرم بھی نہ آئی۔ گویا بھیجنے کا شکریہ تو درکنار طعن و تشنیع کی بوچھاڑ شروع ہوجاتی ہے۔ اور کئی کئی دن غیبتیں ہوتی رہتی ہیں۔ اگر کئی سال کے بعد کسی بات پر ان بن ہوگئی تو یہ بات بھی دہرا دی کہ تم نے کیا بھیجا تھا، ذراسی دہی میں ایک پھلکی ڈال کر۔ قربان جائیے اس حکیم و معالج ﷺ پر جس کو خالق کائنات جل مجدہ نے دلوں کی بیماریوں سے آگاہ فرمایا اور ساتھ ہی ان کے علاج بھی بتائے۔ معالج نے دکھتی رگ پر ہاتھ رکھا اور اندر کا چور پکڑا اور فرمایا: ''کوئی پڑوسن کسی پڑوسن کے لیے کسی چیز کے ہدیہ کو حقیر نہ جانے'' (69)

اللہ اللہ کیسا جامع جملہ ہے۔ حدیث بالا کے الفاظ سے دونوں طرح کا مطلب نکل سکتا ہے۔ دینے والی دیتے وقت کم نہ سمجھے جو میسر ہو وہ دیدے اور جس کے پاس پہنچے وہ بھی حقیر نہ جانے۔ خواہ کیسا ہی کم اور معمولی ہدیہ ہو۔ بطور مثال حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ اگر بکری کا کھر ہی ایک عورت دوسری عورت کے پاس بھیج سکتی ہو تو بھیجنے والی کم سمجھ کر رک نہ جائے اور دوسری عورت اس کے قبول کرنے کو اپنی کسر شان نہ سمجھے۔ ہر

چھوٹا بڑا ہدیہ بشاشت سے قبول کریں اور دل وزبان سے شکر ادا کریں۔ بھیجنے والی کو دعا دیں۔ اللہ سے اس کے لیے برکت کی دعا مانگیں اور یہ بھی خیال رکھیں کہ ہم کو بھی بھیجنا چاہئے۔ موقعہ لگے تو ضرور بھیجیں اور بہنوں میں بیٹھ کر تذکرہ کریں کہ فلانی نے مجھے یہ ہدیہ بھیجا ہے تاکہ اس کا دل خوش ہو۔ اس حدیث کا مطلب یہ نہ سمجھنا کہ ہدیہ کم ہی بھیجا کریں بلکہ زیادہ میسر ہو تو زیادہ بھیجیں اور کم کی وجہ سے باز نہ رہیں۔ **(70)**

6) افطاری میں اتنا مشغول ہونا کہ مغرب کی نماز یا جماعت اور تکبیر اولیٰ اور صف اول سے محرومی ہوجائے۔

7) مسجد میں افطاری کرتے وقت مسجد کے آداب کا خیال نہ رکھنا، مثلاً کھانے پینے کی چیزیں مسجد میں مسجد کی دریوں پر گرانا، مسجد کی اشیاء (دری، کولر، گلاس وغیرہ) کو استعمال کرکے جگہ پر نہ رکھنا۔

❑ مسائل روزہ

(دیکھیں: 103-119)

النور مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

مشق

روزہ

(1) روزہ کی ایک فضیلت اور ایک وعید بیان کریں۔

____

____

____

____

(2) روزہ کا حق کیا ہے، وضاحت کریں۔

____

____

____

____

(3) صحیح کے لیے ✓ غلط کے لیے x کا نشان لگائیں اور خالی جگہ پر کریں۔

1) حدیث میں ہے کہ سحری کھاؤ کیونکہ سحری کھانے میں رحمت ہے ________ ☐

2) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سحری کھانے والے پر رحمت نازل فرماتے ہیں ________ ☐

3) ہمارے اور اہل کتاب کے روزہ میں سحری کھانے کا فرق ہے ________ ☐

4) سحری کہتے ہیں ________________ اور اس میں بھی ________________ ہے۔

5) سحری میں نہ اتنا کم کھائے کہ ________ میں ضعف محسوس ہونے لگے اور نہ اتنا زیادہ کھائے کہ بدہضمی کی وجہ سے کھٹی ڈکاریں آتی رہیں اور روزہ کا مقصد ________________ ہی فوت ہو جائے۔

(4) سحری میں کی جانے والی چند کوتاہیاں بیان کیجیے۔

____

____

____

مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(5) روزہ میں اگر کوئی گالم گلوچ کرے تو حدیث کی رو سے اس کو یہ جواب دینا چاہیے ____________________

(6) درست جواب کے لیے ✓ کا نشان لگائیں اور خالی جگہ پُر کریں

1) سورج غروب ہوتے ہی جلدی افطاری کرنا۔ واجب ہے | فرض ہے | مسنون ہے | مکروہ ہے

2) جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو __________ سے افطار کرے وہ نہ ہو __________ ہی سے افطار کرے۔

(7) افطار کی بعض کوتاہیاں لکھیں۔

1) ____________________
2) ____________________
3) ____________________
4) ____________________
5) ____________________
6) ____________________
7) ____________________

المیزان مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

دوسرا عمل: کثرتِ تلاوت

قرآن کو رمضان سے خاص تعلق ہے۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ أُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْآن (بقرۃ:185)

رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا۔

اس سے بہ اعتبار نزول خصوصیت ثابت ہوتی ہے۔

دوسری خصوصیت یہ ہے کہ حضور ﷺ جبرئیل علیہ السلام سے قرآن کا دور رمضان ہی میں کرتے تھے۔ (71)

نیز فقہاء نے لکھا ہے کہ رمضان میں تراویح میں ایک قرآن ختم کرنا مسنون ہے۔(72)

اس آیت اور حدیث سے معلوم ہوا کہ رمضان میں قرآن کی زیادہ تلاوت مطلوب ہے۔

یہ خصوصیت تو تشریعی ہے، تکوینی خصوصیت یہ ہے کہ اس ماہ میں ہر شخص خود بخود قرآن کی طرف راغب ہوجاتا ہے لہٰذا تلاوت کی کثرت کی جائے۔ (73)

فضائلِ قرآن حقوقِ قرآن

❑ فضائلِ قرآن

قرآن قرب خداوندی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ (74) ہدایت کا سرچشمہ، برکتوں کا باعث اور رحمتوں کا ذریعہ ہے۔ (75) قوموں کے عروج وزوال کا حقیقی سبب ہے۔ (76) خدا کے خاص الخاص بندوں میں شامل کرنے والا ہے۔(77) فتنوں اور گمراہی سے حفاظت کا سبب ہے۔ (78) امت کی رونق وافتخار ہے۔ (79) میدان حشر کے گرم ترین دن میں عرش کے سایہ کے نیچے جگہ دلوانے والا ہے۔ (80) ملائکہ مقربین کے ساتھ اجتماع کروانے والا ہے۔ (81) خدا کی بارگاہ میں شفاعت اور سفارش کرنے والا ہے۔ (82) جس کے ہر حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں۔ (83) دلوں کی صفائی کا ذریعہ ہے۔(84) اس میں مشغول شخص کو سب مانگنے والوں سے زیادہ دیا جاتا ہے۔(85)

قرآن مجید اللہ کی کتاب ہے۔ اس میں احکام ہیں۔ معارف وحقائق ہیں۔ اخلاق وآداب ہیں۔ اس نے دنیا وآخرت کی کامیابی کے اعمال بتائے ہیں۔ یہ انقلاب عالم کے اسباب اور اقوام کے زیروزبر ہونے کی رموز کی طرف رہبری کرتا ہے۔ اس کی برکتیں بے انتہا ہیں۔ خدائے پاک کی رحمتوں کا سرچشمہ ہے۔ نعمت ودولت کا خزانہ ہے۔ اس کی تعلیمات پر عمل کرنا دنیا وآخرت کی سربلندی وسرفرازی کا ذریعہ ہے۔ اس کے الفاظ بھی بہت مبارک ہیں۔ یہ سب سے بڑے بادشاہ کا کلام ہے۔ خالق ومالک کا پیام ہے جو اس نے اپنے بندوں اور بندیوں کے لیے بھیجا ہے اور اس کے الفاظ بہت بابرکت ہیں۔ اس کی تلاوت کرنے والا آخرت کے بے انتہا اجور وثمرات کا مستحق تو ہوتا ہی ہے دنیاوی زندگی میں بھی رحمت برکت اور عزت ونصرت اس سے ہم کنار ہوتی ہے اور یہ شخص سکون قلب اور خوشحالی کی زندگی گزارتا ہے۔ کلام اللہ کی عجیب شان ہے، اس کے پڑھنے سے کبھی طبیعت سیر نہیں ہوتی اور برسوں پڑھتے رہو کبھی پرانا معلوم نہیں ہوتا یعنی تلاوت کرنے والے کی طبیعت کا لگاؤ اس بنیاد پر ختم نہیں ہوتا کہ بار بار ایک ہی چیز کو پڑھ رہا ہے بلکہ بات یہ ہے کہ جتنی بار پڑھتے ہیں، نئی چیز معلوم ہوتی ہے۔(86)

❑ حقوقِ قرآن

وَقَالَ الرَّسُوْلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ مَھْجُوْرًا ۔ (فرقان:30)

اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہیں گے کہ: ''یارب! میری قوم اس قرآن کو بالکل چھوڑ بیٹھی تھی۔''

قرآن کی تصدیق نہ کرنا، اس میں تدبر نہ کرنا، اس پر عمل نہ کرنا، اس کی تلاوت نہ کرنا، اس کی تصحیح قرأت کی طرف توجہ نہ کرنا، اس سے اعراض کر کے دوسری لغویات یا حقیر چیزوں کی طرف متوجہ ہونا۔ یہ سب صورتیں درجہ بدرجہ قرآن چھوڑنے کی وعید کے تحت داخل ہوسکتی ہیں۔ (87)

حدیث میں ہے قرآن والو! قرآن شریف سے تکیہ نہ لگاؤ۔ (یعنی بے ادبی نہ کرو، تکیہ اور الماری میں سجا کر نہ رکھو) اور اس کی تلاوت شب و روز ایسی کرو جیسا کہ اس کا حق ہے۔ کلام پاک کی اشاعت کرو اور اس کو اچھی آواز سے پڑھو اور اس کے معانی میں تدبر کرو تاکہ تم فلاح کو پہنچو اور اس کا بدلہ (دنیا میں) طلب نہ کرو کہ (آخرت میں) اس کے لیے بڑا اجر ہے۔ (88) معلوم ہوا کہ قرآن مجید کے 6 حقوق ہیں:

(1) صحیح تلفظ سے سیکھنا	(2) تجوید و ترتیل سے پڑھتے رہنا	(3) سمجھنا
(4) عمل کرنا	(5) دوسروں تک پہنچانا	(6) ادب کرنا

(1) صحیح تلفظ سے سیکھنا

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا (مزمل آیت:4)

اور قرآن کی تلاوت اطمینان سے صاف صاف کیا کرو۔

حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا کے معنی دریافت کیے گئے تو فرمایا: ''قرآن کو خوب ظاہر کر کے پڑھو اور اس کو ردی کھجور کی طرح نہ پھینک دو یعنی اس کی بے قدری نہ کرو اور اس کو شعر کی طرح گھما گھما کر نہ پڑھو۔ (89)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں تَرْتِیْل کے معنی ہیں:

تَجْوِیْدُ الْحُرُوْفِ وَمَعْرِفَةُ الْوُقُوْفِ (90)

یعنی حروف کو ان کے مخارج سے صفات سمیت ادا کرنا اور وقف کے محل اور جگہ کو پہچاننا۔

حدیث میں ہے:

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ اَنْ یُّقْرَأَ الْقُرْاٰنُ کَمَآ اُنْزِلَ (91)

اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند فرماتے ہیں کہ قرآن اسی طرح پڑھا جائے جس طرح وہ نازل ہوا ہے۔

تجوید کی مشہور کتاب المقدمة الجزریہ میں علامہ شمس الدین محمد جزری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

وَالْاَخْذُ بِالتَّجْوِیْدِ حَتْمٌ لَازِمٌ　　مَنْ لَّمْ یُجَوِّدِ الْقُرْاٰنَ اٰثِمٌ

قرآن کریم کو تجوید کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے۔ جو شخص قرآن کو تجوید کے ساتھ نہ پڑھے وہ گناہ گار ہے۔

المرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

لِاَنَّهٗ بِهِ الْاِلٰهُ اَنْزَلَا وَهٰكَذَا مِنْهُ اِلَيْنَا وَصَلَا

اس لیے کہ تجوید کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے قرآن اتارا ہے اور اسی طرح تجوید ہی کے ساتھ ہم تک پہنچا ہے۔

خلاصہ یہ کہ تجوید کی دو قسمیں ہیں:

1) تجوید عملی (Practical)

2) تجوید علمی (Theoretical)

1) تجوید عملی کا مفہوم اور اس کا حکم

تجوید عملی سے مراد یہ ہے کہ قرآن کریم تجوید کے قواعد اور احکام کے مطابق پڑھنا، چاہے نظری اور علمی طور پر ان قواعد اور اصول کا علم ہو یا نہ ہو۔ اس اعتبار سے یعنی تجوید عملی ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض عین ہے اور بغیر تجوید کے قرآن شریف پڑھنا حرام ہے۔ اور جس شخص کو بھی تجوید کے مطابق اور صحیح تلفظ کے مطابق قرآن پڑھنا نہ آتا ہو، اس کے لیے تجوید کے مطابق قرآن شریف پڑھنے کا طریقہ سیکھنا فرض عین ہے۔

2) تجوید علمی کا مفہوم اور اس کا حکم

تجوید علمی (نظری) سے مراد یہ ہے کہ تجوید کے احکام اور اس کے اصول وقواعد کا تفصیلی علم حاصل کرنا مثلاً حروف کے مخارج، حروف کی صفات اور پھر اس کی دیگر تفصیلات کا جاننا۔ تو معلوم ہونا چاہیے کہ تجوید علمی کا جاننا مستحب ہے۔ لیکن یہ واضح رہے کہ یہ مستحب ہونا عام لوگوں کے اعتبار سے ہے لیکن جو لوگ قرآن شریف پڑھنے پڑھانے کے شعبے سے منسلک ہیں، ان کے لیے تجوید عملی اور تجوید علمی دونوں فرض ہیں۔

مسئلہ: اتنا قرآن شریف حفظ کرنا جس سے نماز ادا ہو جائے، ہر شخص پر فرض ہے اور تمام کلام اللہ کا حفظ کرنا فرضِ کفایہ ہے۔ (92)

(2) تجوید و ترتیل سے پڑھتے رہنا

ہمیں حکم ہے کہ قرآن کی تلاوت اس طرح کریں جیسا کہ اس کا حق ہے۔ (93) اور ہمیں حکم ہے کہ قرآن ترتیل سے پڑھیں۔ (سورہ مزمل: 7)

ترتیل لغت میں صاف اور واضح پڑھنے کو کہتے ہیں، اور شریعت میں تلاوت کرتے وقت مندرجہ ذیل امور کی رعایت کرنے کو ترتیل کہتے ہیں:

1) حروف کو صحیح نکالنا یعنی ان کے مخرج سے ادا کرنا تاکہ ''طا'' کی جگہ ''تا'' اور ''ض'' کی جگہ ''ظ'' نہ نکلے

2) وقوف کی جگہ پر اچھی طرح سے ٹھہرنا تاکہ کلام کا وصل اور قطع بے محل نہ ہو جائے (جیسے روکو مت جانے دو، پڑھو مت ٹھہرو)

3) زبر، زیر، پیش کو اچھی طرح سے ظاہر کرنا

4) آواز کو تھوڑا سا بلند کرنا تاکہ کلام پاک کے الفاظ زبان سے نکل کر کانوں تک پہنچیں اور وہاں سے دل پر اثر کریں

5) آواز میں درد پیدا کرنا کہ درد والی آواز دل پر جلدی اثر کرتی ہے

6) تشدید اور مد کو اچھی طرح ظاہر کیا جائے کہ اس کے اظہار سے کلام پاک میں عظمت ظاہر ہوتی ہے اور تاثیر میں اعانت ہوتی ہے

7) آیات رحمت و عذاب کا حق ادا کرے یعنی وعدۂ رحمت پر دعائے مغفرت و رحمت کرے اور آیات عذاب و وعید پر اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگے۔ (94)

ترتیل سے تلاوت کرنا مستحب ہے خواہ معنی نہ سمجھ میں آئیں۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں ترتیل سے سورۃ القارعۃ اور اذا زلزلت پڑھوں یہ بہتر ہے اس سے کہ بلا ترتیل سورۂ بقرۃ اور آل عمران پڑھوں۔ (95)

قرآن کریم کی تلاوت کے وقت یہ دھیان رکھا جائے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے باتیں کر رہے ہیں (اور اللہ تعالیٰ کو سنا رہے ہیں) تو ان شاء اللہ تعالیٰ اس سے دل میں بہت نور آئے گا۔ (96)

سال میں دو مرتبہ قرآن ختم کرنا قرآن شریف کا حق ہے۔ (97)

لوگ آج کل پیسہ کمانے اور مالدار بننے کے لیے بہت کچھ کوشش کرتے ہیں لیکن اللہ کے رسول ﷺ کے بتائے ہوئے نسخے پر عمل کرنے کا ارادہ نہیں کرتے۔ آج کل ہم ایسے دور سے گزر رہے ہیں کہ مردوں اور عورتوں کو، چھوٹوں کو، بڑوں کو، بچوں کو، بوڑھوں کو قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور اللہ کا ذکر کرنے کی فرصت ہی نہیں ملتی۔ صبح ہوتی ہے تو سب سے پہلے ریڈیو اور اخبارات میں مشغول ہوجاتے ہیں۔ گھنٹے آدھ گھنٹے کے بعد ناشتہ کر کے بناؤ سنگھار کر کے بچے اسکول کی راہ لیتے ہیں اور بڑے ملازمتوں کے لیے چل دیتے ہیں۔ عورتیں اور چھوٹے بچے ریڈیو سے گانا بجا سنتے رہتے ہیں۔ جب اسکول والے بچے واپس آتے ہیں تو وہ بھی گانا سننے میں لگ جاتے ہیں۔ کہاں کا ذکر، کہاں کی تلاوت سب دنیا میں مست رہتے ہیں۔ بہت کم کسی گھر سے کلام اللہ پڑھنے کی آواز آتی ہے۔ ذکر اللہ اور تلاوت کلام اللہ کے لیے لوگوں کی طبیعتیں آمادہ ہی نہیں۔ محلے کے محلے غفلت کدے بنے ہوئے ہیں۔ اکا دکا کسی گھر میں کوئی نمازی ہے اور اس افسوسناک ماحول کی وجہ سے سب اللہ کی رحمتوں اور برکتوں سے محروم ہیں۔

ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ قرآن مجید پڑھے اور اپنے ہر بچے کو لڑکا ہو یا لڑکی قرآن شریف پڑھائے اور روزانہ صبح اٹھ کر نماز سے فارغ ہو کر گھر کا ہر فرد کچھ نہ کچھ تلاوت ضرور کرے تا کہ اس کی برکت سے ظاہر و باطن درست ہو اور دنیا و آخرت کی خیر نصیب ہو۔ (98)

(3) سمجھنا

قرآن میں تدبر کرنا اور اس کے معانی و مطالب کو سمجھنا پسندیدہ چیز بھی ہے اور اس کا حکم بھی ہے۔

كِتَابٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ۔ (ص:29)

(اے پیغمبر!) یہ ایک بابرکت کتاب ہے جو ہم نے تم پر اس لیے اُتاری ہے کہ لوگ اس کی آیتوں پر غور و فکر کریں۔

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا۔ (محمد:24)

بھلا کیا یہ لوگ قرآن پر غور نہیں کرتے، یا دِلوں پر وہ تالے پڑے ہوئے ہیں جو دِلوں پر پڑا کرتے ہیں؟

ایک حدیث میں ہے کہ اس (قرآن) کے معانی میں تدبر کرو تا کہ تم فلاح کو پہنچو۔ (99)

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ پہلے لوگ قرآن شریف کو اللہ کا فرمان سمجھتے تھے۔ رات بھر اس میں غور و فکر و تدبر کرتے تھے اور دن کو اس پر عمل کرتے تھے۔ تم لوگ اس کے حروف اور زبر زیر تو بہت درست کرتے ہو مگر اس کو فرمان شاہی نہیں سمجھتے، اس میں غور و تدبر نہیں کرتے۔ (100)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''اے میرے بندے! تجھے مجھ سے شرم نہیں آتی۔ تیرے پاس راستے میں کسی دوست کا خط آجاتا ہے تو چلتے چلتے راستے میں ٹھہر جاتا ہے، الگ بیٹھ کر غور سے پڑھتا ہے، ایک ایک لفظ پہ غور کرتا ہے۔ میری کتاب تجھ پر گزرتی ہے۔ میں نے اس میں سب کچھ واضح کر دیا ہے۔ بعض اہم امور کا بار بار تکرار کیا ہے تا کہ تو اس پر غور کرے اور تو بے پرواہی سے اڑا

دیتا ہے۔ کیا میں تیرے نزدیک تیرے دوستوں سے بھی ذلیل ہوں۔ اے میرے بندے! تیرے بعض دوست تیرے پاس بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں تو ہمہ تن ادھر متوجہ ہوجاتا ہے، کان لگاتا ہے، غور کرتا ہے، کوئی بیچ میں تجھ سے بات کرنے لگتا ہے تو تو اشارے سے اس کو روکتا ہے منع کرتا ہے۔ میں تجھ سے اپنے کلام کے ذریعے سے باتیں کرتا ہوں، اور تو ذرا بھی متوجہ نہیں ہوتا۔ کیا میں تیرے نزدیک تیرے دوستوں سے بھی زیادہ ذلیل ہوں۔'' (101)

بعض اہل علم جو قرآن کا ترجمہ بھی جانتے ہیں، لمبی چوڑی لفظی تحقیقات بھی ان کو آتی ہیں، مگر وہ قرآن میں تدبر نہیں کرتے اور کلام الٰہی سے حق تعالیٰ کا مقصود کیا ہے اس کی طرف التفات نہیں کرتے۔ قرآن شریف کو اس نظر سے دیکھتے ہی نہیں کہ یہ ہماری اصلاح کا کفیل ہے۔

اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے حکیم سے نسخہ لکھوایا اور اس کو اس نظر سے دیکھنے لگا کہ اس نسخہ کا خط کیسا ہے، دائرے کیسے ہیں، اس نظر سے نہیں دیکھا کہ اجزاء کیسے ہیں، مزاج کی کیسی رعایت کی ہے۔ صرف یہ دیکھا کہ خوشخط ہے، دائرے خوب بنائے ہیں، اور اس پر کہنے لگا کہ بڑے زبردست طبیب ہیں۔ اس کی اس بات سے معلوم ہوا کہ یہ شخص درحقیقت نسخہ کی حقیقت ہی نہیں سمجھا۔ نسخہ کی حقیقت تو یہ ہے کہ مرض کے موافق ہو، اس سے اصلاح ہوتی ہو، اسی نظر سے نسخہ کو دیکھنا چاہیے۔

اسی طرح بعض اہل علم قرآن کے الفاظ کی خوب تحقیق کرتے ہیں مگر اس کا خیال نہیں کرتے کہ حق تعالیٰ کا اس سے مقصود کیا ہے۔ یہ نہیں دیکھتے کہ اس میں ہمارے باطنی امراض کے لیے کیسے علاج ذکر کیے گئے ہیں اور ہم کو اس سے نفع حاصل کرنا چاہیے۔ (102)

عوام کو چاہیے کہ از خود قرآن کا ترجمہ نہ دیکھے کیونکہ اس میں مطلب سمجھنے میں غلطی کا قوی امکان ہے، اس لیے کسی عالم سے سبق کے طور پر پڑھ لیں۔ (103) یا مستند علماء اکرام کی تفسیر کا مطالعہ کریں۔ (جیسے تفسیر عثمانی، مفتی تقی عثمانی صاحب کا آسان ترجمہ قرآن، معارف القرآن، مولانا عاشق الٰہی صاحب کی انوار البیان) عوام کے لیے بہت مفید ہے پھر دوران مطالعہ جو بات سمجھ میں نہ آئے، معتبر عالم سے پوچھ لی جائے۔

(4) عمل کرنا

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

''اللہ تعالیٰ اس کتاب یعنی قرآن پاک کی وجہ سے کتنے ہی لوگوں کو بلند مرتبہ کرتا ہے اور کتنے ہی لوگوں کو پست وذلیل کرتا ہے۔'' (104)

یعنی جو لوگ اس پر ایمان لاتے ہیں، عمل کرتے ہیں، حق تعالیٰ شانہٗ ان کو دنیا وآخرت میں رفعت وعزت عطا فرماتے ہیں اور جو لوگ اس پر عمل نہیں کرتے حق سبحانہ وتقدس ان کو ذلیل کرتے ہیں۔ کلام اللہ شریف کی آیات سے بھی یہ مضمون ثابت ہوتا ہے ایک جگہ ارشاد ہے:

يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا (بقرۃ:26)

(اس طرح) اللہ اس مثال سے بہت سے لوگوں کو گمراہی میں مبتلا کرتا ہے اور بہت سوں کو ہدایت دیتا ہے۔

دوسری جگہ ارشاد ہے:

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا (اسراء:82)

اور ہم وہ قرآن نازل کر رہے ہیں جو مؤمنوں کے لیے شفا اور رحمت کا سامان ہے، البتہ
ظالموں کے حصے میں اُس سے نقصان کے سوا کسی اور چیز کا اضافہ نہیں ہوتا۔

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد منقول ہے کہ اس امت کے بہت سے منافق قاری ہوں گے۔ (105) بعض مشائخ سے احیاء میں نقل کیا ہے کہ بندہ ایک سورت کلام پاک کی شروع کرتا ہے تو ملائکہ اس کے لیے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ فارغ ہو، اور دوسرا شخص ایک سورت شروع کرتا ہے تو ملائکہ اس کے ختم تک اس پر لعنت کرتے ہیں۔ بعض علماء سے منقول ہے کہ آدمی تلاوت کرتا ہے اور خود اپنے اوپر لعنت کرتا ہے اور اس کو خبر بھی نہیں ہوتی۔ قرآن شریف میں پڑھتا ہے اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ (ہود:18) اور خود ظالم ہونے کی وجہ سے اس وعید میں داخل ہوتا ہے۔ اسی طرح پڑھتا ہے لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ (آل عمران:61) اور خود جھوٹا ہونے کی وجہ سے اس کا مستحق ہوتا ہے۔ (106)

حدیث میں ہے: ''قرآن پاک ایسا شفیع ہے کہ جس کی شفاعت قبول کی گئی اور ایسا جھگڑالو ہے کہ جس کا جھگڑا تسلیم کرلیا گیا جو شخص اس کو اپنے آگے رکھے اس کو یہ جنت کی طرف کھینچتا ہے اور جو اس کو پسِ پشت ڈال دے اس کو یہ جہنم میں گرا دیتا ہے۔'' (107)

یعنی جس کی یہ شفاعت کرتا ہے اس کی شفاعت حق تعالیٰ شانہٗ کے یہاں مقبول ہے اور جس کے بارے میں جھگڑا کرتا ہے اور اپنی رعایت رکھنے والوں کے لیے درجات کے بڑھانے میں اللہ کے دربار میں جھگڑتا ہے یعنی اپنی حق تلفی کرنے والوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ میرا حق کیوں نہیں ادا کیا۔ جو شخص اس کو اپنے آگے رکھ لے یعنی اس کا اتباع اور اس کی پیروی کو اپنا دستور العمل بنالے اس کو جنت میں پہنچا دیتا ہے اور جو اس کو پشت کے پیچھے ڈال دے یعنی اس کا اتباع نہ کرے، اس کا جہنم میں گرنا ظاہر ہے۔ بندہ کے نزدیک کلام پاک کے ساتھ لاپرواہی برتنا بھی اس کے مفہوم میں داخل ہوسکتا ہے۔ متعدد احادیث میں کلام اللہ شریف کے ساتھ بے پروائی پر وعیدیں وارد ہوئی ہیں۔ بخاری شریف کی اس طویل حدیث میں جس میں نبی کریم ﷺ کو بعض سزاؤں کی سیر کرائی گئی، ایک شخص کا حال دکھلایا گیا جس کے سر پر ایک پتھر اس زور سے مارا جاتا تھا کہ اس کا سر کچل جاتا تھا۔ حضور ﷺ کے دریافت فرمانے پر بتلایا گیا کہ اس شخص کو حق تعالیٰ شانہٗ نے اپنا کلام پاک سکھلایا تھا مگر اس نے نہ شب کو اس کی تلاوت کی نہ دن میں اس پر عمل کیا لہٰذا قیامت تک اس کے ساتھ یہی معاملہ رہے گا۔ (108)

ایک مرتبہ حضور ﷺ کے پاس ایک آدمی نے دوسرے آدمی کی برائی بیان کی۔ حضورؐ نے فرمایا، یہاں سے اٹھ جا تیرے کلمہ شہادت کا اعتبار نہیں۔ اس نے کہا، یارسول اللہ میں آئندہ ایسا نہیں کروں گا۔ حضور نے فرمایا کہ تم قرآن کا مذاق اڑا رہے ہو، جو قرآن کے حرام کردہ کاموں کو حلال سمجھے وہ قرآن پر ایمان نہیں لایا (109) (قرآن میں مسلمانوں کی غیبت کو حرام قرار دیا گیا ہے اور تم غیبت کر رہے ہو۔)

حدیث میں ہے کہ جس نے قرآن پڑھا اور اس پر عمل کیا، قیامت کے دن اس کے والدین کو ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی روشنی سے بھی بہتر ہوگی۔ (110)

(5) دوسروں تک پہنچانا

نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ (شعراء:194-193)

امانت دار فرشتہ اُسے لے کر اُترا ہے۔ (اے پیغمبر!) تمہارے قلب پر اُترا ہے تاکہ تم اُن (پیغمبروں) میں شامل ہو جاؤ جو لوگوں کو خبردار کرتے ہیں۔

هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ (ابراہیم:52)

یہ تمام لوگوں کے لیے ایک پیغام ہے اور اس لیے دیا جارہا ہے تاکہ اُنہیں اس کے ذریعے خبردار کیا جائے۔

حدیث میں ہے اس قرآن کی اشاعت کرو۔ (111) یعنی تقریر سے، تحریر سے، ترغیب سے، عملی شرکت سے، جس طرح اور جتنی ہو سکے، اس کی اشاعت کرو۔ (112)

(6) ادب کرنا

☆ ظاہری آداب

1) نہایت احترام سے باوضو قبلہ رو بیٹھے۔

2) پڑھنے میں جلدی نہ کرے، ترتیل و تجوید سے پڑھے۔

3) رونے کی کوشش کرے چاہے بتکلف ہی کیوں نہ ہو۔

4) آیات رحمت پر دعائے مغفرت و رحمت مانگے اور آیات عذاب و وعید پر اللہ سے پناہ چاہے۔

5) اگر ریا کا احتمال ہو یا کسی دوسرے مسلمان کی تکلیف و حرج کا اندیشہ ہو تو آہستہ پڑھے ورنہ آواز سے۔

6) خوش الحانی سے پڑھے۔

☆ باطنی آداب

1) کلام پاک کی عظمت دل میں رکھے کہ کیسا عالی مرتبہ کلام ہے۔

2) اللہ تعالیٰ کی عُلُوّ شان اور رفعت و کبریائی کو دل میں رکھے کہ کس کا کلام ہے۔

3) دل کو وساوس و خطرات سے پاک رکھے۔

4) معانی میں تدبر کرے اور لذت سے پڑھے۔

5) جن آیات کی تلاوت کی جارہی ہے دل کو ان کے تابع بنائے، مثلاً اگر آیات رحمت زبان پر ہے تو دل سرور سے باغ باغ ہوجائے اور آیت عذاب اگر آگئی ہے تو دل لرز جائے۔

6) کانوں کو اس درجہ متوجہ بنادے کہ گویا خود اللہ تعالیٰ کلام فرما رہے ہیں اور یہ سن رہا ہے۔ (113)

محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کا طریقہ تلاوت یہ ہے کہ:

1) تلاوت کے وقت یہ نیت کرے کہ......اللہ تعالیٰ خوش ہوں گے......اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ......ہمارا کلام ہم کو سناؤ......دیکھیں کیسا پڑھتے ہو۔ (114)

2) یہ بھی سوچے کہ ہمارے دل سے زنگ دور ہو رہا ہے......جیسا کہ حدیث پاک میں وارد ہے۔ (115)

3) اللہ تعالیٰ کی محبت میں ترقی ہو رہی ہے۔

4) اللہ تعالیٰ کا نور ان حروف کے واسطوں سے میرے قلب میں آرہا ہے۔

5) ہر حرف پر دس نیکی مل رہی ہے......اور ایک پارہ کے حروف کو شمار کرنے سے ایک لاکھ نیکی بنتی ہے......لہٰذا اگر ایک پارہ تلاوت کرلیا......تو ایک لاکھ نیکی جمع ہوگئی۔ (116)

6) تلاوت کو اس کے حقوق کے ساتھ ادا کیا جائے......تو اہل اللہ ہو جائے گا......اہل القرآن کو حدیث میں اہل اللہ کے خطاب سے نوازا گیا ہے۔ (117)

مشق

کثرتِ تلاوت

(1) خالی جگہ پُر کریں۔

قرآن پاک ____________ کے مہینہ میں نازل کیا گیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ____________ کے ساتھ قرآن پاک کا دور کرتے تھے۔

فقہاء نے لکھا ہے کہ رمضان میں تراویح میں ایک قرآن ختم کرنا ____________ ہے۔

(2) قرآن کے حقوق یہ ہیں:

1) ____________ 2) ____________ 3) ____________

4) ____________ 5) ____________ 6) ____________

(3) سال میں ____________ مرتبہ قرآن ختم کرنا قرآن شریف کا حق ہے۔

(4) ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ترتیل سے سورہ ____________ اور سورہ ____________ پڑھوں یہ بہتر ہے اس سے کہ بلا ترتیل سورہ ____________ اور سورہ ____________ پڑھوں۔

(5) عوام کو چاہیے کہ از خود قرآن کا ترجمہ نہ دیکھیں کیونکہ

____

____

(6) عوام کو مندرجہ ذیل مستند تفسیروں میں سے کسی کو اپنے مطالعے میں رکھنا چاہیے۔

1) ____________ 2) ____________ 3) ____________

4) ____________ 5) ____________ 6) ____________

اور دوران مطالعہ جو بات سمجھ میں نہ آئے تو

____

____

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

تیسرا عمل: اذکار

حضورصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:
''اورتم رمضان میں چار کام زیادہ کرو، دو کاموں سے تم اپنے پروردگار کو راضی کرو اور دو کام ایسے کرو جن سے تمہیں چھٹکارا نہیں (یعنی ان کاموں کی تمہیں ضرورت ہے)
پہلی دو چیزیں جن سے تم اپنے پروردگار کو راضی کرو کلمہ طیبہ اور استغفار کی کثرت ہے۔ (118)

کلمہ طیبہ کے فضائل　　　استغفار کے فضائل

❑ کلمہ طیبہ کے فضائل

جو شخص اخلاص کے ساتھ لا الہ الا اللہ کہے، وہ جنت میں داخل ہوگا۔ کسی نے پوچھا، کلمہ کے اخلاص (کی علامت) کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ حرام کاموں سے اس کو روک دے۔ (119)

جو شخص سو مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھا کرے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو ایسا روشن چہرہ والا اٹھائیں گے جیسے چودھویں رات کا چاند ہوتا ہے اور جس دن یہ تسبیح پڑھے اس دن اس سے افضل عمل والا وہی شخص ہو سکتا ہے جو اس سے زیادہ پڑھے۔ (120)

❑ استغفار کے فضائل

جو شخص استغفار میں لگا رہے گا، اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر دشواری سے نکلنے کا راستہ بنا دیں گے اور ہر فکر کو ہٹا کر کشادگی عطا فرمائیں گے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیں گے جہاں سے اس کو گمان بھی نہ ہوگا۔ (121)

حضورصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمام ذکروں میں افضل لا الہ الا اللہ ہے اور تمام دعاؤں میں افضل استغفار ہے۔ پھر اس کی تائید میں سورۂ محمد کی آیت فاعلم انہ لا الٰہ الا اللہ تلاوت فرمائی۔ (122)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور سے نقل کرتے ہیں کہ لا الہ الا اللہ و استغفار کو بہت کثرت سے پڑھا کرو۔ شیطان کہتا ہے کہ میں نے لوگوں کو گناہوں سے ہلاک کیا اور انہوں نے مجھے لا الہ الا اللہ اور استغفار سے ہلاک کیا۔ جب میں نے دیکھا (کہ یہ تو کچھ بھی نہ ہوا) تو میں نے ان کو ہوائے نفس (یعنی بدعات) سے ہلاک کیا اور وہ اپنے کو ہدایت پر سمجھتے رہے۔ (123)

استغفار کے الفاظ

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سید الاستغفار یوں ہے:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَایَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ۔

''اے اللہ! تو میرا رب ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو نے مجھ کو پیدا فرمایا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے عہد پر اور تیرے وعدہ پر قائم ہوں۔ جہاں تک مجھ سے ہوسکا، میں نے جو گناہ کیے، ان کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، میں تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں۔ مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا گناہوں کو کوئی نہیں بخش سکتا ہے۔

رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص دن کو یقین کے ساتھ سید الاستغفار پڑھے اور شام سے پہلے مرجائے تو جنتی ہوگا۔ اور جو شخص رات کو یقین کے ساتھ سید الاستغفار پڑھے اور صبح سے پہلے مرجائے تو جنتی ہوگا۔ **(124)**

توبہ کا طریقہ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھ سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا اور سچ بیان کیا کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی شخص کوئی گناہ کر بیٹھے پھر اس کے بعد وضو کرے، نماز پڑھے پھر اللہ سے مغفرت طلب کرے تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کو بخش دے گا۔ اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ　(آل عمران:135)

اور یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر کبھی کوئی بے حیائی کا کام کر بھی بیٹھتے ہیں یا (کسی اور طرح) اپنی جان پر ظلم کر گزرتے ہیں تو فوراً اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اس کے نتیجے میں اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں اور اللہ کے سوا ہے بھی کون جو گناہوں کی معافی دے؟ اور یہ اپنے کیے پر جانتے بوجھتے اصرار نہیں کرتے۔ **(125)**

تشریح: توبہ کے اصلی اجزاء تو تین ہی ہیں:

(1) جو گناہ ہو چکے ان پر شرمندگی اور ندامت

(2) آئندہ گناہ نہ کرنے کا پختہ عزم وعہد

(3) جو حقوق اللہ (نماز، روزہ، زکوۃ، حج وغیرہ) اور حقوق العباد (مالی حقوق، آبرو کے حقوق، الغرض مالی، جسمانی، روحانی، قلبی کسی بھی طرح کوئی تکلیف پہنچائی ہو) تلف کیے ہیں ان کی تلافی کرنا۔ اس طرح توبہ کرلی جائے تو ضرور قبول ہوتی ہے

لیکن اگر ان امور کے ساتھ بعض اور چیزیں (نیکیوں کی کثرت، کسی بڑی نیکی کا اہتمام وغیرہ) بھی ملالی جائیں تو توبہ اور زیادہ اقرب الی القبول ہوجاتی ہے۔ **(126)** (توبہ کے موضوع کو قرآن وحدیث کی روشنی میں تفصیل سے سمجھنے کے لیے دیکھیں ہمارا کتابچہ ''توبہ'')

نوٹ: تیسرا کلمہ، درود شریف، استغفار کی ایک ایک تسبیح صبح اور شام پڑھ لی جائے۔

مشق

اذکار

(1) حدیث میں رمضان المبارک کے مہینے میں ان چار کاموں کو کثرت سے کرنے کا حکم آیا ہے۔

1)________________ 2)________________

3)________________ 4)________________

(2) توبہ کے اصلی اجزاء تین ہیں۔

1)________________

2)________________

3)________________

(3) کلمہ طیبہ کی ایک فضیلت لکھیں۔

____

____

____

(4) استغفار کی ایک فضیلت لکھیں۔

____

____

____

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

چوتھا عمل: دعائیں

رمضان المبارک دعاؤں کی قبولیت کا مہینہ ہے اس لیے خصوصیت کے ساتھ اس میں دعاؤں کا اہتمام کیا جائے۔

فضیلت و اہمیت   کیا مانگنا چاہیے؟   کیا نہیں مانگنا چاہیے؟
کیسے مانگنا چاہیے؟   کیسے نہیں مانگنا چاہیے؟   کن کے لیے مانگنا چاہیے؟
کن لوگوں سے دعا کی درخواست کرنا چاہیے؟   کب ، کن اوقات اور کن احوال میں مانگنا چاہیے؟

دعا مانگنے کا طریقہ   دلِ بے قرار کی پکار   معمولاتِ دعا

☐ فضیلت و اہمیت

رمضان المبارک کے ہر شب و روز میں اللہ تعالیٰ کے یہاں سے (جہنم) کے قیدی چھوڑے جاتے ہیں اور ہر مسلمان کے لیے ہر شب و روز میں ایک دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ (127)

تین آدمیوں کی دعا رد نہیں ہوتی۔ ایک روزہ دار کی افطار کے وقت، دوسرے عادل بادشاہ کی، تیسرے مظلوم کی جس کو اللہ تعالیٰ شانہ بادل سے اوپر اٹھا لیتے ہیں اور آسمان کے دروازے اس کے لیے کھول دیئے جاتے ہیں اور ارشاد ہوتا ہے میں تیری ضرور مدد کروں گا (اگرچہ کسی مصلحت سے) کچھ دیر ہو جائے۔ (128)

اللہ تعالیٰ رمضان میں عرش کے اٹھانے والے فرشتوں کو حکم فرماتے ہیں کہ اپنی اپنی عبادت کو چھوڑ دو اور روزہ داروں کی دعا پر آمین کہا کرو۔ (129)

ایک مرتبہ رمضان المبارک کے قریب حضور ﷺ نے فرمایا کہ رمضان کا مہینہ آ گیا ہے جو بڑی برکت والا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس میں تمہاری طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اپنی رحمت خاصہ نازل فرماتے ہیں، خطاؤں کو معاف فرماتے ہیں، دعا کو قبول فرماتے ہیں۔ (130)

رمضان کی ہر رات میں ایک فرشتہ اعلان کرتا ہے، ''کوئی مغفرت چاہنے والا ہے کہ اس کی مغفرت کی جائے، کوئی توبہ کرنے والا ہے کہ اس کی توبہ قبول کی جائے، کوئی دعا کرنے والا ہے کہ اس کی دعا قبول کی جائے، کوئی مانگنے والا ہے کہ اس کا سوال پورا کیا جائے۔ (131)

ایک حدیث میں ہے کہ تم رمضان میں چار کام زیادہ کرو۔ دو کاموں (کلمہ طیبہ اور استغفار) سے تم اپنے پروردگار کو راضی کرو، اور دو کام ایسے ہیں جن سے تمہیں چھٹکارا نہیں (یعنی ان کاموں کی تمہیں ضرورت ہے) جن دو باتوں کے بغیر تمہیں چارہ نہیں وہ جنت کی طلب اور دوزخ سے پناہ مانگنا ہے۔ لہٰذا دعائیں خوب کی جائیں خصوصاً افطاری کے وقت اور رات کے آخری پہر میں۔ (132)

❑ کیا مانگنا چاہیے؟

1) دینی ضرورت ہو یا دنیاوی، ہمارے بس میں ہو یا نہ ہو، پھر دنیاوی اعتبار سے چھوٹی ضروری ہو یا بڑی، سب اللہ تعالیٰ مانگ سکتے ہیں اور اللہ ہی سے مانگنا چاہیے۔ جو اللہ سے نہیں مانگتا اللہ اس سے ناراض ہوجاتے ہیں۔(133)

2) جامع دعا مانگنی چاہیے (134/1)
3) منقول اور ماثور دعا مانگنی چاہیے (134/2)
4) عافیت کی دعائیں خصوصی طور پر مانگنی چاہیے (135/1)
5) جنت الفردوس کی دعا مانگنی چاہیے (135/2)
6) ہر چھوٹے بڑے معاملہ میں اللہ سے رہنمائی، مدد، آسانی اور شر سے حفاظت مانگنی چاہیے۔(136)

❑ کیا نہیں مانگنا چاہیے؟

1) محال اور ناممکن کی دعا نہیں مانگنی چاہیے (137/1)
2) گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہیں مانگنی چاہیے (137/2)
3) موت یا مصیبت کی دعا نہیں مانگنی چاہیے (138/1)
4) اپنی اولاد وغیرہ کے لیے بددعا نہیں مانگنی چاہیے (138/2)
5) اپنے گناہوں کی سزا دنیا میں پانے کی دعا نہیں مانگنی چاہیے (139)

❑ کیسے مانگنا چاہیے؟

1) حرام سے بچتے ہوئے دعا مانگنی چاہیے۔(140/1)
2) کچھ نہ کچھ صدقہ کے بعد دعا مانگنی چاہیے (140/2)
3) باوضو ہو کر دعا مانگنی چاہیے (141/1)
4) قبلہ رخ ہو کر دعا مانگنی چاہیے (141/2)
5) سائل کی طرف ہاتھ پھیلا کر دعا مانگنی چاہیے (142/1)
6) اول و آخر حمد اور درود پڑھنا چاہیے (142/2)
7) اسماء حسنیٰ کے ذریعہ دعا مانگنی چاہیے (143/1)
اسم اعظم کے ذریعہ دعا مانگنی چاہیے (143/2)
8) اپنے گناہوں کا اعتراف کرنا چاہیے (144/1)
9) پہلے اپنے لیے دعا مانگنی چاہیے (144/2)
10) دعا کے الفاظ تین بار کہنے چاہیے (145/1)
11) نیک اعمال کا وسیلہ سے دعا مانگنی چاہیے (145/2)
12) اخلاص کے ساتھ دعا مانگنی چاہیے (146/1)
13) قبولیت کے یقین کے ساتھ دعا مانگنی چاہیے (146/2)
14) جیسے دنیا میں اپنی درخواست منظور کرانے کے لیے پورا زور لگاتے ہیں یقین دلانے کے لیے پوری کوشش کرتے ہیں ایسے ہی اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہوئے بھی پوری کوشش کرنی چاہیے۔(147/1)
15) رغبت و شوق سے دعا مانگنی چاہیے (147/2)
16) آواز پست کر کے آداب خداوند کا لحاظ رکھتے ہوئے دعا مانگنی چاہیے (148/1)
17) دعا مانگنے اور سننے والے کا آمین کہنا (148/2)
18) گڑگڑا کر الحاح وزاری کے ساتھ دعا مانگنی چاہیے (149)
19) فراغت کے بعد دونوں ہاتھ منہ پر پھیرنے چاہیے (150)

❑ کیسے نہیں مانگنا چاہیے؟

1) غافل دل سے دعا نہیں مانگنی چاہیے (151/1)
2) تردد اور شک سے دعا نہیں مانگنی چاہیے (151/2)
3) قبولیت دعا میں جلد بازی نہیں کرنی چاہیے (152/1)
4) بوقت دعا آسمان کی جانب نگاہ نہیں اٹھانی چاہیے (152/2)

5) بتکلف قافیہ بندی، بالقصد نغمہ سرائی نہیں کرنی چاہیے(153/1)

6) رحمت خداوندی میں کے مانگنے میں کسی قسم کی تنگی نہیں کرنی چاہیے۔مثلاً یوں کہنا میری مغفرت فرما کسی اور کی نہ فرمانا(153/2)

7) دعا میں غیر ضروری قیود نہیں لگانی چاہیے(154)

❑ کن کے لیے مانگنا چاہیے؟

1) نبی کریم ﷺ کے لیے دعا مانگنی چاہیے(155/1) 2) والدین کے لیے دعا مانگنی چاہیے(155/2)

3) والد کو بچوں کے لیے استاد کو شاگرد کے لیے دعا مانگنی چاہیے(156/1)

4) مومنین کے لیے دعا مانگنی چاہیے(156/2) 5) جس نے دعا کے لیے کہا ہو اس کے لیے دعا مانگنی چاہیے(157/1)

6) اپنے علاوہ باقیوں کے لیے بھی دعا مانگنی چاہیے(157/2)

7) اچھے حال میں کسی کو دیکھیں تو اس کے لیے دعا مانگنی چاہیے(158/1)

8) حاجتمندوں، مصیبت اور تکلیف میں مبتلاء شخص کے لیے دعا مانگنی چاہیے(158/2)

9) احسان کرنے والوں کے لیے دعا مانگنی چاہیے(159/1) 10) کافروں مشرکوں کے لیے دعا کرنی چاہیے(159/2)

11) مسافر کے لیے دعا کرنی چاہیے(160/1) 12) حاجی واپسی پر لوگوں کے لیے دعا کرے(160/2)

❑ کن لوگوں سے دعا کی درخواست کرنی چاہیے؟

1) اپنے لیے اور اپنے متعلقین کے لیے دوسروں سے بھی دعا کی درخواست کرنی چاہیے۔(161/1)

2) چھوٹوں سے بھی دعا کی درخواست کرنی چاہیے۔(161/2)

3) جن کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اُن سے ضرور دعا کی درخواست کرنی چاہیے، جیسے مجاہد، مسافر، حج وعمرہ کرنے والے، روزہ دار، والدین، فرمان بردار اولاد، امام عادل اور مظلوم۔(162)

❑ کب، کن اوقات، کن احوال میں مانگنا چاہیے؟

1) اذان کے بعد(163/1) 2) اذان اور اقامت کے درمیان(163/2)

3) جہاد کے دوران (164/1) 4) ختم قرآن کے بعد(164/2)

5) آب زم زم پیتے وقت (165/1) 6) بیت اللہ کو دیکھنے کے وقت(165/2)

7) مرغ کی اذان سن کر(166/1) 8) فرض نماز کے بعد(166/2)

9) مسلمانوں کے جائز اجتماعات میں اور ذکر و درود کی مجلس میں(167/1)

10) جب امام جمعہ کے دن خطبے کے لیے منبر پر آجائے تو نماز ختم ہونے تک(167/2)

11) بارش کے وقت(168) 12) نماز کھڑی ہونے کے وقت(169)

13) سجدہ کی حالت میں(170) 14) یوم عرفہ (171)

15) رمضان المبارک کا مہینہ (172) 16) جمعہ کا پورا دن تاکہ ساعت اجابت میسر آجائے۔(173)

17) رات کے آخری حصہ میں (174) 18) شبِ قدر(175)

19) شبِ جمعہ
20) جمعہ کے دن عصر کے بعد کا آخری وقت (176/1)
21) اچھے حالات میں دعا کرنا (176/2)
22) بدھ کے دن نماز ظہر اور عصر کے درمیان (176/3)

تفصیلات: ''حصن حصین''، اس کی شرح ''تحفۃ الذاکرین'' اور ''شرح احیاء'' میں مذکور ہیں۔

❑ دعا مانگنے کا طریقہ

سوال: دعا میں کیا کیا مانگ سکتے ہیں اور کیا نہیں؟

جواب: دینی ضرورت ہو یا دنیاوی، ہمارے بس میں ہو یا نہ ہو، پھر دنیاوی اعتبار سے چھوٹی ضرورت ہو یا بڑی، سب اللہ تعالیٰ سے مانگ سکتے ہیں اور اللہ ہی سے مانگنا چاہیے، البتہ گناہ کے کام میں دعا مانگنا جائز نہیں ہے۔

سوال: دعا کتنی مانگنی چاہیے؟

جواب: جن کاموں میں تدبیر چل سکتی ہے اس میں تو دعا اور تدبیر دونوں کو اختیار کیا جائے اور جو اختیار میں نہیں ہے تو اس میں دعا زیادہ مانگنی چاہیے، حتیٰ کہ اس میں تدبیر کی جگہ بھی دعا ہی کرتے رہنا چاہیے۔

سوال: دعا کی حقیقت کیا ہے؟

جواب: دعا تو درحقیقت اللہ تعالیٰ کے دربار میں اپنی درخواست پیش کرنے کا نام ہے، رٹے رٹائے الفاظ دہرانے کو دعا نہیں کہتے۔

سوال: دعا کے آداب کیا ہیں؟

جواب: اگر دربارِ الٰہی کے پورے آداب کا لحاظ نہ ہو سکے تو کم از کم دعا اس طرح تو مانگنی چاہیے جس طرح حاکم کے یہاں درخواست دیتے ہیں کہ درخواست دیتے وقت آنکھیں بھی اس کی طرف لگی ہوتی ہیں، دل بھی ہمہ تن ادھر ہی ہوتا ہے، صورت بھی عاجزوں کی بناتے ہیں، اگر زبانی کچھ عرض کرنا ہوتا ہے تو کیسے ادب سے گفتگو کرتے ہیں اور اپنی درخواست منظور کرانے کے لیے پورا زور لگاتے ہیں اور یہ یقین دلانے کی پوری کوشش کرتے ہیں کہ ہمیں آپ سے پوری امید ہے، ہماری درخواست پر پوری توجہ فرمائی جائے گی، پھر درخواست قبول نہ ہو، حاکم درخواست دینے والے سے کہہ دے کہ افسوس تمہاری مرضی کے مطابق فیصلہ نہ ہوسکا تو یہ شخص شکوہ شکایت کی بجائے یہی کہتا ہے کہ مجھے آپ سے کوئی شکوہ نہیں کہ شاید قانون میں اس کی گنجائش نہیں، یا میری پیروی میں کوئی کمی رہ گئی تھی، بہر حال مجھے آپ سے ناامیدی نہیں، پھر عرض کرتا رہوں گا اصل بات تو یہ ہے کہ مجھے جناب والا کی مہربانی کام سے زیادہ عزیز ہے، کیونکہ کام تو خاص وقت اور محدود مدت کی چیز ہے، آپ کی مہربانی تو عمر بھر کی لامحدود درجے کی دولت اور نعمت ہے، نیز خوب توجہ اور یقین کے ساتھ کرنا چاہیے یعنی یہ یقین کرنا چاہیے کہ دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ کی توجہ خاص جس کا وعدہ ہے وہ تو یقیناً حاصل ہوگی، اس کے علاوہ خاص مطلوب چیز کے ملنے کی بھی امید ہے۔

اسی طرح دعا کے متعلق جلدی نہ مچائے کہ یوں کہنے لگے کہ بار بار دعا کرنے کے باوجود دعا قبول ہوتی ہوئی نظر نہیں آتی حتیٰ کہ دعا مانگنے سے تھک جائے اور دعا مانگنا ہی چھوڑ دے۔

سوال: دعا کی قبولیت کا کیا مطلب ہے اور اس کے کتنے درجات ہیں؟

جواب: (1) دعا کرنے سے اللہ تعالیٰ کی توجہ بندے کی طرف ہو جاتی ہے اگر مانگی ہوئی چیز کسی مصلحت سے نہ ملے تو تب بھی بندے کے دل میں تسلی اور قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ پریشانی اور کم ہمتی ختم ہو جاتی ہے، حق تعالیٰ کی یہی توجہ دعا کی قبولیت کا یقینی درجہ ہے جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر دعا گو بندے کے لیے ہوا ہے۔

(2) حاجت کا پورا فرما دینا یہ دعا کی قبولیت کا دوسرا درجہ ہے، جس کا وعدہ مشروط ہے
بندے کی مصلحت کے ساتھ۔
(3) دعا کے نتیجہ میں اس پر آنے والی بلا اور مصیبت کو روک دیا جاتا ہے۔
(4) اس دعا کو دعا مانگنے والے کے لیے ذخیرۂ آخرت بنا دیا جاتا ہے۔

سوال: دعا کب مانگنی چاہیے؟

جواب: جب دل چاہے اور جب بھی کوئی حاجت پیش آئے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر دعا کے آداب کی رعایت کر کے دعا مانگ لینی چاہیے، البتہ دعا کے قبول ہونے کے اوقات میں دعا کے قبول ہونے کی زیادہ امید ہے۔

سوال: دعا کی کچھ فضیلتیں بیان کریں۔

جواب: **(1)** اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے بڑھ کر کوئی قابل قدر چیز نہیں۔
(2) دعا آنے والی آفات اور مصیبتوں کو دور کرتی ہے، آئندہ آنے والے مصائب سے بچاتی ہے۔

سوال: دعا نہ مانگنے پر کیا وعید آئی ہے؟

جواب: جو اللہ تعالیٰ سے نہیں مانگتا اللہ تعالیٰ اس پر غصہ ہوتے ہیں۔ **(177/1)**

❑ دلِ بے قرار کی پکار

ذیل میں وہ دعا نقل کی جا رہی ہے جو ایک اللہ والے نے ایک مجلس کے اختتام پر کی تھی۔

اے کریم آقا! ہم آپ کے عاجز و مسکین بندے ہیں۔ ہمارے گناہوں کو معاف فرما۔ خطاؤں سے درگزر فرما۔ عیبوں کی پردہ پوشی فرما۔ اللہ! ہماری نگاہوں کو پاک فرما۔ دلوں کو صاف فرما۔ سینوں کو اپنی محبت سے لبریز فرما۔ اپنے عشق کی آتش ہمارے دلوں میں پیدا فرما۔ ہمارے انگ انگ سے اپنے ذکر کو جاری فرما۔ روئیں روئیں سے اپنے ذکر کو جاری فرما۔ ہڈی ہڈی، بوٹی بوٹی میں اپنی محبت پیدا فرما۔ اے کریم آقا! ہمارے ساتھ درگزر کا معاملہ فرما۔ اس سے پہلے کہ لوگ ہمیں کلمہ پڑھائیں ہمیں اپنے اختیار سے کلمہ پڑھنے کی توفیق عطا فرما۔ اس سے پہلے کہ ظاہر کی آنکھیں بند ہو جائیں، اللہ! امن کی آنکھیں کھلنے کی توفیق عطا فرما۔ اس سے پہلے کہ لوگ ہمیں غسل دیں، ہمیں غسل توبہ کرنے کی توفیق عطا فرما اس سے پہلے کہ لوگ ہمیں کفن پہنائیں۔ ہمیں تقویٰ کی پوشاک پہننے کی توفیق عطا فرما۔ اس سے پہلے کہ ہماری نماز پڑھی جائے، اللہ! ہمیں نماز کی حضوری نصیب فرما۔ اس سے پہلے کہ قیامت کے دن آپ کے سامنے پیشی ہو، اللہ! ہمیں اپنی بارگاہ میں قبولیت نصیب فرما۔ زندگی کے آخری حصہ کو زندگی کا بہترین حصہ بنا۔ قیامت کے دن کو زندگی کا سب سے زیادہ خوشیوں بھرا دن بنا۔ اللہ! ہم آپ کے بندوں کے لیے وبالِ جان بنے پھرے۔ ہمارے اب تک کے سب گناہوں کو معاف فرما۔ اے مالک! ہم نادم ہیں۔ شرمندہ ہیں۔ ہم نے جو بھی ایذا اور تکلیف دوسروں کو پہنچائی، اے اللہ! ہمارے ان گناہوں کو معاف

کر دیجئے۔ اخلاق محمد ﷺ کا نمونہ عطا کیجئے۔ ہمیں ایک اچھا انسان بنا دیجئے۔ ایک اچھا مسلمان بنا دیجئے۔ اللہ! ہمارے ساتھ درگزر کا معاملہ فرمائیے۔ بچہ پریشان ہوتا ہے تو ماں باپ کی طرف دوڑتا ہے اور بندہ پریشان ہوتا ہے تو پروردگار کی طرف لوٹتا ہے۔ اے بے کسوں کے دستگیر! اے ٹوٹے دلوں کو تسلی دینے والے! اے خالی جھولیوں کو بھر دینے والے! اے خطا کاروں کی خطاؤں پر رحمت کی چادر ڈال دینے والے! ہمارے گناہوں پہ بھی رحمت کی چادر ڈال دیجئے۔ ماں اپنے بچے کو نجاست میں لتھڑا دیکھتی ہے تو وہ بچے کو پھینک نہیں دیتی، چھوڑ نہیں دیتی۔ کہتی ہے کہ یہ تو نادان ہے۔ بیٹا تو میرا ہی ہے۔ وہ بچے کو دھو لیتی ہے۔ سینے سے لگا لیتی ہے۔ اے مالک! ہم بھی تو آپ کے بندے ہیں۔ اگرچہ گناہوں کے پلندے ہیں۔ میرے مولیٰ! ہم نادان ہیں۔ اے اللہ! ہم پر ناراض نہ ہوئیے۔ ہمیں نفس و شیطان کے حوالے نہ کیجئے۔ اللہ! ہمیں اپنے در سے دھتکار نہ دیجئے۔ رحمت کی ایک نظر ڈال کے ہمیں دھو دیجئے اور رحمت کی چادر میں جگہ عطا فرما دیجئے۔

آپ نے قرآن مجید میں فرمایا: "ادعونی استجب لکم" دعا مانگو، میں دعا کو قبول کروں گا۔ اللہ! آپ سچے ہیں "و من اصدق من اللہ قیلا" اللہ! ہماری مانگی ہوئی دعائیں قبول فرما لیجئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا "و اما السائل فلا تنھر" سوال کو انکار نہ کرو۔ جھڑکی نہ دو۔ جب ہم کمزوروں کو حکم ہے کہ ہم سوالی کو انکار نہ کریں۔ اے مالک! ہم تو آپ کے در کے سوالی ہیں۔ اللہ! آپ بھی انکار نہ فرمائیے۔ اللہ! آج کی مجلس میں سب کے گناہوں کو معاف کر دیجئے۔ آپ ہی نے ارشاد فرمایا کہ اچھے بروں کے ساتھ اچھائی کا معاملہ کریں۔ اے مالک! ہم برے ہیں مگر آپ تو اچھے ہیں۔ ہمارے ساتھ اچھائی کا معاملہ فرما دیجئے۔ ہمیں معاف کر دیجئے۔ اللہ! توبہ قبول کر لیجئے۔ اے اللہ! رحمت برسا دیجئے۔ برکتیں عطا کر دیجئے۔ بے اولادوں کو نیک اولاد عطا فرما۔ صاحب اولاد کی اولاد کو نیکوکار بنا۔ فرماں بردار بنا۔ ماں باپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنا۔ جن گھروں میں جوان بچی بچیاں موجود ہیں، ان بچوں کے مستقبل کو روشن فرما۔ ماں باپ کے لیے فرض ادا کرنے کو آسان فرما۔ کام اور کاروبار میں برکتیں عطا فرما۔ گھر بار میں برکتیں عطا فرما۔ ذلت سے محفوظ فرما۔ کپڑوں کو میلا کر لیتا ہے، ماں جھڑکیاں دیتی ہے کہ ابھی میں نے نہلایا تھا، کیا حال بنا لیا؟ بچہ اپنی ماں کو کہتا ہے: امی! اگر آپ ہی مجھے نہ نہلائیں گی تو میں کیسے صاف ہوں گا؟ میں کیسے صاف ستھرے کپڑے پہن سکوں گا؟ میرے مولیٰ! ہمارا حال بھی یہی ہے۔ ہم اپنے باطن کے کپڑوں کو میلا کر چکے۔ داغدار بنا چکے۔ اللہ آپ اگر جھڑکیاں دیں گے تو ہمارا کیا بنے گا؟ آپ ہی کو تو ہمیں پاک کرنا ہے۔ اے مولیٰ! رحمت کی ایک نظر ڈال دیجئے۔ ہمیں دھو دیجئے۔ ہمارے من کو دھو دیجئے۔ اللہ! ہمیں نیک بنا دیجئے۔ نیکوکاری کی زندگی عطا فرمائیے۔ اے اللہ!

آپ نے قرآن مجید میں فرمایا: ''یَاأَیُّھَا النَّاسُ أَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ'' اے انسانو! تم سب محتاج اور فقیر ہو، اور یہ بھی کہہ دیا: ''اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ'' میرے صدقات تو فقیروں کے لیے ہیں۔ اے اللہ! جب صدقات فقیروں کے لیے ہیں اور آپ کے فرمان کے مطابق ہم فقیر ہیں، تو اللہ! اپنی ستاری کا صدقہ دے دیجئے۔ اپنی غفاری کا صدقہ دے دیجئے۔ اپنی رحیمی کا صدقہ دے دیجئے۔ اپنی شان کریمی کا صدقہ دے دیجئے۔ میرے مولیٰ! سائل موجود ہیں، محتاج موجود ہیں۔ میرے مولیٰ! جو دنیا سے روٹی کا سوال کرتا ہے، اس کو ایک در سے نہ ملے وہ دوسرے در پہ چلا جاتا ہے۔ دوسرے پہ نہ ملے تو تیسرے پہ چلا جاتا ہے۔ اس کا تو کوئی مسئلہ نہیں۔ مسئلہ تو ہمارا ہے۔ ہمارے لیے آپ کے در کے سوا کوئی دوسرا در نہیں۔ ہم قسم کھا کے کہتے ہیں کہ آپ کے سوا کسی کو خدا نہیں مانتے۔ آپ ہی وحدہٗ لاشریک ہیں۔ آپ ہی کے در سے ہم کو لینا ہے۔ اللہ! مہربانی کر دیجئے۔ جھولیاں بھر دیجئے۔ ہماری ان دعاؤں کو قبول فرما لیجئے۔

میرے مولیٰ! آپ کی رحمت کی نظر بشر حافی پہ پڑتی ہے، دنیا کے شراب خانے سے نکال کر آپ اس کو اپنی محبت کی شراب پلاتے ہیں۔ آپ کی رحمت کی نظر فضیل بن عیاض پر پڑتی ہے۔ ڈاکوؤں کی سرداری سے نکال کے انہیں ولیوں کا سردار بنا دیتے ہیں۔ آپ کی رحمت کی نظر اگر جنید بغدادی پر پڑتی ہے تو دنیا کی پہلوانی سے نکال کے اولیاء کی دنیا کا پہلوان بنا دیتے ہیں۔ اے کریم! رحمت کی ایک ایسی نظر ہم مسکینوں پر بھی ڈال دیجئے۔ میرے مولیٰ! ایک نظر، اے اللہ! ایک نظر۔ اے کریم! اے اللہ! اس پورے مجمع میں اگر کوئی بندہ ایسا ہے جس کے اعمال سے آپ خوش ہیں تو ہم آپ کو اس کا واسطہ دیتے ہیں۔ اللہ! اس مجمع میں چھوٹے چھوٹے معصوم بچے بھی ہاتھ اٹھائے بیٹھے ہیں، ہم آپ کو ان کے ہاتھوں کی معصومیت کا واسطہ دیتے ہیں۔ میرے مولیٰ! آپ ایک مرتبہ محبت کی نظر ڈال دیجئے۔ اس مجمع کو محبت کی نظر سے دیکھ لیجئے۔ کرم فرما دیجئے۔ میرے مولیٰ مہربانی کا معاملہ فرمائیے۔ اے اللہ! ہماری عمر یہی کہتے کہتے گزر گئی کہ ہم اللہ کے ہیں۔ اللہ! آپ ایک مرتبہ تو آپ کہہ دیجئے کہ تم میرے ہو۔ کریم آقا! اس مجمع میں کتنے سفید ریش ایسے ہیں جو بال سفید کر بیٹھے مگر دل سیاہ کر بیٹھے۔

اللہ! ہم اپنے دل کا حال کس کے سامنے کھولیں؟ آپ سینوں کے بھید جاننے والے ہیں۔ میرے مولیٰ! آپ کے حبیب ﷺ نے بتلایا کہ آپ کو سفید بال والوں سے حیا آتی ہے۔ میرے مولیٰ! سفید بالوں کی لاج رکھ لیجئے۔ اے اللہ! آج معاف فرما دیجئے۔ اللہ! آج کی اس مجلس میں کتنے نوجوان ہیں جو سچی توبہ کر رہے ہیں۔ اللہ! آج گرم خون بھی معافیاں مانگ رہا ہے۔ میرے مولیٰ! معاف فرما دیجئے۔ اے کریم! معاف فرما دیجئے۔ اے رحیم! معاف فرما دیجئے۔ اللہ! ہم پر احسان فرما دیجئے۔ اللہ سب کے گناہوں کو معاف فرما دیجئے۔ سب کے دل کی نیک تمناؤں کو پورا

فرما دیجئے۔ اے اللہ! ہمیں اپنے گھر کا بار بار دیدار عطا فرما۔ اپنے حبیب ﷺ کے در کی حاضری نصیب فرما۔ تینوں حرموں کی حفاظت فرما۔ اے اللہ! مدارس اسلامیہ کی حفاظت فرما۔ دعوت وتبلیغ کے کام کی حفاظت فرما۔ جہاں اللہ اللہ ہوتی ہے، ان خانقاہوں کی حفاظت فرما۔ جو ہمارے اکابر دین کا کام کررہے ہیں، اللہ! ان کی حفاظت فرما۔

❑ معمولاتِ دعا

ایک مسلمان کے لیے حضور ﷺ کی تمام دعاؤں کو یاد کرنا مشکل ہے لیکن ان دعاؤں سے فائدہ اٹھانے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ ان میں کچھ دعاؤں کو موقع محل کے اعتبار سے دیکھ کر پڑھنا شروع کر دیں ان کو یاد کرنے کی ضرورت نہیں۔ مثلاً:

(1) اذان، وضو اور نماز کے بعد کے اذکار ہمارا کتابچہ ''اذان وضو اور نماز کے بعد کے مسنون اذکار'' سے دیکھ کر پڑھنے کا اہتمام کریں۔

(2) صبح شام کے مسنون اذکار کتابچہ ''صبح شام کے مسنون اذکار اور دعائیں'' سے پڑھنے کا معمول بنائیں۔

(3) روزانہ اہتمام سے ایک وقت مخصوص کر کے تضرع وزاری سے دعائیں مانگیں، اور اس کا دورانیہ بڑھاتے رہیں۔

اور جن مواقع میں بار بار کتاب دیکھ کر پڑھنا مشکل ہو تو ان مواقع کی دعاؤں کو یاد کرنے کی کوشش کریں۔ مثلاً:

(1) سونے جاگنے کی دعائیں (2) بیت الخلاء جانے اور وہاں سے نکلنے کی دعائیں (3) پہننے اوڑھنے کی دعائیں

(4) کھانے پینے کی دعائیں (5) گھر سے نکلنے اور داخل ہونے کی دعائیں (6) عیادت اور تعزیت کی دعائیں

(7) استخارہ اور ہدایت کی دعائیں (8) مدد اور استقامت کی دعائیں (9) مغفرت کی دعائیں

(10) عافیت، شکر اور صبر کی دعائیں **(177/2)**

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

پانچواں عمل: ماتحتوں اور ملازمین پر تخفیف کرنا

حدیث میں آتا ہے کہ یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے اور یہ مہینہ لوگوں کے ساتھ غم خواری کرنے کا ہے۔ نیز یہ فرمایا کہ جو شخص اپنے غلام (اور ملازم و خادم) کے بوجھ کو اس مہینے کم اور ہلکا کردے، اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرماتے ہیں اور آگ سے آزاد فرما دیتے ہیں۔ لہٰذا اس مہینے میں خصوصی طور پر صبر سے کام لینا چاہیے اور دنیاوی مصروفیات خود بھی کم سے کم کردینی چاہیے نیز اپنے نوکروں، گھر والوں، ماتحتوں پر بھی رحم کھا کر ان کے کاموں کا بوجھ ہلکے سے ہلکا کردینا چاہیے تاکہ ہمیں مغفرت اور آگ سے آزادی مل سکے۔ (178)

یہ مہینہ صبر کا ہے ملازمین سے تخفیف

❑ یہ مہینہ صبر کا ہے

یعنی اگر روزہ میں کچھ تکلیف ہو تو اسے ذوق وشوق سے برداشت کرنا چاہیے۔ یہ نہیں کہ مار دھاڑ، چیخ وپکار جیسا کہ گرمی کے رمضان میں اکثر کی عادت ہوتی ہے۔ اسی طرح اگر اتفاق سے سحری نہیں کھائی تو صبح ہی سے روزہ کا سوگ شروع ہوگیا۔ اسی طرح رات کی تراویح میں اگر دقت ہو تو اس کو بڑی بشاشت سے برداشت کرنا چاہیے۔ اس کو مصیبت اور آفت نہ سمجھیں کہ یہ بڑی سخت محرومی کی بات ہے۔ ہم لوگ دنیا کی معمولی اغراض کے لیے کھانا پینا اور سب راحت وآرام چھوڑ دیتے ہیں تو کیا رضائے الٰہی کے مقابلے میں ان چیزوں کی کوئی وقعت ہوسکتی ہے؟

❑ ملازمین سے تخفیف

مالکان اپنے ملازموں پر اس مہینہ میں تخفیف رکھیں، اس لیے کہ آخر وہ بھی روزہ دار ہیں۔ کام کی زیادتی سے ان کو روزہ میں دقت ہوگی (البتہ اگر کام زیادہ ہو تو اس میں مضائقہ نہیں کہ رمضان کے لیے ایک آدھ ہنگامی ملازم بڑھا لیے جائیں) مگر یہ جب ہے کہ ملازم روزہ دار بھی ہو ورنہ اس کے لیے رمضان اور غیر رمضان برابر ہے اور اس ظلم وبے غیرتی کا تو ذکر ہی کیا کہ خود روزہ خور ہو کر بے حیا منہ سے روزہ دار ملازموں سے کام لے اور نماز روزہ کی وجہ سے اگر تعمیل میں کچھ تساہل ہو تو برسنے لگے وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون (شعراء: 227) اور ظلم کرنے والوں کو عنقریب پتہ چل جائے گا کہ وہ کس انجام کی طرف پلٹ رہے ہیں۔ (179)

مشق

دعائیں، صبر اور ملازمین سے تخفیف

(1) تین آدمیوں کی دعا رد نہیں ہوتی:

1) ____________________

2) ____________________

3) ____________________

(2) رمضان کی ہر رات میں ایک فرشتہ اعلان کرتا ہے:

1) ____________________

2) ____________________

3) ____________________

4) ____________________

(3) رمضان میں دو دعائیں خوب کثرت سے مانگنی چاہئیں۔

1) ____________________ 2) ____________________

(4) متعلقہ خانے میں ✓ کا نشان لگائیں۔

غلط	صحیح	متعلقات دعا	نمبر شمار
⬭	⬭	قبولیت دعا میں جلدی کرنی چاہیے	1
⬭	⬭	دل کی گہرائی سے دعا مانگنی چاہیے	2
⬭	⬭	بوقت دعاء آسمان کی طرف نگاہ اٹھانی چاہیے	3
⬭	⬭	حرام سے بچنا دعا کی قبولیت کے لیے ضروری ہے	4
⬭	⬭	سائل کی طرح ہاتھ پھیلا کر دعا مانگنی چاہیے	5
⬭	⬭	دعا میں بتکلف قافیہ بندی کرنی چاہیے	6
⬭	⬭	منقول دعاؤں کو اختیار کرنا چاہیے	7

(5) دعا کی قبولیت کے بعض مواقع

1) ____________ 2) ____________

3) ____________ 4) ____________

(6) دعا کی قبولیت کے بعض اوقات

1) ____________ 2) ____________

3) ____________ 4) ____________

(7) دُعا میں کیا کیا مانگا جا سکتا ہے اور کیا نہیں ____________

____

النور مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(8) دُعا کی حقیقت کیا ہے؟ ____________

____

النور مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(9) دُعا کی قبولیت کا کیا مطلب ہے اور اس کے کتنے درجات ہیں؟

____

النور مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

____

____

____

(10) رمضان کے مہینہ کو صبر کا مہینہ فرمایا۔ عموماً رمضان میں کہاں کہاں بے صبری کا مظاہرہ کیا جاتا ہے؟

____

____

____

(11) رمضان میں ملازمین سے کاموں میں تخفیف کا کیا اجر ہے؟

____

____

____

چھٹا عمل: صدقہ خیرات، غم خواری

رمضان المبارک میں عام دنوں کے مقابلے میں صدقہ وخیرات کا زیادہ اہتمام کرنا چاہیے۔

رمضان صدقات وخیرات کا مہینہ ہے — زکوٰۃ کے علاوہ بھی صدقات کرنے چاہیے

❑ رمضان صدقات وخیرات کا مہینہ ہے

(1) جب رمضان کا مہینہ آتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر قیدی کو آزاد فرما دیتے اور ہر سائل کو عطا فرماتے۔ **(180)**

(2) حضور ﷺ سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور آپ کی سخاوت رمضان المبارک میں تمام ایام سے زیادہ ہو جاتی تھی، رمضان میں ہر رات کو حضرت جبرئیل آپ سے ملاقات کرتے تھے اور آپ ان کو قرآن شریف سناتے تھے۔ جب آپؐ جبرئیل سے ملاقات کرتے تھے تو آپؐ اس ہوا سے بھی زیادہ سخی ہو جاتے تھے جو بارش لاتی ہے۔ **(181)**

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ رمضان المبارک میں عام دنوں کے مقابلے میں صدقہ وخیرات کا زیادہ اہتمام کرنا چاہیے۔

یہ غم خواری کا مہینہ ہے یعنی غرباء ومساکین کے ساتھ مدارات کا برتاؤ کرنا۔ اگر دس چیزیں اپنی افطاری کے لیے تیار کی ہیں تو کم از کم دو چار غرباء کے لیے بھی ہونی چاہئیں ورنہ اصل تو یہ تھا کہ ان کے لیے اپنے سے افضل نہ ہوتا تو مساوات اور برابری ہی ہوتی غرض جس قدر بھی ہمت ہو سکے، اپنے افطار وسحری کے کھانے میں غرباء کا حصہ بھی ضرور لگانا چاہیے۔

❑ زکوٰۃ کے علاوہ بھی صدقات کرنا چاہئے

حضور ﷺ نے فرمایا، مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی کچھ حقوق ہیں پھر اس کی تائید میں لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا والی آیت پڑھی جس میں اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کا بھی ذکر فرمایا۔

اس کے علاوہ بھی بعض خاص خاص مواقع (مثلاً قرابت داروں، یتیموں، مسکینوں مسافروں، سائلوں) میں مال دینے کا ذکر فرمایا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ زکوٰۃ کے علاوہ بھی کچھ مواقع ہیں جہاں دینا ضروری ہے۔ **(182)**

اصل تو یہی ہے کہ اپنی ضرورتوں (کھانا، پینا، اوڑھنا، بچھونا، لباس، سواری، مکان، دوکان) پر کم سے کم لگا کر جو بچے وہ اللہ کی مخلوق پر اور اللہ کے دین پر لگانا چاہیے، خصوصاً رمضان المبارک تو ہے ہی سخاوت کا مہینہ کیونکہ یہ مہینہ آخرت کی کمائی کا مہینہ ہے۔ اس میں روزہ افطار کرانے اور روزہ کھولنے کے بعد روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھلانے کی بھی خاص فضیلت وارد ہوئی ہے۔ اور اس ماہ کو شھر المواساۃ (غم خواری کا مہینہ) فرمایا ہے۔ غریبوں کی امداد واعانت اس ماہ کے کاموں میں سے ایک اہم کام ہے۔ **(183)**

ساتواں عمل: عمرہ

رمضان المبارک میں عمرہ کرنے کی بھی بڑی فضیلت ہے

نبی کریم ﷺ نے ایک خاتون ''ام سنان انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا'' سے فرمایا کہ جب رمضان آئے تو اس میں عمرہ کرنا اس لیے کہ رمضان میں عمرہ کرنا حج کے یا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔ **(184)**

آٹھواں عمل: رات کا قیام یعنی تراویح

رمضان المبارک میں شب بیداری اور تراویح مسنون عمل ہے

حکمِ تراویح فضائلِ تراویح تعدادِ تراویح

تراویح کی کوتاہیاں مسائلِ تراویح

حکمِ تراویح

تراویح سنّتِ مؤکدہ ہے بلا عذر اس کا چھوڑنے والا نافرمان اور گناہ گار ہے۔

حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزوں کو تم پر فرض کیا اور میں نے (تراویح اور قرآن کے لیے) رمضان کی شب بیداری کو تمہارے لیے سنت قرار دیا (یہ قیام بھی سنت مؤکدہ ہونے کی وجہ سے ضروری ہے) اور جو شخص ایمان اور ثواب کے اعتقاد کے ساتھ رمضان کا روزہ رکھے اور رمضان کی شب بیدرای کرے وہ اپنے گناہوں سے اس دن کی طرح پاک اور صاف ہوجائے گا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔ **(185)**

اللہ تعالیٰ نے اس کے روزہ کو فرض فرمایا اور اس کے رات کے قیام (یعنی تراویح) کو ثواب کی چیز بتایا ہے۔ **(186)**

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ تراویح کا ارشاد بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے پھر نسائی کی جس روایت میں نبی کریم ﷺ نے اس کو اپنی طرف منسوب فرمایا کہ میں نے سنت قرار دیا ہے اس سے مراد تاکید ہے کہ حضورؐ اس کی تاکید بہت فرماتے تھے۔ اسی وجہ سے سب ائمہ اس کے سنت ہونے پر متفق ہیں کہ کسی شہر کے لوگ اگر تراویح چھوڑ دیں تو حاکم ان سے جہاد کرے۔ **(187)**

❑ فضائلِ تراویح

جو لوگ ایمان واحتساب کے ساتھ رمضان کی راتوں میں نوافل (تراویح وتہجد) پڑھیں گے، ان کے سب پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (188)

روزہ اور قرآن دونوں بندوں کی سفارش کریں گے۔ قرآن کہے گا: میں نے اس کو رات کے سونے اور آرام کرنے سے روکے رکھا، اے اللہ! آج اس کے حق میں میری سفارش قبول فرما (اور اسکے ساتھ بخشش اور عنایت کا معاملہ فرما)۔ چنانچہ روزہ اور قرآن دونوں کی سفارش اس بندہ کے حق میں قبول فرمائی جائے گی (اور اس کے لیے جنت ومغفرت کا فیصلہ فرما دیا جائے گا) اور خاص مراحم خسروانہ سے اسے نوازا جائے گا۔ (189)

جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں پھر رمضان کی آخری رات تک ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں ہوتا، جو کوئی ایمان دار بندہ ان راتوں میں سے کسی رات میں نماز پڑھتا ہے (مراد وہ نماز ہے جو رمضان کی وجہ سے ہو جیسے تراویح) تو اللہ تعالی ہر سجدہ کے عوض ڈیڑھ ہزار نیکیاں لکھتے ہیں اور اس کے لیے جنت میں سرخ یاقوت کا ایک گھر تیار فرماتے ہیں جس کے ساتھ ہزار دروازے ہوں گے ان میں سے ہر دروازہ کے متعلق سونے کا ایک محل ہوگا جو سرخ یاقوت سے آراستہ ہوگا۔ (190)

❑ تعداد تراویح

- بیس رکعت تراویح سنت مؤکدہ ہے کیونکہ اس پر خلفاء راشدین نے مواظبت فرمائی ہے۔ (191)
- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ رمضان میں بیس رکعت (تراویح) اور وتر پڑھا کرتے تھے۔ (192)

وفیه تصریح بما أفادته الاحادیث الصحاح اجمالا أنه صلی الله علیه وسلم کان یصلی فی رمضان اکثر مما کان یصلی فی غیره۔
(اعلاء السنن: 82/7)

وهذا الاثر قد تأید بموا ظبة الخلفاء والصحابة فی لیالی رمضان علی القدر الذی ذکر فیه۔

وقد قدمنا فی المقدمة ان المرسل ضعیف عند الشافعی ومن تابعه ولکن اذا وافقه قول صحابی صار حجة عند الکل۔ وقول الترمذی العمل علیه عند اهل العلم یقتضی قوة اصله وان ضعف خصوص هذا الطریق۔ (اعلاء السنن: 188/1)

وای اهل العلم افضل من الخلفاء والصحابة؟ فکیف لایکون عملهم دلیلا علی قوة اصله؟ فالحق أن الاثر إن لم یکن صحیحا فلا اقل من ان یکون حسنا۔ (أیضاً)

وهذا لاثر لیس بمخالف لحدیث عائشة (ما کان یزید فی رمضان

ولا غیرہ علی احدی عشر رکعۃ) لان الحق انھا مجموعۃ صلاۃ التھجد لامجموعۃ صلاۃ اللیل کلھا لان الاحادیث الصحیحۃ تفید زیادۃ صلاتہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان علی القدر الذی کان یصلی فی غیرہ (یجتھد فی رمضان مالا یجتھد فی غیرہ (مسلم) اذا دخل العشر شدمیزرہ واحی لیلتہ تغیر لونہ و کثرت صلاتہ) (ایضاً:81/3)

● بعض لکھے پڑھے اس میں بھی کلام کرتے ہیں۔ میرے پاس ایک خط آیا ہے کہ تراویح یہ وہی تہجد ہے جو پچھلی رات کو پڑھی جاتی تھی۔ اس نے یہ صورت اختیار کر لی ہے۔ میں نے لکھا کہ دلیل سے ثابت ہے کہ تہجد اور ہے اور تراویح اور ہے۔ چنانچہ تہجد کی مشروعیت حق تعالی کے کلام سے ثابت ہوتی ہے۔ (اے کپڑوں میں لپٹنے والے رات کو نماز میں کھڑے رہا کرو مگر تھوڑی سی رات یعنی نصف رات کو اس میں قیام نہ کرو بلکہ آرام کرو یا اس نصف سے کسی قدر کم کر دو یا نصف سے کچھ بڑھا دو اور قرآن کو خوب صاف صاف پڑھو) اس کی دلیل ہے پھر دوسرا رکوع گیارہ مہینے میں نازل ہوا جس کا حاصل اس فرضیت کا منسوخ کر دینا ہے اور تراویح کی نسبت حضور ﷺ فرماتے ہیں (میں نے تمہارے لیے اس میں تراویح مسنون کی ہے) (193) اگر یہ تہجد ہے تو اس کو حضور ﷺ نے اپنی طرف کیوں منسوب کیا۔ اس سے لازم آتا ہے کہ جو خدا کی طرف منسوب ہے، وہ حضور ﷺ اپنی طرف منسوب فرماتے ہیں لہٰذا معلوم ہوا کہ تہجد اور ہے جس کی مشروعیت حق تعالی کے کلام سے ثابت ہوتی ہے اور تراویح اور ہے جس کی سنیت حضور ﷺ کے ارشاد سے ثابت ہوتی ہے اور بڑی بات یہ ہے۔ تعامل امت نے دونوں میں فرق کیا ہے۔ (194)

ایک شخص دہلی کے نئے مجتہدین سے آٹھ تراویح سن کر مولانا شیخ محمد صاحب رحمہ اللہ کے پاس آئے تھے اور انہیں تردد تھا کہ آٹھ ہیں یا بیس۔ یہ نئے مجتہد اپنے کو عامل بالحدیث کہتے ہیں کیوں صاحب حدیث میں بیس بھی تو آئی ہیں ان پر کیوں نہ عمل کیا کہ ان کے ضمن میں آٹھ پر بھی عمل ہو جاتا۔ بات کیا ہے کہ نفس کو سہولت تو آٹھ ہی میں ہے۔ بیس کیوں کر پڑھیں۔ اصل یہ ہے کہ جو کچھ ان کے جی میں آتا ہے، کرتے ہیں اور شاذ اور ضعیف احادیث کو بھی سہارا بنا لیتے ہیں۔ کسی کی حکایت مشہور ہے کہ اس سے پوچھا گیا کہ تمہیں قرآن کا کون سا حکم سب سے زیادہ پسند ہے کہا رَبَّنَآ اَنۡزِلۡ عَلَيۡنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ (اے رب ہم پر آسمان سے مائدہ یعنی خوان نازل فرما) تو اسی طرح انہوں نے بھی تراویح کی تمام احادیث میں سے صرف آٹھ رکعت والی حدیث پسند کی حالانکہ بارہ بھی آئی ہیں اور وتر کی تمام احادیث میں سے ایک رکعت والی حدیث پسند کی حالانکہ تین رکعتیں بھی آئی ہیں، پانچ بھی آئی ہیں سات بھی آئی ہیں۔ خیر تو وہ بیچارے ان کے بہکانے سے تردد میں پڑ گئے تھے۔ مولانا سے پوچھا۔ مولانا نے فرمایا کہ بھئی سنو اگر محکمہ مال سے اطلاع آئے کہ مالگذاری داخل کرو اور تمہیں معلوم نہ ہو کہ کتنی ہے، تم نے ایک نمبردار سے پوچھا کہ میرے ذمے کتنی مالگذاری ہے، اس نے کہا، آٹھ روپے، پھر تم نے دوسرے نمبردار سے پوچھا، اس نے کہا، بارہ روپے۔ اس سے تردد بڑھا۔ تم نے تیسرے سے پوچھا، اس نے کہا، بیس روپے، تو اب بتاؤ تمہیں کچہری کتنی رقم لے کر جانا چاہیے، انہوں نے کہا صاحب بیس روپے لے کر جانا چاہیے۔ اگر اتنی ہوئی تو کسی سے مانگنا نہ پڑے گی اور اگر کم ہوئی تو رقم بچ رہے گی۔ اور اگر میں کم لے کر گیا اور وہاں ہوئی زیادہ تو کس سے مانگتا پھروں گا۔ مولانا نے فرمایا، بس خوب سمجھ لو اگر وہاں بیس رکعتیں طلب کی گئیں اور ہیں تمہارے پاس آٹھ تو کہاں سے لا کر دو گے اگر بیس ہیں اور طلب کم کی ہے تو بچ رہیں گے اور تمہارے کام آئیں گے کہنے لگے ٹھیک ہے، سمجھ میں آ گیا، اب میں ہمیشہ بیس رکعتیں پڑھا کروں گا۔ بس بالکل تسلی ہو گئی۔ سبحان اللہ! کیا طرز ہے سمجھانے کا۔ حقیقت میں یہ لوگ حکمائے امت ہوتے ہیں۔ (195)

دورِفاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بیس رکعت تراویح

سیدنا فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی کوحکم دیا کہ وہ لوگوں کو بیس رکعتیں پڑھائے۔ (196) اور حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں بیس رکعت تراویح اور تین وتر پڑھتے تھے۔ (197)

عہدعثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بیس رکعت تراویح

حضرت سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ عہد فاروقی میں لوگ بیس رکعت تراویح پڑھتے تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں بھی اور لوگ لمبے قیام کی وجہ سے لاٹھیوں پر سہارا لیتے تھے۔ (198)

دورِمرتضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بیس رکعت تراویح

حضرت ابوعبدالرحمن سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رمضان میں قراء حضرات کو بلایا اور ان میں سے ایک کو بیس رکعت تراویح پڑھانے کا حکم دیا اور وتر کی جماعت خود حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کراتے تھے۔ (199)

جمہورصحابہ کرام علیہم الرضوان اور بیس رکعت تراویح

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کو رمضان میں مدینہ منورہ میں بیس تراویح اور تین وتر پڑھاتے تھے۔ (200)

تابعین عظام اور بیس رکعت تراویح

حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے لوگوں (صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم وتابعین) کو بیس رکعت تراویح اور تین وتر پڑھتے ہی پایا۔ (201)

الغرض رمضان المبارک میں بیس رکعت تراویح باجماعت ادا کرنا مسنون ہے اور امام نووی رحمہ اللہ، شارح مسلم حافظ ابن تیمیہ رحمہ اللہ، قطب ربانی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ، علامہ شامی رحمہ اللہ، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ، اور امام شافعی رحمہ اللہ، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ وغیرہ حضرات کا یہی معمول اور مسلک ہے۔

چنانچہ آج تک حرمین شریفین مکہ معظمہ، مدینہ طیبہ میں تراویح کی بیس ہی رکعتیں پڑھی جاتی ہیں۔ (202)

خلاصہ:

(1) بیس رکعت تراویح سنتِ مؤکدہ ہے

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اکابر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی موجودگی میں بیس رکعت تراویح جاری کرنا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اس پرنکیر نہ کرنا اور عہدِ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے لے کر آج تک شرقاً وغرباً بیس رکعت تراویح کا مسلسل زیرِ تعامل رہنا اس امر کی دلیل ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ دین میں داخل ہے۔ (اللہ تعالیٰ خلفائے راشدین کے لیے ان کے اس دین کو قرار وتمکین بخشیں گے جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے پسند فرمایا لیا ہے)

الاختیار شرح المختار میں ہے: ''اسد بن عمرو امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے تراویح اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فعل کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ تراویح سنت مؤکدہ ہے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو اپنی طرف سے اختراع نہیں کیا، نہ وہ کوئی بدعت ایجاد کرنے والے تھے۔ انہوں نے جو حکم دیا وہ کسی اصل کی بناء پر تھا جو ان کے پاس موجود

تھی اور رسول اللہ ﷺ کے کسی عہد پر مبنی تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ سنت جاری کی اور لوگوں کو ابی بن کعب پر جمع کیا۔ پس انہوں نے تراویح کی جماعت کرائی۔ اس وقت صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کثیر تعداد میں موجود تھے۔ حضرت عثمان، علی، ابن مسعود، عباس، ابن عباس، طلحہ، زبیر، معاذ، اُبی اور دیگر مہاجرین وانصار رضی اللہ عنہم اجمعین سب موجود تھے مگر ایک نے بھی اس کو رد نہیں کیا بلکہ سب نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موافقت کی اور اس کا حکم دیا۔ (203)

(2) خلفائے راشدین کی جاری کردہ سنت کے بارے میں وصیت نبوی ﷺ

اوپر معلوم ہو چکا کہ بیس رکعت تراویح تین خلفاءِ راشدین کی سنت ہے اور سنت خلفائے راشدین کے بارے میں آنحضرت ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”جو شخص تم میں سے میرے بعد جیتا رہا وہ بہت سے اختلاف دیکھے گا۔ پس میری سنت کو اور خلفائے راشدین مہدیین کی سنت کو لازم پکڑو، اسے مضبوط تھام لو اور دانتوں سے مضبوط پکڑ لو اور نئی نئی باتوں سے احتراز کرو۔ کیونکہ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔“ (204)

اس حدیث پاک سے سنت خلفائے راشدین کی پیروی کی تاکید معلوم ہوتی ہے اور یہ کہ اس کی مخالفت بدعت و گمراہی ہے۔

(3) چار ائمہ مذاہب کے سوا اختیار کرنا جائز نہیں

اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ ائمہ اربعہ کم سے کم بیس رکعت تراویح کے قائل ہیں۔ ائمہ اربعہ کے مذہب کا اتباع سوادِ اعظم کا اتباع ہے اور مذاہب اربعہ سے خروج سوادِ اعظم سے خروج ہے۔ مسند الہند شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ”عقد الجید“ میں لکھتے ہیں: ”رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ سوادِ اعظم کی پیروی کرو۔ اور جب کہ ان مذاہب اربعہ کے سوا باقی مذاہب حقہ مٹ چکے ہیں تو ان کا اتباع سوادِ اعظم کا اتباع ہوگا اور ان سے خروج سوادِ اعظم سے خروج ہوگا۔“ (205)

بیس رکعت کے سنت مؤکدہ ہونے پر اجماع منعقد ہو چکا ہے اور اجماع کی مخالفت ناجائز ہے اور یہ اجماع علامت ہے ان احادیث کے منسوخ ہونے کی اور اگر اجماع میں شبہ ہو کہ بعض علماء نے صرف آٹھ کو سنت مؤکدہ لکھا ہے تو جواب یہ ہے کہ اجماع اس قول سے منعقد ہے پس اس کے مقابلہ میں شاذ قول قابل اعتبار نہیں ہوگا۔ جب تاکد ثابت ہو گیا تو اس کے ترک کرنے سے موردِ عتاب ہوگا۔

آٹھ رکعت نماز تراویح پڑھ کر جو لوگ نکل جاتے ہیں وہ حضرات رمضان المبارک کے مقدس و مبارک مہینہ میں دو سنتوں کو پامال کرتے ہیں آپ ان سے پوچھیں کہ ظہر کی چار مؤکدہ سنتوں کی بجائے آپ نے کبھی دو سنتیں پڑھی ہیں اور اگر کوئی پڑھے تو اس کا دل مانے گا کہ میں نے پوری سنت ادا کر لی ہے، ہرگز نہیں۔ اسی طرح بیس رکعت تراویح سنت مؤکدہ ہے۔ آٹھ رکعت پڑھنے سے سنت ادا نہیں ہوگی۔ اسی طرح نماز تراویح میں ایک قرآن پاک پڑھنا یا سننا سنت ہے، جو حضرات آٹھ یا اس سے کچھ اوپر پڑھ کر نکل جاتے ہیں وہ اس سنت سے بھی محروم رہتے ہیں۔ (206)

❑ تراویح کی کوتاہیاں

1) بہت سے لوگ نماز تراویح کو روزے کے تابع سمجھتے ہیں۔ یہ غلط ہے۔ جو لوگ کسی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکیں ان کو بھی تراویح کا پڑھنا سنت ہے۔ اگر نہ پڑھیں گے تو ترک سنت کا گناہ ہوگا۔ (207)

2) بہت سے لوگوں کا خیال ہوتا ہے کہ جلدی سے کسی مسجد میں آٹھ دس دن میں کلام مجید سن لیں، پھر چھٹی۔ یہ خیال رکھنے کی بات ہے کہ یہ دو سنتیں الگ الگ ہیں۔ تمام کلام اللہ شریف کا تراویح میں پڑھنا یا سننا یہ مستقل سنت ہے اور پورے رمضان شریف کی تراویح مستقل سنت ہے۔ پس اس صورت میں ایک سنت پر عمل ہوا اور دوسری رہ گئی۔ البتہ جن لوگوں کو رمضان المبارک میں سفر وغیرہ یا کسی اور وجہ سے ایک جگہ تراویح پڑھنی

مشکل ہو، ان کے لیے مناسب ہے کہ اول قرآن شریف چند روز میں سن لیں تا کہ قرآن شریف نامکمل نہ رہے، پھر جہاں وقت ملا اور موقع ہو، وہاں تراویح پڑھ لی کہ قرآن شریف بھی اس صورت میں نامکمل نہیں ہوگا اور اپنے کام کا بھی حرج نہ ہوگا۔ (208)

3) بعض لوگ سورت تراویح (الم تر کیف سے) پڑھتے ہیں اور پورا قرآن تراویح میں نہیں پڑھتے یا نہیں سنتے، یہ لوگ تراویح پڑھنے کی سنت تو ادا کرتے ہیں لیکن تراویح میں پورا قرآن مجید پڑھنے کی سنت ان کے ذمے باقی رہتی ہے۔ (209)

4) بعض لوگ جب امام صاحب قرآن کی تلاوت کررہے ہوتے ہیں تو بیٹھے رہتے ہیں یا ادھر ادھر چکر لگاتے رہتے ہیں، جب امام صاحب رکوع میں جاتے ہیں تو جلدی سے نیت باندھ کر شامل ہو جاتے ہیں یہ مکروہ ہے۔ (210)

5) بعض لوگ 15، 20 منٹ جلدی فارغ ہونے کے چکر میں ایسی جگہ تراویح پڑھتے ہیں جہاں بہت تیز تیز پڑھا جاتا ہے اور اس طرح اپنی عبادت کو خراب اور برباد کر کے اجر سے محروم ہوتے ہیں۔

6) بعض حافظ حضرات کی عادت ہوتی ہے کہ ابتدائی رکعات میں قرآت بہت زیادہ پڑھ دیتے ہیں جس سے لوگ تنگ ہوتے ہیں اور تھک جاتے ہیں پھر آخری رکعتوں میں بہت تھوڑا تھوڑا پڑھتے ہیں۔ یہ طریقہ بھی غلط ہے۔ تراویح کی رکعات میں برابر اور اعتدال رکھنا افضل ہے۔

7) کچھ عرصہ سے یہ سلسلہ چل پڑا ہے کہ مختلف ہال، مساجد، گھروں میں عورتوں کے لیے بھی تراویح کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اور یہ دلیل دی جاتی ہے کہ حضور کے زمانے میں خواتین مسجد نبوی میں جا کر نمازیں ادا کرتی تھیں، اب اس سے کیوں منع کیا جاتا ہے؟ یہ دلیل صحیح نہیں ہے۔ حضور کا زمانہ خیر کا زمانہ تھا۔ فتنوں سے محفوظ تھا۔ حضور بنفسِ نفیس موجود تھے۔ وحی کا نزول ہوتا تھا۔ نئے نئے احکام آتے تھے۔ نئے نئے مسلمان بھی تھے۔ نماز روزے وغیرہ کے احکام سیکھنے کی ضرورت تھی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ حضور اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کرنے کا شرف حاصل ہوتا تھا۔ (211)

(ا) ان وجوہ کی بناء پر عورتوں کو فی نفسہٖ مسجد میں حاضر ہونے کی اجازت تھی۔ جماعت میں حاضر ہونے کی تاکید نہیں تھی۔ (212)

(ب) ان ساری وجوہ کے باوجود حضور ﷺ کا ارشاد اور تعلیم عورتوں کے لیے یہی تھی کہ وہ اپنے گھر میں نماز پڑھیں اور اسی کی ترغیب دیتے تھے اور فضیلت بیان فرماتے تھے حتیٰ کہ گھر کے اندر کوٹھری میں عورت کی نماز کو مسجد نبوی میں اپنے پیچھے نماز پڑھنے سے بھی افضل بتایا۔ (213)

(ج) پھر عورتوں کو مسجد میں آنے کی اجازت بھی مشروط تھی۔ ان شرائط کے ساتھ کہ خواتین بن سنور کر عمدہ لباس پہن کر (214) خوشبو لگا کر (215) بجتا ہوا زیور پہن کر نہ آئیں۔ شرعی پردہ کی پابندی تو لازمی تھی ہی، پھر اس بات کا بھی لحاظ رکھا جاتا تھا کہ نماز ختم ہونے کے بعد مردوں کے اٹھنے سے پہلے عورتیں اٹھ کر چلی جائیں اور اس کے لیے حضور ﷺ اور صحابہ اپنی جگہوں پر بیٹھے رہتے تھے تا کہ ایک ساتھ اٹھنے کی وجہ سے مردوں اور عورتوں کا اختلاط نہ ہو۔ (216)

آج کل ان شرائط کا خیال نہیں رکھا جاتا پھر واپسی پر ہر مرد خواتین کی جگہ سے نکلنے والی ہر عورت کو غور سے دیکھتا ہے کہ شاید یہی میری بیوی ہو۔

(د) صحابہ کے زمانے میں ہی جب حالات بدل گئے تو صحابہ ہی نے عورتوں کو مسجد میں آنے سے منع کر دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ منع کرتے (217) حضرت ابن عمر اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما تمام صحابہ کے سامنے عورتوں کو مسجد سے نکال دیتے۔ (218)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتیں تھیں کہ آج اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہوتے تو وہ بھی منع فرما دیتے۔ (219)

اسی وجہ سے علماء کے نزدیک خواتین کو فرض نمازوں، تراویح کی نماز اور عید بقرعید کی نماز ادا کرنے کیلئے مسجد یا عیدگاہ، کسی ہال، گھر وغیرہ میں حاضر ہونا مکروہ تحریمی ہے یعنی ناجائز ہے۔ (220)

8) بعض اجرت دے کر قرآن سنتے ہیں حالانکہ اجرت دے کر قرآن سننا جائز نہیں، لینے اور دینے والے دونوں ثواب سے محروم ہوتے ہیں۔ **(221)**

9) تراویح کے ختم پر مساجد میں مٹھائی تقسیم کی جاتی ہے۔ اگر اکیلا ایک شخص اس کے مصارف برداشت کرے تو ریا، شہرت نام ونمود کا اندیشہ رہتا ہے اور اگر چندہ سے کی جائے تو اس بات کا خیال بہت کم رکھا جاتا ہے کہ سب نے رضا اور خوشی سے دیا ہے، کہیں کسی نے شرما حضوری میں، باوجود دل کے نہ چاہتے ہوئے تو نہیں دی۔ پھر مسجد کی بے ادبی، بعض اوقات شور شرابہ ہوتا ہے۔ اکثر جگہ مٹھائی کی تقسیم کو ضروری سمجھا جاتا ہے۔ **(222)**

10) شبینہ ہوتا ہے جس میں درج ذیل قباحتیں ہیں:

1. نوافل کی جماعت

اگر حافظ اور کچھ مقتدی تراویح پڑھ رہے ہوں تو یہ خرابی اگرچہ نہ ہوگی مگر مندرجہ ذیل قباحتیں تو بہر حال ہیں

2. لاؤڈ اسپیکر کی وجہ سے اہل محلہ کے کام، آرام اور عبادات میں خلل

3. نام ونمود

4. بعض لوگوں کا جماعت میں کھڑے ہونا اور بقیہ کا بیٹھے رہنا، جو جماعت اور قرآن کے احترام کے خلاف ہے

5. ضرورت سے زیادہ روشنی اور مٹھائی وغیرہ کا التزام

6. اس غلط رسم کے لیے چندہ کرنا، جبکہ بعض لوگ بغیر طیب خاطر کے محض مروت میں چندہ دیتے ہیں، جس کا استعمال حرام ہے۔

اس قسم کی اور بھی بہت سی خرابیاں ہیں جن کی بناء پر مروجہ شبینہ جائز نہیں۔ **(223)**

❑ مسائل تراویح

دیکھیں: 137-127

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

مشق

صدقہ، خیرات وغم خواری اور عمرہ، رات کا قیام (یعنی تراویح)

(1) یہ مہینہ غم خواری کا ہے۔ کیسے؟ وضاحت کریں۔

___

___

___

(2) رمضان المبارک میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سخاوت کا کیا حال ہوتا تھا؟

___

___

___

(3) رمضان المبارک میں عمرہ کرنے کی کیا فضیلت ہے؟

___

___

___

(4) تمام ائمہ تراویح کے ________ ہونے پر متفق ہیں۔ (فرض، سنت، مستحب)

(5) جو شخص ایمان اور ثواب کے اعتقاد کے ساتھ رمضان کا روزہ رکھے اور رمضان کی شب بیداری کرے وہ

___

___

(6) ________ رکعت تراویح ________ ہے کیونکہ اس پر ________ نے مواظبت فرمائی ہے۔
(20,8۔ سنت مؤکدہ، مستحب۔ خلفاء راشدین، صحابہ، تابعین)

(7) آج تک حرمین شریفین میں تراویح آٹھ رکعت ہی پڑھی جاتی ہے۔ ✓ x کا نشان لگائیں ☐

(8) جو لوگ آٹھ رکعت تراویح پڑھ کر چلے جاتے ہیں وہ دو سنتوں کو پامال کرتے ہیں:

1) ________

2) ________

3) ________

(9) تراویح کی مندرجہ ذیل کوتاہیوں میں سے کسی تین کی وضاحت کریں:

1. تراویح روزہ کے تابع ہے۔
2. 8-10 دن میں تراویح پڑھ لیتے ہیں۔
3. سورت تراویح پڑھتے ہیں۔
4. رکوع میں جلدی سے شامل ہوتے ہیں۔
5. پہلی رکعت میں زیادہ پڑھتے ہیں۔
6. جلدی فراغت کے لیے ایسی جگہ تراویح پڑھتے ہیں
7. عورتوں سے متعلق کوتاہی۔
8. مٹھائی۔

1. ______________________________

____

____

2. ______________________________

____

____

3. ______________________________

____

____

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

نواں عمل: نوافل کی کثرت، فرائض کا مزید اہتمام

رمضان المبارک میں فرائض اور نوافل کا اجر وثواب عام دنوں کی بہ نسبت بہت بڑھا دیا جاتا ہے
لہٰذا اس ماہ مبارک میں ان کا خوب اہتمام کیا جائے

حدیث میں آتا ہے کہ جو شخص اس مہینے میں کسی نیکی کے ساتھ اللہ کا قرب حاصل کرے ایسا ہے جیسا کہ غیر رمضان میں ستّر فرض ادا کرے۔ **(224)**
یعنی اس مہینہ میں ایک نفل کا ثواب دوسرے مہینوں کے فرائض کے برابر ہے اور ایک فرض کا ثواب دوسرے مہینوں کے ستّر فرض کے برابر ہے۔ اس جگہ ہم لوگوں کو اپنی اپنی عبادات کی طرف بھی ذرا غور کرنے کی ضرورت ہے کہ اس مبارک مہینہ میں فرائض کا ہم سے کس قدر اہتمام ہوتا ہے اور نوافل میں کتنا اضافہ ہوتا ہے۔ فرائض میں تو ہمارے اہتمام کی یہ حالت ہے کہ سحری کھانے کے بعد جو سوتے ہیں تو اکثر صبح کی نماز قضا ہو جاتی ہے، اور کم از کم جماعت تو اکثروں کی فوت ہو ہی جاتی ہے۔ گویا سحری کھانے کا شکریہ ادا کیا کہ اللہ کے سب سے زیادہ مہتم بالشّان فرض کو یا بالکل قضا کر دیا یا کم از کم ناقص کر دیا کہ بغیر جماعت کے نماز پڑھنے کو اہل اصول نے اداء ناقص فرمایا ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تو ایک جگہ ارشاد ہے کہ مسجد کے قریب رہنے والوں کی تو (گویا) نماز بغیر مسجد کے ہوتی ہی نہیں۔ **(225)**
مظاہر حق میں لکھا ہے کہ جو شخص بلا عذر بغیر جماعت کے علیحدہ نماز پڑھتا ہے، اس کے ذمہ فرض تو ساقط ہو جاتا ہے مگر اس کو نماز کا ثواب نہیں ملتا۔ اسی طرح دوسری نماز مغرب کی بھی جماعت اکثروں کی افطار کی نذر ہو جاتی ہے اور رکعت اولیٰ یا تکبیر اولیٰ کا تو ذکر ہی کیا ہے، اور بہت سے لوگ تو عشاء کی نماز بھی تراویح کے احسان کے بدلے میں وقت سے پہلے ہی پڑھ لیتے ہیں۔ یہ تو رمضان المبارک میں ہماری نماز کا حال ہے جو اہم ترین فرائض میں سے ہے کہ ایک فرض کے بدلے میں تین کو ضائع کیا۔ یہ تین تو اکثر ہیں، ورنہ ظہر کی نماز قیلولہ کی نذر اور عصر کی جماعت افطاری کا سامان خریدنے کی نذر ہوتے ہوئے آنکھوں سے دیکھا گیا ہے۔ اسی طرح اور فرائض پر آپ خود غور فرمالیں کہ کتنا اہتمام رمضان المبارک میں ان کا کیا جاتا ہے اور جب فرائض کا یہ حال ہے تو نوافل کا کیا پوچھنا، اشراق اور چاشت تو رمضان المبارک میں سونے کی نذر ہو ہی جاتے ہیں اور اوابین کا کیسے اہتمام ہو سکتا ہے جب کہ ابھی روزہ کھولا ہے اور آئندہ تراویح کا سہم ہے اور تہجد کا وقت تو ہے ہی، عین سحری کھانے کے وقت، پھر نوافل کی گنجائش کہاں، لیکن یہ سب باتیں بے توجہی اور نہ کرنے کی ہیں کہ

تو ہی اگر نہ چاہے تو باتیں ہزار ہیں **(226)**

رمضان کا دستور العمل

(1) تحیۃ الوضو کی فضیلت	(2) تحیۃ المسجد	(3) قیام لیل یا تہجد اور اس کی فضیلت
(4) فجر کی نماز کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول	(5) اشراق کی نماز	(6) چاشت کی نماز
(7) سننِ زوال	(8) صلوٰۃ التسبیح	(9) اوابین کی نماز
(10) صلوٰۃ التوبۃ	(11) قضا نمازیں	

اس ماہ میں نوافل کی کثرت کی جائے ذیل میں کچھ نوافل اور ان کے فضائل اور طریقہ ذکر کیا جاتا ہے۔ صبح اٹھتے ہی تحیۃ الوضو، تہجد کا اہتمام کریں۔

(1) تحیۃ الوضو کی فضیلت

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک دن) نماز فجر کے وقت حضور اقدس ﷺ نے (حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے فرمایا کہ اے بلال! اسلام قبول کرنے کے بعد ایسا کون سا عمل تم نے کیا ہے جس کے بارے میں تم بہ نسبت دوسرے اعمال کے (اللہ کی رضا کی) زیادہ امید رکھتے ہو۔ کیونکہ میں نے اپنے آگے جنت میں تمہارے جوتوں کی آہٹ سنی ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ میں نے تو کوئی عمل اس سے بڑھ کر زیادہ امید دلانے والا نہیں کیا جب کبھی بھی کسی وقت رات میں یا دن میں وضو کیا تو اس وضو سے کچھ نہ کچھ اپنے مقدر کی نماز ضرور پڑھی۔ (227)

ایک حدیث میں یوں ارشاد ہے کہ جو کوئی مسلمان وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے (سنتوں کا خیال رکھے اور پانی خوب دھیان سے سب جگہ پہنچائے) پھر کھڑے ہو کر اس طرح دو رکعت نماز پڑھے کہ ظاہر و باطن کے ساتھ ان دو رکعتوں کی طرف متوجہ رہے تو اس کے لیے جنت واجب ہوگی۔ (228)

(2) تحیۃ المسجد

جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اس کو چاہیے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھے۔ (229)

(3) قیامِ لیل یا تہجد اور اس کی فضیلت

1) حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بندے سے سب سے زیادہ قریب رات کے آخری درمیانی حصے میں ہوتا ہے، پس اگر تم سے ہو سکے کہ تم ان بندوں میں سے ہو جاؤ جو اس مبارک وقت میں اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو تم ان میں ہو جاؤ۔ (230)

2) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فرض نماز کے بعد سب سے افضل درمیان رات کی نماز ہے (یعنی تہجد)۔ (231)

3) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تہجد تم ضرور پڑھا کرو، کیونکہ وہ تم سے پہلے صالحین کا طریقہ اور شعار رہا ہے اور قُربِ الٰہی کا خاص وسیلہ ہے اور وہ گناہوں کے برے اثرات کو مٹانے والی اور معاصی سے روکنے والی چیز ہے۔ (232)

4) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی رحمت ہو اس بندے پر جو رات کو اٹھا اور اس نے نماز تہجد پڑھی، اور اپنی بیوی کو بھی جگایا اور اس نے بھی نماز پڑھی، اور اگر (نیند کے غلبہ کی وجہ سے) وہ نہیں اٹھی تو اس کے منہ پر پانی کا ہلکا سا چھینٹا دے کر اس کو بیدار کر دیا۔ اور اسی طرح اللہ کی رحمت ہو اس بندی پر جو رات کو نماز تہجد کے لیے اٹھی اور اس نے نماز ادا کی اور اپنے شوہر کو بھی جگایا، پھر اس نے بھی اٹھ کر نماز پڑھی، اور اگر وہ نہ اٹھا تو اس کے منہ پر پانی کا ہلکا سا چھینٹا دے کر اٹھا دیا۔ (233)

نماز تہجد کی قضا اور اس کا بدل:

1. رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص رات کو سوتا رہ گیا اپنے مقررہ ورد سے یا اس کے کسی جز سے پھر اس نے اس کو پڑھ لیا نماز فجر اور نماز ظہر کے درمیان تو لکھا جائے گا اس کے حق میں جیسے کہ اس نے پڑھا ہے رات ہی میں۔ (234)

2. رسول اللہ ﷺ کی نماز تہجد فوت ہو جاتی تو آپ دن کو اس کی بجائے بارہ رکعتیں پڑھتے تھے۔ (235)

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

نوٹ: تہجد میں یہ اعمال کیجیے:

(1) لمبی لمبی نوافل (2) استغفار اپنے اور پوری امت کے لیے
(3) لمبی دعا (4) قرآن کی تلاوت دیکھ کر کرنا

اس کے لیے سحری پکانے یا کھانے سے گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ پہلے بیدار ہو جائیں۔ مذکورہ معمولات اور سحری سے فارغ ہوتے ہی مرد جلدی ہی مسجد چلے جائیں، صفِ اول اور تکبیرِ اولیٰ کا اہتمام کریں نماز کھڑی ہونے تک تلاوت، دعا، استغفار میں مشغول رہیں۔ خواتین بھی فجر کی نماز کی تیاری کریں۔

(4) فجر کی نماز کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا معمول

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا معمول تھا کہ آپ اکثر فجر کی نماز پڑھ کر اپنے مصلے پر تشریف رکھتے یہاں تک کہ سورج خوب چڑھ جاتا۔ (236)

نوٹ: تمام فرض نمازوں کے بعد مسنون اذکار کا اہتمام کریں۔ نیز فجر کے بعد تلاوت اور پھر ایک تسبیح تیسرے کلمہ کی اور ایک درود شریف اور ایک استغفار کی پڑھ لیں اور صبح کی مسنون دعائیں بھی پڑھ لیں۔

(5) اشراق کی نماز

1) فضیلت:

جس نے فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی، پھر (مسجد میں) بیٹھا اللہ کا ذکر کرتا رہا یہاں تک کہ سورج نکل آیا پھر اس نے دو رکعت نماز پڑھی تو اس کو ایک حج اور عمرے کے مثل اجر ملے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، پورے حج وعمرے کا۔ پورے حج وعمرے کا۔ پورے حج وعمرے کا۔ (237)

2) تعداد:

کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعات ہیں۔

نوٹ: اشراق کے بعد حسبِ ضرورت آرام کرلیں، اس میں بھی اتباعِ سنت کا خیال رکھیں۔

(6) چاشت کی نماز

سو کر اٹھنے کے بعد چاشت کی نماز کا اہتمام کریں۔

❑ **فضیلت:**

1) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نقل کیا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اے ابن آدم! تو دن کے ابتدائی حصہ میں چار رکعتیں میرے لیے پڑھا کر میں دن کے آخری حصہ تک تیری کفایت کروں گا۔ (یعنی تمام مسائل حل کروں گا۔) (238)

2) جس نے دوگانہ چاشت کا اہتمام کیا اس کے سارے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ وہ کثرت میں سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ (239)

3) حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے ہر شخص کے جسم کے جوڑوں کی طرف سے (بطور شکریہ روزانہ) صدقہ (کرنا ضروری) ہے (کیونکہ یہ جوڑ اللہ پاک کی بہت بڑی نعمتیں ہیں۔ اگر یہ جوڑ نہ ہوں تو انسان اٹھ بیٹھ نہیں سکتا یوں ہی تختہ سا پڑا رہ جائے گا) پھر فرمایا کہ صدقہ کے لیے مال ہی ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے۔ الحمدللہ کہنا بھی صدقہ ہے لا الٰہ الا اللہ کہنا بھی صدقہ ہے۔ اللہ اکبر کہنا بھی

صدقہ ہے اور کسی کو نیک کام کے لیے کہہ دینا بھی صدقہ ہے۔ برائی سے روک دینا بھی صدقہ ہے اور اگر کوئی شخص چاشت کی دو رکعتیں پڑھ لے تو یہ دو رکعتیں جسم کے جوڑوں کی طرف سے بطور شکر یہ کافی ہوں گی۔ **(240)**

4) جس شخص نے چاشت کے وقت بارہ رکعتیں پڑھ لیں، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں سونے کا ایک محل بنا دیں گے۔ **(241)**

❑ تعدادِ رکعات:

احادیث سے چاشت کے وقت دو، چار، آٹھ، بارہ رکعات تک پڑھنا ثابت ہے۔ جس قدر ہو سکے، پڑھ لی جائیں۔ حضور ﷺ اکثر چار رکعات پڑھا کرتے تھے۔ **(242)**

❑ وقت:

جب سورج خوب زیادہ اونچا ہو جائے اور دھوپ تیز ہو جائے (تقریباً 9 بجے) اس وقت سے لے کر زوال سے پہلے پہلے تک یہ نماز پڑھی جا سکتی ہے۔ **(243)**

نوٹ: چاشت کے بعد جتنا ہو سکے، صحیح تلفظ کے ساتھ قرآن کی تلاوت کریں جن کو نہیں آتا وہ کسی درست تجوید والے سے سیکھیں۔ دیگر دنیاوی کاموں میں مشغولیت کے وقت بھی تمام گناہ خصوصاً غیبت، بدنظری وغیرہ سے بچنے کا خوب اہتمام کریں۔ جب زوال ہو جائے تو چار رکعت نفل سننِ زوال ادا کریں۔

(7) سننِ زوال

حضور ﷺ زوال کے بعد اور ظہر کی نماز سے پہلے چار رکعت نفل پڑھا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ ایک (مبارک) گھڑی ہے جس میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور مجھے یہ بات محبوب ہے کہ اس وقت میرا کوئی عمل بارگاہ خداوندی میں پیش کیا جائے۔ **(244)**

اس کے بعد صلوٰۃ التسبیح کا اہتمام کریں۔

(8) صلوٰۃ التسبیح

نفل نمازوں میں اس نماز کی بہت زیادہ فضیلت وارد ہوئی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے چچا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ اے عباس! اے چچا جان! کیا میں آپ کو ایک عطیہ دوں؟ کیا میں آپ کو بخشش کروں؟ کیا میں آپ کو بہت مفید چیز سے باخبر کروں؟ کیا میں آپ کو ایسی چیز دوں کہ جب تم اس کو کر لو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے سب گناہ پہلے اور پچھلے، پرانے اور نئے، خطاءً کیے ہوئے اور جان کر کیے ہوئے، چھوٹے اور بڑے چھپ کر کیے ہوئے اور ظاہراً کیے ہوئے سب معاف فرما دے گا۔ وہ کام یہ ہے کہ چار رکعت نماز (نفل) صلوٰۃ التسبیح اس طرح سے پڑھ کہ جب الحمد شریف اور سورۃ پڑھ چکو تو کھڑے کھڑے رکوع سے پہلے (کلمہ سوم) سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ پندرہ مرتبہ کہو۔ پھر رکوع کرو تو رکوع میں ان کلمات کو دس مرتبہ کہو۔ پھر رکوع سے کھڑے ہو کر (قومہ میں) دس مرتبہ پھر سجدہ میں جا کر دس مرتبہ کہو۔ پھر سجدہ سے اٹھ کر (دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھ کر) دس مرتبہ کہو پھر دوسرا سجدہ کرو۔ اور اس (دوسرے سجدہ میں) دس مرتبہ کہو۔ پھر سجدہ سے اٹھ کر بیٹھ جاؤ اور دس مرتبہ کہو۔ اسی طرح چار رکعتیں پڑھ لو۔ یہ ہر رکعت میں 75 مرتبہ ہوئے (اور چاروں رکعتوں میں ملا کر 300 ہوئے)

یہ ترکیب بتا کر رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ اگر ہو سکے تو روزانہ ایک مرتبہ اس نماز کو پڑھ لیا کرو۔ یہ نہ کرو تو جمعہ میں (یعنی ہفتہ بھر میں)

ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ یہ بھی نہ کرو تو مہینہ میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ یہ بھی نہ کرو تو ہر سال میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ یہ بھی نہ کرو تو عمر بھر میں ایک مرتبہ (تو) پڑھ ہی لو۔ (245)

❑ مختصر صلوٰۃ التسبیح:

صلوٰۃ التسبیح مشہور تو یہی ہے جس کی تفصیل اوپر لکھی گئی ہے۔ بعض احادیث میں ایک اور صورت بھی منقول ہے جو دینی اور دنیاوی مقاصد پورے ہونے کے لیے مجرب ہے اور مشائخ نے اس کا نام ''چھوٹی صلوٰۃ التسبیح'' رکھا ہے، اس کی صورت یہ ہے:

حضرت ام سلیمؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو چند کلمات سکھائے جن کو نماز کے اندر پڑھ لیں تو جو دعا مانگیں وہ قبول ہوگی وہ کلمات یہ ہیں:

سبحان اللہ دس مرتبہ (پڑھیں) **الحمد للہ** دس مرتبہ (پڑھیں) **اللہ اکبر** دس مرتبہ (پڑھیں)۔

فائدہ: علامہ مناویؒ نے اس حدیث کو نقل کر کے فرمایا کہ اس کے فوائد جب ملیں گے جبکہ نماز میں ان کلمات کے معانی کا بھی دھیان رکھا جائے محض زبان کو حرکت نہ ہو۔

اس مختصر صلوٰۃ التسبیح میں دس دس مرتبہ جن کلمات کو پڑھنے کا ذکر ہے نماز کے اندر ان کی کوئی خاص جگہ حدیث شریف میں مقرر نہیں ہے اور علماء و مشائخ سے منقول ہونا بھی نظر سے نہیں گزرا۔ اس لیے نمازی کو اختیار ہے کہ نماز کے جس رکن میں چاہے ان کو پڑھے یا التحیات کے آخر میں پڑھ لے۔ (246)

جو لوگ بڑی صلوٰۃ التسبیح پڑھنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں یا اس کے پڑھنے کی فرصت نہ ہو وہ آسانی سے چھوٹی صلوٰۃ التسبیح پڑھ سکتے ہیں بلکہ روزانہ پڑھ سکتے ہیں اور پھر اپنی مغفرت و بخشش کی اور دیگر اچھے مقاصد میں کامیابی کی دعا مانگ سکتے ہیں لہٰذا اسی کو اپنے عمل میں لے لیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یہ نماز ہر جمعہ کو پڑھا کرتے تھے۔ اور ابو الجواز رحمۃ اللہ علیہ تابعی روزانہ ظہر کی اذان ہوتے ہی مسجد میں آجاتے تھے اور جماعت کھڑی ہونے تک پڑھ لیا کرتے تھے۔ حضرت عبدالعزیز بن ابی رواد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ جسے جنت درکار ہو، اسے چاہیے کہ صلوٰۃ التسبیح کو مضبوط پکڑے۔ ابو عثمان حیری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ مصیبتوں اور غموں کے دور کرنے کے لیے صلوٰۃ التسبیح جیسی بہتر چیز میں نے نہیں دیکھی۔ (247)

صلوٰۃ التسبیح کے متعلق مسائل

نیت: نیت کرتا ہوں/کرتی ہوں چار رکعت نماز نفل صلوٰۃ التسبیح کی۔ اللہ اکبر۔

مسئلہ 1. اس نماز کے لیے کوئی سورۃ مقرر نہیں ہے جو بھی سورۃ چاہے، پڑھ لے۔ بعض روایتوں میں ہے کہ بیس آیتوں کے قریب قریب قرأت پڑھے۔ (248)

مسئلہ 2. ان تسبیحات کو زبان سے ہرگز نہ گنے۔ کیونکہ زبان سے گننے سے نماز ٹوٹ جائے گی۔ انگلیاں جس جگہ رکھی ہوں ان کو وہیں رکھے رکھے اس جگہ دباتا رہے۔ (249)

مسئلہ 3. اگر کسی جگہ پڑھنا بھول جائے تو دوسرے رکن میں اس کو پورا کرلے۔ البتہ بھولی ہوئی تسبیحات کی قضا رکوع سے کھڑے ہوکر اور دونوں سجدوں کے درمیان نہ کرے۔ اسی طرح پہلی اور تیسری رکعت کے بعد جب بیٹھے تو اس میں بھی بھولی ہوئی تسبیحات کی قضا نہ کرے (بلکہ ان کی تسبیحات دس مرتبہ پڑھ لے) اور ان کے بعد جو رکن ہو اس میں بھولی ہوئی تسبیحات ادا کرے۔ (250)

فائدہ نمبر 1: یہ نماز ہر وقت ہوسکتی ہے سوائے ان وقتوں کے جن میں نفل پڑھنا مکروہ ہے۔ (251)

فائدہ نمبر 2: بہتر یہ ہے کہ اس نماز کو زوال کے بعد ظہر سے پہلے پڑھ لیا کرے۔ جیسا کہ ایک حدیث میں بعد زوال کے الفاظ آئے ہیں اور بعد زوال موقع نہ ملے تو جس وقت چاہے، پڑھ لے۔(252)

فائدہ نمبر 3: بعض روایات میں ان چار کلموں یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ کے ساتھ وَ لَاحَوْلَ وَ لَاقُوَّۃَ اِلاَّ بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ بھی آیا ہے لہٰذا اس کو بھی ملا لیا جائے تو بہتر ہے۔ (253)

فائدہ نمبر 4: دوسری اور چوتھی رکعت میں التحیات سے پہلے ان کلمات کو دس مرتبہ پڑھے اور رکوع وسجدہ میں پہلے تسبیح (سبحان ربی العظیم اور سبحان ربی الاعلی) پڑھے اور بعد میں ان کلمات کو پڑھے۔

فائدہ نمبر 5: دوسرا طریقہ اس نماز کے پڑھنے کا یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سبحانک اللھم آخر تک پڑھنے کے بعد الحمد شریف سے پہلے ان کلمات کو پندرہ مرتبہ پڑھے اور پھر الحمد اور سورۃ کے بعد دس مرتبہ پڑھے اور باقی سب طریقہ اسی طرح ہے جو پہلے طریقہ میں گزرا۔

اب اس صورت میں دوسرے سجدہ کے بعد بیٹھ کر پہلی اور تیسری رکعت کے ختم پر ان کلمات کو پڑھنے کی ضرورت نہ رہے گی اور نہ دوسری اور چوتھی رکعت میں التحیات سے پہلے ان کو پڑھا جائے گا (کیونکہ ہر رکعت میں دوسرے سجدے تک پہنچ کر ہی 75 کی تعداد پوری ہوجائے گی) علماء نے لکھا ہے کہ بہتر یہ ہے کہ دونوں طریقوں پر عمل کرلیا کرے۔ حضرت عبداللہ بن المبارک رحمۃ اللہ علیہ جو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے استادوں کے استاد ہیں، اس نماز کو اسی طریقہ سے پڑھا کرتے تھے جو ابھی بعد میں ہم نے ذکر کیا ہے۔(254)

مسئلہ۔ 4 اگر کسی وجہ سے سجدہ سہو پیش آجائے تو اس میں یہ تسبیحات نہ پڑھے البتہ کسی جگہ بھولے سے تسبیحات پڑھنا بھول چکے ہوں جس سے 75 کی تعداد میں کمی ہورہی ہو اور اب تک قضا نہ کی ہو تو اس کو سجدہ سہو میں پڑھ لے۔(255)

نوٹ: اس کے بعد ظہر و عصر تمام نمازیں مرد صف اول اور تکبیر اولیٰ کے اہتمام کے ساتھ اور عورتیں بھی وقت پر پڑھنے کا اہتمام کریں۔ ظہر کے بعد حسب ضرورت آرام اور بقیہ وقت اعمال میں گزاریں۔

عصر کے بعد اور خصوصاً افطار کا وقت بے حد قیمتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے جوش کا وقت ہے، اس وقت وہ بندوں کی طرف خصوصی توجہ فرماتے ہیں۔ دعا کرنے والے کو محروم نہیں فرماتے لہٰذا اگر خدانخواستہ دن بھر فرصت نہ ملے تو عصر کے بعد سے مغرب تک ورنہ کم از کم افطار سے آدھا، پون گھنٹہ پہلے مرد مختصر افطاری لے کر مسجد میں حاضر ہوجائیں اور عورتیں گھروں میں اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوں۔ کچھ دیر تلاوت پھر ایک تسبیح تیسرے کلمہ کی، ایک درود شریف اور ایک استغفار کی اور شام کی مسنون دعائیں پڑھنے کے بعد دل و جان سے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں۔

دعاء کے آداب کی رعایت رکھتے ہوئے اپنے تمام مقاصد حسنہ اور پوری امت کی ہدایت اور فتنوں سے حفاظت کی دعا مانگیں عام طور پر یہ وقت افطاری خریدنے اور افطاری بنانے اور تیار کرنے میں ضائع کردیا جاتا ہے یہ بڑی محرومی اور نادانی کی بات ہے۔

یہ سب کام عصر سے پہلے بھی ہوسکتے ہیں مستورات گھروں میں کھانا پکانا جلد شروع کرکے عصر تک فارغ ہوسکتی ہیں، اس لیے جو کچھ کرنا ہو پہلے کرکے فارغ ہوجائیں تاکہ یہ قیمتی لمحات ضائع نہ ہوں کیا معلوم کہ یہ زندگی کا آخری رمضان ہو۔

پھر مغرب کی نماز صف اول اور تکبیر اولیٰ کے اہتمام کے ساتھ ادا کرنے کے بعد اوابین کا اہتمام کریں۔

(9) اوابین کی نماز

عام طور سے ان نوافل کے لیے یہ لفظ استعمال کیا جاتا ہے جو مغرب کی نماز کے بعد پڑھے جاتے ہیں۔ مغرب کے فرضوں اور سنتوں کے بعد

چھے رکعات نفل پڑھنے کا بڑا ثواب ہے۔ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص مغرب کے بعد چھے رکعتیں پڑھ لے جن کے درمیان کوئی بری بات نہ کرے تو یہ چھے رکعتیں اس کے لیے بارہ سال کی عبادت کے برابر ہوں گی۔ (256) بہتر یہ ہے کہ مغرب کی دوسنت مؤکدہ کے علاوہ چھے رکعتیں پڑھی جائیں البتہ اگر فرصت زیادہ نہ ہو تو سنتوں کو ملا کر ہی چھے رکعتیں پڑھ لے۔ (257) مغرب کے بعد بیس رکعت پڑھنے کا ذکر بھی حدیث شریف میں وارد ہوا ہے۔حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت فخر دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے مغرب کے بعد بیس رکعتیں پڑھ لیں اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دیں گے۔ (258)

اس کے بعد حسب ضرورت آرام اور پھر عشاء، اور تراویح کی تیاری کریں تکبیر اولیٰ صف اول کا اہتمام کریں۔نماز عشاء اور تراویح سے فارغ ہونے کے بعد اگر مسجد میں کسی معتبر عالم دین کا درس ہوتا ہو تو علم دین حاصل کرنے اور اس پر عمل کرنے کی نیت سے شریک ہوں۔پھر گھر آ کر جلدی سونے کا اہتمام کریں۔سونے سے پہلے بہتر ہے کہ وضو کر کے دو رکعت تحیۃ الوضو اور دو رکعت صلوٰۃ التوبۃ کا اہتمام کریں، اور اتباع سنت کے ساتھ سوئیں۔

(10) صلوٰۃ التوبۃ

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا (جو بلا شبہ صادق و صدیق ہیں) کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: جس شخص سے کوئی گناہ ہو جائے پھر وہ اٹھ کر وضو کرے، پھر نماز پڑھے، پھر اللہ سے مغفرت اور معافی طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو معاف فرما ہی دیتا ہے۔اس کے بعد آپؐ نے قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت فرمائی۔وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ...الآية(259)

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(11) قضا نمازیں

اہم نوٹ: بہت سے لوگ نفلوں کا اہتمام کرتے ہیں اور سال ہا سال کی قضا نمازیں ان کے ذمہ ہیں ان کو ادا نہیں کرتے، یہ بہت بڑی بھول ہے۔نفلوں اور غیر مؤکدہ سنتوں کی جگہ بھی قضا نمازیں پڑھ لیا کریں اور ان کے علاوہ بھی قضا نمازوں کے لیے وقت نکالیں۔اگر پوری قضا نمازوں کے ادا کئے بغیر موت آ گئی تو سخت عذاب کا خطرہ ہے۔لہٰذا حساب لگائے کہ جب سے میں بالغ ہوا، میری کتنی نمازیں چھوٹی ہوئی ہیں۔ان نمازوں کا اس قدر اندازہ لگائے کہ دل گواہی دے دے کہ اس سے زیادہ نہیں ہوں گی پھر ان نمازوں کی قضا پڑھنا شروع کر دے۔(260)

قضا نماز کا وقت:

قضا نماز کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں ہے۔بس یہ دیکھ لے کہ سورج نکلتا یا چھپتا نہ ہو اور زوال کا وقت نہ ہو۔سورج نکل کر جب ایک نیزہ کے بقدر بلند ہو جائے تو قضا اور نفل نمازیں پڑھنا جائز ہو جاتا ہے۔اور نماز فجر کے بعد اور نماز عصر کے بعد بھی قضا پڑھنا درست ہے۔(261)

البتہ جب غروب ہونے سے پہلے آفتاب میں زردی آ جائے، اس وقت قضا نہ پڑھے۔ایک دن کی پانچ فرض نمازیں اور تین رکعت نماز وتر یعنی کل بیس رکعت بطور قضا پڑھ لے۔(262)

یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ لمبے سفر میں (جو کم از کم اڑتالیس میل تقریباً 78 کلومیٹر کا ہو) جو چار رکعت والی نمازیں قضا ہوئی ہیں ان کی قضا دو ہی رکعت ہے کیونکہ سفر میں دو ہی رکعت واجب تھیں اگر گھر آ کر ان کی قضا پڑھے تو دو ہی رکعت پڑھے۔ (263)

یہ بھی سمجھ لینا چاہیے کہ ضروری نہیں جو نمازیں قضا ہوئی ہوں، تعداد میں سب برابر ہوئی ہوں کیونکہ بعض لوگ نمازیں پڑھتے بھی رہتے ہیں اور چھوڑتے بھی رہتے ہیں۔بہت سے لوگ سفر میں نمازیں نہیں پڑھتے۔عام حالات میں پڑھ لیتے ہیں اور بہت سے لوگ مرض میں نماز چھوڑ بیٹھتے ہیں۔کچھ لوگوں کی فجر کی نماز زیادہ قضا ہو جاتی ہے۔کچھ لوگ عصر کی نمازیں زیادہ قضا کر دیتے ہیں۔پس جو نماز جس قدر قضا ہوئی اسی قدر زیادہ سے

زیادہ اندازہ لگا کر نماز پڑھ لی جائے۔(264)

عوام میں جو مشہور ہے کہ ظہر کی قضا نماز ظہر میں پڑھی جائے اور عصر کی عصر ہی میں پڑھی جائے، یہ درست نہیں ہے۔ جس وقت کی نماز جس وقت چاہیں، قضا پڑھ سکتے ہیں اور ایک دن میں کئی کئی دن کی نمازیں بھی ادا ہو سکتی ہیں۔ اگر قضا نمازیں پانچ سے زیادہ ہو جائیں تو ترتیب واجب نہیں رہتی۔ جونسی نماز پہلے پڑھ لے، درست ہو جائے گی۔ مثلاً اگر عصر کی نماز پہلے پڑھ لے اور ظہر کی بعد میں پڑھ لے تو اس طرح بھی ادائیگی ہو جائے گی۔(265)

قضا نماز کی نیت کا طریقہ:

جب نمازوں کی تعداد کا بہت ہی احتیاط کے ساتھ اندازہ لگا لیا تو چونکہ ہر نماز کثیر تعداد میں ہے اور دن و تاریخ یاد نہیں اس لیے حضرات فقہائے کرام نے آسانی کے لیے یہ طریقہ بتایا ہے کہ جب بھی کوئی نماز قضا پڑھنے لگے تو یوں نیت کر لیا کرے کہ میرے ذمہ (مثلاً) ظہر کی جو سب سے پہلی فرض نماز ہے اس کو اللہ کے لیے ادا کرتی /کرتا ہوں۔ روزانہ جب بھی نماز ظہر ادا کرنے لگے اسی طرح نیت کرے۔ ایسا کرنے سے ترتیب قائم رہے گی۔ کیونکہ اگر کسی کے ذمہ ایک ہزار نماز ظہر قضاء تھی تو ہزارویں نماز (ابتداء کی جانب) سب سے پہلی تھی اور اس کو پڑھنے کے بعد اس کے بعد والی سب سے پہلی ہوگی۔ اور جب تیسری بھی پڑھ لی تو اس کے پڑھنے کے بعد اس کے بعد والی سب سے پہلی ہوگی۔ اس کو خوب سمجھ لو۔(266)

المیزان مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

مشق

نوافل کی کثرت

خالی جگہیں پُر کیجیے:

(1) تحیۃ الوضو__________ کے بعد پڑھتے ہیں جو تحیۃ الوضو کی دو رکعت اس طرح پڑھے کہ__________ تو اس کے لیے__________

(2) تحیۃ المسجد__________ کے بعد پڑھتے ہیں۔

(3) حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم تہجد ضرور پڑھا کرو کیونکہ:

(3.1) 1.__________ 2.__________

3.__________ 4.__________

(3.2) فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز__________ کی ہے۔

(3.3) بیماری یا کسی عذر کی وجہ سے حضور کی نماز تہجد فوت ہو جاتی تو آپؐ__________ پڑھتے تھے۔

(3.4) تہجد میں چار اعمال کرنے چاہئیں:

1.__________ 2.__________

3.__________ 4.__________

(4) حضور ﷺ کا معمول تھا کہ آپ اکثر فجر کی نماز پڑھ کر__________

____

(5) نماز فجر کے بعد ان اعمال کا اہتمام کرنا چاہیے۔

1. صبح کی__________ 2. ایک تسبیح__________ کی

3. ایک تسبیح__________ کی 4. ایک تسبیح__________ کی

(6) جس نے فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی پھر (مسجد میں) بیٹھا اللہ کا ذکر کرتا رہا یہاں تک کہ__________ پھر اس نے__________ رکعت نماز پڑھی (جس کو__________ کی نماز کہتے ہیں) تو اس کو__________ کے مثل اجر ملے گا۔ اشراق کی نماز کی تعداد کم از کم__________ اور زیادہ سے زیادہ__________ رکعات ہیں۔

(7) (7.1) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اے ابن آدم__________

____

____

(7.2) جس نے دوگانہ چاشت کا اہتمام کیا__________

____

مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

7.3) جو شخص چاشت کے وقت________________رکعتیں پڑھ لے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک

____

7.4) چاشت کے وقت________،________،________،________،________رکعات تک پڑھنا ثابت ہے حضورؐ اکثر رکعات پڑھا کرتے تھے۔

7.5) چاشت کی نماز کا وقت______________سے______________تک ہے۔

(8) زوال کی نماز کا وقت______________سے______________تک ہے، اور تعداد______________رکعات ہیں۔

جو یہ پڑھے اس کے لیے__________________________۔

پہلا طریقہ:

(9) صلوٰۃ التسبیح کا پہلا طریقہ یہ ہے کہ فاتحہ اور سورۃ______________تیسرا کلمہ______________مرتبہ پڑھیں۔ پھر رکوع کی تسبیح پڑھے______________تیسرا کلمہ______________مرتبہ پڑھتے ہیں، پھر رکوع سے کھڑے ہو کر (قومہ میں)__________مرتبہ پھر سجدہ کی تسبیح پڑھے__________،__________مرتبہ پھر سجدہ سے اٹھ کر (دونوں سجدوں کے درمیان)__________مرتبہ پھر دوسرے سجدہ کی تسبیح پڑھے__________،__________مرتبہ پھر دوسرے سجدہ سے اٹھ کر بیٹھ جائیں اور__________مرتبہ پڑھیں اسی طرح چار رکعتیں پڑھیں دوسری اور چوتھی رکعت کے قاعدہ میں التحیات پڑھے__________یہ ہر رکعت میں__________مرتبہ ہوئے اور چاروں رکعتوں میں__________مرتبہ ہوئے۔

دوسرا طریقہ:

یہ ہے کہ______________پڑھنے کے بعد______________سے پہلے تیسرا کلمہ__________مرتبہ پڑھیں اور پھر__________اور__________کے بعد__________مرتبہ پڑھیں باقی طریقہ پہلے طریقہ کی طرح ہے، البتہ اس طریقہ میں پہلی اور تیسری رکعت میں دوسرے سجدہ سے اٹھنے کے بعد، اسی طرح دوسری اور چوتھی رکعت میں التحیات سے پہلے__________کیونکہ اس طریقہ میں دوسرے سجدہ تک پہنچ کر ہی__________کی تعداد پوری ہو جائیں گی۔

9.1) (صحیح کے لیے ✓ اور غلط کے لیے x کا نشان لگائیں)

علماء نے لکھا ہے کہ بہتر ہے کہ

1. پہلے طریقہ پر عمل کیا کرے ☐
2. دوسرے طریقہ پر عمل کیا کرے ☐
3. دونوں طریقوں پر عمل کیا کرے ☐

حضرت عبداللہ بن مبارک جو امام ابوحنیفہ کے شاگرد ہیں ☐ / استاد ہیں ☐ اور امام بخاری کے استادوں کے استاد ہیں ☐ / شاگردوں کے شاگرد ہیں ☐ وہ پہلے طریقہ سے ☐ / دوسرے طریقہ سے ☐ یہ نماز پڑھا کرتے تھے۔

4. حضور نے اپنے چچا حضرت عباسؓ سے فرمایا کہ جب تم یہ نماز پڑھ لو گے تو اللہ تعالیٰ______________

____

5. صلوٰۃ التسبیح کی نیت اس طرح کریں۔ نیت کرتا ہوں/کرتی ہوں______________

____

6. بہتر ہے کہ اس نماز کو__________ پڑھ لیں جیسا کہ ایک حدیث میں__________ کے الفاظ آئے ہیں یہ نہ ہو تو جس وقت چاہے، پڑھ لیں، سوائے ان وقتوں کے جن میں__________ پڑھنا مکروہ ہے۔

9.2) (صحیح کے لیے ✓ اور غلط کے لیے x کا نشان لگائیں)

1. ان تسبیحات کو زبان سے گنیں ☐

2. اگر کسی جگہ یہ تسبیحات پڑھنا بھول جائیں تو دوسرے رکن میں ہرگز اس تعداد کو پورا نہ کریں ☐

3. البتہ بھولی ہوئی تسبیحات کی قضاء قومہ اور دونوں سجدوں کے درمیان اور اسی طرح پہلی اور تیسری رکعت کے دوسرے سجدہ کے بعد جب بیٹھے تو اس میں بھی بھولی ہوئی تسبیحات کی قضاء نہ کرے۔ (بلکہ صرف ان کی تسبیحات دس مرتبہ پڑھ لے) اور ان کے بعد جو رکن ہو اس میں بھولی ہوئی تسبیحات ادا کرے ☐

4. اگر کسی وجہ سے سجدہ سہو پیش آجائے تو اس میں یہ تسبیحات نہ پڑھے، البتہ کسی جگہ بھولے سے تسبیحات پڑھنا بھول گئے ہوں جس سے 75 کی تعداد میں کمی ہو رہی ہو اور اب تک قضاء نہ کی ہو تو اس کو سجدہ سہو میں پڑھ لیں ☐

(10) اوابین کی نماز کا وقت__________ ہے، اس کی کم سے کم__________ رکعتیں ہیں اور زیادہ سے زیادہ رکعتوں کا ذکر بھی حدیث میں آیا ہے جو شخص مغرب کے بعد 6 رکعتیں پڑھ لے جن کے درمیان کوئی بری بات نہ کرے تو__________

(11) صلوٰۃ التوبہ کا طریقہ یہ ہے کہ جس شخص سے کوئی گناہ ہو جائے پھر وہ__________

____

(12) (صحیح کے لیے ✓ اور غلط کے لیے x کا نشان لگائیں)

12.1) نفلوں اور غیر مؤکدہ سنتوں کی جگہ بھی قضاء نمازیں پڑھ لینی چاہئیں اور ان کے علاوہ بھی قضاء نمازوں کے لیے وقت نکالنا چاہیے ☐

12.2) قضاء نمازوں کے لیے وقت مقرر ہے ☐

12.3) جو چار رکعت والی نمازیں سفر (48 میل تقریباً 78 کلومیٹر) میں قضاء ہوئیں گھر آکر چار رکعت ہی قضاء کی جائے گی ☐

12.4) ظہر کی قضاء نماز ظہر میں اور عصر، مغرب اور عشاء وغیرہ عصر، مغرب اور عشاء ہی میں قضاء کرنا ضروری ہے ☐

12.5) قضاء نمازیں پانچ سے زیادہ ہو جائیں تو ترتیب واجب نہیں رہتی ☐

12.6) جو نماز جس قدر قضاء ہوئی اسی قدر زیادہ سے زیادہ اندازہ لگا کر پڑھ لی جائے ☐

12.7) نماز فجر اور عصر کے بعد قضاء نماز پڑھنا درست نہیں ☐

12.8) ایک دن کی پانچ فرض نمازیں اور تین رکعت وتر کی قضاء کرنی چاہیے ☐

12.9) اگر قضاء نمازوں کی تاریخ اور دن یاد نہ ہو تو اس طرح نیت کریں__________

____

12.10) تین وقتوں میں قضاء نماز پڑھنا درست نہیں

1.__________ 2.__________ 3.__________

دسواں عمل: دین کی محنت کرنا

رمضان کا مہینہ خصوصی طور پر دین کی محنت کا مہینہ ہے لہٰذا اس مہینے میں اس کا بھی اہتمام کیا جائے۔

غزوہ بدر رمضان میں ہوا، فتح مکہ رمضان میں ہوا۔ اسی طرح بہت سے سرایا: (1) سریہ سیف البحر (2) سریہ عمیر بن العدی (3) سریہ ام قرفہ (4) سریہ منقعہ (5) سریہ خربہ (6) سریہ خالد (7) سریہ عمرو بن العاص (8) سریہ سعد اشہلی۔ یہ تمام سرایا رمضان ہی میں ہوئے۔

لہٰذا اس ماہ مبارک میں خصوصی طور پر اپنی جان، مال و وقت اور صلاحیتوں کو دین کی سربلندی اور دین کو پھیلانے میں لگایا جائے۔(267)

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

گیارہواں عمل: مذکورہ تمام اعمال کو درجہ ذیل 6 صفات کے ساتھ کرنا

قرآن مجید میں ہے کہ:

لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلاً (ہود:7)

تاکہ تمہیں آزمائے کہ عمل کے اعتبار سے تم میں کون زیادہ اچھا ہے۔

فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ۔ (قارعہ:6,7)

اب جس شخص کے پلڑے وزنی ہوں گے تو وہ من پسند زندگی میں ہوگا۔

معلوم ہوا کہ اللہ تعالی کے یہاں اعمال گنے نہیں جاتے بلکہ تولے جاتے ہیں کہ کس عمل میں اخلاص، احسان، ایمان، احتساب، اتباعِ سنت کتنا اور کس قدر ہے؟ لہٰذا اعمال کو بڑھانے اور زیادہ کرنے کے چکر میں انکو بگاڑا نہ جائے بلکہ تمام اعمال کو مندرجہ ذیل چھ صفات کے ساتھ خوب سنوار کر اور اچھا کر کے اللہ کی بارگاہ میں پیش کیا جائے۔

(1) عمل کو سنت طریقے سے کرنا
(2) مجاہدہ اور قربانی کے ساتھ عمل کرنا
(3) صفتِ ایمان کے ساتھ عمل کرنا
(4) صفتِ احتساب کے ساتھ عمل کرنا
(5) صفتِ اخلاص کے ساتھ عمل کرنا
(6) صفتِ احسان کے ساتھ عمل کرنا

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(1) عمل کو سنت طریقے سے کرنا

قرآن مجید میں ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (احزاب:21)

حقیقت یہ ہے کہ تمہارے لیے رسول اللہ کی ذات میں ایک بہترین نمونہ ہے۔

(2) مجاہدہ اور قربانی کے ساتھ عمل کرنا

یہ مہینہ اعمال کو (مقدار اور کیفیت کے اعتبار سے) بڑھانے کا مہینہ ہے۔

قرآن مجید میں ہے:

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (عنکبوت:69)

اور جن لوگوں نے ہماری خاطر کوشش کی ہے، ہم اُنہیں ضرور بالضرور اپنے راستوں پر پہنچائیں گے۔

حضرت ابن عباسؓ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ نیک اعمال میں مجاہدہ کرتے ہیں ہم ان کو ثواب کے راستے دکھا دیتے ہیں۔(268)

ایک حدیث میں ہے کہ رمضان کی ہر رات میں ایک پکارنے والا پکارتا ہے، اے خیر کے تلاش کرنے والے متوجہ ہو اور آگے بڑھ، اور اے برائی کے طلب گار، بس کر اور آنکھیں کھول۔ (269)

مجاہدہ نام ہے ترکِ عادت کا (270) لہٰذا گیارہ مہینے جن اعمال کی عادت تھی اس ماہ میں ان اعمال میں زیادتی کر کے اس عادت میں تبدیلی لائی جائے۔ اور اس پر نفس کو جو ناگواری اور مشقت ہو، اسے برداشت کیا جائے۔ اس کو "مجاهده" اور "صبر علی الطاعة" (نیکی پر صبر) کہتے ہیں۔

(3) صفتِ ایمان کے ساتھ عمل کرنا

حدیث میں ہے:

"من صام رمضان ایماناو احتسابا" (271)

جو لوگ رمضان کے روزے ایمان و احتساب کے ساتھ رکھیں۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ جو نیک عمل کیا جائے، اس کی بنیاد اور اس کا محرک بس اللہ اور رسول کا ماننا اور ان کے وعدہ اور وعید پر یقین لانا ہو۔ (272)

(4) صفتِ احتساب کے ساتھ عمل کرنا

ہر عمل پر اللہ اور رسول نے جو اجر و ثواب بتایا ہے اس اجر و ثواب کی طمع اور امید پر وہ عمل کرنا۔ (273) اس کے لیے اعمال کے فضائل کا معلوم ہونا ضروری ہے۔ لہٰذا روزانہ کچھ وقت نکال کر احادیث سننے سنانے کا اہتمام کیا جائے۔

(5) صفتِ اخلاص کے ساتھ عمل کرنا

حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اعمال میں سے صرف اسی عمل کو قبول فرماتے ہیں جو خالص ان ہی کے لیے ہو اور اس میں صرف اللہ تعالیٰ ہی کی خوشنودی مقصود ہو۔ (274)

(6) صفتِ احسان کے ساتھ عمل کرنا

"الاحسان أن تعمل الله كأنك تراه" (275)

یعنی احسان اس کا نام ہے کہ تم ہر کام اللہ کے لیے اس طرح کرو گویا تم اس کو دیکھ رہے ہو۔

مشق

دسواں اور گیارہواں عمل (دین کی محنت اور تمام اعمال کو چھے صفات کے ساتھ کرنا)

(1) غزوۂ بدر اور فتح مکہ ________________ کے مہینہ میں ہوئے۔ لہٰذا ________________ کے مہینہ میں ہمیں بھی خصوصی طور پر اپنے **1.**__________ **2.**__________ **3.**__________ **4.**__________ کو دین کی سربلندی اور دین کو پھیلانے میں لگانا چاہیے۔

(صحیح کے لیے ✓ اور غلط کے لیے x کا نشان لگائیں)

(2) اللہ تعالیٰ کے یہاں اعمال گنے جاتے ہیں، تولے نہیں جاتے ہیں۔ ☐

(3) اعمال کو بڑھانے اور زیادہ کرنے کے چکر میں ان کو بگاڑا نہ جائے۔ بلکہ خوب سنوار کر اور اچھا کر کے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیا جائے۔ ☐

(4) ہر عمل ان چھے صفات کے ساتھ کیا جائے:

1)______________ **2)**______________ **3)**______________

4)______________ **5)**______________ **6)**______________

(5) خالی جگہ پر کریں۔

1) مجاہدہ نام ہے __________ کا۔

2) جو نیک عمل کیا جائے، اس کی بنیاد اور اس کا محرک بس اللہ و رسول کا ماننا اور ان کے وعدہ اور وعید پر یقین لانا، اس کو صفتِ __________ کے ساتھ عمل کرنا کہتے ہیں۔

3) ہر عمل پر اللہ و رسول نے جو اجر و ثواب بتایا ہے اس اجر و ثواب کی امید پر عمل کرنے کو صفتِ __________ کے ساتھ عمل کرنا کہتے ہیں۔

4) ہر عمل کو صرف اللہ کو راضی کرنے کے لیے کیا جائے اس طرح عمل کرنے کو صفتِ __________ کے ساتھ عمل کرنا کہتے ہیں۔

5) ہر کام اللہ کے لیے اس طرح کرنا چاہیے گویا کہ ہم اللہ کو دیکھ رہے ہیں اس طرح عمل کرنے کو صفت __________ کے ساتھ عمل کرنا کہتے ہیں۔

6) رمضان کا پہلا عشرہ __________ کا عشرہ کہلاتا ہے، دوسرا __________ کا اور تیسرا __________ کا۔

المرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

دوسرے عشرے کے اعمال

آخری عشرے کے 4 اعمال

صفحہ نمبر

پہلا عمل:	اعمال میں پہلے سے زیادہ محنت کرنا	74
دوسرا عمل:	اعتکاف	74-78
تیسرا عمل:	شبِ قدر کی تلاش	80-85
چوتھا عمل:	لیلۃ الجائزہ (شب عید) کی عبادت	86-91

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

دوسرے عشرے کے اعمال

یہ عشرہ مغفرت کا ہے پس اس میں انسان کو اپنی مغفرت کا سامان کرنا چاہیے

مغفرت حاصل کرنے کا طریقہ   مغفرت کے عشرہ میں کرنے کے اعمال

❑ مغفرت حاصل کرنے کا طریقہ

یہ عشرہ مغفرت کا عشرہ ہے۔ **(276)** پس اس میں انسان اپنی مغفرت کا سامان کرے اور مغفرت حاصل کرنے کا طریقہ یہی ہے کہ نیک عمل کرے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مغفرت کی تحصیل امر اختیاری ہے اور انسان کے اپنے بس میں ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ خود ارشاد فرماتے ہیں:

وَسَارِعُوا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ۔ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ...الاية (آلِ عمران:133)

جس کا خلاصہ یہ ہے کہ خدا کی مغفرت اور اس کی جنت کی طرف دوڑ و جس کو متقی لوگوں کے واسطے تیار کیا گیا ہے۔ تو جو شخص اس راستے پر چلے اور اس مقرر شدہ قانون پر عمل کرے وہ مغفرت کو حاصل کرے گا۔ جو شخص ایسا نہ کرے، محروم رہے گا۔ پس معلوم ہوا کہ مغفرت کا حاصل کرنا خود ہمارے اختیار میں ہے اور اگر ہم چاہیں اس کو حاصل کر سکتے ہیں کہ متقی بن جائیں۔ **(277)**

❑ مغفرت کے عشرہ میں کرنے کے اعمال

باقی اس عشرہ میں ان ہی اعمال کا اہتمام کیا جائے جو پہلے عشرے میں تھے، البتہ پہلے سے زیادہ محنت اور مجاہدہ اور کوشش کی جائے۔ **(278)**

آخری عشرے کے 4 اعمال

یہ عشرہ جہنم سے آزادی کا ہے لہٰذا جہنم میں لے جانے والے اعمال سے بہت اجتناب کیا جائے، اب تک غفلت کی اور گناہ نہیں چھوڑے تو اب تو چھوڑ دینا چاہئیں۔(279)

آخری عشرہ کی فضیلت　　آخری عشرہ کے اعمال

❑ آخری عشرہ کی فضیلت

1) قرآن کا نزول شب قدر میں ہوا۔(سورۂ قدر) (اور قرآن ایک عظیم الشان خدا، بزرگ و برتر کا کلام ہے اس لیے جس زمانہ میں وہ نازل ہوگا وہ زمانہ بھی مبارک ہوگا) اور شب قدر (جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے) عموماً آخری عشرہ میں ہوتی ہے، لہٰذا آخری عشرہ بقیہ دونوں عشروں سے ضرور افضل ہوا۔ ایک فضیلت تو آخری عشرہ کی اس نزولِ قرآن سے ہوئی۔ **(280)**

2) دوسری فضیلت اس عشرہ کی شب قدر کی وجہ سے ہے کہ شب قدر اسی آخری عشرہ میں ہوتی ہے جس کے بارے میں فرمایا:

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۔ (قدر:2,3)

3) تیسری فضیلت اس عشرہ کی یہ ہے کہ اس میں اعتکاف کی عبادت ہے۔ **(281)**

❑ آخری عشرہ کے اعمال

پہلا عمل: اعمال میں پہلے دو عشروں کی بہ نسبت زیادہ محنت کرنا

جو اعمال پہلے دو عشروں کے ہیں وہی اس آخری عشرہ کے بھی ہیں البتہ اس آخری عشرہ میں پہلے سے بہت زیادہ محنت اور مجاہدہ کرنا چاہیے۔**(282)**

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا معمول تھا کہ جب رمضان کا آخری عشرہ شروع ہوتا تو رات کا بیشتر حصہ جاگ کر گزارتے اور اپنے گھر والوں کو بھی بیدار کرتے اور (عبادت میں) خوب محنت کرتے اور کمر کس لیتے۔ **(283)**

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آخری عشرہ میں جتنی محنت کرتے تھے اور دنوں میں اتنی محنت نہیں کرتے تھے۔**(284)**

دوسرا عمل: اعتکاف

حقیقت اعتکاف	فضائلِ اعتکاف	معتکف کے لیے دستور العمل
اعتکاف کی کوتاہیاں	مسائل اعتکاف	

• حقیقت اعتکاف

1) اعتکاف کی روح ہے خلوت، اور خلوت کی حقیقت ہے ترک تعلقات۔لیکن ترک سے مراد تقلیل (کمی کرنا) ہے یعنی جو تعلق غیر ضروری ہوں جس کے ترک کرنے میں ضرر نہ ہو، اس تعلق کو ترک کر دینا چاہیے۔ چاہے وہ ضرر دنیا کا ہو، چاہے آخرت کا ہو۔ اور جو تعلق ضروری ہو، اپنی ذات سے متعلق ہو یا دوسرے سے اس کو ترک کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اس میں کوئی ضرر نہیں۔ میں نے بارہا کہا ہے اور اب بانگ دہل ڈنکے کی چوٹ پر کہتا ہوں کہ اگر کوئی سبزی والا صبح سے شام تک پکارتا رہے کدو لے لو، ترکاری لے لو، آلو لے لو، مٹر لے لو۔ اس کے دل میں ذرہ برابر ظلمت اور تاریکی پیدا نہ ہوگی۔ اتنے بڑے اور لمبے چوڑے کلام اور اتنی صداؤں اور نداؤں سے بھی اس کو بالکل کوئی ضرر نہ ہوگا۔ اور اس کے برخلاف ایک شخص ہے جس کو بولنے کی ضرورت نہیں، بالکل فارغ بیٹھا ہے وہ بلا ضرورت کسی سے صرف اتنا پوچھ لے کہ تمہیں معلوم ہے، زید کہاں ہے؟ یا زید کب آئے گا؟ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جو اس معمولی جملہ سے ظلمت پیدا ہوگی وہ سبزی والے کے دن بھر کے بولنے سے نہ ہوگی۔ اب اس سے زیادہ میں کیا دلیل پیش کر سکتا ہوں۔ میں قسم کھا رہا ہوں۔ اگر یقین نہ ہو تو خود تمیز پیدا کر کے دیکھ لو۔ اللہ کی قسم آنکھوں سے نظر آجائے گا کہ دل کا ناس ہو گیا، ظلمت نے احاطہ کر لیا، نورانیت برباد ہو گئی انشراح غارت ہو گیا۔ وہ جو ایک تعلق مع اللہ پیدا ہو گیا تھا، اس کے درمیان ایک حجاب قائم ہو گیا اس لیے کہ حدیث میں ہے کہ **"من حسن اسلام المرأ ترکه ما لا یعنیه" (285)** جب ترکِ مالایعنی حسن اسلام ہے تو مالایعنی ضرور مخل اسلام ہوگا اس شخص کے ایک فضول جملے نے اسلام کی رونق کو، اسلام کی زینت کو، اسلام کے نور کو برباد کر دیا۔ **(286)**

تجربہ کر لو کہ صرف خلوت اور ترکِ کلام پر اگر اکتفاء کر لیا جائے اور گناہوں کو بھی ترک کر دیا جائے تو ان شاء اللہ نسبتِ باطنی حاصل ہو جائے گی، چاہے ذکر بہت ہی کم ہو، اور اگر ذکر خوب ہو مگر خلوت اور تقلیل کلام نہیں تو نسبتِ باطنی کبھی حاصل نہیں ہو سکتی۔ **(287)**

2) ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اعتکاف کا مقصود اور اس کی روح، دل کو اللہ کی پاک ذات کے ساتھ وابستہ کر لینا ہے کہ سب طرف سے ہٹ کر اسی کے ساتھ مجتمع ہو جائے اور ساری مشغولیتوں کے بدلے میں اسی کی پاک ذات سے مشغول ہو جائے اور اس کے غیر کی طرف سے منقطع ہو کر ایسی طرح اس میں لگ جائے کہ خیالات و تفکرات سب کی جگہ اس کا پاک ذکر، اس کی محبت سما جائے حتیٰ کہ مخلوق کے ساتھ اُنس کے بدلے اللہ کے ساتھ اُنس پیدا ہو جائے کہ یہ اُنس قبر کی وحشت میں کام دے گا کہ اس دن اللہ کی پاک ذات کے سوا کوئی مونس ہوگا نہ دل بہلانے والا۔ **(288)**

لہٰذا اعتکاف کی روح پانے کے لیے لایعنی گفتگو بے کار کے مشغلوں سے بہت زیادہ اجتناب کیا جائے۔ بہتر ہے کہ موبائل بھی ساتھ نہ ہو۔

3) نبی کریم ﷺ نے رمضان المبارک کے پہلے عشرہ میں اعتکاف فرمایا اور پھر دوسرے عشرہ میں بھی پھر ترکی خیمہ سے جس میں اعتکاف فرما رہے تھے، سر باہر نکال کر ارشاد فرمایا کہ میں نے پہلے عشرہ کا اعتکاف شبِ قدر کی تلاش اور اہتمام کی وجہ سے کیا تھا پھر اسی کی وجہ سے دوسرے عشرہ میں کیا، پھر مجھے کسی بتانے والے (یعنی فرشتہ) نے بتایا کہ وہ رات اخیر عشرہ میں ہے لہٰذا جو لوگ میرے ساتھ اعتکاف کر رہے ہیں وہ اخیر عشرہ کا بھی اعتکاف کریں۔ **(289)**

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اعتکاف کی بڑی غرض شب قدر کی تلاش ہے اور حقیقت میں اعتکاف اس کے لیے بہت ہی مناسب ہے کہ

اعتکاف کی حالت میں اگر آدمی سوتا ہوا بھی ہو، تب بھی عبادت میں شمار ہوتا ہے۔ نیز اعتکاف میں چونکہ آنا جانا اور ادھر اُدھر کے کام بھی کچھ نہیں رہتے اس لیے عبادت اور کریم آقا کی یاد کے سوا اور کوئی مشغلہ بھی نہ رہے گا۔ لہٰذا شب قدر کے قدردانوں کے لیے اعتکاف سے بہتر صورت نہیں۔ **(290)**

● فضائلِ اعتکاف

رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف حضور ﷺ کی ساری زندگی کا عمل اور آپ ﷺ کی ازواج مطہرات کا معمول تھا۔ **(291)** آج بھی جو اس کا اہتمام کرے گا، دو حج اور دو عمروں کے برابر ثواب پائے گا۔ **(292)** تمام گناہوں سے بچ جائے گا۔ اور وہ تمام اچھے کام جو اعتکاف کی وجہ سے نہیں کر پا رہا ہے، اس کا ایسے ہی بدلہ پائے گا جیسے نیکی کرنے والے کو دیا جاتا ہے۔ **(293)** ایک دن کے اعتکاف کی وجہ سے جہنم اور معتکف کے درمیان تین خندقوں کا فاصلہ ہو جائے گا۔ ایک خندق کا فاصلہ اتنا ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان۔ **(294)**

مزید یہ کہ اللہ کے دربار کی حاضری، مناجات، ذکر، تلاوت، تہجد کے لیے یکسوئی حاصل ہوگی۔ اور سونا جاگنا سب عبادت میں شامل ہوگا۔ شبِ قدر سے محرومی نہیں ہوگی۔ عورتوں کے لیے اعتکاف مردوں کی بہ نسبت زیادہ آسان ہے کہ گھر میں بیٹھے بیٹھے گھر کی لڑکیوں سے کام لیتی رہیں۔ اور مفت کا ثواب بھی حاصل کرتی رہیں، اس لیے کہ اللہ کی رحمتیں بہت ہیں، کوئی لینے والا تو ہو۔ معتکف کی مثال اس شخص کی سی ہے جو کسی کی چوکھٹ پر جا کر بیٹھ جائے، کہ جب تک میری حاجت پوری نہیں ہوگی، میں یہاں سے نہیں جاؤں گا۔

نکل جائے دم تیرے قدموں کے نیچے
یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے

● معتکف کے لیے دستور العمل

1) مغرب کی نماز کے بعد کم از کم چھے رکعات نفل اور زیادہ سے زیادہ بیس رکعات نفل اوابین ادا کریں۔ اس کے بعد مختصر کھانا اور آرام، پھر نمازِ عشاء کی تیاری صف اول اور تکبیر اولیٰ کا اہتمام کریں۔

2) تراویح سے فارغ ہو کر علم دین حاصل کرنے کی نیت سے کسی مستند اور معتبر دینی کتاب کا مطالعہ کریں۔ یا کسی مستند عالم دین کا اس مسجد میں درس ہو رہا ہو تو ان کے درس میں شرکت کریں۔ نیز شب قدر میں مطالعہ سے فارغ ہو کر جب تک طبیعت میں بشاشت رہے ذکر، تلاوت اور نوافل میں مشغول رہیں۔ اور جب سونے کو دل چاہے تو پوری طرح سنت کے مطابق قبلہ رُو ہو کر سو جائیں۔

شب قدر کی راتوں میں یہ دعا اہتمام سے کریں۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ **(295)**

اے اللہ! بے شک آپ معاف کرنے والے ہیں، معافی کو پسند کرتے ہیں۔ مجھے بھی معاف کر دیں۔

3) صبح صادق سے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ پہلے بیدار ہو جائیں۔ طبعی ضروریات سے فارغ ہو کر سنت کے مطابق وضو کریں اور تحیۃ المسجد، تحیۃ الوضو اور تہجد کی نفلیں ادا کریں۔ پھر کچھ دیر ذکر و تسبیح اور استغفار میں مشغول رہیں، پھر خوب رو رو کر اپنے تمام مقاصد حسنہ اور پوری امت کی ہدایت، فتنوں سے حفاظت کی دعا مانگیں۔

4) پھر سحری کھائیں، اور سحری سے فارغ ہو کر فجر کی تیاری کریں۔ صف اول اور تکبیر اولیٰ کا اہتمام کریں۔ جب تک نماز کے انتظار میں رہیں، استغفار کرتے رہیں۔

5) فجر سے فارغ ہوکر صبح کی مسنون دعائیں پڑھیں، اور سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر، استغفر اللہ اور درود شریف کی ایک ایک تسبیح پڑھیں۔

6) اشراق کے وقت کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعات نفل ادا کریں پھر آرام کریں اور چاشت کے وقت بیدار ہوکر کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعات نفل چاشت کی ادا کریں۔ اور جتنا ہو سکے، صحیح تلفظ کے ساتھ قرآن کی تلاوت کریں۔ جس کو نہیں آتا وہ کسی درست تجوید والے سے سیکھے۔

7) جب زوال ہوجائے اور ممنوع وقت گزر جائے تو چار رکعت نفل سنن زوال ادا کریں اور نماز ظہر کے انتظار میں صف اول اور تکبیر اولیٰ کا اہتمام کریں۔ ظہر کی نماز سے فارغ ہوکر صلوٰۃ التسبیح پڑھیں اور تلاوت کریں۔ پھر اگر کچھ تھکن محسوس کریں تو کچھ آرام کرلیں۔

8) نماز عصر سے آدھا گھنٹہ پہلے بیدار ہوجائیں اور تحیۃ المسجد، تحیۃ الوضو پڑھ کر نماز عصر کے انتظار میں صف اول اور تکبیر اولیٰ کا اہتمام کریں۔ پھر عصر سے فارغ ہوکر تلاوت اور وہ تسبیحات جن کا نمبر پانچ میں ذکر ہوا، اہتمام کریں۔ پھر ہمہ تن دعا میں مشغول رہیں۔ یہ وقت نہایت قیمتی ہے۔ افطار کی تیاری میں ضائع نہ کریں۔

9) معتکف اپنے ہر قول فعل، نشست و برخاست اور طرز عمل سے کسی کو تکلیف نہ پہنچائے۔ مسجد کی صفائی کا خاص طور سے خیال رکھیں۔

10) بعض باتیں ہر حال میں حرام ہیں۔ لیکن حالت اعتکاف میں ان کا کرنا اور بھی برا ہے، مثلاً غیبت کرنا، چغلی کرنا، لڑنا اور لڑانا، جھوٹ بولنا، جھوٹی قسمیں کھانا، بہتان لگانا کسی مسلمان کو ناحق ایذاء پہنچانا، کسی کے عیب تلاش کرنا، کسی کو رسوا کرنا، تکبر اور غرور کی باتیں کرنا، ریاکاری کرنا۔ ان باتوں سے خوب اجتناب کیا جائے۔ (296)

11) بلاضرورت مسجد میں دنیا کی باتیں کرنے سے نیکیاں ضائع ہوجاتی ہیں۔ (297)

12) معتکف کو بلاضرورت کسی شخص کو مباح باتیں کرنے کے لیے بلانا اور باتیں کرنا مکروہ ہے۔ اور خاص اس غرض سے محفل جمانا ناجائز ہے۔ (298)

نوٹ: معتکف مفتی شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ ''آداب المسجد'' ساتھ رکھے اور وقتاً فوقتاً اس میں سے پڑھتا رہے۔

● اعتکاف کی کوتاہیاں

1) کھانے پینے اور ضروریات کا اتنا زیادہ سامان ساتھ لانا کہ دکان ہی لگالے یا نمازیوں کو جگہ گھر جانے کی وجہ سے تکلیف ہونے لگے۔ (299)

2) مسجد کے آداب کا خیال نہ رکھنا۔ (یہاں پہنچ کر آداب المسجد رسالہ بھی پڑھ لیا جائے) (300)

3) باوجود اعتکاف کے صف اول اور تکبیر اولیٰ کا چھوٹ جانا۔ (301)

4) اپنی عبادات تلاوت ذکرِ جہری اور باتوں وغیرہ سے دوسروں کے آرام میں خلل ڈالنا۔ (302)

5) اعمال میں مشغول ہونے کی بجائے موبائل/اخبار وغیرہ میں لگے رہنا اور باتوں کے لیے محفلیں قائم کرنا۔ (303)

6) بچوں یا کم عمر لڑکوں کو اعتکاف میں بٹھایا جاتا ہے جس میں بہت سے مفاسد اور خرابیاں ہیں۔ (304)

7) معتکفین کی افطار یا کھانے اور سحری وغیرہ کی دعوتیں کی جاتی ہیں جس میں وقت بھی برباد، قیمتی اوقات ضائع ہوجاتے ہیں اور عموماً کھانے پینے کی چیزیں گرتی ہیں جن سے مسجد بھی خراب ہوتی ہے۔ (305)

● مسائل اعتکاف

دیکھیں: 153-136

مشق

دوسرا عمل: اعتکاف

خالی جگہیں پر کیجیے:

(1) رمضان کا آخری عشرہ پہلے دوعشروں سے افضل اس وجہ سے ہے کہ اس میں

1)__________ 2) اس میں (__________ 3) اس میں __________

اس وجہ سے آخری عشرہ میں پہلے دوعشروں سے زیادہ محنت کرنا چاہیے۔ نیز اس وجہ سے بھی کہ حضور ﷺ جب رمضان کا آخری عشرہ ہوتا تو

____

____

(2) اعتکاف کی روح __________ ہے اور __________ کہتے ہیں __________ کو یعنی غیر ضروری تعلقات کو ترک کر دینا۔

(3) اعتکاف کی بڑی غرض __________ ہے۔

(4) معتکف کے لیے مختصر دستور العمل:

1) مغرب کی نماز کے بعد کم سے کم __________ رکعات اور زیادہ سے زیادہ __________ رکعات۔

2) اس کے بعد مختصر کھانا اور آرام پھر __________

3) تراویح سے فارغ ہو کر __________

____

4) صبح صادق سے تقریباً __________ گھنٹہ پہلے بیدار ہو کر __________

____

5) سحری سے فارغ ہونے کے بعد __________

____

6) فجر کی نماز کے بعد __________

7) سورج نکلنے کے بعد __________

8) زوال سے پہلے __________

9) زوال کے بعد، ظہر سے پہلے __________

10) ظہر کے بعد سے عصر تک __________

11) عصر کے بعد سے مغرب تک __________

(5) اعتکاف کی کوتاہیاں مختصراً لکھیں۔

1)____

2)____

3)____

4)____

5)____

6)____

7)____

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

تیسرا عمل: شبِ قدر کی تلاش

فضیلت شب قدر | وقتِ شبِ قدر | علاماتِ شب قدر

اعمالِ شبِ قدر | شبِ قدر کی کوتاہیاں

❑ فضیلت شبِ قدر

1) شبِ قدر کی فضیلت کے بیان کے لیے قرآن مجید میں ایک پوری سورت (سورۃ القدر کے نام سے) نازل ہوئی، جس میں بتایا گیا کہ شب قدر کی عبادت ہزار مہینے کی عبادت سے افضل اور بہتر ہے۔ **(306)** ہزار مہینوں کے تراسی سال چار ماہ بنتے ہیں۔

2) اسی رات میں فرشتوں کی پیدائش ہوئی۔ اسی رات میں آدم علیہ السلام کا مادہ جمع ہونا شروع ہوا۔**(307)** اسی رات میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمانوں پر اٹھالیا گیا۔**(308)** اسی رات میں بنی اسرائیل کی توبہ قبول ہوئی۔**(309)**

3) جو شخص لیلۃ القدر میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے (عبادت کے لیے) کھڑا ہوا، اس کے پچھلے تمام (صغیرہ) گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ **(310/1)**

4) شب قدر میں جبرئیل امین فرشتوں کی جھرمٹ میں زمین پر اترتے ہیں۔ وہ ہر اس شخص کے لیے دعا مغفرت کرتے ہیں جو کھڑے بیٹھے (کسی حال میں) اللہ کو یاد کر رہا ہو۔ **(310/2)**

5) ایک مرتبہ رمضان المبارک کا مہینہ آیا تو حضورؐ نے فرمایا کہ تمہارے اوپر ایک مہینہ آیا ہے جس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے۔ جو شخص اس رات سے محروم رہ گیا گویا ساری ہی خیر سے محروم رہ گیا اور اس کی بھلائی سے محروم نہیں رہتا مگر وہ شخص جو حقیقتاً محروم ہی ہے۔**(311/1)**

- **ہزار مہینے کی عبادت کا ثواب کیوں؟**

ایک روایت میں ہے کہ حضور ﷺ نے پہلی امتوں کی عمروں کو دیکھا کہ بہت لمبی عمریں ہوئی ہیں اور آپ ﷺ کی امت کی عمریں بہت تھوڑی اور کم ہیں اگر وہ نیک اعمال میں ان کی برابری بھی کرنا چاہیں تو ناممکن ہے۔ اس پر حضور ﷺ کو بہت رنج و افسوس ہوا، اس کی تلافی کے لیے اللہ تعالیٰ نے یہ رات (شب قدر) مرحمت فرمائی۔

دوسری روایت میں ہے کہ حضور ﷺ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر فرمایا کہ وہ ایک ہزار مہینے تک اللہ کے راستہ میں جہاد کرتا رہا۔ صحابہ کرامؓ کو اس پر رشک آیا تو اللہ نے اس کی تلافی کے لیے اس رات (شبِ قدر) کا نزول فرمایا۔ **(311/2)**

❑ وقتِ شبِ قدر

1) قرآن مجید میں ایک جگہ فرمایا گیا ہے کہ قرآن شب قدر میں نازل ہوا۔**(312)** اور دوسری جگہ فرمایا کہ قرآن کا نزول ماہ رمضان میں ہوا ہے۔**(313)** اس سے اشارہ ملا کہ وہ شب قدر رمضان کی راتوں میں سے کوئی رات تھی۔

2) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید نشاندہی کے طور پر فرمایا کہ شب قدر کو تلاش کرو رمضان کے آخری عشرہ (جو کہ جمہور علماء کے نزدیک اکیسویں رات سے شروع ہوتا ہے)**(314)** کی طاق راتوں میں یعنی **21، 23، 25، 27، 29** ویں شب میں۔ **(315)** اس مضمون کی حدیثیں حضرت عائشہ اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہیں۔

3) بعض صحابہ کرام کا خیال تھا کہ شبِ قدر رمضان کی ستائیسویں ہی میں ہوتی ہے۔ **(316)**

بہرحال ہر شخص کو اپنی ہمت اور وسعت کے موافق تمام سال شب قدر کی تلاش میں کوشش کرنا چاہیے (کیونکہ بعض صحابہ جیسے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک شب قدر تمام سال میں کسی رات بھی ہوسکتی ہے)**(317)**

یہ نہ ہوسکے تو پورے رمضان اس کی جستجو کرنی چاہیے۔(صاحبین رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تمام رمضان میں کسی رات بھی ہوسکتی ہے)**(318)** اگر یہ بھی مشکل ہو تو آخری عشرہ کو غنیمت سمجھنا چاہیے۔ اتنا بھی نہ ہوسکے تو آخری عشرہ کی طاق راتوں کو ہاتھ سے نہ جانے دینا چاہیے اور اگر خدانخواستہ یہ بھی نہ ہوسکے تو ستائیسویں شب کو تو بہرحال غنیمت بارِدہ سمجھنا ہی چاہیے کہ اگر تائیدِ ایزدی شاملِ حال ہے اور کسی خوش نصیب کو میسر ہوجائیں تو پھر تمام دنیا کی نعمتیں اور راحتیں اس کے مقابلہ میں ہیچ ہیں۔لیکن اگر میسر نہ بھی ہو، تب بھی اجر سے خالی نہیں، بالخصوص مغرب عشاء کی نماز جماعت سے مسجد میں ادا کرنے کا اہتمام تو ہر شخص کو تمام سال بہت ہی ضروری ہونا چاہیے کہ اگر خوش قسمتی سے شب قدر کی رات میں یہ دو نمازیں جماعت سے میسر ہوجائیں تو کس قدر باجماعت نمازوں کا ثواب ملے۔ **(319)**

❑ علاماتِ شبِ قدر

1) شب قدر کی صبح کو جب سورج نکلتا ہے تو اس کی شعاع نہیں ہوتی۔ **(320)**

2) ایک علامت یہ بھی ہے کہ وہ رات کھلی ہوئی چمکدار ہوتی ہے، صاف شفاف، نہ زیادہ گرم، نہ زیادہ ٹھنڈی، بلکہ معتدل گویا کہ اس میں (انوار کی کثرت کی وجہ سے) چاند کھلا ہوا ہے۔اس رات میں صبح تک آسمان کے ستارے شیاطین کو نہیں مارے جاتے۔ نیز اس کی علامتوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس کے بعد کی صبح کو آفتاب بغیر شعاع کے طلوع ہوتا ہے۔ایسا بالکل ہموار ٹکیہ کی طرح ہوتا ہے جیسا کہ چودھویں رات کا چاند۔اللہ جل شانہ نے اس دن کے آفتاب کے طلوع کے وقت شیطان کو اس کے ساتھ نکلنے سے روک دیا (بخلاف اور دنوں کے کہ طلوع آفتاب کے وقت شیطان کا اس جگہ ظہور ہوتا ہے۔**(321)**

❑ اعمالِ شبِ قدر

1) جب شب قدر ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم فرماتے ہیں، وہ فرشتوں کے ایک بڑے لشکر کے ساتھ زمین پر اترتے ہیں ان کے ساتھ ایک سبز جھنڈا ہوتا ہے جس کو کعبہ کے اوپر کھڑا کرتے ہیں۔حضرت جبرئیل علیہ السلام کے سو بازو ہیں جن میں سے دو بازو کو صرف اسی رات میں کھولتے ہیں۔جن کو مشرق سے مغرب تک پھیلا دیتے ہیں۔ پھر حضرت جبرئیلؑ فرشتوں کو تقاضا فرماتے ہیں کہ جو مسلمان آج کی رات کھڑا ہو یا بیٹھا ہو، نماز پڑھ رہا ہو یا ذکر کر رہا ہو، اس کو سلام کریں اور مصافحہ کریں اور ان کی دعاؤں پر آمین کہیں۔ صبح تک یہی حالت رہتی ہے۔ جب صبح ہوجاتی ہے تو جبرئیلؑ آواز دیتے ہیں کہ اے فرشتوں کی جماعت! اب کوچ کرو اور چلو۔فرشتے حضرت جبرئیلؑ سے پوچھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے مومنوں کی حاجتوں اور ضرورتوں میں کیا معاملہ فرمایا؟ وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر توجہ فرمائی اور چار شخصوں کے سوا سب کو معاف فرما دیا۔صحابہؓ نے پوچھا کہ یارسول اللہ! وہ چار شخص کون ہیں؟ ارشاد ہوا کہ ایک وہ شخص جو شراب کا عادی ہو، دوسرا وہ

شخص جو والدین کی نافرمانی کرنے والا ہو، تیسرا وہ شخص جو قطع رحمی کرنے والا اور ناتا توڑنے والا ہو۔ چوتھا وہ شخص جو کینہ رکھنے والا ہو اور آپس میں قطع تعلق کرنے والا ہو۔ (322)

2) حدیث میں ہے کہ جو شخص ان پانچ فرض نمازوں کو پابندی سے پڑھتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت سے غافل رہنے والوں میں شمار نہیں ہوتا۔ (323)

جس شخص نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی، گویا اس نے آدھی رات عبادت کی اور جو فجر کی نماز بھی جماعت کے ساتھ پڑھ لے، گویا اس نے پوری رات عبادت کی۔ (324)

حدیث میں ہے کہ اگر لوگوں کو عشاء اور فجر کی نمازوں کی فضیلت معلوم ہوجاتی تو وہ ان نمازوں کے لیے مسجد جاتے، چاہے انہیں (کسی بیماری کی وجہ سے) گھسٹ کر ہی جانا پڑتا۔ (325)

3) اکثر لوگ پوچھتے ہیں کہ شب قدر میں کیا عبادت کریں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ دن کو تو زیادہ تلاوت میں صرف کرے تدبر سے تلاوت کرے اور اگر تجوید نہ آتی ہو تو کم از کم بقدر ضرورت اس کو سیکھ لے اور رات کو بھی حق تلاوت ادا کرے اور لیلۃ القدر میں زیادہ جاگے کچھ تلاوت، کچھ نوافل میں مشغول رہے۔ (326)

جو رات میں دس آیتوں کی تلاوت کرے، وہ اس رات اللہ تعالیٰ کی عبادت سے غافل رہنے والوں میں شمار نہیں ہوگا۔ (327)

جو شخص رات میں سو آیتوں کی تلاوت کرے وہ اس رات عبادت گزاروں میں شمار کیا جائے گا۔ (328)

4) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے بتائیے کہ اگر مجھے معلوم ہوجائے کہ کونسی رات شب قدر ہے تو میں اس رات اللہ سے کیا عرض کروں اور کیا دعا مانگوں؟ آپ نے فرمایا یہ عرض کرو:

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ (329)

اے اللہ! بے شک آپ معاف کرنے والے ہیں، معافی کو پسند کرتے ہیں، مجھے بھی معاف کردیں۔

5) حسب استطاعت صدقہ کریں۔

❑ شبِ قدر کی کوتاہیاں

(1) گناہوں سے اجتناب نہ کرنا

بہت سے لوگ خاص مواقع پر عبادت کا خوب اہتمام کرتے ہیں، مگر گناہوں سے بچنے بچانے کا اہتمام نہیں کرتے، بلکہ آج کل کے مسلمان نے بہت سے کبائر کو گناہوں کی فہرست ہی سے نکال دیا ہے، مثلاً:

1) مردوں کا ڈاڑھی منڈانا یا ایک مشت سے کم کرنا (330)

2) عورتوں کا غیر محارم قریبی رشتہ داروں مثلاً دیور، جیٹھ، چچازاد، پھوپھی زاد، ماموں زاد، خالہ زاد، نندوئی، بہنوئی وغیرہ سے پردہ نہ کرنا۔ (331)

3) ٹی وی اور موویز دیکھنا (332)

4) موسیقی سننا (333)

5) بلاضرورت تصویر کھنچوانا، دیکھنا، رکھنا (334)

6) بینک، انشورنس وغیرہ حرام ذرائع آمدن اختیار کرنا اور ایسے لوگوں کے ہاں دعوتیں کھانا اور تحائف قبول کرنا (335)

7) مردوں کا ٹخنے ڈھانکنا (336)

8) غیبت کرنا، سننا (337)

جب تک ان کبائر سے بچنے بچانے کا اہتمام نہ کیا جائے، نفل عبادات خواہ کتنی زیادہ کی جائے، نجات کے لیے کافی نہیں۔ اگر گناہوں سے بچنے بچانے کا اہتمام ہو اور زیادہ نفل عبادت کرنے کا موقع نہ بھی ملے، فرائض و واجبات پر عمل کرلیا جائے تو ان شاء اللہ نجات ہوجائے گی۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ پرہیزگاری (یعنی گناہوں سے پرہیز) کے برابر کوئی چیز نہیں ہے۔

نیز فرمایا: ''تم حرام کاموں سے بچتے رہو تو تم لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار ہو۔''

حضرت ملا علی قاریؒ لکھتے ہیں:

''یعنی سب سے بڑی عبادت یہ ہے کہ انسان فرائض و واجبات (حقوق اللہ اور حقوق العباد) ادا کرے، عام لوگ انہیں تو چھوڑ دیتے ہیں اور کثرت نوافل پر زور رکھتے ہیں ایسے لوگ دین کے اصول تو ضائع کر دیتے ہیں اور فضائل قائم کرتے ہیں۔'' (338)

قرآن کریم میں ہے:

اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ (مائدہ:27)

اللہ تو ان لوگوں سے (قربانی) قبول کرتا ہے جو متقی ہوں

بعض معاصی سے اعمال صالحہ ضائع ہوجاتے ہیں بلکہ بعض اوقات کفر تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ اس لیے جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس شخص کے لیے تباہی و بربادی کی بددعا فرمائی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر آمین کہا، جس نے رمضان کا مبارک مہینہ پایا، پھر بھی اس کی مغفرت نہ ہوئی۔ (339)

جو شخص ایسے مبارک لمحات میں بھی گناہوں میں مست ہو وہ تباہی و بربادی ہی کا مستحق ہے۔ اس کی مغفرت کے لیے اس خیر و برکت والے مقدس مہینے سے زیادہ مقدس اور کون سا وقت ہوگا؟

(2) نفل عبادت کرنے میں غلطیاں

1) بعض لوگ پوری رات نفل نماز پڑھنے ہی کو ضروری سمجھتے ہیں، اور بعض تو اس سے بڑھ کر بعض مخصوص سورتوں کے ساتھ خاص انداز سے نماز پڑھنا ضروری خیال کرتے ہیں، اس رات میں کسی خاص قسم کی عبادت کی تعیین نہیں، نفل نماز پڑھیں، تلاوت کریں، درود شریف پڑھیں، ذکر اللہ کریں، دعا مانگیں یا قلب کو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کر کے اس کے احسانات، انعامات، عظمت شان کو سوچ سوچ کر اس کی محبت دلوں میں اتارنے اور بڑھانے کی کوشش کریں۔ یہ سب عبادت میں داخل ہے۔ (340)

2) عموماً لوگ نفل پڑھنے کے لیے مساجد میں جانے کا اہتمام کرتے ہیں، جب کہ ہر قسم کی نفل عبادت کا ثواب مسجد کی بجائے گھر میں زیادہ ہے۔ (341)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو اور انہیں قبریں مت بناؤ۔'' **(342)**

مطلب یہ ہے کہ جیسے قبرستان میں خاموشی ہوتی ہے، اس طرح گھروں کو ویران نہ بناؤ، بلکہ ذکر وعبادت سے آباد رکھا کرو۔ اس لیے گھر کی خواتین کو بھی عبادت کی ترغیب دے کر عبادت کا ماحول بنانا چاہیے اور مردوں کو نفل عبادت مسجد کی بجائے گھر میں کرنی چاہیے۔

3) بعض جگہوں میں لوگ مساجد میں جمع ہو کر نوافل کی جماعت کرتے ہیں، نفل کی جماعت بہت بڑی بدعت اور گناہ ہے۔

" ولا يصلى الوترولا التطوع بجماعة خارج رمضان، اى يكره ذلك على سبيل التداعى" (الدر المختار:2/48)

4) بہت سے لوگ طبیعت پر جبر کر کے چائے پی پی کر، لونگ چبا چبا کر جاگنے کی تدبیریں کرتے ہیں، جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ بعض لوگوں کی فجر کی نماز قضا ہو جاتی ہے یا جماعت چھوٹ جاتی ہے یا نماز میں اونگھتے رہتے ہیں۔ یہ بہت بڑی غلطی ہے کہ نفل کی خاطر فرض یا واجب کو چھوڑ دیا جائے یا اس میں کوتاہی ہو۔ عبادت وہی مقصود و قابل قبول ہے جو رغبت و شوق سے ہو۔ انشراح صدر سے جتنی دیر عبادت کر سکیں، کریں۔ جب تھکاوٹ ہو جائے یا نیند کا غلبہ ہو اور دلجمعی نہ رہے جس سے زبان سے کچھ کا کچھ نکلنے کا اندیشہ ہو تو سو جائیں، خصوصاً فجر کی نماز یا جماعت میں ہر گز کوتاہی نہ کریں۔ **(343)**

اصل چیز یہ ہے کہ دل میں اللہ کی محبت پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ محبت پیدا ہو جائے تو ایک نہیں، ہزاروں راتیں عبادت میں گزاری جا سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کرنے کے لیے کسی عالم باعمل، شیخ کامل کی صحبت اختیار کر کے ان سے اصلاحی تعلق قائم کرنا ضروری ہے۔

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

مشق

تیسرا عمل: شبِ قدر

(1) شبِ قدر کی فضیلت میں قرآن کریم کی ایک مکمل سورت __________ نازل ہوئی، جس میں بتایا گیا کہ شب قدر کی عبادت
____

(2) حدیث میں ہے کہ جو شخص شب قدر میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے (عبادت کے لیے کھڑا ہو) __________
____

(3) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شب قدر کو تلاش کرو ______________________________
____
____

(4) شب قدر کی علامتیں یہ ہیں:
____
____
____

(5) شب قدر میں یہ اعمال کرنا چاہئیں:
____
____
____
____

(6) شب قدر میں یہ کوتاہیاں کی جاتی ہیں:
____
____
____

المنبر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

چوتھا عمل: لیلۃ الجائزہ (شبِ عید) کی عبادت

فضیلت اعمال شبِ عید کی کوتاہیاں

❑ فضیلت

1) جس شخص نے دونوں عیدوں (عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ) کی راتوں کو ثواب کا یقین رکھتے ہوئے زندہ رکھا تو اس کا دل اس دن نہ مرے گا جس دن لوگوں کے دل مردہ ہو جائیں گے۔ (344)

یعنی قیامت کے ہولناک اور دہشت ناک دن میں جب ہر طرف خوف و ہراس اور وحشت اور گھبراہٹ پھیلی ہوئی ہوگی ایسے قیامت خیز دن میں اللہ تعالیٰ اس بندہ کو پُر تنعم اور باسعادت زندگی بخشیں گے خوف و دہشت کا دور دور کوئی نشان نہ ہوگا۔ ہر بھلائی اس کے قدم چومے گی۔ اس پر رحمت ہی رحمت برستی ہوگی اور وہ پُر لطف اور پُر مسرت زندگی میں مگن ہوگا۔ (345)

2) جس شخص نے (ذکر و عبادت کے ذریعے) پانچ راتیں زندہ رکھیں، اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔

وہ پانچ راتیں یہ ہیں:

1. آٹھ ذی الحجہ کی رات 2. عرفہ کی رات 3. بقر عید کی رات

4. عیدالفطر کی رات 5. پندرھویں شعبان کی رات۔ (346)

3) حضور ﷺ نے فرمایا کہ رمضان کی آخری رات میں اُمت محمدیہ کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ عرض کیا گیا، یا رسول اللہ کیا اس سے شب قدر مراد ہے؟ فرمایا: نہیں (یہ فضیلت آخری رات کی ہے۔ شب قدر کی فضیلتیں اس کے علاوہ ہیں) بات یہ ہے کہ عمل کرنے والے کا اجر اس وقت پورا دے دیا جاتا ہے جب کام پورا کر دیتا ہے (اور آخری شب میں عمل پورا ہو جاتا ہے لہٰذا بخشش ہو جاتی ہے)۔ (347)

4) حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ رمضان شریف میں روزانہ افطار کے وقت ایسے دس لاکھ آدمیوں کو جہنم سے خلاصی مرحمت فرماتے ہیں جو جہنم کے مستحق ہو چکے تھے اور جب رمضان کا آخری دن ہوتا ہے تو یکم رمضان سے آج تک جس قدر لوگ جہنم سے آزاد کئے گئے تھے ان کے برابر اس ایک دن میں آزاد فرماتے ہیں۔ (348)

❑ اعمال

نوافل، تلاوت، ذکر، استغفار، دعا، گناہوں سے بچنا، عشاء، فجر جماعت سے پڑھنا، الغرض وہ تمام اعمال جو شب قدر میں کیے، ان ہی کو کیا جائے۔ البتہ آج کی رات پورا زور اپنے تمام اعمال اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول کروانے پر لگایا جائے۔ اپنی نیکی اور عبادت پر ہرگز مطمئن نہ ہوں بلکہ اللہ تعالیٰ کی شانِ بے نیازی اور اس کے قہر و جلال سے برابر ڈرتے رہیں کہ کہیں میرے یہ تمام اعمال کھوٹے ہونے کی وجہ سے میرے منہ پر نہ مار دیے جائیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کی آیت

وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوا وَّقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ أَنَّهُمْ إِلَى رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ (مؤمنون:60)

اور وہ جو عمل بھی کرتے ہیں اسے کرتے وقت ان کے دل اس بات سے سہمے ہوتے ہیں کہ انہیں اپنے پروردگار کے پاس واپس جانا ہے۔

کے بارے میں دریافت کیا کہ کیا یہ وہ لوگ ہیں جو شراب پیتے ہیں اور چغلی کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے میرے صدیق کی بیٹی نہیں، بلکہ وہ اللہ کے وہ خدا ترس بندے ہیں جو روزے رکھتے ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں اور صدقہ وخیرات کرتے ہیں اور اس کے باوجود اس سے ڈرتے ہیں کہ کہیں ان کی یہ عبادتیں رد نہ کی جائیں، یہی لوگ بھلائیوں کی طرف تیزی سے دوڑتے ہیں۔ **(349)**

یہ بات ذہن میں ہو کہ اللہ کی طرف سے عبادتوں کی توفیق کا مل جانا اس کی قبولیت کی علامت نہیں ہے۔ قابیل نے بھی تو قربانی کی تھی لیکن قبول نہ ہوئی۔ **(350)** ابراہیم علیہ السلام کو باوجود نبی ہونے کے تعمیر خانہ کعبہ کے وقت قبولیت کی دعا مانگنے کی ضرورت کیوں پیش آئی۔ **(351)** نیز اللہ تعالیٰ کا دستور یہی ہے کہ تقویٰ اور خوف خدا رکھنے والوں ہی کا عمل قبول کرتے ہیں۔ **(352)**

(یہ آیت تمام عبادت گزاروں کے لیے بڑا تازیانہ ہے لہٰذا آج کی رات خوب تضرع سے اپنے اعمال کی قبولیت اور مغفرت کے لیے اللہ سے دعائیں مانگیں۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ۔ (بقرہ:128, 127)

اے ہمارے پروردگار! ہم سے (یہ خدمت) قبول فرمالے۔ بیشک تو اور صرف تو ہی ہر ایک کی سننے والا، ہر ایک کو جاننے والا ہے۔ اے ہمارے پروردگار! ہم دونوں کو اپنا مکمل فرماں بردار بنالے اور ہماری نسل سے بھی ایسی امت پیدا کر جو تیری پوری تابعدار ہو اور ہم کو ہماری عبادتوں کے طریقے سکھادے اور ہماری توبہ قبول فرمالے۔ بیشک تو اور صرف تو ہی معاف کر دینے کا خوگر (اور) بڑی رحمت کا مالک ہے۔

مناجات

گرچہ میں بدکار و نالائق ہوں اے شاہ جہاں   پر ترے در کو بتا اب چھوڑ کر جاؤں کہاں

کون ہے تیرے سوا مجھ بے نوا کے واسطے

کشمکش سے نا امیدی کی ہوا ہوں میں تباہ   دیکھ مت میرے عمل، کر لطف پر اپنے نگاہ

یارب اپنے رحم واحسان وعطا کے واسطے

چرخِ عصیاں سر پہ ہے زیر قدم بحرِ الم   چار سو ہے فوجِ غم، کر جلد اب بہرِ کرم

کچھ رہائی کا سبب اس مبتلا کے واسطے

ہے عبادت کا سہارا عابدوں کے واسطے   اور تکیہ زہد کا ہے زاہدوں کے واسطے

ہے عصائے آہ مجھ بے دست وپا کے واسطے

نَے فقیری چاہتاہوں، نَے امیری کی طلب   نے عبادت نے ورع نے خواہش علم و ادب

دردِ دل، پر چاہیے مجھ کو خدا کے واسطے

عقل و ہوش و فکر اور نعمائے دنیا بے شمار   کی عطا تو نے مجھے، پر اب تو اے پروردگار

بخش وہ نعمت جو کام آئے سدا کے واسطے

حد سے ابتر ہوگیا ہے حال مجھ ناشاد کا   کرمری امداد اللہ، وقت ہے امداد کا

اپنے لطف ورحمت بے انتہا کے واسطے

گومیں ہوں اک بندۂ عاصی غلامِ پُر قصور   جُرم میرا حوصلہ ہے، نام ہے تیرا غفور

تیرا کہلاتا ہوں میں جیسا ہوں اے ربِ شکور

أَنْتَ شَافٍ أَنْتَ كَافٍ فِيْ مُهِمَّاتِ الْأُمُوْرِ

أَنْتَ حَسْبِيْ أَنْتَ رَبِّيْ أَنْتَ لِيْ نِعْمَ الْوَكِيْلُ (353)

شبِ عید کی کوتاہیاں

1) بعض لوگ یہ مبارک رات مختلف کھیلوں میں مصروف ہوکر گزار دیتے ہیں، مثلاً شطرنج، چوسر، لوڈو، کیرم بورڈ، اور دیگر جدید ہار جیت والے کھیلوں میں، جن میں شطرنج اور چوسر تو حرام ہی ہیں اور باقی کھیل بھی شرائط جواز مفقود ہونے کی بناء پر ناجائز ہوتے ہیں۔ بالفرض کوئی کھیل اگر جائز ہو، تب بھی یہ مبارک رات لہو ولعب کے لیے نہیں، عبادت واطاعت کے لیے ہے۔ اس کو عبادت ہی میں مشغول رکھنا چاہیے۔ جائز اور مباح کھیلوں سے بھی اجتناب کرنا چاہیے۔ **(354)**

2) بہت سے لوگ سوشل میڈیا اور ٹی وی کے پروگرام دیکھنے میں مصروف رہتے ہیں۔ حالانکہ ٹی وی متعدد مفاسد اور بہت سے گناہوں کا مجموعہ ہے جس کی بناء پر اس کو دیکھنا جائز نہیں۔ پھر اس مقدس شب میں اس لعنت میں مبتلا ہونا اس کے گناہ کو اور بھی سخت کر دیتا ہے، اس لیے اس نامراد چیز سے بالعموم اور اس مبارک شب میں بالخصوص اجتناب کرنا لازم ہے۔

3) بعض لوگ اس مبارک رات میں بازاروں کی سجاوٹ، چمک دمک، خریداروں کی کثرت دیکھنے کے لیے بازاروں میں تفریح کرتے ہیں اور اس طرح رات کا اکثر و بیشتر حصہ ضائع کر دیتے ہیں، جب کہ بازار روئے زمین پر حق تعالیٰ کے یہاں سب سے زیادہ بدتر اور مبغوض ہیں **(355)** جس کی وجہ یہ ہے کہ بازار اکثر گناہوں کا اور بڑے بڑے گناہوں کا مرکز ہیں مثلاً عورتوں کا بن سنور کر بے پردہ خرید وفروخت کرنا، اور بازاروں میں گھومنا، گانا بجانا عام ہونا، دھوکا فریب، جھوٹ، غیبت، گالی گلوچ، لڑائی جھگڑا، کم تولنا اور کم ناپنا، ملاوٹ وغیرہ کرنا، (اس لیے بازار میں تو تمام گناہوں سے حتی الامکان بچتے ہوئے ضرورت کے وقت بقدر ضرورت ہی جانا چاہیے) تو بلاضرورت بازاروں میں تفریح کرنے والے بھی طرح طرح کے گناہوں میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔ اس طرح اس مبارک رات میں بجائے کچھ حاصل کرنے کے اور گناہوں میں مشغول ہونا اور حق تعالیٰ کی سب سے ناپسندیدہ جگہ میں بلاضرورت جانا اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی رحمت ومغفرت سے بالکل محروم کرنا ہے۔

4) بعض لوگ اس رات ہوٹلوں میں ٹھنڈے گرم مشروبات پینے میں مصروف ہوکر اور گھنٹوں اِدھر اُدھر کی فضول باتوں بلکہ گناہ کی باتوں میں مشغول ہوکر اس مقدس شب کا بہترین اور اکثر حصہ ضائع کر دیتے ہیں جو سراسر محرومی ہے۔ اور گناہوں کا ارتکاب جدا ہے۔

5) بہت سے لوگ ایسے بھی ہیں جنہیں اس شب کی عظمت اور فضیلت ہی کا علم نہیں، اس لیے وہ کبھی اس رات میں ذکر وعبادت اور تسبیح و مناجات کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ اس طرح وہ اپنی جہالت و نادانی سے بیسیوں راتیں گنوا چکے ہیں، اور ان کی اس جہالت نے انہیں آخرت کے ثواب عظیم سے محروم کیا ہوا ہے جو بڑے ہی خسارہ کی بات ہے۔

6) بعض لوگ جنہیں اس رات کی عظمت وفضیلت کا علم ہے، دین اور علمِ دین سے ان کو نسبت ہے، دیکھا جاتا ہے کہ وہ بھی اس کو کوئی اہمیت نہیں دیتے۔ اگر کوئی غلطی سے انہیں اس طرف توجہ دلا دے تو فوراً یہ جواب ملتا ہے کہ ”اس رات میں جاگنا کوئی فرض وواجب نہیں۔“ بیشک اس رات میں جاگنا اور عبادت وغیرہ کا اہتمام کرنا فرض وواجب نہیں، لیکن اللہ تعالیٰ اور اس کے نبی برحق ﷺ کی کیا یہ سب ترغیبات فضول ہیں اور اسی قابل ہیں کہ انہیں غیر فرض قرار دے کر رد کر دیا جائے۔ آخر ان ترغیبات کا کون مکلف ہے؟ **(356)** اہل علم تو انہیں غیر فرض اور غیر ضروری قرار دے کر ٹھکرا دیں اور عوام اپنی جہالت اور ناواقفیت کی بناء پر اہتمام نہ کریں تو پھر امت میں سے کون ان پر عمل کرے گا؟ ذرا بتایئے! آخرت کے اتنے عظیم ثواب اور رضائے الٰہی اور حصول جنت سے اپنے آپ کو محروم کرنا کیا کوئی خسارہ کی بات نہیں؟ اور کیا یہ چیزیں آپ حاصل کر چکے ہیں؟ اگر نہیں تو اس استغناء سے پناہ مانگیئے اور استغفار کیجیے۔

7) بعض تاجر اس شب میں دنیاوی مصروفیت کو کم کرنے کی بجائے اور بڑھا لیتے ہیں، اور اس میں اس قدر منہمک اور مصروف ہوجاتے ہیں

کہ بسا اوقات اس دھن میں فرض نمازیں بھی قربان ہو جاتی ہیں جو کسی طرح بھی جائز نہیں۔ (357) ایسے تاجر اگر کاروباری مصروفیت کم نہیں کر سکتے اور اس رات کو ذکر و تلاوت اور عبادت و اطاعت میں نہیں گزار سکتے تو کم از کم فجر اور عشاء کی نماز باجماعت ادا کر کے اور چلتے پھرتے ذکر و دعا کے ذریعے کسی نہ کسی درجہ میں وہ بھی اس شب کی فضیلت حاصل کر سکتے ہیں۔ بات اصل میں فکر و طلب اور قدر و قیمت کی ہے، جس کے دل میں ذرا بھی اس کی اہمیت ہے اور فکر ہے تو وہ سخت سے سخت مشغولیت میں بھی اس فضیلت کو حاصل کرنے کا کوئی نہ کوئی راستہ نکال لے گا۔ اور جس کو طلب نہیں، دنیا اور دنیاوی منافع ہی اس کی نظر میں اصل مقصود ہیں تو اس کے دل میں ان باتوں سے احتراز ہی پیدا ہوگا اور اس کا نفس طرح طرح کے حیلے بہانے پیش کر کے بالآخر اس کو اس شب کی برکات سے محروم کر دے گا۔ حق تعالیٰ محفوظ رکھے۔

خلاصہ

یہ کہ یہ رات بڑی مبارک اور انتہائی اہم ہے۔ اس کو بے حد غنیمت سمجھا جائے اور ہر شخص اپنی طاقت کے مطابق زیادہ سے زیادہ عبادت و اطاعت، ذکر و تلاوت، تسبیح و مناجات اور توبہ و استغفار کا اہتمام کرے۔ اور زیادہ نفلی عبادت و اطاعت نہ کر سکے تو کم از کم گناہوں سے تو اپنے کو دور ہی رکھے۔ اور تمام رات کوئی نہ جاگ سکے، تب بھی کچھ حرج نہیں، آسانی اور بشاشت کے ساتھ جتنی دیر جاگ کر عبادت کر سکے اتنا ہی کر لے اور ادنیٰ درجہ میں اتنا تو ضروری ہی کر لیا جائے کہ عشاء اور فجر کی نماز باجماعت مع تکبیر اولیٰ کے ادا کرے اور درمیان میں کسی وقت (اگر شب کا آخری حصہ ہو تو زیادہ بہتر ہے) تھوڑی دیر عبادت کر کے دعا اور مناجات کرے۔ اللہ تعالیٰ سے اس شب کی رحمتیں اور برکتیں مانگے اور توبہ و استغفار کرے۔ حق تعالیٰ کی رحمت واسعہ سے قوی امید ہے کہ وہ اپنے ضعیف اور کمزور بندوں سے اتنا بھی قبول فرما لیں گے اور محروم نہ فرمائیں گے۔

وما ذلک علی اللہ بعزیز

النور مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

مشق

لیلۃ الجائزہ (شبِ عید) کی عبادت

(1) جس شخص نے دونوں عیدوں کی راتوں کو______________________

____

(2) جس شخص نے (ذکر وعبادت کے ذریعہ) پانچ راتیں______________________

(وہ پانچ راتیں یہ ہیں)

1)__________ 2)__________ 3)__________

4)__________ 5)__________

(3) شبِ عید کی کوتاہیاں مختصراً لکھیں۔

1)______________________

____

2)______________________

____

3)______________________

____

4)______________________

____

5)______________________

____

6)______________________

____

7)______________________

____

المیزان مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

4. عید

		صفحہ نمبر
(1)	عید کی حقیقت	93
(2)	عید کی فضیلت	93
(3)	عید کے دن کے مسنون اعمال	94
(4)	عید کی کوتاہیاں	96-98
(5)	شوال کے چھ روزوں کے فضائل و مسائل	98

4. عید

(1) عید کی حقیقت

ہر قوم کے کچھ خاص تہوار اور جشن کے دن ہوتے ہیں جن میں اس قوم کے لوگ اپنی اپنی حیثیت اور سطح کے مطابق اچھا لباس پہنتے اور عمدہ کھانے پکاتے کھاتے ہیں اور دوسرے طریقوں سے بھی اپنی اندرونی مسرت وخوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ یہ گویا انسانی فطرت کا تقاضا ہے۔ اسی لیے انسانوں کا کوئی طبقہ اور فرقہ ایسا نہیں ہے جس کے ہاں تہوار اور جشن کے کچھ خاص دن نہ ہوں۔

اسلام میں بھی ایسے دو دن رکھے گئے ہیں: ایک عید الفطر اور دوسرے عید الاضحیٰ۔ بس یہی مسلمانوں کے اصل مذہبی وملی تہوار ہیں۔ ان کے سوا مسلمان جو تہوار مناتے ہیں ان کی کوئی مذہبی حیثیت اور بنیاد نہیں ہے، بلکہ اسلامی نقطۂ نظر سے ان میں سے اکثر خرافات ہیں۔

مسلمانوں کی اجتماعی زندگی اس وقت سے شروع ہوتی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ آئے۔ عید الفطر اور عید الاضحیٰ ان دونوں تہواروں کا سلسلہ بھی اسی وقت سے شروع ہوا ہے۔

جیسا کہ معلوم ہے، عید الفطر رمضان المبارک کے ختم ہونے پر یکم شوال کو منائی جاتی ہے اور عید الاضحیٰ 10 ذی الحجہ کو۔ رمضان المبارک دینی و روحانی حیثیت سے سال کے بارہ مہینوں میں سب سے مبارک مہینہ ہے۔ اسی مہینہ میں قرآن مجید نازل ہونا شروع ہوا، اسی پورے مہینے کے روزے امت مسلمہ پر فرض کئے گئے، اس کی راتوں میں ایک مستقل باجماعت نماز کا اضافہ کیا گیا اور ہر طرح کی نیکیوں میں اضافہ کی ترغیب دی گئی۔ الغرض یہ پورا مہینہ خواہشات کی قربانی اور مجاہدہ کا اور ہر طرح کی طاعات وعبادات کی کثرت کا مہینہ قرار دیا گیا۔ ظاہر ہے کہ اس مہینے کے خاتمے پر جو دن آئے، ایمانی اور روحانی برکتوں کے لحاظ سے وہی سب سے زیادہ اس کا مستحق ہے کہ اس کو اس امت کے جشن ومسرت کا دن اور تہوار بنایا جائے چنانچہ اسی دن کو ''عید الفطر'' قرار دیا گیا۔ (358)

(2) عید کی فضیلت

جب عید کی صبح ہوتی ہے تو حق تعالیٰ شانہ فرشتوں کو تمام شہروں میں بھیجتے ہیں۔ وہ زمین پر اتر کر تمام گلیوں، راستوں کے سروں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور ایسی آواز سے جس کو جنات اور انسان کے سوا ہر مخلوق سنتی ہے، پکارتے ہیں کہ اے محمد ﷺ کی امت اس کریم رب کی (درگاہ) کی طرف چلو جو بہت زیادہ عطا فرمانے والا ہے، اور بڑے سے بڑے قصور کو معاف فرمانے والا ہے۔ پھر جب لوگ عید گاہ کی طرف نکلتے ہیں تو حق تعالیٰ شانہ فرشتوں سے دریافت فرماتے ہیں، کیا بدلہ ہے اس مزدور کا جو اپنا کام پورا کر چکا ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ ہمارے معبود اور ہمارے مالک، اس کا بدلہ یہی ہے کہ اس کی مزدوری پوری پوری دے دی جائے۔ تو حق تعالیٰ شانہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اے فرشتو! میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کو رمضان کے روزوں اور تراویح کے بدلہ میں اپنی رضا اور مغفرت عطا کر دی۔ اور بندوں سے خطاب فرما کر ارشاد ہوتا ہے کہ اے میرے بندو! مجھ سے مانگو۔ میری عزت کی قسم میرے جلال کی قسم، آج کے دن اپنے اس اجتماع میں مجھ سے اپنی آخرت کے بارے میں جو سوال

کروگے، عطا کروں گا اور دنیا کے بارے میں جو سوال کروگے، اس میں تمہاری مصلحت پر نظر کروں گا۔ میری عزت کی قسم کہ جب تک تم میرا خیال رکھوگے، میں تمہاری لغزشوں پر ستاری کرتا رہوں گا (اوران کو چھپاتا رہوں گا)۔ میری عزت کی قسم اور میرے جلال کی قسم، میں تمہیں مجرموں (اور کافروں) کے سامنے رسوا اور فضیحت نہ کروں گا۔ بس اب بخشے بخشائے اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ، تم نے مجھے راضی کر دیا اور میں تم سے راضی ہوگیا۔ پس فرشتے اس اجر وثواب کو دیکھ کر جو اس امت کو افطار کے دن ملتا ہے، خوشیاں مناتے ہیں اور کھل جاتے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ (359)

(3) عید کے دن کے مسنون اعمال

1) عیدگاہ جانے سے پہلے کے اعمال

1. صبح کو بہت جلدی اٹھنا (360)
2. غسل کرنا، مسواک کرنا (361)
3. جو عمدہ سے عمدہ کپڑے موجود ہوں ان کو پہننا (362)
4. شریعت کے موافق اپنی آرائش کرنا (363)
5. خوشبو لگانا (364)
6. عید الفطر میں نماز عید کے لیے جانے سے پہلے کچھ کھانا اور عید الاضحیٰ میں نماز عید سے پہلے نہ کھانا بلکہ واپس آ کر اپنی قربانی کا گوشت تناول کرنا (365)
7. عید کے دن ہر قسم کی نفلی نماز عید کی نماز سے پہلے ہر جگہ (گھر ہو یا عیدگاہ) مکروہ ہے البتہ عید کی نماز کے بعد گھر آ کر نفلیں پڑھ سکتے ہیں، عیدگاہ میں نہیں۔ (366)
8. اگر نماز صرف عیدگاہ میں ہوتی ہو تو عیدگاہ میں جا کر عید کی نماز پڑھنا یعنی شہر کی مسجد میں بلا عذر نہ پڑھنا (367)
9. عید کی نماز کے لیے، بہت سویرے جانا (368)
10. عیدگاہ پیدل جانا (369)
11. نماز عید سے پہلے فطرہ ادا کر دینا (370)
12. راستے میں آہستہ آواز سے اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر اللہ اکبر و للہ الحمد کہتے جانا۔ (371)

2) عیدگاہ اور وہاں سے واپسی کے اعمال

آسانی کے لیے اگلے صفحے پر "عید کی نماز میں شامل ہونے والے کے لیے مسائل" کا نقشہ دیا جا رہا ہے۔

نماز عید کا طریقہ (372)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عید کی نماز میں شامل ہونے والے کے لیے مسائل

1. عید کی پوری نماز ملی

- دو رکعت عام رکعتوں کی طرح پڑھیں صرف اتنا فرق ہے کہ عید کی نماز میں 6 زاید تکبیرات کہیں
- 3 پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے، 3 دوسری رکعت میں قرأت کے بعد
- جس کا طریقہ یہ ہے کہ امام عام نمازوں کی طرح تکبیر تحریمہ کہیں گے اور ہاتھ باندھ کر ثناء پڑھیں گے، آپ بھی ایسے ہی کریں پھر ایک تکبیر کہہ کر ہاتھ اٹھا کر ہاتھ چھوڑ دیں گے آپ بھی ایسا کریں۔ پھر امام دوسری تکبیر کہیں گے ہاتھ اٹھا کر اور حسب سابق ہاتھ چھوڑ دیں گے آپ بھی ایسا کریں پھر امام تیسری تکبیر کہیں گے ہاتھ اٹھا کر اس مرتبہ ہاتھ چھوڑیں گے نہیں بلکہ باندھ لیں گے، آپ بھی ایسا ہی کریں۔

دوسری رکعت میں پہلی رکعت کی طرح ہی امام 3 زاید تکبیریں کہیں گے البتہ یہاں تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ نہیں باندھیں گے بلکہ چوتھی تکبیر رکوع کی کہہ کر رکوع میں چلے جائیں گے آپ بھی ایسا ہی کریں۔

کچھ ملی کچھ نہ ملی

آپ پہلی رکعت میں شامل ہوئے

2. 3 زاید تکبیرات میں سے کچھ ملیں کچھ نہ ملیں

امام کے ساتھ جتنی تکبیریں مل گئی ہیں وہ کہہ دیں اور جو رہ گئی وہ امام کی تکبیرات کے بعد ہاتھ اٹھا کر فوراً کہہ لیں اگرچہ امام نے قرأت شروع کر دی ہو۔

3. 3 زاید تکبیریں بالکل نہیں ملیں البتہ قیام مل گیا

نیت باندھ کر فوراً تین زاید تکبیریں کہہ لیں اگرچہ امام قرأت کر رہا ہو

4. نہ تکبیریں ملیں، نہ قیام ملا البتہ رکوع مل گیا

تکبیر تحریمہ کہیں اس کے بعد

- اگر غالب گمان ہو کہ تین زاید تکبیرات کہنے کے بعد رکوع مل سکتا ہے تو تکبیر تحریمہ کے بعد قیام کی حالت ہی میں ہاتھ اٹھا کر 3 زاید تکبیرات کہیں پھر رکوع میں جائیں
- اگر غالب گمان ہو کہ اگر قیام کی حالت میں میں نے 3 زاید تکبیریں کہیں تو امام صاحب رکوع سے اٹھ جائیں گے تو تکبیر تحریمہ کے بعد فوراً رکوع میں چلے جائیں اور رکوع میں رکوع کی تسبیح پڑھنے کے بجائے بغیر ہاتھ اٹھائے 3 زاید تکبیریں کہیں۔

اگر رکوع میں ابھی 3 تکبیریں نہیں کہہ سکے تھے کہ امام صاحب نے رکوع سے سر اٹھالیا تو آپ بھی رکوع سے اٹھ جائیں باقی تکبیرات آپ سے ساقط ہو گئیں۔

5. نہ تکبیریں ملیں نہ قیام ملا نہ رکوع ملا البتہ قومہ/ سجدہ/ جلسہ/ دوسرا سجدہ مل گیا

- قومہ/ سجدہ/ جلسہ میں 3 زاید تکبیریں نہ کہیں
- امام صاحب کے سلام پھیرنے کے بعد اس چھوٹی ہوئی رکعت کو اس طرح پڑھیں کہ:
  - پہلے ثناء، فاتحہ، قرأت کریں
  - پھر قرأت کے بعد رکوع سے پہلے 3 زاید تکبیریں کہیں

دوسری رکعت میں شامل ہوئے

6. 3 زاید تکبیرات میں سے کچھ ملیں کچھ نہ ملیں

- امام کے ساتھ جتنی تکبیریں مل گئی ہیں وہ کہہ دیں اور جو رہ گئی وہ امام کی تکبیرات کے بعد ہاتھ اٹھا کر فوراً کہہ لیں
- اس کے بعد چھوٹی ہوئی رکعت کو اس طرح پڑھیں کہ:
  - پہلے ثناء، فاتحہ، قرأت کریں
  - پھر قرأت کے بعد رکوع سے پہلے 3 زاید تکبیریں کہیں

7. تکبیریں بالکل نہیں ملیں البتہ قیام مل گیا

8. نہ تکبیریں ملیں نہ قیام ملا البتہ رکوع مل گیا

تکبیر تحریمہ کہیں اس کے بعد

- اگر غالب گمان ہو کہ تین زاید تکبیرات کہنے کے بعد رکوع مل سکتا ہے تو تکبیر تحریمہ کے بعد قیام کی حالت ہی میں ہاتھ اٹھا کر 3 زاید تکبیرات کہیں پھر رکوع میں جائیں
- اگر غالب گمان ہو کہ اگر قیام کی حالت میں میں نے 3 زاید تکبیریں کہیں تو امام صاحب رکوع سے اٹھ جائیں گے تو تکبیر تحریمہ کے بعد فوراً رکوع میں چلے جائیں اور رکوع میں رکوع کی تسبیح پڑھنے کے بجائے بغیر ہاتھ اٹھائے 3 زاید تکبیریں کہیں۔

اگر رکوع میں ابھی 3 تکبیریں نہیں کہہ سکے تھے کہ امام صاحب نے رکوع سے سر اٹھالیا تو آپ بھی رکوع سے اٹھ جائیں باقی تکبیرات آپ سے ساقط ہو گئیں۔

- اس کے بعد چھوٹی ہوئی رکعت کو اس طرح پڑھیں کہ
  - پہلے ثناء، فاتحہ، قرأت کریں
  - پھر قرأت کے بعد رکوع سے پہلے 3 زاید تکبیریں کہیں

9. نہ تکبیریں ملیں نہ قیام ملا نہ رکوع ملا البتہ دوسری رکعت کا قومہ/ جلسہ/ قعدہ مل گیا

- دونوں رکعتیں مسبوق کی طرح پڑھے
- اور دونوں رکعتوں کی زاید تکبیرات اسی طرح کہے جیسے نمبر 1 میں ذکر کیا گیا ہے یعنی پہلی رکعت میں ثناء کے بعد قرأت سے پہلے اور دوسری رکعت میں قرأت کے بعد رکوع سے پہلے

10. بالکل نہیں ملی اور کہیں بھی نہ ملی تو

بہتر ہے کہ گھر جا کر دو یا چار رکعتیں پڑھ لیں البتہ چار پڑھنا افضل ہے۔

اس کے بعد خطبہ سنے، خطبہ کا سننا واجب ہے خواہ آواز آئے یا نہ آئے، عیدگاہ سے خطبہ ختم ہونے سے پہلے نہ نکلیں۔(373)

☆ دعا نماز عید کے بعد ہی کرنا بہتر ہے۔(374)

☆ جس راستے سے عیدگاہ آئے ہیں وہ راستہ بدل کر دوسرے راستے سے گھر جانا۔(375)

(4) عید کی کوتاہیاں

1) عید کی تیاریاں

ایک اور فتنہ ''عید کی تیاری'' کا ہے، جو عیدالفطر میں زیادہ اور بقرعید کے موقع پر کچھ کم برپا ہوتا ہے۔ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے بلاشبہ مسرت کا دن قرار دیا ہے اور اتنی بات بھی شریعت سے ثابت ہے کہ اس روز جو بہتر سے بہتر لباس کسی شخص کو میسر ہو وہ لباس پہنے، لیکن آج کل اس غرض کے لیے جن بے شمار فضول خرچیوں اور اسراف کے ایک سیلاب کو عیدین کے لوازم میں سمجھ لیا گیا ہے، اس کا دین و شریعت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

آج یہ بات فرض و واجب سمجھ لی گئی ہے کہ کسی شخص کے پاس مالی طور پر گنجائش ہو یا نہ ہو لیکن وہ کسی نہ کسی طرح گھر کے ہر فرد کے لیے نئے جوڑے کا اہتمام کرے۔ گھر کے ہر فرد کے لیے جوتے ٹوپی سے لے کر ہر ہر چیز نئی خریدے۔ گھر کی آرائش و زیبائش کے لیے نت نیا سامان فراہم کرے۔ دوسرے شہروں میں رہنے والے اعزہ و اقارب کو قیمتی کارڈ بھیجے اور ان تمام امور کی انجام دہی میں کسی سے پیچھے نہ رہے۔

اس کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ ایک متوسط آمدنی رکھنے والے شخص کے لیے عید اور بقرعید کی تیاری ایک مستقل مصیبت بن چکی ہے۔ اس سلسلے میں وہ اپنے گھر والوں کی فرمائشیں پوری کرنے کے لیے جب جائز ذرائع کو ناکافی سمجھتا ہے تو مختلف طریقوں سے دوسروں کی جیب کاٹ کر وہ روپیہ فراہم کرتا ہے تا کہ ان غیر متناہی خواہشات کا پیٹ بھر سکے۔ اور اس عید کی تیاری کا کم سے کم نقصان تو یہ ہے ہی کہ رمضان اور خاص طور سے آخری عشرے کی راتیں اور اسی طرح بقرعید کے پہلے عشرے کی راتیں بالخصوص بقرعید کی شب جو گوشۂ تنہائی میں اللہ تعالیٰ سے عرض و مناجات اور ذکر و فکر کی راتیں ہیں وہ سب بازاروں میں گزرتی ہیں۔

2) عید کارڈ

ہمارے معاشرے میں عیدین کے موقع پر بالخصوص میٹھی عید پر عید کارڈ بھیجنے کا بہت ہی رواج ہے۔ ہر خاص و عام پڑھا لکھا یا جاہل عید کارڈ بھیجنے کا ضرور اہتمام کرتا ہے اور ایک نہیں، متعدد کارڈ بھیجتا ہے۔ اور خوبصورت سے خوبصورت کارڈ روانہ کرتا ہے۔ عیدالفطر آنے سے ہفتوں پہلے بک اسٹالوں کا چکر لگانا شروع کرتا ہے جہاں شروع رمضان ہی سے نت نئے عید کارڈ فروخت کے لیے موجود ہوتے ہیں، جن میں اعلیٰ، متوسط ادنیٰ ہر قسم کے ہوتے ہیں۔ اعلیٰ سے اعلیٰ قیمتوں والے کارڈ بھی ہوتے ہیں۔ انہیں خریدنے اور ارسال کرنے کو کوئی گناہ سمجھتا ہے اور نہ خلاف شریعت بلکہ اظہار مسرت اور عید کی مبارک بادی کا ایک جدید اور مہذب طریقہ سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ بحالات موجودہ عید کارڈ اس قدر منکرات اور مفاسد پر مشتمل ہوتا ہے کہ جن کی موجودگی میں اس کو خریدنے اور بھیجنے سے مسلمانوں کو پرہیز کرنا چاہیے۔(376)

عید کارڈ میں چند گناہ کی باتیں یہ ہیں:

1. بہت سے عید کارڈ جانداروں کی تصاویر پر مشتمل ہوتے ہیں مثلاً کسی میں طوطا کسی میں بگلا کسی میں کوئی دوسرا خوبصورت پرندہ یا جانور بنا ہوا ہوتا ہے جبکہ جانداروں کی تصویر کھینچنا، بنانا، چھاپنا، دیکھنا اور پسند کر کے دوسرے شخص کے پاس بھیجنا سب گناہ ہی گناہ ہے۔

2. بہت سے عید کارڈ فلمی ایکٹروں اور اداکاروں کی رنگین تصاویر پر مبنی ہوتے ہیں جنہیں خاص مقبولیت حاصل ہوتی ہے، ایسے عید کارڈوں کے گناہ عظیم ہونے میں کیا شک ہے۔

3. بعض عید کارڈ ایسے بھی ہوتے ہیں جس میں عریاں یا نیم عریاں عورتوں کی رنگین تصاویر ہوتی ہیں جن کو دیکھنا، بنانا، چھاپنا سب گناہ ہی گناہ ہے، انہیں خرید کر بھیجنا اور بھی بڑا گناہ ہے۔

4. بعض عید کارڈ آیات قرآنی پر مشتمل ہوتے ہیں اور عید کارڈ وصول ہونے، دیکھنے اور پڑھنے کے بعد کوڑے کی ٹوکری میں ڈال دیا جاتا ہے یا اور کسی جگہ ڈال دیا جاتا ہے جس سے آیات الٰہی کی بے ادبی اور سخت بے حرمتی ہوتی ہے جو بلاشبہ گناہ ہے۔

5. پھر عید کارڈ بھیجنے والوں کا آپس میں اعلیٰ سے اعلیٰ عید کارڈ بھیجنے کا مقابلہ ہوتا ہے۔ ہر شخص دوسرے سے بہتر اور عمدہ عید کارڈ بھیجنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ اس کے عید کارڈ کی سب سے زیادہ تعریف اور تذکرہ ہو۔ یہ کھلی ریاکاری ہے جو گناہ عظیم ہے۔ نیز گناہ کے کام میں مسابقت اور مقابلہ اس کی سنگینی کو اور بڑھا دیتا ہے۔

6. پھر جو شخص گھٹیا عید کارڈ بھیجتا ہے تو اس کو طرح طرح کے طعنے دیے جاتے ہیں، حالانکہ اول تو کسی کو طعنہ دینا خود گناہ عظیم ہے۔ پھر ایک گناہ کی بات پر دوسرے کو طعنے دے کر مجبور کرنا یا ابھارنا اور بھی زیادہ گناہ ہے۔

7. بعض جگہ عید کارڈ بھیجنے میں ادلا بدلا کا تصور بھی کارفرما ہوتا ہے۔ آپ نے بھیجا تو دوسرا بھی بھیجے گا۔ اگر آپ نے نہ بھیجا تو دوسرا بھی نہ بھیجے گا اور گناہ میں ادلا بدلا بھی گناہ ہے اور گلہ شکوہ بھی برا ہے۔

8. بعض عید کارڈ ظاہری خرافات سے خالی ہوتے ہیں مثلاً کسی میں گلاب کے پھول ہوتے ہیں جن پر حضرات اہل بیت رضی اللہ عنہم کے نام درج ہوتے ہیں۔ بعض میں حرمین شریفین کے نقشے یا خوبصورت باغات اور سبزیاں بنی ہوتی ہیں جن میں جانداروں کی تصاویر نہیں ہوتیں۔ لیکن ایسے عید کارڈ بھی خریدنے اور بھیجنے سے بچنا چاہیے۔

9. عید کارڈ بھیجنے میں یہاں تک غلو ہو چکا ہے کہ ہزاروں بندگان خدا روزہ کی نعمت سے محروم ہیں اور صدقۃ الفطر ادا نہیں کرتے، لیکن عید کارڈ قیمتی خریدنا اور احباب کو روانہ کرنا نہیں بھولتے کہ جیسے یہ بھی کوئی فرض ہے، کس قدر غفلت اور گناہ کی بات ہے۔

10. بعض لوگ ٹیلی فون اور ایس ایم ایس کے ذریعے عید کی مبارکباد دینا ضروری تصور کرتے ہیں حالانکہ اس کا دین سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ محض ایک رسم ہے۔

اس طرح بے شمار گناہوں کے ساتھ عید کارڈوں۔ ایس ایم ایس میں ہزاروں لاکھوں روپیہ ضائع و برباد ہوتا ہے جو بلاشبہ اسراف وتبذیر میں داخل ہے اور گناہ در گناہ ہے۔ اگر اتنی رقم غرباء، فقراء اور مساکین پر خرچ کی جائے تو کتنے ہی تنگدست گھرانے خوشحال ہو جائیں، بیمار تندرست ہو جائیں روزی کے محتاج برسر روزگار ہو جائیں۔ حق تعالیٰ فہم صحیح عطا فرمائیں اور اس گناہ عظیم سے بچنے کی توفیق بخشیں۔ آمین **(377)**

3) عید کے بعد مصافحہ اور معانقہ

دو مسلمانوں کی ملاقات کے وقت مصافحہ مسنون ہے نیز کوئی شخص سفر سے آئے تو اس سے معانقہ کرنا بھی سنت سے ثابت ہے ان دونوں مواقع کے سوا سنت نہیں۔ لیکن اگر سنت سمجھے بغیر اتفاقاً کرے تو گناہ بھی نہیں، اور سنت سمجھ کر کرے تو بدعت ہے۔ ہمارے زمانے میں چونکہ فرض نمازوں کے بعد مصافحہ اور عیدین کے بعد معانقہ کو سنت سمجھا جانے لگا ہے حالانکہ یہ آنحضرت ﷺ یا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم سے ثابت نہیں اس لیے علماء نے اس کو بدعت قرار دیا ہے اور اس سے بچنے کی تاکید فرمائی ہے۔ **(378)**

4) عید کی مبارک بادی کو لازم سمجھنا

عید کی مبارک بادی تمام منکرات سے خالی ہو۔مثلاً نہ اس کو سنت سمجھا جائے اور نہ فرض اور واجب کی طرح ضروری اور نہ فرض وواجب کا سا اس کے ساتھ معاملہ کیا جائے، جو اس کا اہتمام نہ کرے اس کو برا بھلا نہ کہا جائے، نہ ٹیڑھی ترچھی نگاہوں سے دیکھا جائے اور جب ملاقات ہو تو پہلے باقاعدہ مسنون سلام کیا جائے۔اس کے بعد تَقَبَّلَ اللّٰہُ مِنَّا وَمِنْکَ یا اس کے ہم معنی کوئی دوسرا الفظ جیسے عید مبارک ہے، کہہ دیا جائے تو جائز اور دعا ہونے کی بناء پر باعث ثواب ہے۔لیکن اگر اس میں حد سے تجاوز کیا جائے مثلاً سنت سمجھا جائے یا فرض وواجب کی طرح اس کو ضروری سمجھا جائے۔ اور اس طرح اس کا جو درجہ ہے اس سے اس کو بڑھا دیا جائے تو پھر مکروہ اور ممنوع ہے۔**(379)**

5) عید کی سویاں

خاص سویوں کو عید کی سنت قرار دینا یا انہیں عید کے دن پکانے کو ایسا لازمی اور ضروری سمجھنا کہ جو شخص عید کے دن سویاں نہ پکائے، اس پر شرعی حیثیت سے نکیر کرنا جائز ہے۔البتہ جو لوگ ایسا نہ سمجھیں بلکہ محض اپنی سہولت یا پسند کے مطابق اس کو معمول بنائیں تو اس کو بدعت نہیں کہا جائے گا۔بعض قرائن اور شواہد کی بناء پر عید کی سویوں کے متعلق ہمارے یہاں کا تأثر یہ ہے کہ عام لوگ اس کو عید کی سنت یا ایسا لازمی سمجھتے ہیں کہ اس کے ترک کو قابل طعن قرار دیتے ہیں۔اس طرح یہ بھی عید کی ایک رسم بن چکی ہے۔**(380)**

6) عید اور گناہ

آج کل لوگ عید کے دن خوب اچھی طرح گناہ کرتے ہیں۔اس دن ٹی وی دیکھنا، گانے سننا تو بہت سے لوگوں نے اپنے ذمہ فرض کر رکھا ہے۔عید کی خوشی کو ٹی وی اور گانوں کے ناپاک عمل سے مٹی میں ملا دیتے ہیں کیونکہ گناہ میں کوئی خوشی نہیں۔اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والی چیز کیسے باعث خوشی بن سکتی ہے۔بہت سے لوگ عید کے کپڑے بناتے ہیں تو اس میں بھی حرام حلال کا خیال نہیں کرتے۔

مرد ٹخنوں سے نیچے کپڑے پہنتے ہیں، عورتیں باریک اور مختصر کپڑے پہنتی ہیں، اور بہت سے لوگ خوب اچھی طرح ڈاڑھی کٹا کر، انگریزی بال تراش کر نماز عید کے لیے آتے ہیں۔

جو عید سراپا اطاعت اور فرمانبرداری کا مظاہرہ کرنے کے لیے تھی اسے گناہوں سے ملوث کر دیا۔سب کو راضی کیا، رب کو ناراض کر دیا تو عید کہاں رہی۔عید تو اسلامی چیز ہے، اس دن ہر کام خصوصیت کے ساتھ اچھا اور نیک ہونا چاہیے۔اس دن گناہوں سے بچنے کا خاص اہتمام کیا جائے اور طبیعت کو آمادہ کیا جائے کہ آئندہ بھی گناہ نہ کریں گے۔مومن کی زندگی گناہوں والی زندگی نہیں ہوتی۔**(381)**

(5) شوال کے 6 روزوں کے فضائل ومسائل

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے رمضان کے روزے رکھے اور اس کے بعد چھ (نفل) روزے شوال (یعنی عید) کے مہینے میں رکھ لیے تو (پورے سال کے روزے رکھنے کا ثواب ہوگا۔اگر ہمیشہ ایسا ہی کرے گا تو) گویا اس نے ساری عمر روزے رکھے۔

تشریح: اس مبارک حدیث میں رمضان مبارک گزرنے کے بعد ماہ شوال میں چھ نفلی روزے رکھنے کی ترغیب دی گئی ہے اور اس کا عظیم ثواب بتایا گیا ہے۔ثواب دینے کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ مہربانی فرمائی ہے کہ ہر عمل کا ثواب کم از کم دس گنا مقرر فرمایا ہے۔جب کسی نے رمضان کے تیس روزے رکھے اور پھر چھ روزے اور رکھ لیے تو یہ چھتیس روزے ہو گئے۔چھتیس کو دس سے ضرب دینے سے تین سو ساٹھ ہو جاتے

ہیں۔قمری کے حساب سے ایک سال تین سو ساٹھ دن کا ہوتا ہے، لہٰذا چھتیس روزے رکھنے پر اللہ تعالیٰ کے نزدیک تین سو ساٹھ روزے شمار ہوں گے اور اس طرح پورے سال کے روزے رکھنے کا ثواب ملے گا۔ اگر ہر سال کوئی شخص ایسا ہی کرلیا کرے تو وہ ثواب کے اعتبار سے ساری عمر روزے رکھنے والا مان لیا جائے گا۔اللہ اکبر! بے انتہا رحمت اور آخرت کی کمائی کے اللہ پاک نے کیسے بیش بہا مواقع دیئے ہیں۔(382)

فائدہ: اگر رمضان کے روزے چاند کی وجہ سے انتیس ہی رہ جائیں تب بھی یہ تیس ہی شمار ہوں گے کیونکہ ہر مسلمان کی نیت ہوتی ہے کہ چاند نظر نہ آئے تو تیسواں روزہ بھی رکھے گا۔اس اعتبار سے انتیس روزے رمضان کے اور چھ عید کے بعد کل پینتیس روزے رکھنے سے بھی پورے سال کے روزے رکھنے کا ثواب ملے گا۔حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صرف رمضان اور چھ شوال کے روزے رکھنے پر اس ثواب کی خوشخبری سنائی۔ لہٰذا ہمیں یہ سوال کرنے کی ضرورت نہیں کہ ایک روزہ چاند کی وجہ سے رہ گیا تو ثواب پورے سال کا ہوگا یا نہیں۔

فائدہ: بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ ثواب اسی وقت ملے گا جب کہ عید کے بعد دوسرے دن کم از کم ایک روزہ ضرور رکھ لے۔ یہ غلط ہے۔اگر دوسری تاریخ سے روزے شروع نہ کیے اور پورے ماہ شوال میں چھ روزے رکھ لیے تب بھی یہ ثواب مل جائے گا۔(383)

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

مشق

عید

(1) عید کی حقیقت کیا ہے، مختصراً لکھیں۔

(2) عیدگاہ جانے سے پہلے کے مسنون اعمال کیا ہیں؟

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(3) نماز عید کا طریقہ بیان کریں۔

(4) عید کی کوتاہیوں، مندرجہ ذیل عنوانات کی مختصراً وضاحت کریں۔

1) عید کی تیاریاں
2) عید کارڈ
3) عید کے بعد مصافحہ اور معانقہ
4) عید کی مبارک بادی کو لازم سمجھنا
5) عید کی سویاں
6) عید اور گناہ

(5) شوال کے 6 روزوں کی فضیلت بیان کریں۔

(6) شوال کے 6 روزے کب سے کب تک رکھے جاسکتے ہیں۔

5. مسائلِ رمضان

صفحہ نمبر

(1)	مسائلِ روزہ	103-126
(2)	مسائلِ تراویح	127-135
(3)	مسائلِ اعتکاف	136-153
(4)	مسائلِ صدقۃ الفطر	154-158

(1) مسائلِ روزہ

1) روزے کی تعریف　　2) روزے کا وقت　　3) روزے کی اقسام
4) سحری وافطاری کے احکام　　5) رمضان کے روزوں کے احکام　　6) قضا روزوں کے احکام
7) واجب روزوں کے احکام　　8) مسنون، مستحب ونفل روزوں کے احکام

1) روزے کی تعریف

جب سے فجر کی نماز کا وقت شروع ہوتا ہے، اس وقت سے لے کر سورج ڈوبنے تک روزے کی نیت سے سب کچھ کھانا پینا چھوڑ دینا اور جماع نہ کرنا شریعت میں ''روزہ'' (صوم) کہلاتا ہے۔(384)

2) روزے کا وقت

شریعت میں روزہ کا وقت صبح صادق سے شروع ہوتا ہے، اس لیے جب تک صبح صادق نہ ہو، کھانا پینا وغیرہ سب کچھ جائز ہے۔(385)

3) روزے کی اقسام

روزے کی پانچ اقسام ہیں:

1 فرض روزے:(386)

1. رمضان کے ادا روزے　　2. رمضان کے قضا روزے

2 واجب روزے:(387)

1. نذر کے روزے خواہ نذر معین ہو یا غیر معین
2. نذر معین اور توڑے ہوئے نفلی روزوں کی قضا
3. کفارے کے روزے

3 مسنون روزے:(388)

1. عاشورہ کا روزہ مع نویں یا گیارہویں تاریخ کا روزہ
2. عرفہ یعنی ذوالحجہ کی نویں تاریخ کا روزہ

المیزان مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

3. ہر ماہ ایام بیض کے روزے (یعنی ہر قمری مہینہ کی تیرہ، چودہ، پندرہ تاریخ کے روزے)

4 مستحب ونفل روزے:(389)

1. شوال میں عید الفطر کے بعد چھ روزے
2. پیر اور جمعرات کا روزہ
3. ذی الحجہ کے پہلے عشرے کے آٹھ دن کے روزے
4. صوم داؤدی یعنی ایک دن بیچ میں ناغہ کرے سوائے ایام ممنوعہ کے ہمیشہ روزہ رکھنا
5. خواص (علماء کرام وغیرہ) کے لیے یوم الشک (یعنی شعبان کی 30 تاریخ جبکہ 29 کو بادل کی وجہ سے چاند نظر نہ آیا ہو) کا روزہ

5 مکروہ روزے:

1. مکروہ تحریمی (390)

(1) عید الفطر کے دن (2) عید الاضحیٰ کے دن (3) ایام تشریق کے روزے

(4) عوام کے لیے یوم الشک کا روزہ (5) کفار کی مشابہت میں کسی مخصوص دن کا روزہ رکھنا

2. مکروہ تنزیہی (391)

(1) بغیر کسی دن کے بیچ میں ناغہ کیے ہوئے ہمیشہ روزہ رکھنا۔

(2) روزہ میں وصال کرنا یعنی شب کو بھی افطار نہ کرنا۔

(3) سکوت کا روزہ رکھنا۔

4) سحری وافطاری کے احکام

مسئلہ: سحری کھانا سنت ہے، اگر چہ بھوک نہ ہو۔ کھانا نہ کھائے تو کم سے کم دو تین چھوہارے ہی کھالے یا اور کوئی چیز تھوڑی بہت کھالے اور کچھ نہ سہی تو تھوڑا سا پانی ہی پی لے۔(392)

مسئلہ: اگر کسی نے سحری نہ کھائی اٹھ کر ایک آدھ پان کھالیا، تب بھی سحری کھانے کا ثواب مل گیا۔(393)

مسئلہ: اگر رات کو سحری کھانے کے لیے آنکھ نہ کھلی، سب سوتے رہ گئے، تب بھی سحری کھائے بغیر صبح کا روزہ رکھیں۔ سحری چھوٹ جانے سے روزہ چھوڑ دینا بڑی کم ہمتی کی بات ہے اور بڑا گناہ ہے۔(394)

مسئلہ: کسی کی آنکھ دیر میں کھلی اور یہ خیال ہوا کہ ابھی رات باقی ہے۔ اس گمان میں سحری کھالی۔ پھر معلوم ہوا کہ صبح ہو جانے کے بعد سحری کھائی تھی تو روزہ نہیں ہوا، قضا روزہ رکھے اور کفارہ واجب نہیں۔ (395) لیکن پھر بھی کچھ کھائے پیئے نہیں، روزہ داروں کی طرح رہے۔ (396) اسی طرح اگر سورج ڈوبنے کے گمان سے روزہ کھول لیا، پھر سورج نکل آیا تو روزہ جاتا رہا۔ اس کی قضا کرے، کفارہ واجب نہیں۔ اور جب تک سورج نہ ڈوب جائے، کچھ کھانا پینا درست نہیں۔(397)

مسئلہ: سحری کھاتے ہوئے وقت ختم ہو جائے اور اذان شروع ہو جائے تو سحری کھانا فوراً بند کر دینا چاہیے۔ یہ خیال کرنا کہ جب تک اذان ہو رہی ہے، سحری کھا سکتے ہیں یا پیالے میں جو کچھ ہے، اس کو پورا کر سکتے ہیں، غلط ہے۔ اس سے روزہ نہیں ہوتا۔(398)

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

مسئلہ: اگر اتنی دیر ہوگئی کہ صبح ہو جانے کا شبہ پڑ گیا تو اب کچھ کھانا مکروہ ہے اور اگر ایسے وقت کچھ کھالیا یا پی لیا تو برا کیا اور گناہ ہوا۔ پھر اگر معلوم ہوا کہ اس وقت صبح ہوگئی تھی تو اس روزہ کی قضا رکھے اور کچھ نہ معلوم ہو، شبہ ہی شبہ رہ جائے تو قضا رکھنا واجب نہیں ہے۔ لیکن احتیاط کی بات یہ ہے کہ اس کی قضا رکھ لے۔**(399)**

مسئلہ: حالت جنابت میں سحری کھانا خلافِ اولیٰ ہے، مگر اس سے روزے میں کچھ خلل نہیں آتا۔**(400)**

مسئلہ: مستحب یہ ہے کہ جب سورج یقیناً ڈوب جائے تو فوراً روزہ کھول ڈالے۔ دیر کر کے روزہ کھولنا مکروہ ہے۔**(401)**

مسئلہ: بادل کے دن ذرا دیر کر کے روزہ کھولیں۔ جب خوب یقین ہو جائے کہ سورج ڈوب گیا ہوگا، تب افطار کریں اور صرف گھڑی پر کچھ اعتبار نہ کریں، جب تک کہ آپ کا دل گواہی نہ دے کیونکہ گھڑی شاید کچھ غلط ہوگئی ہو۔ بلکہ اگر کوئی اذان بھی کہہ دے لیکن ابھی وقت ہونے میں کچھ شبہ ہے، تب بھی روزہ کھولنا درست نہیں ہے۔**(402)**

مسئلہ: جب تک سورج ڈوبنے میں شبہ رہے، تب تک افطار کرنا بہتر نہیں۔**(403)**

مسئلہ: مؤذن غروب آفتاب کے بعد افطار کر کے اذان دے، افطار کی وجہ سے جماعت میں پانچ سات منٹ تاخیر کی گنجائش ہے۔**(404)**

مسئلہ: چھوہارے سے روزہ کھولنا بہتر ہے یا اور کوئی میٹھی چیز ہو اس سے کھول لیں۔ وہ بھی نہ ہو تو پانی سے افطار کریں۔ بعض لوگ نمک سے افطار کرنے میں ثواب سمجھتے ہیں، یہ غلط بات ہے۔**(405)**

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

5) رمضان کے روزوں کے احکام

(1) کن لوگوں کے لیے رمضان کا روزہ رکھنا فرض ہے؟

(2) کن شرطوں کے ساتھ روزہ صحیح ہوگا؟

(3) کن لوگوں کے لیے روزہ نہ رکھنا جائز ہے؟

(4) کن وجوہات کی وجہ سے روزہ رکھ کر توڑ دینا جائز ہے؟

(5) کن لوگوں کے لیے روزہ داروں کی مشابہت اختیار کرنا واجب ہے؟

(6) کن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

(1) کن لوگوں کے لیے رمضان کا روزہ رکھنا فرض ہے

ان لوگوں کے لیے رمضان کا روزہ رکھنا فرض ہے۔
جو مسلمان ہو، عاقل، بالغ، تندرست، مقیم ہو، مسافر نہ ہو، نیز عورت جو حیض و نفاس سے پاک ہو۔ (406)

(2) کن شرطوں کے ساتھ روزہ صحیح ہوگا

ان شرطوں کے ساتھ روزہ صحیح ہوگا
1) عورت حیض و نفاس کی حالت میں نہ ہو
2) روزہ مفسدات (کھانا، پینا، ازدواجی تعلق) سے خالی ہو
3) روزے کی نیت کی ہو (407)

● نیت کسے کہتے ہیں

مسئلہ: زبان سے نیت کرنا اور کچھ کہنا ضروری نہیں بلکہ جب دل میں یہ دھیان ہے کہ آج میرا روزہ ہے اور دن بھر کچھ کھایا نہ پیا، نہ جماع کیا تو روزہ ہوگیا۔ اور اگر کوئی زبان سے بھی یہ کہہ دے کہ یا اللہ، میں کل روزہ رکھوں گا یا عربی میں یہ کہہ دے "بِصَوْمِ غَدٍ نَوَیْتُ" تو بھی صحیح ہے۔ (408)

● رمضان کے روزے کی نیت کب سے کب تک کی جاسکتی ہے؟

رمضان کے روزے کی رات سے نیت کرنا ضروری نہیں، ٹھیک دوپہر سے ایک گھنٹے پہلے پہلے بھی رمضان کے روزے کی نیت کر لینا درست ہے۔ (409)

پہچان کا طریقہ: صبح صادق اور غروب کا وقت نوٹ کریں، ان کے درمیانی گھنٹوں کو شمار کریں، ان کا نصف کرلیں۔ پہلے نصف کے

اندر اندر روزے کی نیت کرنا درست ہے۔(410)

اصول: کن روزوں میں رات سے نیت کرنا ضروری ہے کن میں نہیں؟

کفارات، قضا، نذر غیر معین (جن کا وقت مقرر نہیں ہوتا) کے روزوں میں رات ہی سے نیت کرنا ضروری ہے۔ رمضان، نذر معین اور نفلی روزوں (جن کا وقت مقرر ہے) میں صبح بھی نیت کی جاسکتی ہے۔(411)

- **کس کس نیت سے رمضان کا روزہ ادا ہو جاتا ہے؟**

رمضان کے مہینے میں کسی بھی روزے (نفلی، قضا، نذر) کی نیت کی جائے تو رمضان ہی کا روزہ ہوگا، کوئی اور روزہ صحیح نہ ہوگا۔(412)

اصول: کون سے روزے مطلق نیت سے ادا ہو جاتے ہیں کن میں تعیین ضروری ہے؟

رمضان کے ادا روزے، نفلی روزے ایسے ہی نذر معین کے روزوں (یعنی جن کے ایام مخصوص ہیں) میں مطلق نیت (کہ آج میرا روزہ ہے) کافی ہے۔ نیت کرتے وقت روزے کی تعیین کہ فلاں روزہ ہے ضروری نہیں، البتہ رمضان کے قضا روزے وہ نفلی روزے جو رکھنے کے بعد توڑ دیے تھے۔ ان کی قضا، تمام کفارات کے روزے، نذر مطلق کے روزے (جن کے ایام مخصوص نہیں) یہ روزے مطلق نیت سے ادا نہیں ہوں گے۔ ان کے لیے مخصوص نیت (کہ نذر کا روزہ رکھ رہا ہوں) ضروری ہے۔ (413)

خلاصہ: یہ کہ جن روزوں کے ایام مخصوص ہیں ان میں نہ رات سے نیت کرنا (تبییت) ضروری ہے اور نہ ہی اس خاص روزے کی نیت کرنا (تعیین) ضروری ہے۔ اور جن روزوں کیا یام مخصوص نہیں ان میں رات سے نیت کرنا (تبییت) بھی ضروری ہے۔ اور اس خاص روزے کی نیت کرنا (تعیین) بھی ضروری ہے۔

(3) کن لوگوں کے لیے روزہ نہ رکھنا جائز ہے

ان لوگوں کے لیے روزہ نہ رکھنا جائز ہے

- **مریض:** جسے روزے کی وجہ سے بیماری بڑھ جانے / دیر سے اچھا ہونے یا تندرست کو بیمار ہو جانے کا غالب گمان ہو، مسلمان دیندار ڈاکٹر کے کہنے سے یا اپنے ذاتی تجربے کی وجہ سے۔(414)
- **مسافر:** 1) ایسا مسافر ہو جو سفر شرعی (48 میل 77.24 کلومیٹر) کی نیت رکھتا ہو

2) صبح صادق سے پہلے سفر شروع کر کے ایسی جگہ (شہر کے مضافات سے باہر) پہنچ چکا ہو جہاں نماز قصر کی جاسکتی ہے۔

3) اس سفر میں اقامت (15 روز یا اس سے زیادہ ٹھہرنے) کی نیت نہ کی ہو۔(415)

- **حاملہ / (Pregnant) دودھ پلانے والی:** جسے روزہ رکھنے کی صورت میں اپنی یا اپنے بچے کی جان کا / بیمار ہونے کا / بیماری میں اضافے کا / تاخیر سے اچھا ہونے کا غالب گمان ہو۔ لیکن اگر شوہر مالدار ہے کہ کوئی دودھ پلانے والی رکھ کر دودھ پلوا سکتا ہے، تو دودھ پلانے کی وجہ سے ماں کو روزہ چھوڑ دینا درست نہیں ہے۔ البتہ اگر وہ ایسا بچہ ہے کہ سوائے اپنی ماں کے کسی اور کا دودھ نہیں پیتا تو ایسے وقت ماں کا روزہ نہ رکھنا درست ہے۔(416)
- **انتہائی بوڑھا / مایوس مریض:** جن میں نہ فی الحال روزہ رکھنے کی طاقت ہو نہ آئندہ کسی بھی موسم میں امید ہو کہ روزہ رکھ سکیں گے۔ ہر روزے کے بدلے فدیہ دیں۔(417)

فدیہ کے احکام

کس کو دیں؟ مستحق (جن کو زکو یا صدقہ فطر دیا جاسکتا ہے) کو دیں۔**(418)**

کتنا دیں؟ صدقہ فطر کے برابر (پونے دوکلو گندم) غلہ یا رقم (جس دن فدیہ دے رہا ہے اس دن کی) دیں یا ایک مسکین کو صبح وشام پیٹ بھر کر کھانا کھلا دیں۔ایک مسکین کو ایک فدیہ سے کم نہ دیں، ہاں ایک فدیہ سے زیادہ دینا چاہے تو دے سکتے ہیں۔**(419)**

کب دیں؟ رمضان شروع ہونے سے پہلے فدیہ دینا درست نہیں۔البتہ رمضان شروع ہونے کے بعد آئندہ کئی ایام کا فدیہ اکٹھا بھی دے سکتے ہیں۔**(420)**

جو نہ دے سکتا ہو: جو شخص روزہ بھی نہ رکھ سکتا ہو اور اس کے پاس فدیہ ادا کرنے کے لیے بھی کچھ نہ ہو، وہ صرف استغفار کرے اور نیت رکھے کہ جب بھی اس کو گنجائش میسر آئے گی وہ روزوں کا فدیہ ادا کرے گا۔**(421)**

جس نے زندگی میں نہیں دیا:

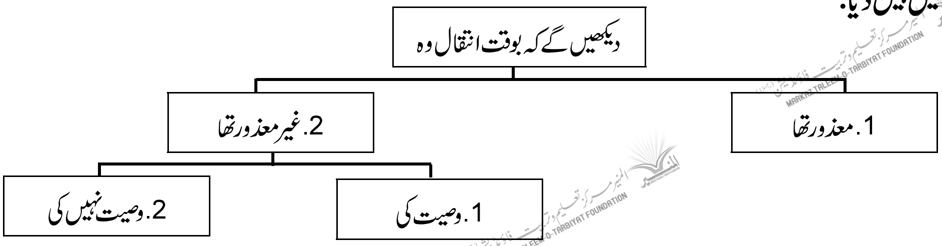

1.معذور تھا: اگر کوئی معذور اپنے عذر کی حالت میں مرجائے تو اس پر ان روزوں کے فدیہ کی وصیت کرنا واجب نہیں ہے، جو اس کے عذر کی وجہ سے فوت ہوئے ہیں۔اور نہ اس کے وارثوں پر یہ واجب ہوگا کہ وہ فدیہ ادا کریں، خواہ عذر بیماری کا ہو یا سفر کا یا اور کوئی شرعی عذر ہو۔**(422)**

2.غیر معذور تھا: یعنی اس حال میں انتقال کرے کہ اس کا عذر ختم ہو چکا تھا اور وہ قضا روزہ رکھ سکتا تھا مگر اس نے قضا روزے نہیں رکھے۔

2.1 وصیت کی: کسی کے ذمے کئی روزے قضا تھے اور مرتے وقت وصیت کر گیا کہ میرے روزوں کے بدلے فدیہ دیدینا تو اس کے مال میں سے اس کا ولی یہ فدیہ دیدے اور کفن دفن کر کے جتنا مال بچے اس کی تہائی میں سے اگر سب فدیہ نکل آئے تو دینا واجب ہے، اگر سب فدیہ نہ نکلے تو جس قدر نکلے اتنا نکالنا ضروری ہے باقی میں بالغ ورثا کو اختیار ہے نکالنا چاہے تو نکال سکتے ہیں۔**(423)**

2.2 وصیت نہیں کی: اگر اس شخص نے فدیہ ادا کرنے کی وصیت نہیں کی تھی تو پھر ورثا پر فدیہ ادا کرنا واجب نہیں ہے۔البتہ اگر سب ورثا بالغ ہوں اور وہ اپنی رضامندی سے فدیہ ادا کرنا چاہیں یا کوئی ایک بالغ وارث اپنے ہی حصے سے ادا کرنا چاہے تو وہ فدیہ ادا کر سکتا ہے۔اور امید ہے کہ اللہ جل شانہ قبول فرمالیں گے اور آخرت کے مواخذہ سے نجات مل جائے گی۔**(424)**

(4) کن وجوہات کی وجہ سے روزہ رکھ کر توڑ دینا جائز ہے۔

ان وجوہات کی وجہ سے روزہ رکھ کر توڑ دینا جائز ہے۔

مرض: جس میں روزہ نہ توڑنے کی صورت میں موت/ بیماری بڑھ جانے/ دیر سے اچھا ہونے کا غالب گمان ہو، مسلمان دیندار ڈاکٹر کے کہنے کی وجہ سے یا اپنے ذاتی تجربے کی وجہ سے، جیسے: دمے کا مریض، حاملہ (Pregnant)، دودھ پلانے والی عورت۔**(425)**

شدید بھوک/ پیاس: جس میں روزہ نہ توڑنے کی صورت میں موت/عقل میں فتور آنے کا غالب گمان ہو۔ **(426)**

مسئلہ: کام کی وجہ سے روزہ چھوڑنے کی اجازت نہیں، اولاتو چھٹی لینے کی کوشش کرے اگر چھٹی نہیں ملتی اور کام کیے بغیر گزارہ نہیں ہوتا تو روزہ رکھ لے جب روزے میں حالت مخدوش ہوجائے تو روزہ توڑ دے۔ **(427)**

(5) کن لوگوں کے لیے روزہ داروں کی مشابہت اختیار کرنا واجب ہے۔

ان لوگوں پر روزہ داروں کی مشابہت اختیار کرنا واجب ہے۔

1) مسافر پر جو دن میں مقیم ہوجائے
2) حیض ونفاس والی عورت پر جو دن میں پاک ہوجائے
3) مجنون پر جسے دن میں افاقہ ہوجائے
4) بچے پر جو دن میں بالغ ہوجائے
5) کافر پر جو دن میں اسلام لے آئے
6) مریض پر جو دن میں تندرست ہوجائے
7) جبر واکراہ کی وجہ سے روزہ توڑنے والے پر جبکہ دن میں جبر واکراہ ختم ہوجائے۔ **(428)**

اصول: جو شخص دن کے آخری حصے میں ایسی حالت میں ہوجائے کہ اگر وہ اس حالت میں دن کے ابتدائی حصے (صبح صادق سے پہلے) میں ہوتا تو اس پر روزہ لازم ہوتا۔ تو ایسے شخص پر روزہ داروں کی مشابہت اختیار کرنا (کھانے، پینے، جماع سے رکنا) واجب ہے۔ **(429)**

8) اس شخص پر جو جان بوجھ کر روزہ توڑ دے
9) غلطی سے روزہ توڑ دے
10) رمضان ہونے یا نہ ہونے میں شک کی وجہ سے یوم الشک میں روزہ توڑ دے پھر ظاہر ہو کہ یہ رمضان کا دن ہے۔

اصول: ہر وہ شخص جس پر روزہ سبب وجوب (رمضان) اور اہلیت (مسلمان، عاقل، بالغ، تندرست، مقیم، حیض ونفاس سے پاک ہونا) کے پائے جانے کی وجہ سے واجب ہو، پھر روزے کو پورا کرنا ممکن نہ ہو تو ایسے شخص پر بھی روزہ داروں کی مشابہت اختیار کرنا (کھانے، پینے، جماع سے رکنا) واجب ہے۔ **(430)**

(6) کن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

ان چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

(1) کھانے سے
(2) پینے سے
(3) ازدواجی تعلق (صحبت) سے **(431)**

❑ کھانے پینے سے روزتوڑ دینے کی صورت میں قضا کفارہ وغیرہ کے اصول

نمبرشمار	غور کریں	قضاء+ کفارہ	صرف قضاء
1	روزہ نہیں رکھا یا رکھ کر توڑا	روزہ رکھنے کے بعد توڑا ہو (432)	خواہ روزہ رکھنے کے بعد توڑا ہو یا فرض واجب روزہ نہ رکھا ہو (433)
2	کس نے توڑا	تندرست اور مقیم نے توڑا ہو (435)	مرض یا مسافر نے توڑا ہو یا کوئی بھی توڑے (436)
3	کونسا توڑا	1) رمضان کا (437) 2) ادا روزہ ہو (438) 3) جس کی نیت صبح صادق سے پہلے کی ہو ((439)	1) رمضان کا قضا روزہ ہو 2) رمضان کا ادا روزہ ہو، جس کی نیت صبح صادق کے بعد کی ہو 3) یا غیر رمضان کا روزہ ہو (440)
4	کیوں توڑا	بغیر عذر شرعی کے (441) جان بوجھ کر توڑا ہو (442) یا کسی بے بنیاد شبہ کی وجہ سے توڑا ہو (443)، جیسے: کسی نے سرمہ لگایا یا خون نکلوایا یا تیل ڈالا یا جھوٹ بولا اور یہ سمجھا کہ روزہ ٹوٹ گیا پھر قصداً کھالیا	خطا سے یا کسی کی زبردستی سے (اکراہ) سے توڑا ہو (444) یا کسی معتبر شبہ اور دلیل کی وجہ سے توڑا ہو، جیسے: وضو میں کلی کرتے ہوئے حلق میں پانی چلا گیا روزہ یاد تھا، کسی نے بھولے سے کھایا پیا یا بے اختیار قے ہوئی یا احتلام ہوگیا یا انزال ہوگیا اور سمجھا کہ میرا روزہ ٹوٹ گیا اس گمان پر قصداً کھایا پیا اور اسے مسئلہ معلوم نہ ہو (445)
5	کیا کھایا، پیا، کیا استعمال کیا	ایسی چیز کھائی ہو جو غذا ہو (جس کو عام طور سے کھایا جاتا ہے) یا دوا ہو (جس سے بدن کی اصلاح ہو) یا اس میں مزہ ہو، جیسے: اس شخص کا حقہ یا سگریٹ پینا جو اس کا عادی ہو، بیوی کا تھوک نگلنا، بزرگ کا تھوک نگلنا، عادت کی وجہ سے مٹی کھانا (447)	ایسی چیز ہو جس سے بچنا ممکن ہو باقی وہ جو بھی ہو۔ غذا ہونا، دوا ہونا، اس میں مزہ ہونا یہ شرط نہیں، جیسے: بہت زیادہ آنسو یا پسینے کو نگل لینا، پتھر، لکڑی، مٹی، کنکر، لوہے کا ٹکڑا کھانا، انڈا چھلکے سمیت نگلنا، نہیلر استعمال کرنا، لفافے کا گوند چاٹ کر تھوک نگل لینا، پان کے اجزا نگل لینا، مکھی گرد وغبار کو قصداً حلق کے اندر لینا، تھوڑی سی آئی ہوئی قے کو نگل لینا، لوبان وغیرہ کی دھونی لینا، کلی کرتے وقت حلق میں پانی کا چلا جانا، وکس کا بھپارا لینا، منہ سے نکلنے والے خون کو تھوک کے ساتھ نگل لینا، جبکہ خون تھوک پر غالب ہو۔ (448)

صرف مکروہ	مباح
1) روزہ میں ایسا عمل کرنا جس سے روزہ ٹوٹنے کا اندیشہ ہو یا روزہ نہ رکھنے کی تہمت کا خطرہ ہو، جیسے بلا عذر چکھنا، ناک میں پانی ڈالنے میں، استنجا میں مبالغہ کرنا، مشتبہ وقت میں سحری، افطاری کرنا 2) روزہ میں ایسا عمل کرنا جس سے ایسی کمزوری ہوجائے کہ روزہ توڑنا پڑ جائے، جیسے: بعض حضرات کیلئے پچھنا لگوانا، محنت و مشقت والا کام کرنا۔ 3) گناہوں سے روزہ مکروہ ہوجاتا ہے، جیسے: کسی کی غیبت کرنا لڑنا جھگڑنا۔ **(434)**	
	بھول کر توڑا ہو۔ **(446)** **مسئلہ:** صحتمند بھول کر کھائے تو یاد دلانا واجب ہے۔
	ایسی چیز ہو جس سے بچنا ممکن نہ ہو، جیسے گرد و غبار، دھواں، خوشبو، مکھی یا قے کا بلا قصد منہ میں چلا جانا، تھوک نگلنا۔ **(449)**

المیزان مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

نمبرشمار	غور کریں	قضاء+ کفارہ	صرف قضاء
6	کہاں سے کھایا پیا، استعمال کیا	منہ سے کھایا ہو **(450)**	مَنْفَذْ سے ہو پھر وہ مَنْفَذْ جو بھی ہو، منہ ہو، ناک ہو، مقعد (جبکہ مقام حقنہ (4/5 انگل) تک پہنچ جائے) ہو، اندامِ نہانی ہو مَنْفَذْ قدرتی ہو غیر قدرتی ہو، جیسے پیٹ یا دماغ کا آپریشن کر کے کوئی دوا لگانا یا مصنوعی عضو داخل کرنا **(451)**
7	وہ چیز کہاں پہنچی؟ جوف میں یا کہیں اور، استقرار رہوا یا نہیں؟	وہ چیز جوف میں پہنچی ہو اور استقرار ہوا ہو، جیسے سگریٹ کے عادی کے لیے سگریٹ نوشی کرنا۔**(453)**	وہ چیز جوف (معدہ/حلق/ دماغ) میں پہنچی ہو اور جوف میں پہنچ کر استقرار ہوا ہو، جیسے انیمہ کرانا، انہلر استعمال کرنا، دانتوں پر لگی ہوئی دوائی کا حلق کے اندر چلے جانا، پیٹ یا دماغ کے زخم میں دوا لگانا پھر اس کا پیٹ یا دماغ کے اندر پہنچ جانا، روزے کی حالت میں رنگیں دھاگہ منہ میں لے کر بٹنا، تھوک میں اس کا رنگ آنے پر اس تھوک کو نگل لینا، عورت کی شرمگاہ (vagina) میں تر انگلی یا ویزلین یا کوئی دوا لگا کر آلات مثلا (Dilators) داخل کرنا، اندرون معائنے کے مختلف آلات مثلا برانکوسکوپ اور کیٹسر واسکوپ وغیرہ، تیل چکناہٹ لگا کر داخل کرنا۔**(454)**
8	کسی چیز کا جسم سے اخراج کیا		اس کی صرف ایک صورت ہے، جان بوجھ کر منہ بھر کر قے کرنا۔ **(457)**
9	توڑنے کے بعد کوئی قدرتی عذر (حیض، نفاس، مرض) پیش آیا یا نہیں آیا	قدرتی عذر پیش نہیں آیا۔**(458)**	قدرتی عذر (حیض، نفاس، مرض) پیش آیا۔**(459)**

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

صرف مکروہ	مباح
	غیر مَنْفَذْ سے ہو، جیسیا آنکھ، مرد کا عضوتناسل، اور بعض علماء اور جدید تحقیق کے مطابق کان، ایسا آپریشن جو دماغ اور پیٹ کے علاوہ جسم کے دوسرے حصے میں ہو، اس میں کوئی چیز داخل کرنا، مسام سے ہو جیسے غسل کرنا، سر میں تیل لگانا، انجکشن یا ڈرپ، انسولین لگانا **(452)**
	جو چیز جوف میں نہ پہنچے، جیسے خوشبو سونگنا، عورت کی شرمگاہ (Vagina) میں خشک انگلی یا آلات وغیرہ داخل کرنا۔ بواسیر کے مسے خشک کر کے اندر داخل کرنا **(455)** یا جوف میں پہنچنے کے بعد استقرار نہ ہو، جیسے انگور یا کوئی چیز دھاگہ سے باندھ کر اندر ڈالی پھر فورا نکال لی۔ **(456)**

النیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن
MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

جماع سے روزہ توڑ دینے کی صورت میں قضا و کفارہ وغیرہ کے اصول

نمبر شمار	غور کریں	قضاء+ کفارہ	صرف قضاء
1	کس سے جماع کیا، وہ قابل شہوت/ قابل جماع ہے یا نہیں؟	قابل شہوت/ قابل جماع سے جماع کیا، جیسے زندہ عورت (460)	جماع ہونا (شرمگاہ داخل کرنا) شرط ہے خواہ قابل شہوت ہو یا نہ ہو، انزال ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔ جیسے: مردہ سے، جانور سے، بہت چھوٹی بچی سے جماع کیا۔ (461)
2	کیسے جماع کیا یعنی عضوتناسل عورت کی شرمگاہ (vagina) میں داخل ہوا یا نہیں	عضو تناسل کا ہیڈ (حشفہ) شرمگاہ (آگے پیچھے) میں داخل ہوجائے اگرچہ کپڑے کے ساتھ ہو بشرطیکہ حرارت محسوس ہو انزال ہوا ہو یا نہ ہوا ہو (462)	عضوتناسل (Penis) کا شرمگاہ میں داخل ہونا شرط نہیں (ہاں اس سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے) بغیر دخول کے انزال (Discharge) سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے (463)، بشرطیکہ 1) انزال (Discharge) ہو (2) شہوت سے ہو (464) (3) بالمباشر (کسی انسان سے مس ہوکر) ہو، جیسے: ہینڈ پریکٹس، عورتوں کے آپس میں لطف اندوز ہونے، کسی عورت کے بوسہ دینے یا چھونے سے انزال ہوجائے۔ (465) نوٹ: مذکورہ بالا اصول سے پتہ چلا کہ اگر مذکورہ باتوں میں سے کوئی ایک بات بھی نہ پائی جائے تو نہ روزہ ٹوٹے گا نہ قضاء لازم ہوگی۔ جیسے 1) انزال بلا شہوت ہو جیسے کوئی بھاری بوجھ اٹھائے اور انزال ہوجائے۔ 2) شہوت بلا انزال ہو جیسے بیوی سے بوس و کنار کرنا جس میں انزال نہ ہو۔ 3) انزال شہوت کے ساتھ ہو لیکن بلا مباشر ہو جیسے احتلام کی صورت میں ہوتا ہے یا میتۃ بھیمہ کو چھونے سے جو انزال ہوتا ہے۔

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

❑ کفارے کے احکام

- **کفارہ کیا ہے؟**

(1) لگا تار دو مہینے کے روزے، اگر درمیانی تاریخ سے شروع کیے ہوں تو 60 دن، درمیان میں اگر حیض آجائے تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔**(466)**

(2) جو نہ فی الحال 60 روزے رکھ سکتا ہوں اور نہ آئندہ کسی موسم میں امید ہو کہ رکھ سکے گا۔تو 60 مسکینوں کو 60 دن تک (لگا تار ہونا شرط نہیں) صبح وشام پیٹ بھر کر کھانا کھلائے یا صدقہ فطر کے برابر (پونے دو کلو گندم) غلہ/ رقم دے۔**(467)**

- **کس کو دیں؟**

مستحق (جن کو زکوۃ دی جا سکتی ہے) کو دیں چاہے چھوٹے ہوں یا بڑے، البتہ اگر کھانا کھلا رہے ہوں تو بالغ یا قریب البلوغ ہوں بچے نہ ہوں۔ **(468)**

- **کتنا دیں؟**

اگر کھانا کھلا رہے ہیں تو دو وقت کا ہو(چاہے ایک ہی دن میں صبح وشام کھلا دیں، چاہے دو دن صبح کے وقت یا دو دن شام کے وقت یا عشا اور سحر کے وقت کھلا دیں) اور پیٹ بھر کر ہو۔اگر غلہ/ رقم دے رہے ہیں تو ایک مستحق کو نہ صدقہ فطر (پونے دو کلو گندم) سے کم دینا صحیح ہے۔اور نہ ایک دن میں ایک صدقہ فطر سے زیادہ دینا صحیح ہے۔**(469)**

- **کئی کفارے ہوں تو کب تداخل ہوگا؟ کب نہیں؟**

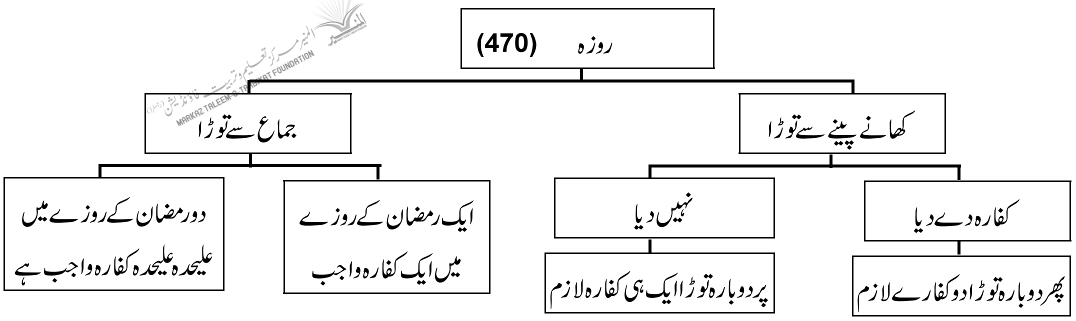

6) قضاء روزوں کے احکام

قضاء روزے کب رکھنے چاہیے؟

● رمضان کے جو روزے کسی وجہ سے قضا ہو جائیں تو رمضان کے بعد جتنی جلدی ہو سکے ان کی قضا رکھ لیں دیر نہ کریں بلا عذر تاخیر کرنا مناسب نہیں، قضا رکھنے کی قدرت ہونے کے باوجود قضا رکھنے میں تاخیر کی اور موت آ گئی تو گناہ گار ہو گا۔ **(471)**

● لگاتار رکھنا ضروری نہیں، رکھنا چاہیے تو رکھ سکتے ہیں ۔ **(472)**

● قضا روزے رکھتے ہوئے اگر درمیان میں رمضان آ جائے تو اب رمضان کے روزے رکھیں پھر بقیہ قضا رمضان کے بعد رکھیں البتہ بلا وجہ قضا میں اتنی تاخیر کرنا بری بات ہے۔ **(473)**

● روزے کی قضا میں دن تاریخ مقرر کر کے قضا کی نیت کرنا ضروری نہیں۔ بلکہ جتنے روزے قضا ہوں اتنے ہی روزے رکھ لینے چاہئیں۔ البتہ دو رمضان کے کچھ کچھ روزے قضا ہو گئے ہوں تو دونوں سال کے روزوں کی قضا رکھنے میں سال کا مقرر کرنا ضروری ہے یعنی اس طرح نیت کرے کہ فلاں سال کے روزوں کی قضا رکھتا ہوں ۔(اس تعیین میں دو قول ہیں مندرجہ بالا قول احتیاط پر مبنی ہے)اگر کسی نے بغیر تعیین سال کے بہت سے روزے رکھ لیے تو ضرورت کی بنا پر دوسرے قول (یعنی یہ کہ سال کی تعیین واجب نہیں) پر بھی عمل کرنے کی گنجائش ہے۔ **(474)**

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

7)واجب روزوں کے احکام

نذر کے روزے کا بیان

جب کوئی روزے کی نذر مانے تو اس کا پورا کرنا واجب ہے۔ اگر پورا نہ کرے گا تو گناہگار ہوگا۔ نذر دو طرح کی ہے۔ (475)

نذر کی قسمیں اور ان کا حکم

1. نذر معین: وہ یہ ہے کہ دن اور تاریخ مقرر کر کے نذر مانی کہ یا اللہ، اگر آج فلاں کام ہو جائے تو کل ہی تیرا روزہ رکھوں گا یا یوں کہا کہ یا اللہ اگر میری فلاں مراد پوری ہو جائے تو پرسوں جمعہ کے دن روزہ رکھوں گا۔ (476)

نذر معین کی نیت

مسئلہ: نذر معین میں اگر رات سے روزہ کی نیت کی تو بھی درست ہے اور اگر رات سے روزہ کی نیت نہ کی تو دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے پہلے نیت کر لیں۔ یہ بھی درست ہے۔ نذر ادا ہو جائے گی۔ (477)

مسئلہ: جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی نذر مانی اور جب جمعہ آیا تو بس اتنی نیت کر لی کہ آج میرا روزہ ہے۔ یہ مقرر نہیں کیا کہ یہ نذر کا روزہ ہے یا یہ کہ نفل کی نیت کر لی، تب بھی نذر کا روزہ ادا ہو گیا۔ البتہ اس جمعہ کو اگر قضا روزہ رکھ لیا اور نذر کا روزہ رکھنا یاد نہ رہا یا یاد تو تھا مگر قصداً قضا کا روزہ رکھا تو نذر کا روزہ ادا نہ ہوگا بلکہ قضا کا روزہ ہو جائے گا۔ نذر کا روزہ پھر رکھیں۔ (478)

نذر غیر معین کی نیت

2. نذر غیر معین: وہ یہ ہے کہ دن تاریخ مقرر کر کے نذر نہیں مانی بس اتنا ہی کہہ دیا کہ یا اللہ! اگر میرا فلاں کام ہو جائے تو ایک روزہ رکھوں گا یا کسی کام کا نام نہیں لیا ویسے ہی کہہ دیا کہ پانچ روزے رکھوں گا۔ نذر غیر معین میں رات سے نیت کرنا شرط ہے۔ اگر صبح ہو جانے کے بعد نیت کی تو نذر کا روزہ نہیں ہوا بلکہ وہ روزہ نفل ہو گیا۔ (479)

مسئلہ: کسی نے نذر مانی کہ ایک مہینے کے روزے رکھوں گا۔ اگر کہا، روزے متواتر رکھوں گا یا متواتر رکھنے کی نیت کی تو متواتر رکھنے ہوں گے۔ اور اگر نہ زبان سے کہا اور نہ نیت کی تو جس طرح چاہے رکھیں، چاہے متواتر یا کبھی چھوڑ کر کیونکہ اس صورت میں مہینہ سے مراد مطلق تیس دن ہیں اور اگر کسی خاص مہینے کی نذر کی اور کہا میں رجب کے مہینے کے روزے رکھوں گا تو ایک مہینے کے روزے متواتر ہی رکھنے ہوں گے۔ (480)

8) مسنون، مستحب و نفل روزوں کے احکام

نفل روزے کی نیت

مسئلہ: نفل روزے کی نیت اگر اس طرح کی کہ میں نفل کا روزہ رکھتا ہوں تو بھی صحیح ہے اور اگر فقط اتنی نیت کی کہ میں روزہ رکھتا ہوں، تب بھی صحیح ہے۔(481)

مسئلہ: دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے (نصف النہار شرعی سے پہلے پہلے) تک نفل روزہ کی نیت کر لینا درست ہے۔ اگر دس بجے تک مثلاً روزہ رکھنے کا ارادہ نہ تھا لیکن ابھی تک کچھ کھایا پیا نہیں پھر جی میں آ گیا اور روزہ رکھ لیا تو بھی درست ہے۔(482)

مسئلہ: نفلی روزہ قضا روزہ کی نیت سے رکھا اور اس کی نیت رات سے کر لی تھی تو وہ قضاء روزہ شمار ہوگا نفلی روزہ شمار نہ ہوگا۔(483)

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

مشق: روزے کی اقسام

نمبر شمار		فرض	واجب	مسنون	مستحب/نفل	مکروہ
(1)	عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن اور ایام تشریق کے روزے رکھنا	☐	☐	☐	☐	☐
(2)	شوال میں عیدالفطر کے بعد چھے روزے ــــــــــ	☐	☐	☐	☐	☐
(3)	تنہا عاشورہ کا روزہ اور ستائیس رجب کا روزہ ــــــــــ	☐	☐	☐	☐	☐
(4)	ہر ماہ ایام بیض کے روزے ــــــــــ	☐	☐	☐	☐	☐
(5)	نذر معین اور توڑے ہوئے نفلی روزوں کی قضا ــــــــــ	☐	☐	☐	☐	☐
(6)	نذر کے روزے خواہ نذر معین ہو یا غیر معین ــــــــــ	☐	☐	☐	☐	☐
(7)	رمضان کے ادا اور قضا روزے ــــــــــ	☐	☐	☐	☐	☐
(8)	کفارے کے روزے ــــــــــ	☐	☐	☐	☐	☐
(9)	عاشورہ کا روزہ بمع نویں یا گیارہویں تاریخ کا روزہ ــــــــــ	☐	☐	☐	☐	☐

مشق: سحری و افطاری کے احکام

نمبر شمار		صحیح	غلط
(1)	شرع میں روزہ کا وقت صبح صادق سے شروع ہوتا ہے، اس لیے جب تک صبح صادق نہ ہو کھانا پینا وغیرہ سب کچھ جائز ہے	☐	☐
(2)	سحری کھانا واجب ہے اگرچہ بھوک نہ ہو۔ کھانا نہ کھائے تو کم سے کم دو تین چھوہارے ہی کھالے اور کوئی چیز تھوڑی بہت کھالے اور کچھ نہ سہی تو تھوڑا سا پانی ہی پی لے ــــــــــ	☐	☐
(3)	اگر کسی نے سحری نہ کھائی اور اٹھ کے ایک آدھ پان کھالیا، تب بھی سحری کھانے کا ثواب مل گیا ــــــــــ	☐	☐
(4)	سحری جہاں تک ہوسکے، دیر کر کے کھانا بہتر ہے۔ لیکن اتنی دیر نہ کرے کہ صبح ہونے لگے اور روزے میں شبہ پڑ جائے۔	☐	☐
(5)	اگر رات کو سحری کھانے کے لیے آنکھ نہ کھلے تو سحری کھائے بغیر روزہ نہیں رکھنا چاہیے اور روزہ چھوڑ دینا چاہیے۔	☐	☐
(6)	سحری کھاتے ہوئے وقت ختم ہوجائے اور اذان شروع ہوجائے تو سحری کھانا فوراً بند کردینا چاہئے ــــــــــ	☐	☐
(7)	جب تک اذان ہورہی ہو، سحری کھاسکتے ہیں یا پیالے میں جو کچھ ہے، اس کو پورا کرسکتے ہیں ــــــــــ	☐	☐
(8)	روزہ افطار کرنے کے لیے سورج ڈوبنے کا یقین کرلینا چاہیے اور اگر کوئی اذان بھی کہہ دے، لیکن ابھی وقت ہونے میں کچھ شبہ ہو، تب بھی روزہ کھولنا درست نہیں ہے ــــــــــ	☐	☐

مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

مشق: نیت سے متعلق

نمبر شمار		صحیح	غلط
(1)	روزہ رکھنے کے لیے زبان سے نیت کرنا اور کچھ کہنا ضروری ہے۔ ———————	❑	❑
(2)	جب دل میں یہ دھیان ہو کہ آج میرا روزہ ہے اور دن بھر کچھ کھایا نہ پیا نہ جماع کیا تو روزہ ہو گیا ———	❑	❑
(3)	اگر کچھ کھایا نہ ہو تو دن کو ٹھیک دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے رمضان کے روزے کی نیت کر لینا درست نہیں———	❑	❑
(4)	رات کو روزہ رکھنے کا ارادہ نہ تھا پھر دن چڑھے روزہ کی نیت کر لی، تب بھی روزہ ہو گیا ———————	❑	❑
(5)	رمضان کے مہینے میں جب کسی بھی روزے کی نیت کی جائے گی تو رمضان ہی کا روزہ ہو گا کوئی اور روزہ صحیح نہ ہوگا——	❑	❑

مشق: ان لوگوں کے لیے روزہ نہ رکھنا جائز ہے

نمبر شمار		صحیح	غلط
(1)	اگر ایسا بیمار ہے کہ روزہ نقصان کرتا ہے اور ڈر یہ ہے کہ اگر روزہ رکھا تو بیماری بڑھ جائے گی یا دیر میں اچھا ہو گا یا جان جاتی رہے گی تو روزہ نہ رکھے ———————	❑	❑
(2)	جب کوئی مسلمان دیندار حکیم یا طبیب کہہ دے کہ روزہ نقصان کرے گا، تب بھی روزہ نہ چھوڑے ———	❑	❑
(2)	اگر حکیم یا ڈاکٹر کافر ہے یا شریعت کا پابند نہیں ہے۔ تو اس کی بات کا اعتبار نہیں ہے فقط اس کے کہنے سے روزہ نہ چھوڑے ———————	❑	❑
(4)	طبیب کے بتائے بغیر یا اپنے تجربے کے بغیر محض اپنے خیال سے رمضان کا روزہ چھوڑنا جائز ہے———	❑	❑
(5)	اگر بیماری سے اچھا ہو گیا لیکن ابھی ضعف باقی ہے اور غالب گمان یہ ہے کہ اگر روزہ رکھا تو پھر بیمار پڑ جائے گا، تب بھی روزہ رکھنا ضروری ہے ———————	❑	❑
(6)	اگر ایسا بچہ ہے کہ سوائے اپنی ماں کے کسی اور کا دودھ نہیں پیتا تو اس صورت میں بھی ماں کا روزہ چھوڑنا درست نہیں ہے——	❑	❑
(7)	حاملہ عورت کو جب اپنی جان یا بچے کی جان کے ڈر کا غلبہ ہو تو روزہ نہ رکھے پھر کبھی قضا رکھ لے ———	❑	❑
(8)	اگر کوئی شخص مالدار ہو اور رمضان میں کام چھوڑ سکتا ہو تو کام کو چھوڑ کر روزہ رکھے ———————	❑	❑
(9)	اگر ایک شخص سفر میں نکلا، راستے میں پندرہ دن رہنے کی نیت سے ٹھہر گیا تو اب روزہ چھوڑنا درست نہیں ——	❑	❑
(10)	جو شخص صبح صادق کے وقت سفر میں نہ ہو، اپنے گھر میں ہو، اس کے لیے روزہ چھوڑنا جائز ہے ———	❑	❑
(11)	کسی عورت کو حیض آ گیا یا بچہ پیدا ہوا اور نفاس ہو گیا تو حیض و نفاس رہنے تک روزہ رکھنا درست ہے ———	❑	❑
(12)	اگر کوئی عورت رات کو پاک ہو گئی لیکن صبح تک نہائی نہیں تو اب صبح روزہ نہ چھوڑے ———————	❑	❑

MIRAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

مشق: فدیہ کے احکام

نمبر شمار		صحیح	غلط
(1)	غیر مستحق زکو کو فدیہ دینا جائز ہے ————————	❑	❑
(2)	رمضان شروع ہونے سے پہلے فدیہ دینا درست ————————	❑	❑
(3)	ایک روزے کا فدیہ کئی مسکینوں کو دینا جائز نہیں ————————	❑	❑
(4)	کئی روزوں کا فدیہ کئی مسکینوں کو دینا جائز نہیں ————————	❑	❑
(5)	جو فدیہ نہ دے سکتا ہو اس کے لیے استغفار کا حکم ہے ————————	❑	❑
(6)	کوئی معذور معذوری کے حالت میں ہی مرجائے تو اس پر فدیہ نہیں ————————	❑	❑
(7)	اگر میت نے فدیہ ادا کرنے کی وصیت نہ کی ہو تب بھی ورثہ کیلئے فدیہ ادا کرنا ضروری ہے ————————	❑	❑
(8)	میت نے فدیہ ادا کرنے کی وصیت کی تھی لیکن فدیہ کی رقم ترکہ کے تہائی مال سے زیادہ تھی تو بھی ورثہ پر وصیت پورا کرنا لازم ہے ————————	❑	❑
(9)	جس شخص کو اتنا بڑھاپا ہو گیا کہ روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رہی یا ایسا بیمار ہے کہ اب اچھا ہونے کی امید نہیں، نہ روزہ رکھنے کی طاقت ہے تو اس کے لیے کفارہ دینا جائز ہے ————————	❑	❑
(10)	اگر ولی مردے کی طرف سے قضا روزے رکھ لے تو یہ درست ہے ————————	❑	❑

مشق کب روزہ توڑنا جائز ہے اور کب روزہ داروں کی مشابہت اختیار کرنا واجب ہے

نمبر شمار		صحیح	غلط
(1)	حاملہ عورت کو اگر بچے کے مرجانے کا غالب گمان ہو تو اس کے لیے روزہ توڑنا جائز ہے ————————	❑	❑
(2)	دودھ پلانے والی عورت کے بچے کی خوراک کا انتظام ہو تو بھی وہ روزہ توڑ سکتی ہے ————————	❑	❑
(3)	شدید بھوک یا پیاس کی صورت میں روزہ توڑنا جائز نہیں ہے ————————	❑	❑
(4)	کام کی مشقت کی وجہ سے روزہ چھوڑنا جائز ہے ————————	❑	❑
(5)	مسافر جب دن میں مقیم ہو جائے تو اس کے لیے بقیہ دن روزہ داروں کی مشابہت اختیار کرنا واجب ہے ————	❑	❑
(6)	جو شخص جان بوجھ کر روزہ توڑ دے تو اس کے لیے بقیہ دن کھانا پینا جائز ہے ————————	❑	❑
(7)	کسی نے غلطی سے روزہ توڑ دیا تو بقیہ دن روزے کی حالت میں گزارنا ضروری ہے ————————	❑	❑
(8)	رمضان المبارک کے مہینے میں نابالغ بچہ بالغ ہو گیا تو وہ بقیہ دن میں کھا پی سکتا ہے ————————	❑	❑
(9)	جس شخص نے بیماری کی وجہ سے روزہ نہ رکھا ہو پھر دن میں ٹھیک ہو جائے تو بقیہ دن روزہ داروں کی مشابہت اختیات کرنا واجب ہے ————————	❑	❑

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

مشق: کن چیزوں سے روزہ ٹوٹتا ہے کن سے نہیں؟ توڑنے سے کب کفارہ، کب قضاء، کب روزہ مکروہ ہوتا ہے

نمبر شمار		کفارہ	قضاء	مکروہ	کچھ نہیں
(1)	رمضان کا روزہ توڑا ــــــــــــــــ	☐	☐	☐	☐
(2)	عادی شخص نے مٹی کھائی ــــــــــــــــ	☐	☐	☐	☐
(3)	عام مروجہ طریقے کے خلاف کوئی شخص چھلکا اتارے بغیر اخروٹ نگل گیا ــــــــ	☐	☐	☐	☐
(4)	روزہ میں کھانے پینے کی اشیا مروجہ طریقے کے مطابق اگر منہ کے راستے سے جوف میں پہنچیں ــــــــــــــــ	☐	☐	☐	☐
(5)	روزہ دار عورت کے لیڈی ڈاکٹر نے رحم میں دوائی لگائی ــــــــ	☐	☐	☐	☐
(6)	روزہ دار نے کوئی دوا یا غذا کسی شرعی عذر کی وجہ سے استعمال کیا ــــــــ	☐	☐	☐	☐
(7)	نذر کا واجب روزہ جان بوجھ کر توڑ دیا ــــــــ	☐	☐	☐	☐
(8)	روزہ دار کو کوئی چیز کسی نے زبردستی کھلا دی ــــــــ	☐	☐	☐	☐
(9)	کسی شخص نے مشتبہ وقت میں سحری یا افطاری کر لی ــــــــ	☐	☐	☐	☐
(10)	وضو کرتے وقت حلق میں پانی چلا گیا ــــــــ	☐	☐	☐	☐
(11)	روزے کی حالت میں محنت اور مشقت والا کام کرنے سے ــــــــ	☐	☐	☐	☐
(12)	کسی نے خون نکلوایا اور سمجھا کہ روزہ ٹوٹ گیا پھر قصدا کھا لیا ــــــــ	☐	☐	☐	☐
(13)	کسی کو انزال ہوا اور سمجھا کہ میرا روزہ ٹوٹ گیا پھر قصدا کھایا ــــــــ	☐	☐	☐	☐
(14)	کسی نے روزے کی حالت میں سگریٹ پیا ــــــــ	☐	☐	☐	☐
(15)	کسی نے روزے کی حالت میں انہیلر استعمال کیا ــــــــ	☐	☐	☐	☐
(16)	کسی نے روزے کی حالت میں غیبت کی ــــــــ	☐	☐	☐	☐
(17)	کسی نے پیٹ یا دماغ کے زخم میں دوائی لگائی ــــــــ	☐	☐	☐	☐
(18)	کسی نے جان بوجھ کر منہ بھر کر قے کی ــــــــ	☐	☐	☐	☐
(19)	کسی نے جھوٹ بولا اور یہ سمجھا کہ میرا روزہ ٹوٹ گیا پھر قصداً کھایا پیا ــــــــ	☐	☐	☐	☐
(20)	کسی عورت نے جان بوجھ کر روزہ توڑا پھر اس کو حیض آیا ــــــــ	☐	☐	☐	☐
(21)	کسی نے مردہ عورت سے یا بہت چھوٹی بچی سے جماع کیا ــــــــ	☐	☐	☐	☐
(22)	کسی نے روزے کی حالت میں لوبان وغیرہ کی دھونی لی ــــــــ	☐	☐	☐	☐
(23)	روزہ دار بھول کر کچھ کھا لے یا پی لے یا بھولے سے جماع کر لے ــــــــ	☐	☐	☐	☐
(24)	حلق کے اندر مکھی چلی گئی یا دھواں آپ ہی آپ چلا گیا یا گردو غبار چلا گیا ــــــــ	☐	☐	☐	☐
(25)	دانتوں میں گوشت کا ٹکڑا اٹکا ہوا تھا یا چھالیہ کا ٹکڑا وغیرہ یا کوئی اور چیز تھی، اس کو خلال سے دانتوں سے نکال کر کھا گیا لیکن منہ سے باہر نہیں نکالا ــــــــ	☐	☐	☐	☐

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

نمبر شمار	کفارہ	قضاء	مکروہ	کچھ نہیں
(26) زبان سے کوئی چیز چکھ کر تھوک دی اور بغیر ضرورت ایسا کیا	☐	☐	☐	☐
(27) انجائنا کے مریض نے روزہ کی حالت میں گولی (انجی سڈ) زبان کے نیچے رکھ لی اور اس کا خیال رکھا کہ لعاب حلق کے نیچے اترنے نہ پائے	☐	☐	☐	☐
(28) منہ میں دوا لگائی اور وہ پیٹ کے اندر چلی گئی	☐	☐	☐	☐
(29) کوئلہ چبا کر دانت صاف کیے اور منجن یا پیسٹ سے دانت صاف کیے	☐	☐	☐	☐
(30) روزہ کی حالت میں مسواک سے دانت صاف کیے	☐	☐	☐	☐
(31) کسی بھی قسم کا ٹیکہ خواہ وہ عضلاتی ہو یا وریدی ہو، لگایا	☐	☐	☐	☐
(32) کسی طبی ضرورت سے گلوکوز کی بوتل چڑھائی	☐	☐	☐	☐
(33) محض روزہ کی مشقت کم کرنے کے لیے ڈرپ یعنی گلوکوز کی بوتل چڑھائی	☐	☐	☐	☐
(34) روزہ کی حالت میں خون چڑھایا	☐	☐	☐	☐
(35) حجامہ لگوایا یا کسی مریض کے لیے خون نکلوایا	☐	☐	☐	☐
(36) آنسو یا پسینے کا ایک آدھ قطرہ منہ میں خود بخود چلا گیا اور نمکینی محسوس ہوئی	☐	☐	☐	☐
(37) اتنی زیادہ مقدار میں آنسو یا پسینہ منہ میں گیا کہ پورے منہ میں نمکینی محسوس ہوئی اور پھر اس کو نگل لیا	☐	☐	☐	☐
(38) سرمہ لگانے کے بعد تھوک یا رینٹھ میں سرمہ کا رنگ دکھائی دے	☐	☐	☐	☐
(39) آپ ہی آپ منہ بھر کر قے ہوگئی آپ ہی آپ حلق میں چلی گئی	☐	☐	☐	☐
(40) قے اپنے اختیار سے کی اور منہ بھر سے کم تھی پھر خواہ منہ سے باہر نکل آئی یا خود بخود حلق کے اندر چلی گئی	☐	☐	☐	☐
(41) رمضان کے علاوہ کوئی اور روزہ توڑا	☐	☐	☐	☐
(42) رمضان کا قضا روزہ توڑا	☐	☐	☐	☐
(43) روزہ دار نے آنکھ میں دوا ڈالی	☐	☐	☐	☐
(44) رروزہ دار نے روزہ توڑ دیا پھر اسی دن بیمار ہوگیا	☐	☐	☐	☐
(45) کسی نے رات سے نیت نہیں کی بلکہ صبح صادق کے بعد روزے کی نیت کی پھر بھول کر کھا پی لیا	☐	☐	☐	☐
(46) کسی نے روزہ توڑ کر سفر پر نکل گیا	☐	☐	☐	☐
(47) کسی نے بھولے سے کچھ کھا اور یوں سمجھا کہ روزہ ٹوٹ گیا ہے پھر قصداً کھایا پیا	☐	☐	☐	☐
(48) سورج ڈوبنے کے گمان سے روزہ کھول دیا پھر سورج نکل آیا	☐	☐	☐	☐

نمبر شمار		کفارہ	قضاء	مکروہ	کچھ نہیں
(49)	روزہ توڑنے والی اشیاء میں سے کوئی چیز اکراہ کے طور پر زبردستی کسی کو کھلا دی گئی ———	❑	❑	❑	❑
(50)	کلی کرتے وقت حلق میں پانی چلا گیا اور روزہ یاد تھا ———	❑	❑	❑	❑
(51)	کسی نے یہ خیال کر کے کہ ابھی صبح صادق نہیں ہوئی، کچھ کھا پی لیا جب کہ وہ روزے کی نیت کر چکا تھا۔ بعد میں پتا چلا کہ اس وقت صبح صادق ہو چکی تھی ———	❑	❑	❑	❑
(52)	روزہ دار کے حلق میں زبردستی پانی یا کوئی اور چیز ڈال دی گئی ———	❑	❑	❑	❑
(53)	ایسی چیز جس کو غذا یا دوا یا عادت کے طور پر نہ کھاتے ہوں اور اس کو کھا لیا ———	❑	❑	❑	❑
(54)	کسی درخت کے ایسے پتے کھائے جو عام طور سے کھائے نہیں جاتے ———	❑	❑	❑	❑
(55)	منہ سے خون نکلا اور خون تھوک سے کمتھا اور اس کا مزہ حلق میں معلوم نہیں ہو رہا تھا—	❑	❑	❑	❑
(55)	منہ کے سوا کسی اور راستے سے کسی شئ کو پیٹ میں لے گیا ———	❑	❑	❑	❑
(56)	کسی شخص نے حقنہ یا انیمیا کرایا یعنی اس کے ذریعے کوئی دوا یا پانی یا تیل وغیرہ مقعد میں چڑھایا اور وہ دوا مقام حقنہ تک مقعد سے چار انگل اوپر ہے، پہنچ گئی ———	❑	❑	❑	❑
(57)	بواسیری مسے اگر باہر آجائیں اور ان کو دھونے کے بعد اندر کر لیا یا وہ خود بخود اندر چلے گئے	❑	❑	❑	❑
(58)	اندرونی معائنہ کے مختلف آلات مثلاً برانکو اسکوپ اور گیسٹرو اسکوپ اور پیشاب کی نالی اور معدہ صاف کرنے کی نالی وغیرہ پر کچھ تیل اور چکناہٹ لگا کر استعمال کیا ———	❑	❑	❑	❑

مشق: کفارے کے احکام

نمبر شمار		صحیح	غلط
(1)	اگر کفارے کے روزہ میں حیض و نفاس کی وجہ سے وقفہ آجائے تو معاف ہے ———	❑	❑
(2)	اگر دکھ بیماری کی وجہ سے بیچ میں کفارے کے کچھ روزے چھوٹ گئے، تب بھی تندرست ہونے کے بعد پھر سے روزے رکھنے شروع کرے ———	❑	❑
(3)	کفارے میں دو مہینے تھوڑے تھوڑے کر کے روزے رکھے ———	❑	❑
(4)	اگر کسی عورت کے نفاس کی وجہ سے بیچ میں روزے چھوٹ گئے کفارہ صحیح ہو گیا، سب روزے پھر سے نہ رکھے -	❑	❑
(5)	اگر صحت کی خرابی یا بڑھاپے کی وجہ سے روزے رکھنے پر قادر نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے ———	❑	❑
(6)	اگر بعد میں صحت حاصل ہو جائے تو روزے رکھنے کی ضرورت نہیں ———	❑	❑
(7)	مساکین میں کچھ بچے ہوں اور کچھ بڑے تو کفارہ ادا ہو جائے گا ———	❑	❑
(8)	کفارے میں کچا اناج دے دے تو بھی جائز ہے ———	❑	❑

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

نمبر شمار		صحیح	غلط
(9)	اگر کسی دوسرے نے بغیر کہے کسی کی طرف سے کفارہ ادا کردیا تو بھی ادا ہو جائے گا ————	❑	❑
(10)	اگر ایک ہی مسکین کو ساٹھ دن تک صبح و شام کھانا کھلا دیا یا ساٹھ دن تک کچا اناج یا قیمت دیتا رہا، تب بھی کفارہ صحیح ہو گیا	❑	❑
(11)	کھلانے کے بیچ میں کچھ دن ناغہ ہو گیا تو یہ درست نہیں ————	❑	❑
(12)	اگر ساٹھ دن کا اناج حساب کر کے ایک ہی فقیر کو ایک ہی دن دے دیا تو بھی درست ہے ————	❑	❑
(13)	کفارہ میں روزے کی طاقت ہوتے ہوئے مساکین کو کھانا کھلایا جا سکتا ہے ————	❑	❑

مشق قضاء کے احکام

نمبر شمار		صحیح	غلط
(1)	قضاء روزوں کے بارے میں رمضان کے بعد جہاں تک ہو سکے جلد ان کی قضا رکھ لے۔ دیر نہ کرے ————	❑	❑
(2)	قضا رکھنے کی قدرت ہونے کے باوجود قضا رکھنے میں دیر کی اور موت آ گئی تو گناہ نہیں ہوتا ————	❑	❑
(3)	روزے کی قضا میں دن، تاریخ مقرر کر کے قضا کی نیت کرنا کہ فلاں تاریخ کے روزے کی قضا رکھتا ہوں، ضروری نہیں ہے بلکہ جتنے روزے قضا ہوں، اتنے ہی روزے رکھ لینے چاہئیں ————	❑	❑
(4)	دو سال کے ماہِ رمضان کے کچھ روزے قضا ہو گئے تو دونوں سال کے روزوں کی قضا رکھنا ہے۔ اس کے لیے سال کا مقرر کرنا بھی ضروری نہیں ————	❑	❑
(5)	قضا روزے میں رات سے نیت کرنا ضروری ہے اور اگر صبح ہو جانے کے بعد نیت کی تو قضا صحیح نہیں ہوئی بلکہ وہ روزہ نفل ہو گیا ————	❑	❑
(6)	جتنے روزے قضا ہو گئے ہوں، ان سب کو ایک دم رکھنا درست نہیں ————	❑	❑
(7)	اگر بیمار شخص بیماری سے اچھا نہیں ہوا اسی میں مر گیا یا ابھی گھر نہیں پہنچا، مسافرت ہی میں مر گیا تو جتنے روزے بیماری کی وجہ سے یا سفر کی وجہ سے چھوٹے ہیں، آخرت میں ان کا مواخذہ نہ ہوگا ————	❑	❑
(8)	اگر پچھلے رمضان کے قضا روزے ابھی نہیں رکھے اور دوسرا رمضان آ گیا تو اب پہلے رمضان کے ادا روزے رکھے اور عید کے بعد قضا رکھے ————	❑	❑

مشق واجب، مسنون، مستحب ونفل روزے کے احکام

نمبر شمار		صحیح	غلط
(1)	جب کوئی نذر مانے تو اس کا پورا کرنا واجب نہیں، اگر پورا نہ کرے تو گناہ گار نہ ہوگا ــــــــــــــــ	❑	❑
(2)	نذرِ معین میں اگر رات سے روزہ کی نیت کرے تو بھی درست ہے۔ اور اگر رات سے روزہ کی نیت نہ کی تو دو پہر سے ایک گھنٹہ پہلے نیت کر لے۔ یہ بھی درست ہے۔ نذر ادا ہو جائے گی ــــــــــــــــ	❑	❑
(3)	جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی نذر مانی اور جب جمعہ آیا تو بس اتنی نیت کر لی کہ آج میرا روزہ ہے یہ مقرر نہیں کیا کہ نذر کا روزہ ہے یا یہ کہ نفل کی نیت کر لی تو نذر کا روزہ ادا نہ ہوگا ــــــــــــــــ	❑	❑
(4)	اگر کسی نے نذر مانی کہ رجب کے مہینے کے روزے رکھوں گا تو ایک مہینے کے روزے متواتر رکھنے ہوں گے ــــ	❑	❑
(5)	دو پہر سے ایک گھنٹہ پہلے تک نفل روزے کی نیت کر لینا درست ہے ــــــــــــــــ	❑	❑
(6)	نفل روزے کی نیت اس طرح کرے کہ میں نفل کا روزہ رکھتا ہوں یا فقط اتنی نیت کہ کہ میں روزہ رکھتا ہوں، تب بھی صحیح ہے ــــــــــــــــ	❑	❑
(7)	دسویں محرم کے ساتھ نویں یا گیارہویں تاریخ کا روزہ رکھنا مستحب ہے ــــــــــــــــ	❑	❑
(8)	شوال کے مہینے میں چھ دن نفل روزے رکھنے کا بھی بہت ثواب ہے، البتہ اکھٹے رکھنا مستحب ہے ــــــــ	❑	❑
(9)	نذر کا واجب روزہ جان بوجھ کر توڑنے سے قضا اور کفارہ دونوں واجب ہوتے ہیں ــــــــــــــــ	❑	❑

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(2) مسائل تراویح

وقت	نیت	امامت کا حق	
اُجرت	جماعت اور اقتداء	عورتوں کی جماعت	
قیام	قرأت	قعدہ	
وقفہ	غلطیاں اور بھول	سجدہ تلاوت	قضا

وقت

مسئلہ: نماز تراویح کا وقت عشاء کے فرضوں کے بعد شروع ہوتا ہے اور صبح صادق تک رہتا ہے۔ نماز عشاء سے پہلے اگر تراویح پڑھی جائیگی تو اس کا شمار تراویح میں نہ ہوگا۔ فرضوں کے بعد تراویح دوبارہ پڑھنی ہوں گی اسی طرح اگر کسی نے تراویح نہیں پڑھی یہاں تک کہ صبح صادق ہوگئی تو اب تراویح کا وقت ختم ہوجانے کی وجہ سے صبح صادق کے بعد اس کو نہیں پڑھ سکتے نہ اداءً نہ قضاءً (484)

مسئلہ: تراویح عشاء کے تابع ہیں، لہٰذا اگر عشاء کے فرض فاسد ہوجائیں اور منفرد یا امام تراویح پڑھ چکا ہی خواہ تمام تراویح پڑھ چکا ہو یا بعض تو فرضوں اور سنتوں کے لوٹانے کے ساتھ ساتھ تراویح بھی لوٹائی جائیں گی البتہ وتر کے لوٹانے کی ضرورت نہیں، کیونکہ وہ عشاء کے تابع نہیں ہیں۔ (485)

مسئلہ: تراویح کی جماعت عشاء کی جماعت کے تابع ہے (لہٰذا عشاء کی جماعت سے پہلے تراویح جائز نہیں) اور جس مسجد میں عشاء کی جماعت نہیں ہوئی، وہاں پر تراویح کو بھی جماعت سے پڑھنا درست نہیں۔ (486)

مسئلہ: کوئی شخص ایسے وقت میں مسجد میں آیا جب عشاء کی نماز ہوچکی تھی اور تراویح ہو رہی تھی تو اس کو چاہیے کہ پہلے عشاء کی نماز یعنی چار فرض اور دو سنت پڑھے اور پھر تراویح میں شریک ہو، کیونکہ تراویح عشاء کے فرض کے تابع ہے۔ اور اس دوران میں جو تراویح کی رکعات رہ جائیں انہیں دو ترویحوں کے درمیان جلسہ استراحت کے وقت پوری کرلے، اگر موقع نہ ملے تو وتر پڑھنے کے بعد پڑھے۔ (487)

نیت

تراویح میں چار طرح سے نیت کرسکتے ہیں:

(1) تراویح کی نیت (2) سنت کی نیت

(3) رمضان کے قیام اللیل کی نیت (4) امام کی نماز کی نیت

مسئلہ: تراویح کی نیت یوں کرنی چاہیے: ''یا اللہ! آپ کی رضا کے لیے تراویح پڑھتا ہوں'' یا ''یا اللہ! اس وقت کی سنت ادا کرتا ہوں'' یا ''رمضان المبارک کے قیامِ لیل کی نماز ادا کرتا ہوں'' یا ''امام کی اقتداء میں تراویح پڑھ رہا ہوں'' یا ''یا اللہ! امام جو نماز پڑھ رہا ہے میں بھی وہی

نماز ادا کرتا ہوں۔'' ان میں سے جو بھی نیت کی جائے تراویح ادا ہو جائیں گی۔(488)

مسئلہ: تراویح کی نماز میں ہر دو رکعت پر الگ الگ نیت کرنا بہتر ہے۔ باقی تراویح کی بیس رکعتوں کے لیے شروع ہی میں ایک نیت کر لینا بھی کافی ہے لیکن یہ بہتر نہیں ہے۔(489)

مسئلہ: اگر امام تراویح کا دوسرا یا تیسرا شفعہ پڑھ رہا ہے اور کسی مقتدی نے اس کے پیچھے تراویح کے پہلے شفعہ کی نیت کی تو اس میں کوئی حرج نہیں۔(490)

❑ اِمامت کا حق

مسئلہ: اگر امام مسجد خود تراویح پڑھانا چاہیں تو تراویح میں امامت کا حق انہی کو ہے اور اگر وہ کسی اور کو مقرر کر لیں تو امامِ مسجد کی اجازت سے وہ بھی تراویح پڑھا سکتے ہیں۔ البتہ امامِ مسجد کی اجازت کے بغیر کسی اور کو حق حاصل نہیں۔(491)

بعض مساجد میں امام کے علاوہ کوئی حافظ لمبے عرصہ تک قرآن مجید سناتا ہے پھر بعد میں ایسا امام مقرر ہوتا ہے جو حافظ ہوتا ہے اگر یہ امام تراویح کی نماز میں قرآن مجید سنانا چاہتا ہے تو اس کا حق لمبے عرصہ سے قرآن مجید سنانے والے حافظ سے زیادہ ہوگا اور لمبے عرصہ سے قرآن مجید سنانے والے حافظ پر لازم ہوگا کہ مصلّٰی مقررہ امام کے حوالہ کرے۔(492)

مسئلہ: نابالغ کو تراویح کے لیے امام بنانا درست نہیں اگرچہ وہ قریب البلوغ ہی کیوں نہ ہو البتہ اگر نابالغ نابالغوں ہی کی امامت کرے تو یہ جائز ہے۔ (493)

مسئلہ: اگر نابالغ حافظ اپنا قرآن پختہ کرنے کے لیے اور تراویح پڑھانے کی عادت ڈالنے کے لیے نوافل میں قرآن سنائے تو لقمہ دینے کے لیے ایک حافظ اور اگر ایک کافی نہ ہو تو دو حافظ تعلیم کی غرض سے اقتداء کر سکتے ہیں۔ فضیلت حاصل کرنے کی غرض سے اقتداء جائز نہیں ہوگا۔(494)

مسئلہ: نابالغ سامع کو ضرورت کی بناء پر پہلی صف میں کھڑا کرنا جائز ہے۔(495)

مسئلہ: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے (جو آگے آرہی ہے) داڑھی کا چھوڑنا اور زیادہ کرنا اور مونچھوں کا کتروانا اور کم کرنا ثابت ہے۔ اور داڑھی جبکہ ایک مٹھی سے کم ہو تو اس کا منڈوانا یا کتروانا شرعًا بالکل ناجائز ہے۔ لہٰذا جو حفاظ ایک مٹھی سے کم داڑھی کو منڈواتے یا کترواتے ہیں وہ ارتکاب حرام کی وجہ سے فاسق ہیں (خواہ دوسری باتوں میں کتنے ہی نیک ہوں مگر ان باتوں سے یہ فسق ختم نہیں ہو سکتا) اور فاسق کے پیچھے تراویح پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، یعنی حرام کے قریب ہے اور ایسے شخص کو امام بنانا جائز نہیں ہے۔ ہر مسجد کی انتظامیہ کا فرض ہے کہ اچھی طرح دیکھ بھال کر تراویح کے لیے حفاظ مقرر کرے، اس میں قرابت داری یا باہمی تعلقات کی رعایت کر کے فاسق کو امام مقرر کرنا جائز نہیں ہے، جو انتظامیہ ایسا کرے گی وہ گنہگار ہوگی اور لوگوں کی نماز خراب کرنے کا وبال بھی انہی پر ہوگا۔ لہٰذا تراویح کے لیے ایسا حافظ منتخب کریں جو ظاہرًا بھی باشرع اور متقی اور پرہیزگار ہو۔

عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: خالفوا المشرکین اوفروا اللحی و احفوا الشوارب و فی راویۃ انہکوا الشوارب و اعفوا اللحی، متفق علیہ (496)

البتہ اگر کوئی حافظ داڑھی منڈوانے یا کتروانے کے گناہ سے سچے دل کے ساتھ توبہ کر لے اور آثار و قرائن سے نمازیوں کو یا انتظامیہ کو اس کی توبہ پر اطمینان ہو تو بعد توبہ صادقہ کے اس کو تراویح میں امام بنا لینا درست ہے۔(497)

مسئلہ: لڑکا بالغ ہو گیا مگر ابھی تک داڑھی مونچھ نہیں نکلی۔ اگر وہ خوبصورت ہے اور اس کو نگاہِ شہوت سے لوگوں کے دیکھنے کا احتمال ہے، تب تو اگر وہ حافظ یا طالب علم بھی ہو، تب بھی اس کی امامت مکروہ ہے اور اگر یہ بات نہیں ہے صرف عوام کی ناپسندیدگی ہے تو اگر وہ سب مقتدیوں سے علم و قرآن میں اچھا ہو تو اس کی امامت مکروہ نہیں ہے۔ **(498)** اور اگر اتنی عمر ہو گئی ہے کہ اب داڑھی بھرنے کی امید نہیں رہی تو وہ امرد کے حکم میں نہیں ہو گا۔ **(499)**

❑ اُجرت

مسئلہ: تراویح میں کلام پاک پڑھنے کی اجرت خواہ مشروط ہو یا معروف ہو (جیسا کہ عام طور پر رائج ہے کہ کسی نہ کسی عنوان سے لینا دینا لازم سمجھا جاتا ہے، اور حفاظ بھی ایسی جگہ کی تلاش میں ہوتے ہیں جہاں زیادہ ملنے کی امید ہو، حتیٰ کہ اگر دوسرے شہر جانا پڑے تو اس کو بھی برداشت کرتے ہیں، اور اگر کسی جگہ کچھ ملنے کی امید نہ ہو تو وہاں نہیں جاتے، بلانے پر بھی عذر کر دیتے ہیں) اور اگر زبان سے نہ کہیں مگر دل میں ملنے یا لینے کی نیت ہوتی ہے تو ان سب صورتوں میں ہدیہ، چندہ اور اعانت کے عنوان سے جو کچھ نقدی یا جوڑا دیا جاتا ہے، ان کا لینا جائز نہیں، لینے اور دینے والا دونوں گناہ گار ہوں گے کیونکہ قرآن کریم پڑھنا عبادت ہے اور عبادت پر اجرت لینا جائز نہیں۔

اگر کسی حافظ نے خالص اللہ کی رضا کے لیے قرآن سنایا اور معروف یا مشروط طور پر کچھ نہ طے کیا اور نہ لینے کا کوئی ارادہ تھا اور نہ ہی نہ دینے پر کوئی شکوہ شکایت پھر اتفاق سے چپکے سے کسی نے کچھ پیش کر دیا تو اس کا لینا درست ہے۔ یہ اجرت کے حکم میں داخل نہیں ہے۔

بعض حضرات اس کو اذان و اقامت اور تعلیم و وعظ پر قیاس کر کے جائز کہتے ہیں، مگر ان کا یہ قیاس غلط ہے کیونکہ اصل مسئلہ ان میں بھی عدم جواز ہی کا ہے مگر متأخرین فقہاء نے ضروریاتِ شرعی کی وجہ سے ان کو مستثنیٰ کیا ہے اور تراویح میں قرآن سنانا ضروریاتِ دین میں سے نہیں ہے، لہٰذا اس کی اجرت حرام رہے گی۔ (امداد الفتاویٰ: صفحہ 290 جلد اول میں اس مسئلہ پر مفصل بحث کی گئی ہے) لہٰذا اگر خالص لوجہ اللہ تراویح پڑھانے والا حافظ نہ ملے تو تراویح "اَلَمْ تَرَ کَیْفَ" سے پڑھ لی جائیں۔ **(500)**

❑ جماعت اور اقتداء

مسئلہ: تراویح مسجد میں با جماعت پڑھنا سنت کفایہ ہے یعنی مسجد میں اگر تراویح کی جماعت نہ ہو اور تمام اہل محلہ تراویح کی جماعت کو چھوڑ دیں تو تمام اہل محلہ گنہگار ہوں گے اور تارکین سنت بھی۔ اور اگر بعض نے با جماعت مسجد میں اور بعض نے با جماعت گھر میں ادا کی تو ترک سنت کا گناہ تو نہ ہو گا مگر گھر میں تراویح پڑھنے والے مسجد کی فضیلت عظمیٰ اور جماعت مسجد کی فضیلت اعلیٰ سے محروم رہیں گے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ تراویح کی جماعت سنت کفایہ نہیں ہے بلکہ ہر ہر شخص پر جماعت سے تراویح پڑھنا مستقل سنت ہے، لہٰذا اگر کوئی شخص جماعت چھوڑ دے چاہے مسجد ہی میں تراویح ادا کرلے پھر بھی ترک سنت کا گناہ ہو گا۔ **(501)**

امداد الفتاویٰ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ مصالحِ دین کے پیش نظر اسی قولِ ثانی پر فتویٰ ہونا چاہیے۔ اس لیے پورے اہتمام کے ساتھ مسجد میں جماعت کے ساتھ تراویح ادا کرنی چاہئے اور بلا ضرورت گھر میں تراویح کی جماعت کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔

مسئلہ: گھر پر تراویح کی جماعت کرنے سے بھی جماعت کی فضیلت حاصل ہو جائے گی اور جماعت سے تراویح پڑھنے کی سنت بھی ادا ہو جائے گی۔ لیکن مسجد میں پڑھنے کا جو ستائیس درجہ ثواب ہے وہ نہیں ملے گا۔ **(502)**

مسئلہ: ایک شخص تراویح پڑھ چکا ہے، امام بن کر یا مقتدی ہو کر، اب اسی رات میں اس کو امام بن کر تراویح پڑھانا درست نہیں، البتہ دوسری

مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

مسجد میں اگر تراویح کی جماعت ہو رہی ہو تو وہاں جا کر (بہ نیت نفل) جماعت میں شریک ہونا بلا کراہت جائز ہے۔ (503)

مسئلہ: ایک امام کے پیچھے فرض اور دوسرے کے پیچھے تراویح اور وتر پڑھنا بھی جائز ہے۔ (504)

❑ عورتوں کی جماعت

مسئلہ: عورتوں کی جماعت کے بارے میں اصل حکم یہی ہے کہ ان کی جماعت مکروہ تحریمی ہے اگرچہ تراویح میں ہو، اس لیے عورتوں کو تراویح اور وتر کی نماز بغیر جماعت کے الگ الگ پڑھنی چاہئے۔ البتہ جو عورت قرآن کریم کی حافظ ہو اور تراویح میں سنائے بغیر حفظ رکھنا مشکل ہو اور بھولنے کا قوی اندیشہ ہو تو ایسی صورت میں عورتوں کی جماعتِ تراویح میں حافظہ عورت کو قرآن کریم سنانے کی کوئی تصریح تو نہیں ملی، لیکن حضرت مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ بلا تداعی (بغیر اعلان کے) صرف گھر کی خواتین کو حافظہ عورت کے قرآن کریم کی یادداشت محفوظ رکھنے کی غرض سے اس شرط کے ساتھ اجازت دیا کرتے تھے کہ حافظہ عورت کی آواز گھر سے باہر نہ جائے اور تداعی سے پرہیز کیا جائے۔ تداعی سے پرہیز کا مطلب یہ ہے کہ اس کے اندر دو باتیں پائی جائیں۔ ایک یہ کہ اس کے لیے باقاعدہ اہتمام کر کے خواتین کو نہ بلایا جائے۔ دوسری یہ کہ اگرچہ اہتمام سے خواتین کو نہیں بلایا، لیکن اقتداء کرنے والی خواتین کی تعداد امام خاتون کے سوا دو یا تین سے زیادہ نہ ہو۔ نیز حافظہ خاتون کی اگر صرف ایک ہی خاتون مقتدی ہو اور دونوں برابر کھڑی ہوں تو اس میں کچھ کراہت نہیں۔ بہر حال، جہاں تک ہو سکے، حافظہ کو بھی تراویح کی جماعت سے پرہیز کرنا چاہئے، البتہ بوقت ضرورت شرائط مذکورہ کے ساتھ مذکورہ گنجائش پر عمل کر سکتی ہیں۔ (505)

مسئلہ: اگر کسی گھر میں مرد اور عورتیں محرم اور غیر محرم مل کر فرض اور تراویح کی نماز جماعت کے ساتھ اس طرح پڑھیں کہ پہلی صف میں مرد کھڑے ہوں اور پیچھے پردہ لگا کر عورتیں (محرم اور غیر محرم) کھڑی ہوتی ہوں تو نماز بلا کراہت ہو جائے گی۔ (506)

❑ قیام

مسئلہ: تراویح بغیر عذر کے بیٹھ کر نہیں پڑھنی چاہیے۔ یہ خلافِ استحباب ہے اور اس طرح کرنے سے ثواب بھی آدھا ملتا ہے۔ (507)

مسئلہ: اگر امام کسی عذر کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھائے تب بھی مقتدیوں کو کھڑے ہو کر تراویح پڑھنا مستحب ہے۔ (508)

❑ قرأت

مسئلہ: مستحب یہ ہے کہ رات کا اکثر حصہ تراویح میں خرچ کیا جائے۔ (509)

مسئلہ: ایک مرتبہ قرآن مجید ختم کرنا (پڑھ کر یا سن کر) سنت ہے۔ دوسری مرتبہ فضیلت ہے اور تین مرتبہ افضل ہے، لہٰذا اگر ہر رکعت میں تقریباً دس آیتیں پڑھی جائیں تو ایک مرتبہ بہ سہولت ختم ہو جائے گا اور مقتدیوں کو بھی گرانی نہ ہوگی۔ (510)

مسئلہ: ہر عشرے میں ایک قرآن مجید ختم کرنا افضل ہے۔ (511)

مسئلہ: اگر مقتدی اس قدر ضعیف یا کاہل، بدشوق، بدذوق ہوں کہ ایک مرتبہ بھی پورا قرآن مجید نہ سن سکیں، بلکہ اس کی وجہ سے جماعت چھوڑ دیں تو جس قدر سننے پر وہ راضی ہوں، اس قدر پڑھ لیا جائے یا "اَلَمْ تَرَ كَيْف" سے پڑھ لیا جائے، لیکن اس صورت میں ختم کی سنت کے ثواب سے محروم رہیں گے۔ (512)

مسئلہ: امام کو چاہیے کہ تراویح کے دوران پورے قرآن شریف میں ایک مرتبہ کسی بھی سورت کے شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کو بھی زور سے پڑھے۔ آہستہ پڑھنے سے امام کا قرآن شریف تو پورا جائے گا مگر مقتدیوں کا پورا نہ ہوگا۔ (513)

مسئلہ: نوافل میں ایک سورت کو مکرر پڑھنا بلا کراہت جائز ہے (514) البتہ اس کو لازم سمجھنا مکروہ ہے (515) لہٰذا تراویح کی نماز میں ختم کے دن ایک رکعت میں سورۂ اخلاص کو تین مرتبہ پڑھنا جائز ہے۔ (516) مگر اس کو لازم سمجھنا مکروہ ہے اس لیے اس پر التزام نہیں ہونا چاہیے ورنہ ترک کرنا لازم ہوگا اور جس علاقے میں رسم بن چکا ہے وہاں بھی ترک کرنا ضروری ہے۔ (517)

مسئلہ: ویسے تو قرآنِ مجید "سورۃ الناس" پر ختم ہوجاتا ہے، لہٰذا اگر کوئی حافظ "سورۃ الناس" آخری رکعت میں پڑھیں اور "سورۃ البقرہ" شروع نہ کریں تو یہ درست ہے، لیکن جو حفاظ کرام "سورۃ الناس" کے بعد بیسویں رکعت میں "سورۃ البقرہ" شروع کردیتے ہیں یا انیسویں رکعت میں سورۃ البقرہ اور بیسویں رکعت میں "سورۃ الصافات" کی آخری دعائیہ آیات پڑھتے ہیں تو اگر اس طریقہ کو وہ لازمی نہیں سمجھتے ہیں تو اس طرح سے ختم قرآن میں کوئی حرج نہیں، بلکہ "سورۃ الناس" کے بعد "سورۃ البقرہ" شروع کرنے میں اس بات کی طرف لطیف سا اشارہ ہوتا ہے کہ تلاوت قرآن میں تسلسل ہونا چاہیے اور حدیث میں اس کی تعریف آتی ہے کہ آدمی قرآن کریم ختم کرکے دوبارہ شروع کردے۔ اس لیے یہ بہتر ہے کہ ایک قرآن ختم کرکے فوراً دوسرا قرآن شروع کردیا جائے، البتہ اس طریقہ کو اگر لازمی سمجھا جائے تو درست نہیں۔ (518)

نوٹ: تراویح میں قرأت کی کس غلطی سے نماز فاسد ہوجاتی ہے اور کس سے نہیں اس کی مکمل تفصیل کے لیے دیکھیں حوالہ نمبر (519)

❑ قعدہ

مسئلہ: اگر مقتدی ضعیف اور سست ہوں کہ طویل نماز کا تحمل نہ کرسکتے ہوں تو تشہد میں دُرود کے بعد دعا چھوڑ دینے میں مضائقہ نہیں، لیکن درود کو نہیں چھوڑنا چاہیے۔ (520)

مسئلہ: مقتدیوں کی جلدی اور گرانی کی وجہ سے رکوع، سجود کی تسبیح اور "سبحانک اللھم... الخ" چھوڑنا بالکل درست نہیں ہے البتہ اگر مقتدیوں کو جلدی ہو تو سبحان ذی الملک والملکوت... الخ کی دعا وغیرہ کو چھوڑنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ (521)

❑ وقفہ

مسئلہ: ہر ترویحہ یعنی چار رکعت پڑھ کر اتنی ہی دیر یعنی چار رکعت کے موافق جلسۂ استراحت کرنا مستحب ہے، اسی طرح پانچویں ترویحہ یعنی بیس رکعت کے بعد وتر سے پہلے بھی جلسۂ استراحت مستحب ہے لیکن اگر مقتدیوں پر جلسۂ استراحت سے گرانی ہوتی ہو تو نہ بیٹھے اور جلسہ استراحت میں اختیار ہے کہ تسبیح، قرآن شریف، نفلیں، جو دل چاہے، پڑھتا رہے۔ (522) اہل مکہ کا معمول طواف کرنے اور دو رکعت نفل پڑھنے کا تھا اور اہل مدینہ کا معمول چار رکعت پڑھنے کا تھا (523) اس دوران یہ دعا بھی منقول ہے:

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ، سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْقُدْرَةِ
وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ، سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِيْ لَايَنَامُ لَايَمُوْتُ،
سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَ الرُّوْحِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
نَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ نَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ ۞ نَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ (524)

مسئلہ: دس رکعت پر جلسۂ استراحت کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔ (525)

❑ غلطیاں اور بھول

مسئلہ: تراویح کی رکعتوں کے بارے میں مقتدی حضرات کے درمیان اختلاف ہوا۔ بعض کہتے ہیں کہ اٹھارہ ہوئیں اور بعض کہتے ہیں کہ بیس ہوئیں اور ہر فریق کو اپنی اپنی بات کا پورا یقین ہے تو اب امام جس طرف ہوگا اس جماعت کا قول معتبر ہوگا۔ (526)

مسئلہ: تراویح کی رکعات میں امام کو شک ہو گیا کہ اٹھارہ ہوئی ہیں یا بیس؟ اور مقتدیوں میں بھی اختلاف ہے اور امام کو مقتدیوں میں سے کسی کی بات کا یقین بھی نہیں ہے۔ جب یہ صورت پیش آئے تو سمجھا جائے گا کہ گویا سب لوگ شک میں مبتلا ہیں۔ اس کا حکم یہ ہے کہ بغیر جماعت کے سب لوگ علیحدہ علیحدہ دو رکعت تراویح پڑھیں جس میں انہیں شک ہوا ہے۔ (527)

مسئلہ: امام نے دو رکعت تراویح پڑھ کر سلام پھیرا تو مقتدیوں میں اختلاف ہوا۔ بعض کہتے ہیں دو رکعت ہوئیں، بعض کہتے ہیں کہ تین ہوئیں، تو اب اگر امام کو بھی یقین ہے کہ دو رکعت ہوئیں ہیں، تب تو امام ہی کی بات معتبر ہوگی، مقتدیوں کی بات کا اعتبار نہ ہوگا۔ لیکن اگر خود امام کو بھی شک ہو جائے تو اس صورت میں مقتدیوں میں جو لوگ امام کے نزدیک سچے اور قابل اعتبار ہیں، ان کی بات مانی جائے گی۔ (528)

مسئلہ: اگر اٹھارہ رکعت پڑھ کر امام سمجھا کہ بیس تراویح پوری ہو گئیں اور وتروں کی نیت باندھ لی مگر دو رکعت وتر پڑھ کر یاد آیا کہ دو رکعت تراویح باقی رہ گئی ہیں، اور اسی وقت دو رکعت پر سلام پھیر دیا تو یہ وتر کی نیت سے پڑھی ہوئی دو رکعتیں تراویح میں شمار نہ ہوں گی۔ (529)

مسئلہ: اگر وتر کے بعد یاد آیا کہ تراویح کی دو رکعتیں رہ گئی ہیں تو اس کو بھی جماعت کے ساتھ پڑھنا چاہیے۔ (530)

مسئلہ: اگر وتر کے بعد یاد آیا کہ ایک مرتبہ صرف ایک ہی رکعت پڑھی گئی اور دو رکعت پوری نہیں ہوئی تھیں اور کل تراویح انیس ہوئی ہیں تو صرف انہی دو رکعت کا اعادہ ہوگا اور اس کے بعد کی تمام تراویح کا اعادہ نہ ہوگا۔ (531)

مسئلہ: جب فاسد رکعات کا اعادہ کیا جائے تو اس میں جس قدر قرآن شریف پڑھا تھا اس کا بھی اعادہ کرنا چاہئے تا کہ تمام قرآن شریف صحیح نماز میں ختم ہو۔ (532)

مسئلہ: ایک شخص تراویح سمجھ کر نماز میں شریک ہوا، پھر معلوم ہوا کہ امام وتر پڑھ رہا ہے، تو اس کو چاہیے کہ امام کے سلام کے بعد چوتھی رکعت بھی اپنی رکعات میں ملا لے، لیکن اگر امام کے ساتھ سلام پھیر دیا اور چوتھی رکعت نہیں ملائی، تب بھی اس کے ذمے اس کی قضا نہیں۔ (533)

مسئلہ: اگر تراویح کی نماز میں دوسری رکعت کے بعد قعدہ بھول کر کھڑا ہو گیا تو جب تک تیسری رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو بیٹھ جائے (چاہے یاد آنے سے، چاہے لقمہ ملنے کی وجہ سے) اور باقاعدہ سجدہ سہو کر کے نماز پوری کر لے۔ (534) اور اگر سجدہ سہو نہیں کیا تو نماز دوبارہ پڑھے۔ (535)

اور اگر تیسری رکعت کا سجدہ کر لیا ہے تو چوتھی رکعت ملا کر سجدہ سہو کر کے سلام پھیر لے لیکن ان چار رکعتوں میں سے آخری دو رکعت صحیح ہوں گی اور شروع کی دو رکعت قعدہ نہ کرنے کی وجہ سے فاسد ہیں۔ (536) اور اس میں جو قرآن پڑھا گیا ہے اس کا تراویح میں دوبارہ پڑھنا ضروری ہے ورنہ ختم قرآن نامکمل رہے گا۔ (537) چوں کہ اس صورت میں تکبیر تحریمہ باقی ہے اس لیے آخری دو رکعت صحیح ہیں اور آخری دو رکعتوں میں جو قرآن پڑھا گیا ہے وہ معتبر ہے۔

مسئلہ: امام یا منفرد نے تراویح کی تین رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیا تو اب اگر امام یا منفرد دوسری رکعت میں بیٹھ گئے تھے، تب تو دو رکعت تراویح صحیح ہو گئیں، لیکن نفل کی ایک رکعت ملا چکا تھا لہٰذا چوتھی ملانی چاہئے تھی، مگر جب کہ درمیان میں سلام پھیر دیا تو اب دو رکعت نفل کی قضاء پڑھنا واجب ہوگی۔ اور اگر دوسری رکعت کا قعدہ بالکل کیا ہی نہیں بلکہ بھول کر تیسری رکعت کے بعد دو رکعت سمجھ کر سلام پھیر دیا تو نماز فاسد ہوگی۔ اب یہ دو رکعت تراویح دوبارہ پڑھنی پڑیں گی۔ اور ان تین رکعات میں جس قدر قرآن شریف پڑھا تھا، اس کا بھی اعادہ ہوگا۔ (538)

مسئلہ: اگر تراویح میں امام غلطی سے تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو جائے تو تیسری رکعت کا سجدہ کرنے سے پہلے مقتدیوں کو لفظ ”سبحان

اللہ'' کہنا چاہئے تا کہ امام واپس قعدہ میں بیٹھ جائے۔ (539)

مسئلہ: تراویح میں امام کو قرأت وغیرہ میں غلطی بتلانے کے لیے نابالغ حافظ کو مقرر کرنا جائز ہے، اور نابالغ حافظ جب امام کے ساتھ نماز میں شریک ہو اور امام کو لقمہ دے تو جائز ہے۔ اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ (540)

مسئلہ: مردوں کی صف اول میں امام کے پیچھے نابالغ حافظ کو غلطی بتلانے کی غرض سے کھڑا کرنا بھی جائز ہے۔ (541)

مسئلہ: اگر کوئی آیت چھوٹ گئی اور کچھ حصہ آگے پڑھ کر یاد آیا کہ فلاں آیت چھوٹ گئی ہے، تو اس چھوٹی ہوئی آیت کے پڑھنے کے بعد آگے پڑھے ہوئے حصہ کا اعادہ بھی مستحب ہے۔ (542)

مسئلہ: کسی چھوٹی سورت کا فصل کرنا دو رکعت کے درمیان فرائض میں مکروہ ہے، تراویح میں مکروہ نہیں۔ (543)

❑ سجدۂ تلاوت

مسئلہ: نماز میں آیت سجدہ کی تلاوت کے بعد فوراً (ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیتوں کے پڑھنے سے پہلے) سجدہ تلاوت کرنا واجب ہے، اگر کسی نے جان بوجھ کر آیت سجدہ پڑھنے کے فوراً بعد سجدۂ تلاوت نہیں کیا بلکہ تاخیر کی تو نماز کا اعادہ واجب ہوگا۔

البتہ اگر یہ تاخیر ختم سورۃ کی وجہ سے ہو تو گنجائش ہے، سجدہ تلاوت ادا ہو جائے گا۔

اور اگر تاخیر بھول کی وجہ سے ہوئی ہے (کہ آیت سجدہ کے وقت سجدہ کرنا یاد نہیں رہا) تو نماز کے اندر اندر جب یاد آجائے اس کی قضاء کرلے (یعنی نماز کے اندر آیت سجدہ کی وجہ سے ایک الگ سجدہ کرلے) اور تاخیر کی وجہ سے سجدہ سہو بھی کرلے۔

اور بھولا ہوا سجدہ اگر نماز کے بعد یاد آیا تو اس میں یہ تفصیل ہے کہ:

نماز کے بعد اگر کوئی منافی صلوٰۃ (نماز کے منافی کوئی) کام نہیں کیا تو اب بھی سجدہ تلاوت کی قضاء ہو سکتی ہے لہٰذا سجدہ تلاوت کریں اور تاخیر کی وجہ سے سجدہ سہو بھی واجب ہوگا لیکن اگر منافی صلوٰۃ میں سے کوئی کام کرلیا تو اب قضاء کا وقت نکل گیا اب اللہ تعالیٰ سے توبہ و استغفار کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا۔

اگر کسی نے آیت سجدہ کی تلاوت کے بعد سجدہ تلاوت نہیں کیا بلکہ فوراً رکوع کرلیا اور رکوع میں سجدہ تلاوت کی نیت کرلی تو نیت کرنے والے کا سجدہ تلاوت ادا ہو جائے گا اور اگر رکوع میں نیت نہیں کی تو سجدہ میں (امام، مقتدی، منفرد) سب کا سجدہ ادا ہو جائے گا۔ (544)

مسئلہ: اگر آیت سجدہ جو کہ سورت کے ختم پر ہے، پڑھ کر سجدہ کیا تو اب سجدہ سے اٹھ کر فوراً رکوع نہ کیا جائے (اس خیال سے کہ سورت ختم ہو ہی گئی) بلکہ تین آیت کی مقدار پڑھ کر رکوع کرنا چاہیے۔ (545)

مسئلہ: آیت سجدہ پڑھنے والے اور سننے والے دونوں پر سجدہ تلاوت واجب ہوتا ہے۔ (546)

مسئلہ: سورۃ حج میں پہلا سجدہ واجب ہے، دوسرا نہیں۔ (547)

مسئلہ: اگر خارج نماز آیت سجدہ کی تلاوت کی، مگر سجدہ نہیں کیا، نماز میں وہی آیت دوبارہ پڑھی اور سجدہ کیا تو یہ سجدہ دونوں دفعہ کے لیے کافی ہو جائے گا اور اگر پہلے سجدہ کرلیا تھا تو اب دوبارہ بھی سجدہ کرنا واجب ہے۔ (548)

مسئلہ: اگر امام نے آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ کیا اور کوئی شخص آیت سجدہ سن کر امام کے ساتھ اس سجدہ کے بعد اس رکعت میں شریک ہو گیا تو اس کے ذمے سے یہ سجدہ ساقط ہو گیا، اور اگر اس رکعت میں شریک نہیں ہوا تو اس کو نماز کے باہر علیحدہ سجدہ کرنا واجب ہے۔ (549)

قضا

مسئلہ: اگر تراویح کسی وجہ سے فوت ہوجائیں اور رات گزر جائے تو دن میں یا کسی اور وقت ان کی قضا نہیں، جماعت کے ساتھ نہ بغیر جماعت کے۔ اگر کسی نے قضا کی تو وہ تراویح نہ ہوں گی بلکہ نفلیں ہوں گی۔ (550) کیونکہ قضا فرائض اور واجبات یا فجر کی سنتوں کی ہوتی ہے۔(551)

مسئلہ: اگر یاد آیا کہ گزشتہ رات مثلاً تراویح کی دو رکعت فوت ہوگئیں یا فاسد ہوگئیں تو ان کو آج جماعت کے ساتھ تراویح کی نیت سے قضا کرنا مکروہ ہے۔(552)

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

مشق مسائل تراویح

- صحیح اور غلط کی نشاندہی کیجئے۔

نمبر شمار		جائز ہے	جائز نہیں
(1)	عشاء کی جماعت سے پہلے تراویح پڑھنا ________	❑	❑
(2)	نابالغ کو تراویح کے لیے امام بنانا ________	❑	❑
(3)	تراویح میں کلام پاک پڑھنے کی اجرت خواہ مشروط ہو یا معروف ہو ________	❑	❑
(4)	اگر کسی حافظ نے خالص اللہ کی رضا کے لیے قرآن سنایا اور اجرت لینے کا نہ رواج تھا نہ شرط لگائی اور نہ ہی لینے کا ارادہ تھا پھر اتفاق سے چپکے سے کسی نے کچھ پیش کر دیا تو اس کا لینا ________	❑	❑
(5)	بغیر عذر کے بیٹھ کر تراویح پڑھنا ________	❑	❑
(6)	مردوں کی صف اول میں امام کے پیچھے نابالغ حافظ کو غلطی بتلانے کی غرض سے کھڑا کرنا ________	❑	❑
(7)	ایک امام کے پیچھے فرض اور دوسرے کے پیچھے تراویح اور وتر پڑھنا ________	❑	❑

نمبر شمار		واجب	مستحب	مکروہ
(8)	رات کا اکثر حصہ تراویح میں خرچ کرنا ________	❑	❑	❑
(9)	تراویح کی ہر چار رکعت کے بعد چار رکعت کے بقدر بیٹھنا ________	❑	❑	❑
(10)	دس رکعات کے بعد جلسۂ استراحت کرنا ________	❑	❑	❑
(11)	سورۂ حج کا پہلا سجدہ ________	❑	❑	❑
(12)	تراویح کی رکعتوں کے بارے میں مقتدیوں کے درمیان اختلاف ہوا اور ہر فریق کو اپنی بات کا پورا یقین ہے تو ________	❑	❑	❑
(13)	وتر کے بعد یاد آیا کہ تراویح کی دو رکعتیں رہ گئی ہیں تو ________	❑	❑	❑
(14)	امام نے دو رکعت پر قعدہ نہیں کیا بلکہ چار پڑھ کر قعدہ کیا تو ________	❑	❑	❑

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(3) مسائلِ اعتکاف

1) اعتکاف کی اقسام
2) مطلق اعتکاف کی شرائط
3) مقدار اعتکاف
4) وہ ضرورتیں جن کے لیے معتکف مسجد سے نکل سکتا ہے
5) کن چیزوں سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے
6) کن صورتوں میں اعتکاف توڑنا جائز ہے
7) مباحات اعتکاف
8) مکروہات اعتکاف
9) اعتکاف کے آداب
10) عورتوں کا اعتکاف

1) اعتکاف کی اقسام

اعتکاف کی تین قسمیں ہیں: واجب، مسنون اور نفل (553)

1. واجب اعتکاف: واجب اعتکاف وہ ہے جس کی نذر مانی جائے۔ نذر خواہ غیر مشروط ہو۔ جیسے کوئی شخص بغیر کسی شرط کے اعتکاف کی نذر مانے یا مشروط ہو جیسے کوئی شخص یہ کہے کہ اگر میرا فلاں کام ہو جائے گا تو میں اعتکاف کروں گا۔ (554)

☆ **واجب یعنی نذر کے اعتکاف کے چند مسائل**

مسئلہ: جب آدمی یوں کہے "میں نے فلاں دن کا اعتکاف اپنے ذمہ لازم کر لیا" یا میں فلاں دن اعتکاف کرنے کی نذر مانتا ہوں یا اگر اللہ تعالیٰ نے فلاں کو تندرستی دی تو میں اتنے دن اعتکاف کروں گا۔ ان تمام صورتوں میں نذر صحیح ہو جائے گی اور اعتکاف واجب ہو جائے گا۔ (555)

مسئلہ: اگر ایک دن اعتکاف کرنے کی نذر مانی تو اگر دن سے اس کی نیت صرف روشنی کے وقت کی ہے تو صرف دن دن کا اعتکاف واجب ہو گا یعنی طلوع فجر سے غروب آفتاب تک۔ اور اگر دن سے چوبیس گھنٹے کی نیت تھی تو ایک دن رات کا اعتکاف واجب ہو گا یعنی ایک دن غروب آفتاب کے پہلے سے دوسرے دن غروب آفتاب تک۔ روزہ دونوں صورتوں میں شرط ہے۔ (556)

مسئلہ: اگر صرف ایک رات اعتکاف کرنے کی نذر مانی تو یہ نذر صحیح نہیں ہوئی کیونکہ رات کے وقت روزہ نہیں ہو سکتا۔ (557)

مسئلہ: اگر کوئی شخص نذر کرتے وقت زبان سے یہ بھی کہہ دے کہ میں نماز جنازہ یا کسی درس یا دینی مجلس میں شرکت کے لیے باہر آیا کروں گا تو اس کام کے لیے باہر آنا جائز ہو گا اور اس سے اعتکاف پر کچھ اثر نہ پڑے گا۔ لیکن سنت اعتکاف میں ایسا استثناء جائز نہیں۔ (558)

مسئلہ: اگر کسی کو نذر پوری کرنے کا وقت نہیں ملا مثلاً اس نے بیماری میں نذر مانی تھی اور تندرست ہونے سے پہلے ہی مر گیا تو اس پر کچھ واجب نہیں۔ (559)

مسئلہ: اگر کسی نے اعتکاف کی نذر مانی اور اسے نذر پوری کرنے کا وقت بھی ملا لیکن وہ نذر ادا نہ کر سکا یہاں تک کہ موت کا وقت آ گیا تو اس پر واجب ہے کہ وارثوں کو اس کے بدلے فدیہ کی ادائیگی کی وصیت کرے۔ ایک دن کے اعتکاف کا فدیہ پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت ہے۔ (560)

2. مسنون اعتکاف: مسنون اعتکاف وہ ہے جو رمضان کے آخری عشرے میں کیا جاتا ہے اور وہ سنت موکدہ ہے مگر یہ سنت مؤکدہ بعض کے کر لینے سے سب کے ذمے سے اتر جائے گی۔**(561)**

☆ **مسنون اعتکاف کے چند مسائل**

مسئلہ: رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف سنت موکدہ علی الکفایہ ہے، یعنی ایک بستی یا محلے میں کوئی ایک شخص بھی اعتکاف کر لے تو تمام اہل محلہ کی طرف سے سنت ادا ہو جائے گی لیکن اگر پورے محلے میں سے کسی ایک نے بھی اعتکاف نہ کیا تو پورے محلے والوں پر ترک سنت کا گناہ ہوگا۔**(562)**

مسئلہ: کسی شخص کو اجرت دے کر اعتکاف میں بٹھانا جائز نہیں۔**(563)**

مسئلہ: اگر محلے والوں میں سے کوئی شخص بھی کسی مجبوری کی وجہ سے اعتکاف کرنے کے لیے تیار نہ ہو اور کسی دوسرے محلے کا آدمی اس مسجد میں اعتکاف کے لیے بیٹھے تو یہ بھی صحیح ہے اور اس سے محلہ والوں کی سنت ادا ہو جائے گی۔**(564)**

3. نفل یا مستحب اعتکاف: مستحب اعتکاف وہ ہے کہ ماہ رمضان کے آخری عشرہ کے سوا اور کسی زمانے میں اعتکاف کیا جائے خواہ رمضان کا پہلا، دوسرا عشرہ ہو یا اور کوئی مہینہ ہو۔**(565)**

☆ **نفلی اعتکاف کے چند مسائل**

مسئلہ: اس اعتکاف کے لیے نہ وقت کی شرط ہے، نہ روزے کی، نہ دن کی اور نہ رات کی بلکہ انسان جب چاہے، جتنے وقت کے لیے چاہے، اعتکاف کی نیت سے مسجد میں داخل ہو جائے۔**(566)**

مسئلہ: رمضان کے آخری عشرہ میں دس دن سے کم کی نیت سے اعتکاف بھی نفلی ہوگا۔**(567)**

مسئلہ: کوئی شخص نماز پڑھنے مسجد جائے اور داخل ہوتے وقت نیت کر لے کہ جتنی دیر مسجد میں رہوں گا، اعتکاف میں رہوں گا۔**(568)**

مسئلہ: مسجد سے باہر نکلنے سے یہ اعتکاف خود بخود ختم ہو جاتا ہے۔**(569)**

2) مطلق اعتکاف کی شرائط

☆ نیت

1. اعتکاف خواہ واجب ہو یا سنت ہو یا نفل ہو، اس میں اعتکاف کی نیت شرط ہے۔ اعتکاف کے قصد و ارادہ کے بغیر مسجد میں ٹھہر جانے کو ''اعتکاف'' نہیں کہتے۔ لہٰذا اگر نیت کے بغیر اعتکاف کیا تو بالاتفاق جائز نہیں۔**(570)**

چونکہ نیت کے صحیح ہونے کے لیے نیت کرنے والے کا مسلمان ہونا اور عاقل ہونا شرط ہے، اس لیے عقل اور اسلام کا شرط ہونا بھی نیت کے ضمن میں آ گیا۔**(571)**

2. جنابت سے اور حیض و نفاس سے پاک ہونا۔**(572)**

☆ مسجد جماعت

3. جس مسجد میں پانچوں وقت جماعت سے نماز ہوتی ہو، اس میں ٹھہرنا۔ (یہ شرط صرف مردوں کے لیے ہے) پس جس مسجد میں تین چار وقتوں کی باقاعدہ جماعت ہوتی ہے لیکن کسی ایک وقت کی جماعت نہیں ہوتی تو ایسی مسجد میں واجب اور مسنون اعتکاف درست نہیں صرف نفلی اعتکاف کر سکتا ہے۔**(573)**

4. سب سے افضل وہ اعتکاف ہے جو مسجد حرام یعنی کعبہ مکرمہ میں کیا جائے۔ اس کے بعد مسجد نبوی کا۔ اس کے بعد مسجد بیت المقدس کا۔ اس کے بعد اس جامع مسجد کا جس میں جماعت کا انتظام ہو۔ اگر جامع مسجد میں جماعت کا انتظام نہ ہو تو محلے کی مسجد، اس کے بعد وہ مسجد جس میں زیادہ جماعت ہوتی ہو۔ **(574)**

مسئلہ: اگر ایسی مسجد میں اعتکاف کرے جہاں جمعہ کی نماز نہیں ہوتی تو جمعہ کی نماز پڑھنے کے لیے دوسری مسجد میں جا سکتا ہے۔ **(575)**

نوٹ: چونکہ اعتکاف کے لیے ضروری ہے کہ معتکف مسجد میں ٹھہرے اور بلا ضرورت باہر نہ نکلے تو ضروری ہے کہ مسجد کا مطلب معلوم ہو۔ عام بول چال میں تو مسجد کے پورے احاطے کو مسجد ہی کہتے ہیں لیکن شرعی اعتبار سے مسجد (یعنی سجدے اور عبادت کی جگہ) صرف وہ حصہ ہوتا ہے جو نماز پڑھنے کے لیے مقرر کیا گیا ہو۔ **(576)** باقی وضوخانہ، غسل خانے، استنجاء کی جگہ، امام کا کمرا، سامان رکھنے کا کمرا وغیرہ یہ مسجد کی ضروریات اور ملحقات ہیں، خود مسجد نہیں ہیں۔ **(577)**

بعض مساجد میں اصل مسجد کے بالکل ساتھ بچوں کو پڑھانے کے لیے جگہ بنائی جاتی ہے۔ اس جگہ کو بھی جب تک بانی مسجد نے مسجد قرار نہ دیا ہو، وہ شرعی مسجد میں داخل نہیں بلکہ اس کے ملحقات میں ہے۔ **(578)**

معتکف کے لیے ضروری ہے کہ وہ نماز کے لیے مقرر کیے ہوئے حصے سے بلا شرعی عذر کے باہر نہ نکلے اور ملحقات میں بھی نہ جائے کہ اس سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔ **(579)**

☆ روزہ

مسئلہ: اعتکاف واجب کے لیے روزہ شرط ہے۔ جب کوئی شخص اعتکاف کرے تو اس کو روزہ رکھنا بھی ضروری ہوگا۔ بلکہ اگر یہ بھی نیت کرے کہ میں روزہ نہیں رکھوں گا تب بھی اس کو روزہ رکھنا لازم ہوگا۔ **(580)** اسی وجہ سے اگر کوئی شخص رات کے اعتکاف کی نیت کرے تو وہ لغو سمجھی جائے گی کیونکہ رات روزے کا وقت نہیں۔ ہاں اگر رات دن دونوں کی نیت کرے یا صرف کئی دنوں کی تو پھر رات ضمناً داخل ہوجائے گی اور رات کو بھی اعتکاف کرنا ضروری ہوگا۔ **(581)** اور اگر صرف ایک ہی دن کے اعتکاف کی نذر مانے تو پھر رات ضمناً بھی داخل نہ ہوگی۔ **(582)** روزہ کا خاص اعتکاف کے لیے رکھنا ضروری نہیں بلکہ خواہ کسی غرض سے روزہ رکھا جائے، اعتکاف کے لیے کافی ہے مثلاً کوئی شخص رمضان میں اعتکاف کی نذر کرے تو رمضان کا روزہ اس اعتکاف کے لیے بھی کافی ہے۔ ہاں اس روزے کا واجب ہونا ضروری ہے۔ **(583)** نفل روزہ اس کے لیے کافی نہیں۔ مثلاً کوئی شخص نفل روزہ رکھے اور اس کے بعد اسی دن اعتکاف کی نذر کرے تو صحیح نہیں۔ **(584)** اگر کوئی شخص پورے رمضان کے اعتکاف کی نذر کرے اور اتفاق سے رمضان میں اعتکاف نہ کرسکے تو کسی اور مہینے میں اس کے بدلے کر لینے سے اس کی نذر پوری ہوجائے گی مگر مسلسل روزے رکھنا اور ان میں اعتکاف کرنا ضروری ہوگا۔ **(585)**

اعتکاف مسنون میں اگرچہ عام حالت میں تو روزہ ہوتا ہی ہے، لیکن پھر بھی اس اعتکاف کے صحیح ہونے کے لیے روزہ ہونا شرط ہے۔

نفلی اعتکاف میں صحیح قول یہ ہے کہ اس کے لیے روزہ شرط نہیں۔ **(586)**

مسئلہ: اعتکاف میں بلوغت شرط نہیں ہے، سمجھدار بچہ بھی اعتکاف کرے تو درست ہے۔ **(587)**

3) مقدارِ اعتکاف

مسئلہ: اعتکاف واجب کم سے کم ایک دن ہوسکتا ہے اور زیادہ جس قدر نیت کرے جبکہ اعتکاف مسنون ایک عشرہ کا ہوتا ہے اور اعتکاف مستحب کے لیے کوئی مقدار مقرر نہیں ہے۔ ایک منٹ بلکہ اس سے بھی کم ہوسکتا ہے۔ **(588)**

4) وہ ضرورتیں جن کے لیے مسجد سے نکلنا معتکف کے لیے جائز ہے دو قسم کی ہیں

1. طبعی ضرورتیں: جیسے پیشاب، پاخانہ اور ان دونوں کے متعلقات یعنی استنجاء، وضو اور اگر احتلام ہو جائے تو غسل کرنا۔

2. شرعی ضرورتیں: جیسے اذان دینے کے لیے نکلنا اور جمعہ کی نماز کے لیے نکلنا۔**(589)**

- **قضائے حاجت**

مسئلہ: پیشاب کے لیے مسجد کے قریب ترین جس جگہ پیشاب کرنا ممکن ہو، وہاں جانا چاہیے۔**(590)**

مسئلہ: پاخانے کے لیے جانے میں یہ تفصیل ہے کہ اگر مسجد کے ساتھ کوئی بیت الخلاء بنا ہوا ہے اور وہاں قضائے حاجت کرنا ممکن ہے تو اسی میں قضائے حاجت کرنا چاہیے، کہیں اور جانا درست نہیں۔ لیکن اگر کسی شخص کے لیے اپنے گھر کے سوا کسی اور جگہ قضائے حاجت طبعاً ممکن نہ ہو یا سخت دشوار ہو تو پھر اپنے گھر جا سکتا ہے خواہ وہ کتنی ہی دور ہو۔ **(591)**

اپنے گھر کے مقابلے میں اگر کسی دوست یا عزیز کا گھر مسجد کے قریب تر ہو تو قضائے حاجت کے لیے اس کے گھر جانا ضروری نہیں۔**(592)**

مسئلہ: اگر کسی شخص کے دو گھر ہوں تو وہ قریب والے گھر میں قضائے حاجت کے لیے جائے۔**(593)**

مسئلہ: اگر بیت الخلاء مشغول ہو تو خالی ہونے کے انتظار میں ٹھہرنا جائز ہے۔**(594)**

مسئلہ: جو شخص قضائے حاجت کے لیے اپنے گھر گیا ہو، وہ قضائے حاجت کے بعد وضو کر سکتا ہے۔**(595)**

مسئلہ: قضائے حاجت میں استنجاء بھی داخل ہے۔ لہٰذا جن لوگوں کو قطرے کا مرض ہو وہ صرف استنجاء کرنے کے لیے مسجد سے باہر جا سکتے ہیں۔**(596)**

- **غسل**

صرف احتلام ہو جانے کی صورت میں غسل جنابت کے لیے معتکف مسجد سے باہر جا سکتا ہے۔ اس میں بھی یہ تفصیل ہے کہ اگر مسجد کے اندر رہتے ہوئے کسی ٹب میں بیٹھ کر اس طرح غسل کرنا ممکن ہو کہ پانی مسجد میں نہ گرے تو مسجد سے باہر نکلنا جائز نہیں۔ لیکن اگر یہ ممکن نہ ہو یا سخت دشوار ہو تو باہر نکل سکتا ہے۔**(597)**

غسل جنابت کے سوا کسی اور غسل کے لیے مسجد سے نکلنا جائز نہیں خواہ وہ جمعہ کا غسل ہو یا گرمی سے ٹھنڈک کا غسل ہو۔ اگر ہو سکے تو اس کے لیے مسجد کے اندر ہی بڑا ٹب رکھ کر اس طرح نہائے کہ پانی مسجد کے فرش پر نہ گرے۔**(598)**

- **وضو**

اگر مسجد میں وضو کرنے کی ایسی جگہ موجود ہے کہ معتکف خود تو مسجد میں رہے لیکن وضو کا پانی مسجد سے باہر گرے تو وضو کے لیے مسجد سے باہر جانا جائز نہیں۔**(599)**

لیکن اگر کسی مسجد میں ایسی کوئی جگہ اور انتظام نہ ہو تو مسجد سے باہر نکل سکتا ہے خواہ وضو فرض نماز کے لیے ہو یا نفل نماز کے لیے۔ البتہ وضو ہوتے ہوئے دوبارہ وضو کرنے کے لیے نکلنا جائز نہیں۔**(600)**

- **ہوا خارج کرنا**

معتکف کے لیے اس کی خاطر مسجد سے نکلنا جائز ہے۔(601)

- **کھانے کی ضرورت**

اگر کسی شخص کو کوئی ایسا آدمی میسر ہے جو اس کے لیے مسجد میں کھانا لا سکے تو وہ لا کر دے لیکن اگر کوئی دوسرا لا کر دینے والا نہ ہو تو معتکف کھانا لانے کے لیے مسجد سے باہر جا سکتا ہے لیکن کھانا مسجد میں ہی لا کر کھائے۔

نیز یہ شخص ایسے وقت مسجد سے نکلے جب اسے کھانا تیار مل جائے لیکن اگر کبھی کچھ دیر کھانے کے انتظار میں ٹھہرنا پڑے تو جائز ہے۔(602)

- **اذان**

مسئلہ: اگر کوئی موذن اعتکاف کرے اور اسے اذان دینے کے لیے مسجد سے باہر جانا پڑے تو نکلنا جائز ہے مگر اذان کے بعد نہ ٹھہرے۔ اگر کوئی معتکف باقاعدہ موذن تو نہیں لیکن کسی وقت کی اذان دینا چاہتا ہے تو اس کو بھی نکلنا جائز ہے۔(603)

مسئلہ: مسجد کے مینار کا دروازہ اگر مسجد کے اندر ہو تو کسی بھی معتکف کے لیے مینار پر چڑھنا مطلقاً جائز ہے کیونکہ وہ مسجد ہی کا حصہ ہے۔ البتہ اگر دروازہ باہر ہو تو اذان کی ضرورت کے سوا اس پر چڑھنا جائز نہیں۔(604)

نوٹ: جس ضرورت کے لیے نکلنا جائز ہے اس کے لیے جب نکلے تو اس سے فارغ ہونے کے بعد وہاں نہ ٹھہرے اور جہاں تک ممکن ہو ایسی جگہ اپنی ضرورت پوری کرے جو اس مسجد سے قریب ترین ہو مثلاً اگر مسجد کے ساتھ کوئی بیت الخلاء بنا ہوا ہے اور وہاں قضائے حاجت کرنا ممکن ہے تو اس میں قضائے حاجت کرنا چاہیے، کہیں اور جانا درست نہیں۔(605)

5) کن چیزوں سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے

مسئلہ: حالت اعتکاف میں دو قسم کے افعال حرام ہیں یعنی ان کے ارتکاب سے اگر اعتکاف واجب یا مسنون ہے تو فاسد ہو جائے گا اور اس کی قضا کرنا پڑے گی۔ اور اگر اعتکاف مستحب ہے تو ختم ہو جائے گا کیونکہ مستحب اعتکاف کے لیے کوئی مدت مقرر نہیں، اس لیے اس کی قضا بھی نہیں۔

پہلی قسم کے افعال

اعتکاف کی جگہ یعنی مسجد سے مذکورہ ضرورتوں کے بغیر باہر نکلنا خواہ قصداً ہو یا بھولے سے ہو اور خواہ ایک لمحہ کے لیے ہو، اس سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔

مسئلہ: کوئی معتکف کسی طبعی یا شرعی ضرورت سے باہر نکلے اور ضرورت سے فارغ ہونے کے بعد ایک لمحہ کے لیے بھی باہر ٹھہر جائے تو اس سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔(606)

مسئلہ: مذکورہ بالا ضرورتوں کے بغیر مسجد کے ملحقات میں جانے سے بھی اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔(607)

مسئلہ: کسی مریض کی عیادت کے لیے یا کسی ڈوبتے ہوئے کو بچانے کے لیے یا آگ بجھانے کے لیے مسجد سے نکلا تو اعتکاف ٹوٹ گیا تو ان صورتوں میں اعتکاف توڑنے کا گناہ نہیں ہوتا بلکہ جان بچانے کی غرض سے ضروری ہے مگر اعتکاف باقی نہ رہے گا۔(608)

مسئلہ: اگر کوئی شخص زبردستی مسجد سے باہر نکال دیا جائے اور باہر ہی روک لیا جائے تب بھی اس کا اعتکاف نہ رہے گا۔ مثلاً کسی جرم میں حاکم وقت کی طرف سے وارنٹ جاری ہوا اور سپاہی اس کو گرفتار کر کے لے جائیں یا کسی کا قرض اس کے ذمہ ہو اور وہ اس کو باہر نکالے۔ (609)

مسئلہ: اسی طرح اگر کسی شرعی یا طبعی ضرورت سے نکلے اور راستہ میں کوئی قرض خواہ روک لے یا بیمار ہو جائے اور پھر مسجد تک پہنچنے میں کچھ دیر ہو جائے، تب بھی اعتکاف قائم نہ رہے گا۔ (610)

مسئلہ: اگر مثلاً طبعی حاجت پیشاب پاخانہ کے لیے مسجد سے نکلا پھر اسی ضمن میں مریض کی عیادت کی یا نماز جنازہ کے لیے چلا گیا تو جائز ہے جب کہ مسجد سے نکلنا خاص اس غرض سے نہ ہو اور راستہ سے نہ پھرے اور نماز جنازہ کی مقدار سے زیادہ نہ ٹھہرے اور مریض کی عیادت چلتے چلتے کرے، وہاں ٹھہرے نہیں۔ (611)

دوسری قسم کے افعال

1. واجب اور مسنون اعتکاف کے لیے چونکہ روزہ شرط ہے اس لیے روزہ توڑ دینے سے بھی اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے خواہ روزہ کسی عذر سے توڑا ہو یا بلا عذر، جان بوجھ کر توڑا ہو یا غلطی سے ٹوٹا ہو۔ (612)

غلطی سے روزہ ٹوٹنے کا مطلب یہ ہے کہ روزہ تو یاد تھا لیکن بے اختیار کوئی عمل ایسا ہو گیا جو روزے کے منافی تھا مثلاً کلی کرتے ہوئے غلطی سے پانی حلق میں چلا گیا یا غروب آفتاب سے پہلے یہ سمجھ کر روزہ افطار کر لیا کہ افطار کا وقت ہو چکا ہے۔

لیکن اگر روزہ ہی یاد نہیں رہا اور بھول کر کچھ کھا پی لیا تو اس سے روزہ بھی نہیں ٹوٹا اور اعتکاف بھی نہیں ٹوٹا۔ (613)

2. جماع کرنے سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے، خواہ جماع جان بوجھ کر کرے یا سہواً، دن میں کرے یا رات میں۔ مسجد میں کرے یا مسجد سے باہر اور اس سے انزال ہو یا نہ ہو۔ (614)

وہ افعال جو جماع کے تابع ہیں جیسے بوسہ لینا یا معانقہ کرنا وہ بھی حالت اعتکاف میں ناجائز ہیں مگر ان سے اعتکاف باطل نہیں ہوتا خواہ عمداً کیے ہوں یا بھول سے کیے ہوں، جب تک منی خارج نہ ہو۔ (615) البتہ اگر صرف خیال اور فکر سے منی خارج ہو تو اعتکاف نہیں ٹوٹتا۔ (616)

6) کن صورتوں میں اعتکاف توڑنا جائز ہے

1. اعتکاف کے دوران کوئی ایسی بیماری پیدا ہو گئی جس کا علاج مسجد سے باہر نکلے بغیر ممکن نہیں تو اعتکاف توڑنا جائز ہے۔ (617)

2. کسی ڈوبتے یا جلتے ہوئے آدمی کو بچانے یا آگ بجھانے کے لیے۔ (618)

3. ماں باپ یا بیوی بچوں میں سے کسی کو سخت بیماری ہو جائے اور اس کی تیمارداری کی ضرورت ہو۔ کوئی اور دیکھ بھال کرنے والا نہ ہو۔ (619)

4. کوئی جنازہ آ جائے اور نماز پڑھنے والا کوئی اور نہ ہو۔ (620)

مسنون اعتکاف ٹوٹنے کا حکم

اعتکاف غلطی سے ٹوٹ گیا ہو یا مجبوری سے توڑا ہو، اس کا حکم یہ ہے کہ جس دن میں اعتکاف ٹوٹا ہے صرف اس دن کی قضا واجب ہوگی۔ پورے دس دن کی قضا واجب نہیں۔ (621)

مسئلہ: اسی رمضان میں بھی کسی دن قضا کر سکتا ہے۔

مسئلہ: اعتکاف مسنون ٹوٹ جانے کے بعد مسجد سے باہر نکلنا ضروری نہیں بلکہ باقی ایام میں نفل کی نیت سے اعتکاف جاری رکھ سکتا ہے۔

7) مباحات اعتکاف

1. کھانا پینا

2. سونا

3. بال کٹوانا لیکن بال مسجد میں نہ گریں

4. ضروری خرید وفروخت کرنا بشرطیکہ اس وقت سودا مسجد میں نہ لایا جائے اور ضروریات زندگی کے لیے ہو مثلاً گھر میں کھانے کو نہ ہو اور اس کے سوا کوئی دوسرا شخص قابل اطمینان خریدنے والا نہ ہو

5. کام کی بات چیت کرنا

6. کپڑے بدلنا، خوشبو لگانا، سر میں تیل لگانا

7. مسجد میں کسی مریض کا معائنہ کرنا اور نسخہ تجویز کرنا

8. قرآن کریم یا دینی علوم کی تعلیم دینا

9. برتن کپڑے دھونا جب کہ خود مسجد میں رہے اور پانی باہر گرے

10. نکاح پڑھنا یا پڑھوانا (622)

8) مکروہاتِ اعتکاف

1. خاموشی کو عبادت سمجھ کر حالت اعتکاف میں بالکل چپ بیٹھنا مکروہ تحریمی ہے (623)

2. فضول اور بلا ضرورت باتیں کرنا (624)

3. سودا مسجد میں لا کر بیچنا مکروہ تحریمی ہے (625)

4. اعتکاف کے لیے مسجد کی اتنی جگہ گھیرنا جس سے دوسرے اعتکاف کرنے والوں اور نمازیوں کو تکلیف ہو (626)

5. اجرت پر کتابت کرنا یا کپڑے سینا یا تعلیم دینا وغیرہ (627)

6. تجارت کی غرض سے خرید وفروخت کرنا اگرچہ سودا مسجد میں نہ لائے ہوں، مکروہ ہے لیکن اگر اپنے لیے یا گھر والوں کے لیے ضرورت، مجبوری ہو تو مسجد میں رہتے ہوئے کوئی سودا خرید سکتا ہے اور فروخت کر سکتا ہے (628)

9) اعتکاف کے آداب

1. اعتکاف کے مکروہات سے بچے (629)

2. اپنے اوقات کو تلاوت قرآن، ذکر اور دیگر عبادتوں اور دین کے سیکھنے سکھانے میں لگائے (630)

3. صحیح اور معتبر دینی کتابیں پڑھنا بھی موجب ثواب ہے (631)

10) عورتوں کا اعتکاف

اعتکاف کی جگہ کے بارے میں ضابطہ یہ ہے کہ وہ اس جگہ میں ہو جس میں نماز کی زیادہ فضیلت ہو۔ مردوں کے لیے مسجد میں نماز کی زیادہ فضیلت ہے لہٰذا ان کے لیے اعتکاف کی جگہ مسجد ہے جب کہ عورتوں کے لیے گھر کی مسجد یعنی گھر میں نماز کے لیے مقرر کی ہوئی جگہ میں نماز زیادہ افضل ہے تو ان کے لیے گھر کی مسجد اعتکاف کی جگہ ہے۔ جن حدیثوں میں مسجد میں اعتکاف کا ذکر ہے ان ہی سے یہ ضابطہ حاصل ہوتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں عورتیں عام طور پر مسجد میں جا کر جماعت سے نماز ادا کرتی تھیں لیکن صحابہ رضی اللہ عنہم کے دور میں عورتوں کا اس طرح سے مسجد میں جانا موقوف ہو گیا تھا۔ اعتکاف میں اصل کام تو نمازوں کا اہتمام ہے۔ اس کے لیے صحابہ رضی اللہ عنہم کے اجماع و اتفاق کو چھوڑ کر اور توڑ کر عورت مسجد میں جا کر نمازیں پڑھے اور اعتکاف کرے یہ بات جائز نہیں۔ اس لیے عورت کو مسجد میں اعتکاف نہیں کرنا چاہیے بلکہ اس کا اعتکاف گھر میں ہو گا اور وہ اس طرح کہ گھر میں جو جگہ نماز پڑھنے اور عبادت کے لیے بنائی ہوئی ہو، اس جگہ اعتکاف کرے۔ اور اگر گھر میں ایسی کوئی جگہ مخصوص نہ ہو تو اعتکاف سے پہلے ایسی کوئی جگہ بنا لے اور اس میں اعتکاف کرے۔ (632)

مسئلہ: اگر عورت شادی شدہ ہو تو اعتکاف کے لیے شوہر سے اجازت لینا ضروری ہے۔ (633)

مسئلہ: اگر عورت نے شوہر کی اجازت سے اعتکاف شروع کر دیا بعد میں شوہر منع کرنا چاہے تو اب منع نہیں کر سکتا اور اگر منع کرے گا تو بیوی کے ذمے اس کی تعمیل واجب نہیں۔ (634)

مسئلہ: عورت کے اعتکاف کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ حیض اور نفاس سے پاک ہو۔ (635) اگر کسی عورت نے اعتکاف شروع کر دیا پھر اعتکاف کے دوران ماہواری شروع ہو گئی تو وہ فوراً اعتکاف چھوڑ دے۔ اس صورت میں جس دن اعتکاف چھوڑا ہے، صرف اس دن کی قضا اس کے ذمہ ہو گی (636) جس کا طریقہ یہ ہے کہ ماہواری سے پاک ہونے کے بعد کسی دن روزہ رکھ کر اعتکاف کرے۔ اگر رمضان کے دن باقی ہوں تو رمضان میں قضا کر سکتی ہے۔

مسئلہ: عورت اگر مسجد میں اعتکاف کرے تو مکروہ تنزیہی ہے اور اس سے عورت کو بلا تردد منع کیا جائے گا جیسا کہ مسجد میں فرض نمازوں کے لیے جانے سے روکا گیا ہے۔ (637)

مشق مسائلِ اعتکاف

ہدایات: ذیل میں اعتکاف کے مسائل بیان کئے گئے ہیں اور تین ممکنہ منتخبات بھی دیئے گئے ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک غلط ہو سکتا ہے۔ اور اگر کوئی بھی غلط نہیں تو اس کی بھی نشاندہی کریں۔

نمبر شمار **بیانات**

1. الف واجب اعتکاف وہ ہے جس کی نذر کی جائے۔ نذر خواہ غیر مشروط ہو، جیسے ب کوئی شخص بغیر کسی شرط کے اعتکاف کی نذر کرے یا مشروط جیسے کوئی شخص یہ شرط کرے کہ اگر میرا فلاں کام ہو جائے گا تو میں ج اعتکاف کروں گا۔

الف ☐ ب ☐ ج ☐ د: کوئی غلطی نہیں ☐

2. مسنون اعتکاف الف سنت مؤکدہ ہے۔ رمضان کے ب پہلے عشرے میں نبی کریم ﷺ سے بالالتزام اعتکاف کے احادیث صحیح میں منقول ہے۔ مگر یہ سنت مؤکدہ ج بعض کے کر لینے سے سب کے ذمے سے اتر جائے گی۔

الف ☐ ب ☐ ج ☐ د: کوئی غلطی نہیں ☐

3. مستحب اعتکاف یہ ہے کہ الف ماہِ رمضان کے ب اخیر عشرہ کے سوا اور کسی زمانے میں خواہ رمضان کا پہلا، دوسرا عشرہ ہو یا کوئی اور مہینہ ہو ج اعتکاف کیا جائے۔

الف ☐ ب ☐ ج ☐ د: کوئی غلطی نہیں ☐

4. اعتکاف خواہ واجب ہو یا سنت ہو یا نفل ہو، اس میں اعتکاف کی الف نیت شرط ہے۔ اعتکاف کے قصد و ارادہ کے بغیر مسجد میں ٹھہر جانے کو ب اعتکاف نہیں کہتے۔ لہٰذا اگر نیت کے بغیر اعتکاف کرے گا تو بالاتفاق ج جائز ہے۔

الف ☐ ب ☐ ج ☐ د: کوئی غلطی نہیں ☐

5. الف اعتکاف واجب کے لیے ب روزہ شرط ہے جب کوئی شخص اعتکاف کرے تو اس کو روزہ رکھنا ج ضروری نہ ہوگا۔

الف ☐ ب ☐ ج ☐ د: کوئی غلطی نہیں ☐

6. کوئی شخص الف رمضان میں اعتکاف کی نذر کرے تو ب رمضان کا روزہ اس اعتکاف کے لیے ج کافی نہیں۔

الف ☐ ب ☐ ج ☐ د: کوئی غلطی نہیں ☐

7. اگر کوئی شخص الف پورے رمضان کے اعتکاف کی نذر کرے اور اتفاق سے رمضان میں نہ کر سکے تو کسی اور مہینے میں اس کے بدلے کر لینے سے اس کی نذر پوری ہو جائے گی مگر ب مسلسل روزے رکھنا اور ان میں ج اعتکاف کرنا ضروری ہوگا۔

الف ☐ ب ☐ ج ☐ د: کوئی غلطی نہیں ☐

8. الف اعتکاف واجب کم سے کم ب ایک دن ہو سکتا ہے اور زیادہ جس قدر ج نیت کرے۔

الف ☐ ب ☐ ج ☐ د: کوئی غلطی نہیں ☐

9. الف اعتکاف مسنون ایک عشرہ کا ہو سکتا ہے اس لیے کہ اعتکاف مسنون رمضان کے آخری عشرہ میں ہوتا ہے اور ب اعتکاف مستحب کے لیے ج مقدار مقرر ہے۔

الف ☐ ب ☐ ج ☐ د: کوئی غلطی نہیں ☐

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

مشق

مسائلِ اعتکاف

ہدایات: ذیل میں اعتکاف ٹوٹنے یا نہ ٹوٹنے کے متعلق بیانات دیئے گئے ہیں۔ آپ ان میں سے صحیح اور غلط بیانات کی نشاندہی کیجئے۔

نمبرشمار	صحیح	غلط	بیانات
1.	☐	☐	جس ضرورت کے لیے نکلنا جائز ہے اس کے لیے جب نکلے تو اس سے فارغ ہونے کے بعد وہاں نہ ٹھہرے اور جہاں تک ممکن ہو، ایسی جگہ اپنی ضرورت رفع کرے جو اس مسجد سے قریب ترین ہو۔
2.	☐	☐	شرعی اعتبار سے مسجد (یعنی سجدے اور عبادت کی جگہ) صرف وہ حصہ ہوتا ہے جو نماز پڑھنے کے لے مقرر کیا گیا ہو۔
3.	☐	☐	بعض مساجد میں اصل مسجد کے بالکل ساتھ بچوں کو پڑھانے کے لیے جگہ بنائی جاتی ہے، وہ جگہ بھی حال میں شرعی مسجد میں داخل ہے۔
4.	☐	☐	معتکف کے لیے ضروری ہے کہ وہ نماز کے لیے مقرر کئے ہوئے حصہ سے بلا عذر شرعی کے باہر نہ نکلے اور ملحقات میں بھی نہ جائے۔ البتہ ایسا کرنے سے اعتکاف نہیں ٹوٹتا۔
5.	☐	☐	پیشاب کے لیے مسجد کے قریب ترین جس جگہ پیشاب کرنا ممکن ہو، وہاں جانا چاہئے۔
6.	☐	☐	پاخانے جانے میں یہ تفصیل ہے کہ اگر مسجد کے ساتھ کوئی بیت الخلاء بنا ہوا ہے اور وہاں قضائے حاجت کرنا آسان ہے تو اسی میں قضائے حاجت کرنا چاہئے۔ کہیں اور جانا بھی درست ہے۔
7.	☐	☐	اگر کسی شخص کے لیے اپنے گھر کے سوا کسی اور جگہ قضائے حاجت طبعاً ممکن نہ ہو یا سخت دشوار ہو تو بھی وہ اپنے گھر نہیں جا سکتا۔
8.	☐	☐	اگر بیت الخلاء مشغول ہو تو خالی ہونے کے انتظار میں ٹھہرنا جائز نہیں۔
9.	☐	☐	جو شخص قضائے حاجت کے لیے اپنے گھر گیا ہو، وہ قضائے حاجت کے بعد وضو بھی کر سکتا ہے۔
10.	☐	☐	قضائے حاجت میں استنجاء بھی داخل ہے۔ لہٰذا جن لوگوں کو قطرے کا مرض ہو وہ صرف استنجاء کرنے کے لیے مسجد سے باہر جا سکتے ہیں۔
11.	☐	☐	صرف احتلام ہو جانے کی صورت میں غسل جنابت کے لیے معتکف مسجد سے باہر جا سکتا ہے۔
12.	☐	☐	غسل جنابت کے سوا کسی اور غسل کے لیے مسجد سے نکلنا جائز نہیں خواہ وہ جمعہ کا غسل ہو یا گرمی سے ٹھنڈک کا غسل ہو۔
13.	☐	☐	وضو ہوتے ہوئے دوبارہ وضو کرنے کے لیے نکلنا جائز ہے۔
14.	☐	☐	معتکف کے لیے ہوا خارج کرنے (ریح) کی خاطر مسجد سے نکلنا جائز ہے۔

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

.15	☐	☐	اگر کھانا لاکر دینے والا کوئی دوسرا نہ ہو تو معتکف کھانا لانے کے لیے مسجد سے باہر جا سکتا ہے لیکن کھانا مسجد میں ہی لاکر کھائے۔
.16	☐	☐	اگر کوئی مؤذن اعتکاف کرے اور اسے اذان دینے کے لیے (لاؤڈ اسپیکر نہ ہونے کی صورت میں) مسجد سے باہر جانا پڑے تو یہ جائز نہیں۔
.17	☐	☐	اگر کوئی معتکف باقاعدہ مؤذن تو نہیں لیکن کسی وقت کی اذان دینا چاہتا ہے تو اس کو اذان دینے کے لیے مسجد سے باہر نکلنا جائز ہے۔
.18	☐	☐	کوئی معتکف کسی طبعی یا شرعی ضرورت سے باہر نکلے اور ضرورت سے فارغ ہونے کے بعد ایک لمحہ کے لیے بھی باہر ٹھہر جائے تو اس سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔
.19	☐	☐	کوئی معتکف کسی طبعی یا شرعی ضرورت کے بغیر مسجد کے ملحقات میں جائے تو اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔
.20	☐	☐	کسی مریض کی عیادت کے لیے یا کسی ڈوبتے ہوئے کو بچانے کے لیے یا آگ بجھانے کے لیے معتکف مسجد سے باہر نکلا تو اعتکاف نہیں ٹوٹا۔
.21	☐	☐	اگر معتکف کسی شرعی یا طبعی ضرورت سے باہر نکلے اور راستہ میں کوئی قرض خواہ روک لے یا بیمار ہو جائے اور پھر مسجد تک پہنچنے میں کچھ دیر ہو جائے تو اعتکاف نہیں ٹوٹے گا۔
.22	☐	☐	واجب اور مسنون اعتکاف کے لیے چونکہ روزہ شرط ہے اس لیے روزہ توڑ دینے سے بھی اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے خواہ روزہ کسی عذر سے توڑا ہو یا بلا عذر جان بوجھ کر توڑا ہو یا کسی غلطی سے ٹوٹا ہو۔
.23	☐	☐	اعتکاف کے دوران کوئی ایسی بیماری پیدا ہو گئی جس کا علاج مسجد سے باہر نکلے بغیر ممکن نہیں تو بھی اعتکاف توڑنا جائز نہیں۔
.24	☐	☐	کسی ڈوبتے ہوئے یا جلتے ہوئے آدمی کو بچانے یا آگ بجھانے کے لیے اعتکاف توڑنا جائز ہے۔
.25	☐	☐	ماں باپ یا بیوی بچوں کے سخت بیمار ہونے جب کہ ان کی دیکھ بھال کرنے والا کوئی اور نہ ہو، اس کی تیمارداری کی ضرورت ہونے کی صورت میں بھی اعتکاف توڑنا جائز نہیں۔
.26	☐	☐	کوئی جنازہ آجائے اور نماز پڑھنے والے اور لوگ بھی ہوں تو اعتکاف توڑنا جائز ہے۔
.27	☐	☐	اعتکاف غلطی سے ٹوٹ گیا یا مجبوری سے توڑا ہو اس کا حکم یہ ہے کہ جس دن میں اعتکاف ٹوٹا ہے صرف اس دن کی قضا واجب ہوگی پورے دس دن کی قضا واجب نہیں۔
.28	☐	☐	اگر اعتکاف رات کو ٹوٹا ہے تو صرف رات کی قضا کرے۔
.29	☐	☐	اعتکافِ مسنون ٹوٹ جانے کے بعد مسجد سے باہر نکلنا ضروری نہیں بلکہ باقی ایام میں نفل کی نیت سے اعتکاف جاری رکھ سکتا ہے۔

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

مشق

مسائلِ اعتکاف

ہدایات: ذیل میں اعتکاف کے احکام بیان کیے گئے ہیں۔آپ ان میں سے اعتکاف کے صحیح حکم کی نشاندہی کیجیے۔

نمبرشمار	مباحات	مکروہات	آداب	بیانات
.1	☐	☐	☐	مسجد میں کسی مریض کا معائنہ کرنا اور نسخہ تجویز کرنا
.2	☐	☐	☐	کپڑے بدلنا، خوشبو لگانا، سر میں تیل لگانا
.3	☐	☐	☐	فضول اور بلاضرورت باتیں کرنا
.4	☐	☐	☐	اجرت پر کتابت کرنا یا کپڑے سینا یا تعلیم دینا وغیرہ
.5	☐	☐	☐	اعتکاف کے مکروہات سے بچنا
.6	☐	☐	☐	اعتکاف کے لیے مسجد کی اتنی جگہ گھیرنا جس سے دوسرے اعتکاف کرنے والوں اور نمازیوں کو تکلیف ہو
.7	☐	☐	☐	صحیح اور معتبر دینی کتابیں پڑھنا
.8	☐	☐	☐	برتن کپڑے دھونا جب کہ خود مسجد میں رہے اور پانی باہر گرے
.9	☐	☐	☐	قرآنِ کریم یا دینی علوم کی تعلیم دینا
.10	☐	☐	☐	اپنے اوقات کو تلاوتِ قرآن، ذکر و دیگر عبادتوں اور دین کے سیکھنے سکھانے میں لگانا
.11	☐	☐	☐	کھانا پینا
.12	☐	☐	☐	خاموشی کو عبادت سمجھ کر حالتِ اعتکاف میں بالکل چپ بیٹھنا
.13	☐	☐	☐	بال کٹوانا جب کہ بال مسجد میں نہ گریں
.14	☐	☐	☐	نکاح پڑھنا یا پڑھوانا
.15	☐	☐	☐	ضروری خرید و فروخت کرنا بشرطیکہ اس وقت سودا مسجد میں نہ لایا جائے اور ضروریاتِ زندگی کے لیے ہو مثلاً گھر میں کھانے کو نہ ہو اور اس کے علاوہ کوئی دوسرا قابلِ اطمینان خریدنے والا شخص نہ ہو
.16	☐	☐	☐	ضرورت کے وقت مسجد میں ریح خارج کرنا
.17	☐	☐	☐	کام کی بات چیت کرنا
.18	☐	☐	☐	سونا
.19	☐	☐	☐	سودا مسجد میں لا کر بیچنا

مشق

مسائلِ اعتکاف

ہدایات: ذیل میں اعتکاف ٹوٹنے یا نہ ٹوٹنے کے متعلق بیانات دیئے گئے ہیں۔ آپ ان میں سے صحیح اور غلط بیانات کی نشاندہی کیجئے۔

نمبر شمار	صحیح	غلط	بیانات
1.	☐	☐	رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف سنتِ مؤکدہ علی الکفایہ ہے، یعنی ایک بستی یا محلے میں کوئی ایک شخص بھی اعتکاف کرلے تو تمام اہلِ محلہ کی طرف سے سنت ادا ہو جائے گی۔
2.	☐	☐	اگر پورے محلے میں کسی ایک نے بھی اعتکاف نہ کیا تو پورے محلے والوں پر ترکِ سنت کا گناہ نہ ہوگا۔
3.	☐	☐	اگر محلے والوں میں سے کوئی شخص بھی کسی مجبوری کی وجہ سے اعتکاف کرنے کے لیے تیار نہ ہو اور کسی دوسرے محلے کا آدمی اس مسجد میں اعتکاف بیٹھے تو یہ بھی صحیح ہے۔
4.	☐	☐	جب آدمی یوں کہے، ''میں نے فلاں دن کا اعتکاف اپنے ذمہ لازم کرلیا یا میں فلاں دن اعتکاف کرنے کی منت مانتا ہوں'' تو ان تمام صورتوں میں نذر صحیح ہو جائے گی۔
5.	☐	☐	اگر کوئی شخص نذر کرتے وقت زبان سے یہ بھی کہہ دے کہ میں نمازِ جنازہ یا کسی درس یا دینی مجلس میں شرکت کے لیے باہر آیا کروں گا تو اس کام کے لیے باہر آنا جائز نہ ہوگا۔
6.	☐	☐	کوئی شخص سنت اعتکاف کرتے ہوئے زبان سے یہ کہہ دے کہ میں نمازِ جنازہ یا دینی مجلس میں شرکت کے لیے باہر آیا کروں گا تو یہ جائز نہیں۔
7.	☐	☐	نفلی اعتکاف کے لیے نہ وقت کی شرط ہے، نہ روزے کی، نہ دن کی اور نہ رات کی بلکہ انسان جب چاہے جتنے وقت کے لیے چاہے، اعتکاف کی نیت سے مسجد میں داخل ہو جائے۔
8.	☐	☐	رمضان کے آخری عشرہ میں دس دن سے کم کی نیت سے اعتکاف بھی سنت ہی ہوگا۔
9.	☐	☐	کوئی شخص نماز پڑھنے کے لیے مسجد جائے اور داخل ہوتے وقت یہ نیت کرلے کہ جتنی دیر مسجد میں رہوں گا، اعتکاف میں رہوں گا تو یہ درست ہے۔
10.	☐	☐	عورتوں کے لیے گھر کی مسجد یعنی گھر میں نماز کے لیے مقرر کی ہوئی جگہ میں نماز زیادہ افضل ہے تو ان کے گھر کی مسجد اعتکاف کی جگہ ہے۔
11.	☐	☐	اگر عورت شادی شدہ ہو تو اعتکاف کے لیے شوہر سے اجازت لینا ضروری نہیں۔
12.	☐	☐	اگر عورت نے شوہر کی اجازت سے اعتکاف شروع کردیا، بعد میں شوہر منع کرنا چاہے تو اب منع نہیں کرسکتا۔ اور اگر منع کرے گا تو بیوی کے ذمہ اس کی تعمیل واجب نہیں۔

13.	☐	☐	عورت کے اعتکاف کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ حیض اور نفاس سے پاک ہو۔ اگر کسی عورت نے اعتکاف شروع کر دیا پھر اعتکاف کے دوران ماہواری شروع ہو گئی تو وہ فوراً اعتکاف چھوڑ دے۔
14.	☐	☐	عورت نے گھر کی جس جگہ اعتکاف کیا ہو، وہ اس کے لیے اعتکاف کے دوران مسجد کے حکم میں ہے، وہاں سے ضرورت کے بغیر نکلنا جائز نہیں۔
15.	☐	☐	عورت اگر مسجد میں اعتکاف کرے تو یہ مستحب ہے۔

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

خود احتسابی چارٹ برائے معتکفین حضرات

تاریخ دن	مغرب		اوابین	سورۃ ملک، واقعہ، سجدہ	عشاء		تراویح 20 رکعت	بیان	تہجد	صلوٰۃ التسبیح	تلاوت	تسبیحات صبح	دعائیں صبح	فجر		اشراق	چاشت	تعلیم	نوافل زوال	ظہر		مجلس	عصر		تسبیحات شام	دعائیں شام	تجوید سیکھی؟
	تکبیر اولی	صف اول			تکبیر اولی	صف اول								تکبیر اولی	صف اول					تکبیر اولی	صف اول		تکبیر اولی	صف اول			
21 رمضان																											
22 رمضان																											
23 رمضان																											
24 رمضان																											
25 رمضان																											
26 رمضان																											
27 رمضان																											
28 رمضان																											
29 رمضان																											
30 رمضان																											

معتکفین کے لیے دستور العمل

عنوان	بعد نماز مغرب	نوعیت	وقت
نوافل	مغرب کے بعد اوابین کی کم از کم چھ رکعت اور زیادہ سے زیادہ بیس رکعت	انفرادی	
تلاوت	سورۃ الم سجدہ، سورۃ تبارک، سورۃ واقعہ کا اہتمام ہو	انفرادی	

عنوان	بعد نماز عشاء	نوعیت	وقت
تراویح	جماعت کے ساتھ مکمل نماز تراویح کا صف اول میں اہتمام ہو	اجتماعی	8:45
بیان	بیان میں اہتمام سے شرکت کریں اور توجہ سے بیان سنیں	اجتماعی	10:15
کھانا و دیگر ضروریات	بیان کے بعد	انفرادی	
بیان	بیان میں اہتمام سے شرکت کریں اور توجہ سے بیان سنیں	اجتماعی	12:30
قبل از سحری	سحری سے کم از کم ڈیڑھ گھنٹہ قبل بیدار رہو کر تہجد، تلاوت، ذکر، دعاء استغفار کا اہتمام کیا جائے۔ صبح تا تک اعمال میں مشغولیت پھر سحری کا اہتمام	انفرادی	
مسنون دعائیں	سنتیں، مسنون دعائیں، تسبیحات		فجر کی سنتوں اور فرض کے درمیان

عنوان	بعد نمازِ فجر	نوعیت	وقت
تجوید	ثناء، 10 سورتیں، التحیات، دعاء قنوت، جنازہ کی دعائیں، ایمان مفصل، اذان، اقامت، حفاظ سکھانے میں معاون بنیں۔	اجتماعی	
نماز اشراق	کم از کم 2 اور زیادہ سے زیادہ 8 رکعات نفل ادا کریں		اشراق کے وقت
تعلیم/ چاشت	کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ 12 رکعات ادا کریں	انفرادی	11 تا 12:30
سنن زوال	جب زوال ہو جائے تو چار رکعات نفل سنن زوال، صلوٰۃ التسبیح، تلاوت	انفرادی	زوال کے بعد

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

عنوان	بعد نماز ظہر	نوعیت	وقت
مسائل کا حلقہ	• گزشتہ دن کے اعمال کی کارگزاری طہارت ونجاست کے مسائل، وضو، غسل، تیمم ان کے فرائض، سنن واجبات، نماز کا مسنون طریقہ، عملی مشق کے ساتھ، مریض مسافر اور جنازہ کی نماز کا طریقہ، سجدہ سہو کے مسائل، جماعت کے احکام، کفن دفن اس کا طریقہ، روزہ، اس کا فدیہ فہم اعتکاف کورس و مسائل عید	اجتماعی	2:00 تا 3:30

عنوان	بعد نمازِ عصر	نوعیت	وقت
تعلیم/تجوید		اجتماعی	
تلاوت، تسبیحات، دعا	تلاوت قرآن، مسنون دعائیں، تسبیحات، دعا	انفرادی	

نوٹ: اذان سے قبل اپنی ضروریات سے فارغ ہو کر صفوں میں تشریف لے آئیں۔ تکبیر اولیٰ اور پہلی صف کا اہتمام فرمائیں۔

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(4) مسائلِ صدقۃ الفطر

1) صدقہ فطر کس پر واجب ہوتا ہے 2) صدقہ فطر کس کی طرف سے نکالنا ہے
3) صدقہ فطر کس وقت واجب ہوتا ہے 4) صدقہ فطر کی فی کس مقدار کتنی ہے
5) صدقہ فطر کے مستحق کون ہیں

1) صدقہ فطر کس پر واجب ہوتا ہے

جو مسلمان اتنا مال دار ہو کہ اس پر زکوٰۃ واجب ہو یا اس پر زکوٰۃ تو واجب نہیں لیکن اس کے پاس نصاب کے بقدر ضرورت سے زائد سامان ہے تو اس پر صدقہ فطر دینا واجب ہے چاہیے وہ تجارت کا مال ہو یا تجارت کا نہ ہو اور چاہے سال پورا گزر چکا ہو یا نہ گزرا ہو۔

مسئلہ: کسی کے پاس رہنے کے لیے لاکھوں روپے مالیت کا بہت بڑا گھر ہے اور پہننے کے لیے قیمتی کپڑے ہیں مگر ان میں سونا چاندی نہیں لگا ہوا اور خدمت کے لیے دو چار خدمت گار ہیں، گھر میں لاکھوں کا ضروری سامان بھی ہے اور وہ سب کام میں آیا کرتا ہے یا کچھ سامان ضرورت سے زیادہ بھی ہے، زیور بھی ہے، لیکن وہ اتنا نہیں جتنے پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو صدقہ فطر واجب نہیں۔(638)

مسئلہ: کسی کے دو گھر ہیں ایک میں خود رہتا ہے اور ایک خالی پڑا ہے یا کرایہ پر دے دیا ہے تو یہ دوسرا مکان ضرورت سے زائد ہے اگر اس کی قیمت اتنی ہو جتنی پر کہ زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو اس پر صدقہ فطر واجب ہے اور ایسے آدمی کو زکوٰۃ کا پیسہ دینا بھی جائز نہیں البتہ اگر اسی پر اس کا گزارہ ہو تو یہ مکان بھی ضروری اسباب میں داخل ہو جائے گا اور اس پر صدقہ فطر واجب نہ ہو گا اور زکوٰۃ کا پیسہ بھی لینا درست ہو گا۔(639)

خلاصہ: یہ ہوا کہ جس کو زکوٰۃ اور صدقہ کا پیسہ لینا درست ہے اس پر صدقہ فطر واجب نہیں اور جس کو صدقہ اور زکوٰۃ کا لینا درست نہیں اس پر صدقہ فطر واجب ہے۔(640)

مسئلہ: کسی کے پاس ضروری اسباب سے زائد مال و اسباب ہے لیکن وہ قرضدار بھی ہے تو قرضہ نفی کر کے دیکھیں کیا بچتا ہے۔ اگر اتنی قیمت کا سامان باقی رہے جتنے میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو صدقہ فطر واجب ہے اور اگر اس سے کم بچے تو واجب نہیں۔(641)

مسئلہ: جس نے کسی وجہ سے رمضان کے روزے نہیں رکھے اس پر بھی یہ صدقہ فطر واجب ہے اور جس نے روزے رکھے اس پر بھی واجب ہے۔(642)

مسئلہ: صدقہ فطر واجب ہونے کے بعد اگر آدمی کے پاس مال ضائع ہو جائے تو صدقہ فطر ساقط نہیں ہوتا اور ذمہ میں رہتا ہے۔(643)

2) صدقہ فطر کس کی طرف سے نکالنا ہے

مسئلہ: مالدار آدمی کے لیے صدقہ فطر اپنی طرف سے بھی ادا کرنا واجب ہے اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے بھی البتہ نابالغ اولاد اگر مالدار ہو تو ان کے مال سے ادا کریں اور اگر مالدار نہیں ہے تو اپنے مال سے ادا کریں، بالغ اولاد اگر مالدار ہے تو ان کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرنا باپ پر

واجب نہیں ہاں اگر باپ از خود ادا کر دے گا تو صدقہ فطر ادا ہو جائے گا۔ (644) جبکہ عورت پر صدقہ فطر صرف اپنی طرف سے واجب ہے، کسی اور کی طرف سے ادا کرنا واجب نہیں، نہ اولاد کی طرف سے، نہ ماں باپ کی طرف سے، نہ شوہر کی طرف سے، نہ کسی اور کی طرف سے بشرطیکہ صاحب نصاب ہو۔(645)

3) صدقہ فطر کس وقت واجب ہوتا ہے

عید کے دن جس وقت فجر کا وقت آتا ہے اسی وقت یہ صدقہ واجب ہوتا ہے تو اگر کوئی فجر کا وقت آنے سے پہلے ہی مر گیا اس پر صدقہ فطر واجب نہیں اس کے مال میں سے نہ دیا جائے گا۔ اسی طرح جو بچہ عید کے دن صبح ہونے کے بعد پیدا ہو تو اس کی طرف سے صدقہ فطر واجب نہیں۔(646)

مسئلہ: عیدالفطر کے روز عید کی نماز سے پہلے صدقہ فطر ادا کر دینا بہت زیادہ فضیلت کی بات ہے۔ عید کی نماز کے بعد بھی دیا جا سکتا ہے لیکن عید کے دن سے زیادہ تاخیر کرنا خلاف سنت اور مکروہ ہے پھر بھی ادا کر دینا ضروری ہے اور رمضان المبارک کا چاند نظر آنے کے بعد رمضان المبارک میں بھی صدقہ فطر ادا کرنا جائز ہے۔ رمضان سے پہلے صدقہ فطر ادا نہ کرے۔(647)

4) صدقہ فطر کی فی کس مقدار کتنی ہے

صدقہ فطر میں اگر گیہوں، یا گیہوں کا آٹا یا گیہوں کے ستو دیں تو احتیاطاً پونے دو کلو یا پورے دو کلو دیدیں یا اوسط درجے کے پونے دو کلو کی قیمت دے دیں اگر جو یا جو کا آٹا یا کھجور دیں تو اس کا دوگنا (تقریباً ساڑھے تین کلو) دینا چاہیے۔(648)

مسئلہ: اگر گیہوں اور جو کے سوا کوئی اور اناج دیا جیسے چنا، جوار تو اتنا دے کہ اس کی قیمت گیہوں یا جو کے مذکورہ نصاب کے برابر ہو جائے۔(649)

مسئلہ: اگر گیہوں اور جو نہیں دیئے بلکہ گیہوں اور جو کی قیمت دے تو یہ سب سے بہتر ہے۔(650)

مسئلہ: ایک آدمی کا صدقہ فطر ایک ہی فقیر کو دے یا تھوڑا تھوڑا کر کے کئی فقیروں کو دے دونوں باتیں جائز ہیں۔(651)

مسئلہ: اگر کئی آدمیوں کا صدقہ فطر ایک ہی فقیر کو دے تو یہ بھی درست ہے۔ لیکن وہ اتنے آدمیوں کا نہ ہو جو سب مل کر نصاب زکوٰۃ یا نصاب صدقہ فطر تک پہنچ جائے اس لیے کہ ایک شخص کو اتنا دینا مکروہ ہے۔(652)

5) صدقہ فطر کے مستحق کون ہیں

مسئلہ: صدقہ فطر کا مصرف وہی ہے جو زکوٰۃ کا مصرف ہے یعنی جہاں جہاں زکوٰۃ دی جا سکتی ہے انہیں جگہوں میں صدقہ فطر دینا بھی جائز ہے اور جہاں جہاں زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے ان جگہوں میں صدقہ فطر دینا بھی جائز نہیں البتہ غریب غیر مسلم لوگوں کو صدقہ فطر دینا جائز ہے زکوٰۃ دینا جائز نہیں صدقہ فطر اور زکوٰۃ میں یہ فرق ہے۔(653)

صدقہ فطر و زکوٰۃ میں فرق

1. صدقہ فطر و زکوٰۃ کے نصاب میں فرق

نمبر شمار	صدقہ فطر	نمبر شمار	زکوٰۃ
1	صرف ساڑھے سات تولہ سونا	1	صرف ساڑھے سات تولہ سونا
2	صرف ساڑھے باون تولہ چاندی	2	صرف ساڑھے باون تولہ چاندی
3	ساڑھے باون تولہ چاندی کے بقدر نقدی	3	ساڑھے باون تولہ چاندی کے بقدر نقدی
4	ساڑھے باون تولہ چاندی کے بقدر مال تجارت	4	ساڑھے باون تولہ چاندی کے بقدر مال تجارت
5	ساڑھے باون تولہ چاندی کے بقدر ضرورت سے زائد سامان	5	X X X
6	ان پانچوں کا مجموعہ بقدر ساڑھے باون تولہ چاندی	6	ان چاروں کا مجموعہ بقدر ساڑھے باون تولہ چاندی
7	ان میں سے بعض کا مجموعہ جب کہ ساڑھے باون تولہ چاندی کے بقدر ہو۔	7	ان میں سے بعض کا مجموعہ جب کہ ساڑھے باون تولہ چاندی کے بقدر ہو۔
8	صدقہ فطر واجب ہونے کے لیے صدقہ فطر کے نصاب پر سال گزرنا فرض نہیں	8	زکوٰۃ فرض ہونے کے لیے زکوٰۃ کے نصاب پر سال گزرنا شرط ہے
9	زکوۃ کل مال کے ڈھائی فیصد (چالیسویں حصے) کے اعتبار سے فرض ہوتی ہے جسکی مقدار مجموعی مال کے کم و بیش ہونے سے کم و بیش ہوتی رہتی ہے۔	9	جبکہ صدقۃ الفطر میں صدقہ کی مقدار تقریباً پونے دو سے گندم متعین ہے یہ مقدار مال کے کم و بیش ہونے سے نہیں بدلتی بلکہ اگر زیر سرپرستی افراد کم و بیش ہو تو یہ مقدار کم و بیش ہوتی رہتی ہے۔
10	زکوۃ کا تعلق مال سے ہوتا ہے لہذا زکوۃ فرض ہو جانے کے بعد اگر مال ہلاک ہو جائے (چوری ہو جائے، جل جائے یا غرق ہو جائے) تو زکوۃ کی فرضیت ختم ہو جاتی ہے۔	10	جبکہ صدقۃ الفطر کا تعلق اس شخص سے ہوتا ہے جس پر یہ واجب ہے لہذا صدقۃ الفطر واجب ہو جانے کے بعد اگر مال ہلاک ہو جائے تو اس کا وجوب ختم نہیں ہوتا۔

2. صدقہ فطر اور زکوۃ میں حکم کے اعتبار سے فرق

1	صدقہ الفطر واجب ہے کیونکہ سنت سے ثابت ہے	1	زکوۃ فرض ہے کیونکہ قرآن مجید سے ثابت ہے

3. صدقہ فطر اور زکوۃ کس پر واجب کس پر نہیں اس اعتبار سے فرق

1	صدقۃ الفطر واجب ہونے کیلئے عاقل اور بالغ ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ بچے اور مجنون پر بھی واجب ہوتا ہے۔	1	جبکہ زکوۃ فرض ہونے کیلئے عاقل اور بالغ ہونا ضروری ہے۔

4. صدقہ فطر اور زکوۃ کس کی طرف سے واجب ہے اور کس کی طرف سے نہیں

1	صدقۃ الفطر واجب ہو جائے تو خود اپنے اوپر بھی واجب ہوتا ہے اور ہر اس شخص کی طرف سے اس پر صدقہ الفطر واجب ہوتا ہے جن پر اسے سر پرستی حاصل ہے اور انکا خرچا اسکے ذمہ ضرورہ ہوتا ہے۔ جیسے نابالغ	1	جبکہ اگر کوئی شخص صاحب نصاب ہو تو صرف اسکے اوپر زکوۃ فرض ہوتی ہے، کسی دوسے کی طرف سے زکوۃ فرض نہیں ہوتی

5. صدقہ فطر اور زکوۃ کے مصرف میں فرق

1	صدقۃ الفطر غیر مسلم فقیر کو دینا جائز ہے۔	1	زکوۃ غیر مسلم فقیر کو دینا جائز نہیں۔

مشق

مسائلِ صدقۃ الفطر

ہدایات: درج ذیل بیانات میں سے صحیح یا غلط کی نشاندہی کیجیے۔

نمبر شمار	صحیح	غلط	بیانات
1.	☐	☐	جو مسلمان اتنا مالدار ہو کہ اس پر زکوٰۃ واجب ہو یا اس پر زکوٰۃ تو واجب نہیں لیکن ضروری اسباب سے زاید اتنی قیمت کا مال و اسباب ہے جتنی قیمت پر زکوٰۃ واجب ہو تو اس پر عید کے دن صدقہ دینا واجب ہے۔
2.	☐	☐	کسی کے پاس ضرورت کا سامان قیمتی ہے لیکن سونا چاندی، نقدی، سامانِ تجارت نہیں ہے مگر ضرورت سے زاید بھی کچھ سامان ہے لیکن وہ ساڑھے باون تولے چاندی کی مالیت سے کم ہے تو ایسے شخص پر صدقہ فطر واجب ہے۔
3.	☐	☐	کسی کے دو گھر ہیں ایک میں خود رہتا ہے اور ایک خالی پڑا ہے تو یہ دوسرا مکان ضرورت سے زاید ہے اگر اس کی قیمت اتنی ہو جتنی پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو اس پر صدقہ فطر واجب ہے۔
4.	☐	☐	جس کو صدقہ اور زکوٰۃ کا لینا درست نہیں اس پر صدقہ فطر واجب ہے۔
5.	☐	☐	کسی کے پاس ضرورت سے زاید سامان ہے لیکن اس پر قرضہ بھی ہے تو قرضہ منہا کرنے کے بعد اگر بقدرِ نصاب زکوٰۃ بچتا ہو تو بھی صدقہ فطر واجب نہیں۔
6.	☐	☐	اگر کسی کے پاس صرف سونا ہے اور کچھ نہیں یعنی ضرورت سے زاید سامان بھی نہیں تو اگر سونے کی قیمت ساڑھے باوھ تولے چاندی کے برابر یا زاید ہو تو اس پر صدقہ فطر واجب ہے۔
7.	☐	☐	جس نے کسی وجہ سے رمضان کے روزے نہیں رکھے اس پر صدقہ فطر واجب نہیں۔
8.	☐	☐	صدقہ فطر اپنی طرف سے واجب ہوتا ہے اور نابالغ اولاد کی طرف سے بھی دینا واجب ہے۔
9.	☐	☐	بالغ اولاد اگرچہ مالدار ہو پھر بھی باپ پر اس کی طرف سے صدقہ فطر واجب ہے۔
10.	☐	☐	اگر بچہ بالغ اور مجنون ہو تو اس کی طرف سے صدقہ فطر واجب نہیں۔
11.	☐	☐	اگر صدقہ فطر عید سے پہلے ادا نہ کیا تو بعد میں ادا نہ ہوگا۔
12.	☐	☐	عید کے دن جب فجر کا وقت آتا ہے اس وقت یہ صدقہ واجب ہوتا ہے۔
13.	☐	☐	جو بچہ عید کے دن صبح ہونے کے بعد پیدا ہوا اس کی طرف سے بھی صدقہ فطر واجب ہے۔
14.	☐	☐	بہتر یہ ہے کہ نماز کے لیے عیدگاہ میں جانے سے پہلے ہی صدقہ فطر ادا کر دے۔
15.	☐	☐	کسی نے صدقہ فطر عید کے دن سے پہلے ہی رمضان میں دے دیا تب بھی ادا ہو گیا اور دوبارہ دینا واجب نہیں۔

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

16. صدقہ فطر واجب ہونے کے بعد اگر آدمی کے پاس مال ضائع ہو جائے تو صدقہ فطر ساقط نہیں اور ذمہ میں رہتا ہے۔

17. صدقہ فطر میں اگر گیہوں یا گیہوں کا آٹا یا گیہوں کے ستو دے تو پونے دو سیر سے آدھی چھٹانک زاید دے۔ احتیاطاً پونے دو کلو یا پورے دو کلو دے دے۔

18. اگر گیہوں اور جو نہیں دیے بلکہ گیہوں اور جو کی قیمت دی تو درست نہیں۔

19. کئی آدمیوں کا صدقہ فطر ایک ہی فقیر کو دینا درست نہیں۔

20. جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے ان کو صدقہ فطر بھی دینا جائز ہے اور جن کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ان کو صدقہ فطر بھی دینا جائز نہیں۔

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

حوالہ جات

		صفحہ نمبر
	کچھ سوالات فہمِ رمضان کورس کے بارے میں	162
(1)	استقبالِ رمضان	163-165
(2)	حقوقِ رمضان	166
(3)	اعمالِ رمضان	166-210
(4)	عید	211-214
(5)	مسائلِ رمضان	215-248

حوالہ جات

کچھ سوالات فہم رمضان کورس کے بارے میں

(1)... عن أبی سعید الخدری قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من غدا فی طلب العلم صلت علیہ الملائکۃ وبورک لہ فی معیشتہ ولم ینقص من رزقہ وکان علیہ مبارکا۔
(جامع بیان العلم: رقم 217)

(2)... عن أنس بن مالک قال: کان أخوان علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکان أحدہما یأتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم والآخر یحترف فشکا المحترف أخاہ إلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال: لعلک ترزق بہ۔ (ترمذی: رقم 2345)

(3)... عن ابن شہاب قال: قال حمید بن عبد الرحمن سمعت معاویۃ خطیبا یقول سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول: من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین وإنما أنا قاسم واللہ یعطی ولن تزال ہذہ الأمۃ قائمۃ علی أمر اللہ لا یضرہم من خالفہم حتی یأتی أمر اللہ۔ (بخاری: رقم 71)

(4)... عن أبی ہریرۃ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من نفس عن مؤمن کربۃ من کرب الدنیا نفس اللہ عنہ کربۃ من کرب یوم القیامۃ ومن یسر علی معسر یسر اللہ علیہ فی الدنیا والآخرۃ ومن ستر مسلما سترہ اللہ فی الدنیا والآخرۃ واللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون أخیہ ومن سلک طریقا یلتمس فیہ علما سہل اللہ لہ بہ طریقا إلی الجنۃ وما اجتمع قوم فی بیت من بیوت اللہ یتلون کتاب اللہ ویتدارسونہ بینہم إلا نزلت علیہم السکینۃ وغشیتہم الرحمۃ وحفتہم الملائکۃ وذکرہم اللہ فیمن عندہ ومن بطأ بہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ۔ (مسلم: رقم 2699)

(5)... عن الحسن مرسلا قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من جائہ الموت وہو یطلب العلم لیحیی بہ الإسلام فبینہ وبین النبیین درجۃ واحدۃ فی الجنۃ۔
(مشکوۃ: رقم 249)

(6)... (حیات المسلمین، روح دوم، علم دین کی تحصیل وتعلیم)

(7)... عن أبی أمامۃ الباہلی قال: ذکر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلان أحدہما عابد والآخر عالم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: فضل العالم علی العابد کفضلی علی أدناکم۔ ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: إن اللہ وملائکتہ وأہل السموات والأرضین حتی النملۃ فی جحرہا وحتی الحوت لیصلون علی معلم الناس الخیر۔ (ترمذی: رقم 2685)

(8)... عن أبی ہریرۃ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: إن مما یلحق المؤمن من عملہ وحسناتہ بعد موتہ علما علمہ ونشرہ وولدا صالحا ترکہ ومصحفا ورثہ أو مسجدا بناہ أو بیتا لابن السبیل بناہ أو نہرا أجراہ أو صدقۃ أخرجہا من مالہ فی صحتہ وحیاتہ یلحقہ من بعد موتہ۔ (ابن ماجہ: رقم 242)

(9)... عن ابن مسعود قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: نضر اللہ امرأ سمع منا شیئا فبلغہ کما سمعہ فرب مبلغ أوعی لہ من سامع۔
(مشکوۃ: رقم 230)

(10)... (احیاء العلوم: کتاب آداب الکسب والمعاش، الباب الثانی، 2/129)

(11)... عن مالک بن أنس عن العلاء بن عبد الرحمن بن یعقوب عن أبیہ عن جدہ قال: قال عمر بن الخطاب: لا یبع فی سوقنا إلا من قد تفقہ فی الدین۔
(ترمذی: رقم 487)

1. استقبال رمضان

پہلا عمل: حضور ﷺ کا خطبہ پڑھنا

(12). . . عن سعيدبن المسيب عن سلمان قال: خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فى آخر يوم من شعبان فقال: أيها الناس قد أظلكم شهر عظيم شهر مبارک شهر فيه ليلة خير من ألف شهر جعل الله صيامه فريضة وقيام ليله تطوعا من تقرب فيه بخصلة من الخير كان كمن أدى فريضة فيما سواه ومن أدى فيه فريضة كان كمن أدى سبعين فريضة فيما سواه وهو شهر الصبر والصبر ثوابه الجنة وشهر المواساة وشهر يزداد فيه رزق المؤمن من فطر فيه صائما كان مغفرة لذنوبه وعتق رقبته من النار وكان له مثل أجره من غير أن ينتقص من أجره شيء قالوا: ليس كلنا نجد ما يفطر الصائم فقال: يعطى الله هذا الثواب من فطر صائما على تمرة أو شربة ماء أو مذقة لبن وهو شهر أوله رحمة وأوسطه مغفرة وآخره عتق من النار من خفف عن مملوكه غفر الله له وأعتقه من النار واستكثروا فيه من أربع خصال: خصلتين ترضون بهما ربكم وخصلتين لا غنى بكم عنهما فأما الخصلتان اللتان ترضون بهما ربكم: فشهادة أن لا إله إلا الله وتستغفرونه وأما اللتان لا غنى بكم عنهما: فتسألون الله الجنة وتعوذون به من النار ومن أشبع فيه صائما سقاه الله من حوضى شربة لا يظمأ حتى يدخل الجنة (صحيح ابن خزيمة: رقم 1887)

(13)...عن عبادة بن الصامت أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يوما وحضر رمضان: أتاكم رمضان شهر بركة فيه خير يغشيكم الله فيه فتنزل الرحمة وتحط الخطايا ويستجاب فيه الدعاء فينظر الله إلى تنافسكم ويباهى بكم ملائكته فأروا الله من أنفسكم خيرا فإن الشقى من حرم فيه رحمة الله عز وجل

(مسند الشاميين للطبرانى: رقم 2238)

(14)...عن أبى هريرة رضى الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: أعطيت أمتى فى رمضان خمس خصال لم تعطهن أمة كانت قبلهم: خلوف فم الصائم أطيب عند الله من رائحة المسک ويستغفر لهم الملائكة حتى يفطروا ويصفد مردة الشياطين فلا يصلون فيه إلى ما كانوا يصلون إليه ويزين الله جنته فى كل يوم فيقول: يوشک عبادى الصالحون أن يلقوا عنهم المؤنة والأذى ويصيروا إليک ويغفر لهم فى آخر ليلة فى رمضان قالوا: يا رسول الله هى ليلة القدر قال: لا ولكن العامل إنما يوفى أجره عند انقضاء عمله۔ (ترغيب: رقم 1757)

(15)...عن ابن شهاب قال: حدثنى ابن أبى أنس مولى التيميين أن أباه حدثه أنه سمع أبا هريرة رضى الله عنه يقول: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إذا دخل رمضان فتحت أبواب الجنة وغلقت أبواب جهنم وسلسلت الشياطين وفى رواية مسلم: إذا كان رمضان فتحت أبواب الرحمة...الخ

(بخارى: رقم 3277، مسلم: رقم 1079)

(16)...عن أبى هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إذا كان أول ليلة من شهر رمضان صفدت الشياطين ومردة الجن وغلقت أبواب النار فلم يفتح منها باب وفتحت أبواب الجنة فلم يغلق منها باب وينادى مناد: يا باغى الخير أقبل ويا باغى الشر أقصر ولله عتقاء من النار وذلک كل ليلة۔

(ترمذى: رقم 682، ابن ماجة: رقم 1642)

(17)...عن ابن عباس رضى الله عنه أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: إن الجنة لتنجد وتزين من الحول إلى الحول لدخول شهر رمضان فإذا كانت أول ليلة من شهر رمضان هبت ريح من تحت العرش يقال لها: المثيرة فيصفق ورق أشجار الجنان وحلق المصاريع فيسمع لذلک طنين لا يسمع السامعون أحسن منه فيشرفن الحور العين حتى يقفن على شرف الجنة: هل من خاطب إلى الله عز وجل فيزوجه ثم يقلن: يا رضوان ما هذه الليلة فيجيبهن بالتلبية ثم يقول: يا خيرات حسان هذه أول ليلة من شهر رمضان يفتح أبواب الجنان للصائمين من أمة محمد صلى الله عليه وسلم ص: ويقول الله تبارک وتعالى: يا رضوان افتح أبواب الجنان يا مالک غلق أبواب الجحيم عن الصائمين من أمة محمد صلى الله عليه وسلم يا جبريل اهبط إلى الأرض فصفد مردة الشياطين وغلهم فى الأغلال ثم اقذف بهم فى لجج البحار حتى لا يفسدوا على أمة حبيبى...الخ (الترغيب: رقم 1768)

دوسرا عمل: رمضان آنے تک ذیل کی دعاء مانگتے رہنا

(18)...وعن أنس أن النبى صلى الله عليه وسلم كان إذا دخل رجب قال: اللهم بارک لنا فى رجب وشعبان وبلغنا رمضان وكان إذا كان ليلة الجمعة قال: هذه ليلة غراء ويوم أزهر۔ (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: رقم 3006)

● رجب کے مہینے کی آمد پر یہ دعا ''اللھم بارک لنا فی رجب و شعبان و بلغنا رمضان'' مسند احمد، المعجم الاوسط، مسند البزار، تاریخ دمشق اور حلیۃ الاولیاء میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس کو علامہ نووی نے کتاب الاذکار میں اور ہیثمی نے مجمع الزوائد میں اور سیوطی نے الجامع الصغیر میں بھی نقل کیا ہے۔ یہ حدیث سنداً ضعیف ہے، اس میں ''زائدة بن ابی الرقاد اور زیاد بن عبداللہ النمیری'' نامی رواۃ ضعیف ہیں، خاص طور پر ''زائدة'' پر علما کا شدید کلام ہے، اس بناء پر احتیاط تو یہ ہے کہ اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت کر کے بیان نہ کیا جائے، تاہم نسبت کیے بغیر یہ دعا کی جا سکتی ہے۔ اسی طرح ''وبلغنا رمضان'' کے بعد ''بخیر وعافیة'' کا اضافہ کسی بھی صحیح سند سے ثابت نہیں ہے۔

● حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ سَعِيدٍ الرَّازِيُّ قَالَ: نا عَبدُ السَّلَامِ بنُ عُمَرَ الجِنِّيُّ قَالَ: نا زَائِدَةُ بنُ أَبِي الرُّقَادِ قَالَ: نا زِيَادٌ النُّمَيرِيُّ عَن أَنَسِ بنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَجَبٌ قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِك لَنَا فِي رَجَبٍ وَشَعبَانَ وَبَلِّغنَا رَمَضَانَ لَا يُروَى هَذَا الحَدِيثُ عَن رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بِهَذَا الإِسنَادِ تَفَرَّدَ بِهِ: زَائِدَةُ بنُ أَبِي الرُّقَادِ (المعجم الاوسط للطبرانی، رقم:3939)

● حدثنا عبد الله حدثنا عبيد الله بن عمر عن زائدة بن أبي الرقاد عن زياد النميري عن أنس بن مالك قال: كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا دخل رجب قال: اللهم بارك لنا في رجب وشعبان وبارك لنا في رمضان۔ (قال المحقق شعيب الأرنؤوط تحت هذا الحديث: إسناده ضعيف زائدة بن أبي الرقاد قال البخاري والنسائي: منكر الحديث وقال أبو داود: لا أعرف خبره وقال أبو حاتم: يحدث عن زياد النميري عن أنس أحاديث مرفوعة منكرة ولا ندري منه أو من زياد وزياد النميري وهو ابن عبد الله ضعفه ابن معين وأبو داود وقال أبو حاتم: يكتب حديثه ولا يُحتج به وذكره ابن حبان في الثقات وقال: يخطىء ثم ذكره في المجروحين وقال: منكر الحديث يروي عن أنس أشياء لا تشبه حديث الثقات لا يجوز الاحتجاج به)۔

(مسند احمد، رقم:2346، وكذا أخرجه البزار في مسنده، رقم 6496)

● أَخبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللهِ الحَافِظُ أَخبَرَنَا أَبُو بَكرٍ مُحَمَّدُ بنُ المُؤَمَّلِ حَدَّثَنَا الفَضلُ بنُ مُحَمَّدٍ الشَّعرَانِيُّ حَدَّثَنَا القَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا زِيَادٌ النُّمَيرِيُّ عَن أَنَسٍ قَالَ: ص: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَجَبٌ قَالَ: اللهُمَّ بَارِك لَنَا فِي رَجَبٍ وَشَعبَانَ وَبَلِّغنَا رَمَضَانَ تَفَرَّدَ بِهِ زِيَادٌ النُّمَيرِيُّ وَعَنهُ زَائِدَةُ بنُ أَبِي الرُّقَادِ قَالَ البُخَارِيُّ: زَائِدَةُ بنُ أَبِي الرُّقَادِ عَن زِيَادٍ النُّمَيرِيِّ مُنكَرُ الحَدِيثِ۔

(أخرجه البيهقي في شعب الايمان، رقم:3534، كذا اخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق، رقم:4657)

● حَدَّثَنَا حَبِيبُ بنُ الحَسَنِ وَعَلِيُّ بنُ هَارُونَ قَالَا: ثَنَا يُوسُفُ القَاضِي ثَنَا مُحَمَّدُ بنُ أَبِي بَكرٍ ثَنَا زَائِدَةُ بنُ أَبِي الرُّقَادِ ثَنَا زِيَادٌ النُّمَيرِيُّ عَن أَنَسِ بنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَجَبٌ قَالَ: اللهُمَّ بَارِك لَنَا فِي رَجَبٍ وَشَعبَانَ وَبَلِّغنَا رَمَضَانَ۔ (حلية الأولياء لابي نعيم، رقم:8656)

ورويناه في حلية الأولياء بإسناد فيه ضعفٌ عن زيادٍ النميري عن أنس رضي الله عنهُ قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا دخل رجب قال: اللَّهُمَّ بارِك لَنا في رَجَبَ وَشَعبَانَ وَبَلِّغنا رَمَضَانَ۔ (الاذكار للنووي، رقم:980)

● وَعَن أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ رَجَبٌ قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِك لَنَا فِي رَجَبٍ وَشَعبَانَ وَبَلِّغنَا رَمَضَانَ وَكَانَ إِذَا كَانَ لَيلَةُ الجُمُعَةِ قَالَ: هَذِهِ لَيلَةٌ غَرَّاءُ وَيَومٌ أَزهَرُ۔ رَوَاهُ البَزَّارُ وَفِيهِ زَائِدَةُ بنُ أَبِي الرُّقَادِ قَالَ البُخَارِيُّ: مُنكَرُ الحَدِيثِ وَجَهَّلَهُ جَمَاعَةٌ۔ (مجمع الزوائد للهيثمي، رقم:3006)

● عَن أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَجَبٌ قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِك لَنَا فِي رَجَبٍ وَشَعبَانَ وَبَلِّغنَا رَمَضَانَ۔ رَوَاهُ البَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الأَوسَطِ وَفِيهِ زَائِدَةُ بنُ أَبِي الرُّقَادِ وَفِيهِ كَلَامٌ وَقَد وُثِّقَ۔ (مجمع الزوائد للهيثمي، رقم:4774)

● كان إذا دخل رجب قال اللهم بارك لنا في رجب وشعبان وبلغنا رمضان وكان إذا كانت ليلة الجمعة قال هذه غراء كحمراء أي سعيدة صبيحة ويوم أزهر أي نير مشرق ولفظ رواية البيهقي ويوم الجمعة يوم أزهر قال ابن رجب: فيه أن دليل ندب الدعاء بالبقاء إلى الأزمان الفاضلة لإدراك الأعمال الصالحة فيها فإن المؤمن لا يزيده عمره إلا خيرا (هب وابن عساكر) في تاريخه وأبو نعيم في الحلية وكذا البزار كلهم من رواية زائدة بن أبي الرقاد عن زياد النميري عن أنس بن مالك قال النووي في الأذكار: إسناده ضعيف اه۔ وظاهر صنيع المصنف أن مخرجه رواه وأقره وليس كذلك بل عقبه البيهقي بما نصه تفرد به زياد النميري وعنه زائدة بن أبي الرقاد وقال البخاري: زائدة عن زياد منكر الحديث وجهله جماعة وجزم الذهبي في الضعفاء بأنه منكر الحديث وبذلك يعرف أن قول إسماعيل الأنصاري لم يصح في فضل رجب غير هذا خطأ ظاهر۔ (فيض القدير للمناوي، رقم:6678)

● اللهم بارك لنا في رجب وشعبان، وبلغنا رمضان۔ رواه ابن أحمد والبيهقي عن أنس۔ وقال النجم: رواه ابن ماجه عن أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا دخل رجب قال: اللهم بارك لنا۔۔۔ الحديث وزاد: وإذا كانت ليلة جمعة قال: هذه ليلة غراء ويوم أزهر۔ (كشف الخفاء۔ رقم:554)

● رُوِيَ بِإِسنَادٍ ضَعِيفٍ أَنَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ رَجَبٌ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِك لَنَا فِي رَجَبٍ وَشَعبَان وبلغنا رَمَضَان وَيجوز العَمَل فِي الفَضَائِل بالضعيف۔ (تذكرة الموضوعات للفتني، باب الفضالة من الاوقات والايام)

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

تیسرا عمل: روزہ کے مسائل سیکھنا

(19)...وبیان یة طلب العلم فی قوله علیه السلام طلب العلم فریضة علی کل مسلم والمراد علم الحلال علی ما قیل: أفضل العلم علم الحلال وأفضل العمل حفظ الحال وبیان هذا أن ما یحتاج المرء فی الحال لأداء ما لزمه یفترض علیه عینا علمه کالطهارة لأداء الصلاة فإن أراد التجارة یفترض علیه تعلم ما یتحرز به عن الربا والعقود الفاسدة وإن کان له مال یفترض علیه تعلم زکاة جنس ماله لیتمکن به من الأداء وإن لزمه الحج یفترض علیه تعلم ما یؤدی به الحج هذا معنی علم الحال وهذا علم، لأن الله تعالی حکم ببقاء الشریعة إلی یوم القیامة والبقاء بین الناس یکون بالتعلم والتعلیم فیفترض التعلیم والتعلم جمیعا (المبسوط:114/34)

پانچواں عمل: رمضان کے لیے اپنے آپ کو فارغ کرنا

(20)...(خطبات تھانوی: آداب ماہ رمضان،337/10)

چھٹا عمل: تجوید سے پڑھنے والے قاری صاحب کا انتخاب کرنا

(21)...عن عمار بن یاسر قال: سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: إن الرجل لینصرف وما کتب له إلا عشر صلاته تسعها ثمنها سبعها سدسها خمسها ربعها ثلثها نصفها۔ (ابوداؤد: رقم796)

(22)...وفی بذل المجهود تحت الحدیث: لما أخل فی أرکانها وفی اقبالها إلی الله تعالی بالخشوع والخضوع۔

(ابوداؤد: رقم796، بذل المجهود:180/4، باب ماجاء فی نقصان الصلاة، طبع دار البشائر الاسلامیة)

ساتواں عمل: تمام گناہوں سے بچنے کے لیے لائحہ عمل بنانا

(23)...(خطبات تھانوی: بیان نداء رمضان، باب تقویٰ کی صورت،127/10)

آٹھواں عمل: شعبان میں بھی کچھ روزے رکھ لینے چاہئیں

(24)...عن أبی سلمة أن عائشة رضی الله عنها حدثته قالت: لم یکن النبی صلی الله علیه وسلم یصوم شهرا أکثر من شعبان فإنه کان یصوم شعبان کله ۔وفی روایة مسلم: عن أبی سلمة قال: سألت عائشة رضی الله عنها عن صیام رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالت: کان یصوم حتی نقول: قد صام ویفطر حتی نقول: قد أفطر ولم أره صائما من شهر قط أکثر من صیامه من شعبان کان یصوم شعبان کله کان یصوم شعبان إلا قلیلا (بخاری: رقم1970، مسلم: رقم1156)

(25)...عن أبی سلمة عن أبی هریرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال: لا یتقدمن أحدکم رمضان بصوم یوم أو یومین إلا أن یکون رجل کان یصوم صومه فلیصم ذلک الیوم (بخاری: رقم1914، مسلم: رقم1082)

(26)...عن صلة قال: کنا عند عمار فی الیوم الذی یشک فیه فأتی بشاة فتنحی بعض القوم فقال عمار: من صام هذا الیوم فقد عصی أبا القاسم صلی الله علیه وسلم (ابوداؤد: رقم2334)

نواں عمل: 29 شعبان کو چاند دیکھنے کا اہتمام کرنا

(27)...عن عبد الله بن أبی قیس قال: سمعت عائشة رضی الله عنها تقول: کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یتحفظ من شعبان ما لا یتحفظ من غیره ثم یصوم لرؤیة رمضان فإن غم علیه عد ثلاثین یوما ثم صام (ابوداؤد: رقم2325)

(28)...(تعلیم الدین: کتاب الصوم،148)

(29)... عن العلاء بن عبد الرحمن عن أبیه عن أبی هریرة قال: قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم: من اقتراب الساعة انتفاخ الأهلة، وأن یری الهلال للیلة، فیقال: هو ابن لیلتین (الطبرانی: رقم877)

(30)...وقد أوجب الحنفیة کفایة التماس رؤیة هلال رمضان لیلة الثلاثین من شعبان فإن رأوه صاموا وإلا أکملوا العدة ثم صاموا

(الموسوعة الفقهیة الکویتیة، باب رؤیة الهلال24/22)

2. حقوق رمضان

(31)...(خطبات تھانوی: روزے کے حقوق 256/10)

(32)...(خطبات تھانوی: آدابِ ماہِ رمضان 336/10)

(33)...عن ابن عباس أنه قال له رجل: رجل قليل العمل قليل الذنوب أعجب إليک أو رجل كثير العمل كثير الذنوب قال: لا أعدل بالسلامة

(كتاب الزہد لابن المبارک: رقم 66)

(34)...عن عائشة قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إذا سلم رمضان سلمت السنة وإذا سلمت الجمعة سلمت الأيام (رواہ البیہقی فی شعب الایمان: رقم 3708)

● إذا سلمت الجمعه سلمت الايام وإذا سلم رمضان سلمت السنة۔ (کنز العمال: 710/7، رقم 21049)

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن
MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

3. اعمالِ رمضان

{پہلے عشرے کے اعمال}

پہلا عمل: روزہ

☆ فضائلِ روزہ ووعید

(35)...عن أبی هریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم : یقول اللہ عز وجل: الصوم لی وأنا أجزی به یدع شهوته وأکله وشربه من أجلی والصوم جنة وللصائم فرحتان: فرحة حین یفطر وفرحة حین یلقی ربه ولخلوف فم الصائم أطیب عند اللہ من ریح المسک وفی روایة مسلم: إن اللہ عز وجل یقول: إن الصوم لی وأنا أجزی به إن للصائم فرحتین: إذا أفطر فرح وإذا لقی اللہ فرح (بخاری: رقم7492، مسلم: رقم1151)

(36)...(خطبات تھانوی: روزے کا خصوصی ثواب، 110/10)

(37)...عن أبی هریرة أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: من قام رمضان إیمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه (بخاری: رقم37)

(38)...عن معاذ بن جبل قال: کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فأصبحت یوما قریبا منه ص: ونحن نسیر فقلت: یا رسول اللہ أخبرنی بعمل یدخلنی الجنة ویباعدنی عن النار قال: لقد سألتنی عن عظیم وإنه لیسیر علی من یسره اللہ علیه تعبد اللہ ولا تشرک به شیئا وتقیم الصلاة وتؤتی الزکاة وتصوم رمضان وتحج البیت ثم قال: ألا أدلک علی أبواب الخیر: الصوم جنة والصدقة تطفئ الخطیئة کما یطفئ الماء النار وصلاة الرجل من جوف اللیل قال: ثم تلا تتجافی جنوبهم عن المضاجع السجدة: حتی بلغ یعملون السجدة (مسلم: رقم2616)

(39)...عن عبد اللہ بن عمرو: أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: الصیام والقرآن یشفعان للعبد یقول الصیام: أی رب إنی منعته الطعام والشهوات بالنهار فشفعنی فیه ویقول القرآن: منعته النوم باللیل فشفعنی فیه فیشفعان (مشکوٰۃ المصابیح: رقم1963)

(40)...عن أبی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اغزوا تغنموا وصوموا تصحوا وسافروا تستغنوا (الطبرانی فی الاوسط: رقم8312)

(41)...عن أبی هریرة قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من أفطر یوما من رمضان من غیر رخصة ولا مرض لم یقض عنه صوم الدهر کله وإن صامه۔ (ترمذی: رقم723)

☆ حقوقِ روزہ

(42)...(خطبات تھانوی: روزہ اور فدیہ، 121/10)

(43)... وعن کعب بن عجرة رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احضروا المنبر فحضرنا فلما ارتقی درجة قال آمین فلما ارتقی الدرجة الثانیة قال آمین فلما ارتقی الدرجة الثالثة قال آمین فلما نزل قلنا یا رسول اللہ لقد سمعنا منک الیوم شیئاً ما کنا نسمعه قال إن جبرئیل عرض لی فقال بعد من أدرک رمضان فلم یغفر له قلت آمین فلما رقیت الثانیة قال بعد من ذکرت عنده فلم یصل علیک فقلت آمین فلما رقیت الثالثة قال بعد من أدرک أبویه الکبر عنده أو أحدهما فلم یدخلاه الجنة قلت آمین۔ (الترغیب: رقم 1479)

(44)...(بخاری: رقم1903)

(45)...(خطبات تھانوی: روزہ کی خاص شان، 163/10)

(46)...عن أبی هریرة قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: رب صائم لیس له من صیامه إلا الجوع ورب قائم لیس له من قیامه إلا السهر (ابن ماجۃ: رقم1690)

(47)...عن عیاض بن غطیف قال أبو عبیدة: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: الصوم جنة ما لم یخرقها (نسائی رقم2233،)

(48)...(خطبات تھانوی: روزہ کے حقوق، 10/4-123)

(49)...(خطبات تھانوی: روزہ کی تکمیل کے درجات، 243/10)

☆ آدابِ روزہ

● سحری

(50)...عن أنس رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: تسحروا فإن فی السحور برکة۔ (مسلم: رقم 1095)

(51)...وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إن اللہ وملائکته یصلون علی المتسحرین ،رواه الطبرانی فی الأوسط وابن حبان فی صحیحه (الترغیب والترہیب للمنذری: رقم 1617)

(52)...عن عمرو بن العاص أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: فصل ما بین صیامنا وصیام أهل الکتاب أکلة السحر (مسلم: رقم 1096)

(53)...ذهب جمهور الفقهاء إلی أن وقت السحور ما بین نصف اللیل الأخیر إلی طلوع الفجر وقال بعض الحنفیة والشافعیة : هو ما بین السدس الأخیر وطلوع الفجر (الموسوعة الفقهیة الکویتیة :270/24)

(54)...لو أراد أن یتسحر فله ذلک إذا کان بحال لا یمکنه مطالعة الفجر بنفسه أو بغیره وذکر شمس الأئمة الحلوانی أن من تسحر بأکبر الرأی لا بأس به إذا کان الرجل ممن لا یخفی علیه مثل ذلک وإن کان ممن یخفی علیه فسبیله أن یدع الأکل وإن أراد أن یتسحر بصوت الطبل السحری فإن کثر ذلک الصوت من کل جانب وفی جمیع أطراف البلدة فلا بأس به وإن کان یسمع صوتا واحدا فإن علم عدالته یعتمد علیه وإن لم یعرف یحتاط ولا یأکل وإن أراد أن یعتمد بصیاح الدیک فقد أنکر ذلک بعض الحنفیة وقال بعضهم: لا بأس به إذا کان قد جربه مرارا وظهر له أنه یصیب الوقت (الموسوعة الفقهیة الکویتیة :272/24)

● نقارہ بجانا غروبِ شمس کی عام اطلاع کے لیے ہوتا ہے اور جب کہ نقارہ غیر مشتبہ طور پر سنا جائے اور ظن غالب ہو کہ یہ نقارہ وہی ہے جو اطلاع افطار کے لیے بجایا جاتا ہے تو اس کی آواز سن کر افطار کر لینا مذہب حنفی اور شافعی دونوں میں جائز ہے، علامہ قلیوبیؒ نے شرح منہاج الطالبین کے حاشیہ میں لکھا ہے ومنه سماع الطبول وضرب الدفوف ونحو ذلک مما یعتاد فعله اول الشهر واخره اه قلت وکذا اول الصوم واخره (کفایۃ المفتی: کتاب الصوم، 247/4)

(55)...(''فضائلِ رمضان'' از شیخ الحدیثؒ: 26، تحت الحدیث، رقم 7)

(56)...(''فضائلِ رمضان'' از شیخ الحدیثؒ: 25، تحت الحدیث، رقم 7)

● گندی باتیں، شور، گالم گلوچ سے پرہیز

(57)...(وفی حدیث طویل) واذا کان یوم صوم احدکم فلا یرفث ولا یصخب فان سابه احد او قاتله فلیقل انی امرؤ صائم (مشکوۃ: رقم 1959)

(58)...عن سعید بن المسیب عن سلمان قال: خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی آخر یوم من شعبان فقال: أیها الناس...وهو شهر الصبر والصبر ثوابه الجنة...الخ (صحیح ابن خزیمۃ: رقم 1887)

● افطاری

(59)...ویسن تعجیل الإفطار إذا غربت الشمس هکذا روی عن أبی حنیفة أنه قال وتعجیل الإفطار إذا غربت الشمس أحب إلینا لما روینا من الحدیث وهو قوله صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث من سنن المرسلین وذکر من جملتها تعجیل الإفطار (بدائع الصنائع: 2/105، ما یسن وما یستحب للصائم)

(60)...عن سهل بن سعد: أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: لا یزال الناس بخیر ما عجلوا الفطر (بخاری: رقم 1957، مسلم: رقم 1098)

(61)...عن أبی هریرة قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: قال اللہ عز وجل: إن أحب عبادی إلی أعجلهم فطرا (ترمذی: رقم 700)

(62)...شہود الشہر موجبِ فرضیت صوم ہے اور شہود شہر ہر علاقے میں وہیں کا معتبر ہے (فتاویٰ عثمانی: 176/2)

● أما صوم رمضان: فوقته شهر رمضان لا یجوز فی غیره فیقع الکلام فیه فی موضعین أحدهما: فی بیان وقت صوم رمضان والثانی فی بیان ما یعرف به وقته أما الأول: فوقت صوم رمضان شهر رمضان لقوله تعالی فمن شهد منکم الشهر فلیصمه أی: فلیصم فی الشهر وقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصوموا شهرکم أی: فی شهرکم لأن الشهر لا یصام وإنما یصام فیه (بدائع: 4/159 فصل شرائط انواع الصیام)

(63)...عن سلمان بن عامر عمها قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: إذا کان أحدکم صائما فلیفطر علی التمر فإن لم یجد التمر فعلی الماء فإن الماء طهور (ابوداؤد: رقم 2355، ترمذی: رقم 658)

(64)...(فضائلِ رمضان: 31، تحت الحدیث رقم 9)

(65)...عن معاذ بن زهرة أنه بلغه أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان إذا أفطر قال اللهم لک صمت وعلی رزقک أفطرت۔ (ابوداؤد: رقم 2360)

(66)...حدثنا عبد الله بن محمد بن يحيى أبو محمد حدثنا على بن الحسن أخبرنى الحسين بن واقد حدثنا مروان يعنى ابن سالم المقفع قال رأيت ابن عمر يقبض على لحيته فيقطع ما زاد على الكف وقال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أفطر قال ذهب الظمأ وابتلت العروق وثبت الأجر إن شاء الله
(ابوداؤد: رقم 2359)

(67)... من فطر صائما كان له مثل اجره لاينقص حق اجره شيئا ومن جهز غازيا فى سبيل الله كان له مثل اجره لاينقص من اجره شيئا (بیہقی: رقم 8396، نسائی: رقم 3331)

(68)...عن سعيد بن المسيب عن سلمان قال: خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فى آخر يوم من شعبان فقال: أيها الناس...من فطر فيه صائما كان مغفرة لذنوبه وعتق رقبته من النار وكان له مثل أجره من غير أن ينتقص من أجره شيء قالوا: ليس كلنا نجد ما يفطر الصائم فقال: يعطى الله هذا الثواب من فطر صائما على تمرة أو شربة ماء أو مذقة لبن... الخ (صحیح ابن خزیمہ: رقم 1887)

(69)...عن أبى هريرة رضى الله عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم قال: يا نساء المسلمات لا تحقرن جارة لجارتها ولو فرسن شاة (بخاری: رقم 2566)

(70)... (تحفہ خواتین: کتاب الزکوۃ والصدقات والانفاق فی وجوہ الخیر، باب پڑوسیوں سے لینے اور دینے کی فضیلت، 205)

دوسرا عمل: کثرتِ تلاوت

(71)...عن ابن عباس قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم أجود الناس وكان أجود ما يكون فى رمضان حين يلقاه جبريل وكان يلقاه فى كل ليلة من رمضان فيدارسه القرآن فلرسول الله صلى الله عليه وسلم أجود بالخير من الريح المرسلة (بخاری: رقم 6)

(72)... قوله والختم مرة سنة أى قرائة الختم فى صلاة التراويح سنة وصححه فى الخانية وغيرها وعزاه فى الهداية إلى أكثر المشايخ۔ (الشامی: 47/2، باب الوتر والنوافل)

(73)... (خطبات تھانوی: 120/16 خصوصیت قرآن بالرمضان وعظ روح القیام)

☆ فضائلِ قرآن

(74)...عن أبى ذر الغفارى رضى الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إنكم لا ترجعون إلى الله بشيء أفضل مما خرج منه يعنى القرآن ۔ هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه (مستدرک حاکم: رقم 2039 وصححہ ابوداؤد فی مراسیلہ)

(75)...هَٰذَا بَصَائِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ (جاثیہ: 20)
● وَلَقَدْ جِئْنَاهُم بِكِتَابٍ فَصَّلْنَاهُ عَلَىٰ عِلْمٍ هُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ (اعراف: 52)

(76)... قال عمر: أما إن نبيكم صلى الله عليه وسلم قد قال: إن الله يرفع بهذا الكتاب أقواما ويضع به آخرين (مسلم: رقم 817)

(77)... عن أنس بن مالك قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إن لله أهلين من الناس قالوا: يا رسول الله من هم قال: هم أهل القرآن أهل الله وخاصته (ابن ماجۃ: رقم 215)

(78)...وعن الحارث الأعور قال: مررت فى المسجد فإذا الناس يخوضون فى الأحاديث فدخلت على على رضى الله عنه فأخبرته قال: أوقد فعلوها قلت نعم قال أما إنى قد سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: ألا إنها ستكون فتنة۔ فقلت ما المخرج منها يا رسول الله قال: كتاب الله فيه نبأ ما كان قبلكم وخبر ما بعدكم وحكم ما بينكم... الخ (مشکوۃ مع المرقاۃ: رقم 2138)

(79)... عن سعيد بن المسيب عن عائشة رضى الله تعالى عنها أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: إن لكل شيء شرفا يتباهون به وإن بهاء أمتى وشرفها القرآن
(الحلیۃ: رقم 175/2)

(80)...وعن على بن أبى طالب رضى الله عنه، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: أدبوا أولادكم على خصال ثلاث: على حب نبيكم وحب أهل بيته وعلى قرائة القرآن فإن حملة القرآن فى ظل الله يوم لا ظل إلا ظله مع أنبيائه وأصفيائه۔ (اتحاف المہرۃ: 7753)

(81)...عن عائشة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال: مثل الذى يقرأ القرآن وهو حافظ له مع السفرة الكرام البررة ومثل الذى يقرأ وهو يتعاهده وهو عليه شديد فله أجران (بخاری: رقم 4937)

(82)...عن عبد الله بن عمرو: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: الصيام والقرآن يشفعان للعبد يقول الصيام: أى رب إنى منعته الطعام والشهوات بالنهار فشفعنى فيه ويقول القرآن: منعته النوم بالليل فشفعنى فيه فيشفعان (مشکوۃ المصابیح: رقم 1963)

(83)...عن أيوب بن موسى قال: سمعت محمد بن كعب القرظى يقول: سمعت عبد الله بن مسعود يقول: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من قرأ حرفا من كتاب الله فله به حسنة والحسنة بعشر أمثالها لا أقول الم حرف ولكن ألف حرف ولام حرف وميم حرف (ترمذی: رقم 2910)

(84)...عن نافع عن ابن عمر قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إن هذه القلوب تصدأ كما يصدأ الحديد إذا أصابه الماء قيل: يا رسول الله وما جلاؤها

قال: کثرۃ ذکر الموت وتلاوۃ القرآن (شعب الایمان للبیہقی: رقم 1859)

(85)...عن أبی سعید قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: یقول الرب عز وجل: من شغلہ القرآن عن ذکری ومسألتی أعطیتہ أفضل ما أعطی السائلین وفضل کلام اللہ علی سائر الکلام کفضل اللہ علی خلقہ (ترمذی: رقم 2926)

(86)...(تحفہ خواتین: کتاب فضائل القرآن وذکر اللہ عز وجل، تحت رقم 83)

☆ حقوقِ قرآن

(87)...(تفسیر عثمانی، فرقان: 30)

(88)...قال رسول اللہ ﷺ: یا أھل القرآن لا توسدوا القرآن و اتلوہ حق تلاوتہ إناء اللیل و النھار و افشوہ و تغنوہ و تدبروا ما فیہ لعلکم تفلحون ولا تعجلوا تلاوتہ فإن لہ ثوابا (شعب الایمان للبیہقی: رقم 2007)

(89)...عن علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن قول اللہ تعالی: وَرَتِّلِ الْقُرآنَ تَرتِیلاً قال: بینہ تبینا ولا تھذہ ھذ الشعر قفوا عند عجائبہ وجرحوا بہ القلوب ولا یکن ھم احدکم آخر السورۃ (کنز العمال: رقم 4117)

●عن الشعبی قال: قال عبد اللہ: لا تھذوا القرآن کھذ الشعر ولا تنثروہ نثر الدقل وقفوا عند عجائبہ وحرکوا بہ القلوب۔ (مصنف: 521/2 رقم 8825)

(90)...عن علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ قولہ: الترتیل معرفۃ الوقوف وتجوید الحروف (النشر فی قراءۃ العشر باب الوقوف والابتداء 1/254)

(91)...(کنز العمال: تحت الحدیث، رقم 3069)

(92)...(''فضائل قرآن'' از شیخ الحدیثؒ: 211 تحت الحدیث، رقم 1)

(93)...قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم: یا أھل القرآن لا توسدوا القرآن و اتلوہ حق تلاوتہ إناء اللیل و النھار و افشوہ و تغنوہ و تدبروا ما فیہ لعلکم تفلحون ولا تعجلوا تلاوتہ فإن لہ ثوابا (شعب الایمان للبیہقی: رقم 2007)

(94)...(''فضائل قرآن'' از شیخ الحدیثؒ: 222، تحت الحدیث، رقم 9)

(95)...حدثنا عبید اللہ بن عبد الرحمن بن موھب قال: سمعت محمد بن کعب القرظی یقول: لأن أقرأ: إذا زلزلت والقارعۃ أرددھما وأتفکر فیھما أحب إلی من أن أھذ القرآن (مصنف ابن ابی شیبۃ: رقم 30786)

●عن أبی جمرۃ قال: قلت لابن عباس إنی سریع القرائۃ إنی أھذ القرآن فقال بن عباس لأن أقرأ سورۃ البقرۃ فأرتلھا أحب إلی من أن أقرأ القرآن کلہ ھذرمۃ (سنن الصغیر للبیہقی: 2258)

(96)...(حیات المسلمین: روح سوم، قرآن مجید کا پڑھنا)

(97)...(''فضائل قرآن'' از شیخ الحدیثؒ: 219 تحت الحدیث، رقم 8)

(98)...(تحفہ خواتین: کتاب فضائل القرآن، باب ''ہر رات کو سورۃ واقعہ پڑھنے سے فاقہ نہ ہوگا'' رقم 85)

(99)...(دیکھیں: 88)

(100)...(''فضائل قرآن'' از شیخ الحدیثؒ: تحت الحدیث، رقم 19)

(101)...(''فضائل قرآن'' از شیخ الحدیثؒ: تحت الحدیث، رقم 27)

(102)...(خطبات تھانوی: 23/10، کتاب الصلوۃ، باب ''اہل علم میں ایک کمی'')

(103)...(حیات المسلمین: روح چہارم ''قرآن پڑھنا پڑھانا'')

(104)...قال عمر أما إن نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم قد قال إن اللہ یرفع بھذا الکتاب أقواما ویضع بہ آخرین (مسلم: رقم 1934)

(105)...عن عقبۃ بن عامر قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: أکثر منافقی أمتی قراؤھا (المعجم الکبیر: 305/17 رقم 14528)

(106)...(فضائل قرآن: 18 تحت الحدیث، رقم 7)

(107)...عن أبی سفیان عن جابر قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم: القرآن شافع مشفع و ما حل مصدق فمن جعلہ إماما قادہ إلی الجنۃ و من جعلہ خلفہ ساقہ إلی النار (شعب الایمان للبیہقی: رقم 2010)

(108)...حدثنا سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الرؤیا قال أما الذی یثلغ رأسہ بالحجر فإنہ یأخذ القرآن فیرفضہ وینام عن الصلاۃ

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

المکتوبة (بخاری: رقم 1075)

(109)... عن أنس قال : وقع رجل عند النبی صلی الله علیه وسلم فی رجل فقال له النبی صلی الله علیه وسلم قم لا شهادة لک قال یا رسول الله فلست أعود قال أصبحت تهزأ بالقرآن ما آمن بالقرآن من استحل محارمه (جامع الاحادیث 36260، حیاۃ الصحابہ: باب الوقوع فی المسلم، قصۃ انکارہ ﷺ علی رجل فی ذلک، 540/2)

(110)... عن زبان بن فائد عن سهل بن معاذ الجهنی عن أبیه أن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من قرأ القرآن وعمل بما فیه ألبس والداه تاجا یوم القیامة ضوئه أحسن من ضوء الشمس فی بیوت الدنیا لو کانت فیکم فما ظنکم بالذی عمل بهذا (ابوداؤد: رقم 1241)

(111)... قال رسول الله ﷺ: یا أهل القرآن لا توسدوا القرآن و اتلوه حق تلاوته إناء اللیل و النهار و افشوه و تغنوه و تدبروا ما فیه لعلکم تفلحون ولا تعجلوا تلاوته فإن له ثوابا (شعب الایمان للبیہقی: رقم 2007)

(112)... (''فضائل قرآن'' از شیخ الحدیثؒ: 46، تحت الحدیث، رقم 27)

(113)... (''فضائل قرآن'' از شیخ الحدیثؒ: آداب، 10)

(114)... عن انس قال قال رسول الله ﷺ لابی بن کعب ان الله امرنی ان اقرأ علیک القرآن قال الله سمانی لک؟ قال: نعم، وقد ذکرت عند رب العالمین؟ قال نعم فذرفت عیناه (مشکوۃ المصابیح: رقم 2196)

(115)... عن نافع عن ابن عمر قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: إن هذه القلوب تصدأ کما یصدأ الحدید إذا أصابه الماء قیل: یا رسول الله وما جلاؤها قال: کثرة ذکر الموت وتلاوة القرآن (شعب الایمان للبیہقی: رقم 1859)

(116)... عن أیوب بن موسی قال: سمعت محمد بن کعب القرظی یقول: سمعت عبد الله بن مسعود یقول: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: من قرأ حرفا من کتاب الله فله به حسنة والحسنة بعشر أمثالها لا أقول الم حرف ولکن ألف حرف ولام حرف ومیم حرف (ترمذی: رقم 2910)

(117)... عن انس قال قال رسول الله ﷺ ان لله اهلین من الناس قالوا من هم یا رسول الله ﷺ قال اهل القرآن هم اهل الله وخاصته (نسائی وابن ماجہ واحمد)

(روحانی سبق: 216، سبق نمبر 201)

تیسرا عمل: اذکار

(118)... (فی حدیث طویل) واستکثروا فیه من أربع خصال: خصلتین ترضون بهما ربکم وخصلتین لا غنی بکم عنهما فأما الخصلتان اللتان ترضون بهما ربکم: فشهادة أن لا إله إلا الله وتستغفرونه وأما اللتان لا غنی بکم عنهما: فتسألون الله الجنة وتعوذون به من النار ومن أشبع فیه صائما سقاه الله من حوضی شربة لا یظمأ حتی یدخل الجنة (صحیح ابن خزیمہ: رقم 1887)

☆ کلمہ طیبہ کے فضائل

(119)... عن زید بن أرقم قال قال رسول الله: من قال لا إله إلا الله مخلصا دخل الجنة قیل وما إخلاصها قال أن تحجزه عن محارم الله عز وجل (الطبرانی: رقم 1235)

(120)... عن ابی الدرداء عن النبی ﷺ قال لیس من عبد یقول لا اله الا الله مائة مرة الا بعثه الله یوم القیامة ووجهه کالقمر لیلة البدر ولم یرفع لاحد یومئذ عمل افضل من عمله الا من قال مثل قوله او زاد

(رواه الطبرانی وفیه عبدالوهاب بن ضحاک متروک کذا فی مجمع الزوائد قلت هو من رواة ابن ماجة ولا شک انهم ضعفوه جدا الا ان معناه مؤید بروایات منها ماتقدم من روایات یحیٰ ابن طلحة ولا شک انه افضل الذکر وله شاهد من حدیث ام هانی الاتی) (''فضائل ذکر'' از شیخ الحدیثؒ، 126، رقم 37 بحوالہ طبرانی)

☆ استغفار کے فضائل

(121)... عن محمد بن علی بن عبد الله عن جده قال قال رسول الله صلی الله علیه و سلم من لزم الأستغفار جعل الله له من کل هم فرجا ومن کل ضیق مخرجا ویرزقه من حیث لا یحتسب عباس عن أبیه (الطبرانی: رقم 6291)

(122)... عن عبدالله بن عمرو رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال أفضل الذکر لا إله إلا الله وأفضل الدعاء الاستغفار ثم قرأ فاعلم أنه لا إله إلا الله واستغفر لذنبک (الایة) (الجامع الصغیر وزیاداتہ: رقم 2953)

(123)... وفی الأثر أن الشیطان یقول أهلکت بنی آدم یعنی بالخطایا والذنوب وأهلکونی ب لا إله إلا الله والاستغفار فالاستغفار سبب للمغفرة ولذا أمر الله تعالی

به فی آیات کثیرة من القرآن (ریاض الصالحین: کتاب الاستغفار، 1 / 2247)

(124)...حدثنی شداد بن أوس رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم سید الاستغفار أن تقول اللهم أنت ربی لا إله إلا أنت خلقتنی وأنا عبدک وأنا علی عهدک ووعدک ما استطعت أعوذبک من شر ما صنعت أبوء لک بنعمتک علی وأبوء لک بذنبی فاغفر لی فإنه لا یغفر الذنوب إلا أنت قال ومن قالها من النهار موقنا بها فمات من یومه قبل أن یمسی فهو من أهل الجنة ومن قالها من اللیل وهو موقن بها فمات قبل أن یصبح فهو من أهل الجنة (بخاری: رقم 5831)

(125)...عن أسماء بن الحکم الفزاری قال سمعت علیا یقول إنی کنت رجلا إذا سمعت من رسول الله صلی الله علیه وسلم حدیثا نفعنی الله منه بما شاء أن ینفعنی به وإذا حدثنی رجل من أصحابه استحلفته فإذا حلف لی صدقته وإنه حدثنی أبو بکر وصدق أبو بکر قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ما من رجل یذنب ذنبا ثم یقوم فیتطهر ثم یصلی ثم یستغفر الله إلا غفر الله له ثم قرأ هذه الآیۃ والذین إذا فعلوا فاحشة أو ظلموا أنفسهم ذکروا الله فاستغفروا لذنوبهم۔ إلی آخر الآیة (ترمذی: رقم 371)

(126)... (تحفہ خواتین: کتاب التوبہ والاستغفار، تحت الحدیث، رقم 270)

چوتھا عمل: دُعائیں

☆ فضیلت واہمیت

(127)...قال رسول الله صلی الله علیه وسلم إن الله تبارک وتعالی عتقاء فی کل یوم ولیلة وإن لکل مسلم فی کل یوم ولیلة دعوة مستجابة صحیح البزار۔ ومعنی فی کل یوم ولیلة: أی فی رمضان۔ (صحیح کنوز السنة النبویة: باب الصیام، رقم 26)

(128)...عن أبی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ثلاثة لا ترد دعوتهم الصائم حتی یفطر والإمام العادل ودعوة المظلوم یرفعها الله فوق الغمام ویفتح لها أبواب السماء ویقول الرب وعزتی لأنصرنک ولو بعد حین۔ (ترمذی: رقم 3522)

(129)... إذا دخل شهر رمضان أمر الله حملة العرش أن یکفوا عن التسبیح ولیستغفروا لأمة محمد والمؤمنین (جامع الاحادیث: رقم 1906)

(130)...وعن عبادة بن الصامت رضی الله عنه أن رسول الله صلی الله علیه و سلم قال یوما وحضر رمضان أتاکم رمضان شهر برکة یغشاکم الله فیه فینزل لرحمة ویحط الخطایا ویستجیب فیه الدعاء ینظر الله تعالی إلی تنافسکم فیه ویباهی بکم ملائکته فأروا الله من أنفسکم خیرا فإن الشقی من حرم فیه رحمة الله عز وجل۔ رواه الطبرانی (الترغیب: رقم 1490)

(131)...وعن عبد الله بن مسعود رضی الله عنده عن رسول الله صلی الله عیه وسلم قال إذا کان أول لیلة من شهر رمضان فتحت أبواب الجنان فلم یغلق منها باب واحد الشهر کله وغلقت أبواب النار فلم یفتح منها باب الشهر کله وغلت عتاة الجن ونادی مناد من السماء کل لیلة إلی انفجار الصبح یا باغی الخیر یمم وأبشر ویا باغی الشر أقصر وأبصر هل من مستغفر یغفر له هل من تائب یتوب الله علیه هل من داع یستجاب له هل من سائل یعطی سؤاله۔ (الترغیب: رقم 1500)

(132)...عن سعید بن المسیب عن سلمان قال: خطبنا رسول الله صلی الله علیه وسلم فی آخر یوم من شعبان فقال: أیها الناس... واستکثروا فیه من أربع خصال: خصلتین ترضون بهما ربکم وخصلتین لا غنی بکم عنهما فأما الخصلتان اللتان ترضون بهما ربکم: فشهادة أن لا إله إلا الله وتستغفرونه وأما اللتان لا غنی بکم عنهما: فتسألون الله الجنة وتعوذون به من النار ومن أشبع فیه صائما سقاه الله من حوضی شربة لا یظمأ حتی یدخل الجنة۔ (صحیح ابن خزیمة: رقم 1887)

☆ کیا مانگنا چاہیے؟

(133)... عَنْ أنس بن مالک رضی اللہ عنہ قال، قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لِیسأل أَحَدکم رَبَّهُ حَاجَتَهُ کُلَّهَا حتی یسأَلَ شِسعَ نَعلِهِ إذَا انقَطَعَ۔

(جامع الاصول، رقم: 2136-2135، ترمذی، رقم: 08-3607)

- عن نعمان ابن بشیر رضی الله عنهما أن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: الدعاء هو العبادة ثم قرأ وقال ربُکمُ ادعُونِی أستَجِب لکُم إنّ الّذِینَ یَستَکبِرُونَ عن عِبَادَتِی سَیَدخُلُونَ جَهَنّمَ دَاخِرِینَ۔ (جامع الاصول، رقم: 7235، ترمذی، رقم: 3244، ابو داود، رقم: 1475)
- أبو هریرة رضی الله عنه أن رسولَ الله صلی الله علیه وسلم قال: لیس شیء أکرمَ علی الله من الدُّعاءِ۔

(جامع الاصول، رقم: 7236، ترمذی، رقم: 3367)

- أنس بن مالک رضی الله عنه أنَّ النبی صلی الله علیه وسلم قال: الدُّعاءُ مُخُّ العبادةِ۔ (جامع الاصول، رقم: 7237، ترمذی، رقم: 3268)
- عن ابن عمر قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: من فتح له منکم باب الدعاء فتحت له أبواب الرحمة وما سئل الله شیئا یعنی أحب إلیه من أن یسأل العافیة۔ وقال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: إن الدعاء ینفع مما نزل و مما لم ینزل فعلیکم عباد اللہ بالدعاء۔

(ترمذی، الدعوات، رقم: 3548، معارف الحدیث: 94/5)

- عن سلمان قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: لا یرد القضاء إلا الدعاء و لا یزید فی العمر إلا البر۔ (ترمذی، القدر، رقم: 2139)
- (معارف الحدیث: 94/5، مسند ابو یعلی)

(134/1)... عائشة رضی اللہ عنها: قالت: کان رسولُ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ص: یَستَحِبُ الجوَامِعَ من الدُعائِ وَیَدَعُ مَاسِوی ذلک۔

(جامع الاصول، رقم: 2131، ابو داود، رقم: 1482، ابن ماجہ، رقم: 3845 تا 3847)

- مزید تفصیل کے لیے دیکھیں: معارف الحدیث: 167/5

(134/2)... ذهب جمهور الفقهاء إلی جواز کل دعاء دنیوی و أخروی و لکن الدعاء بالمأثور أفضل من غیره۔

(الموسوعة الفقهیة الکویتیة، باب آداب الدعاء)

- أن لا یتکلف السجع فی الدعاء فإن حال الداعی ینبغی أن یکون حال متضرع و التکلف لا یناسبه۔ قال صلی اللہ علیہ وسلم: سیکون قوم یعتدون فی الدعاء و قد قال عز و جل: ادعوا ربکم تضرعا و خفیة إنه لا یحب المعتدین و قیل معناه التکلف للأسجاع و الأولی أن لا یجاوز الدعوات المأثورة فإنه قد یعتدی فی دعائه فیسأل ما لا تقتضیه مصلحته فما کل أحد یحسن الدعاء و للبخاری عن ابن عباس: و انظر السجع من الدعاء فاجتنبه فإنی عهدت أصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یفعلون إلا ذلک۔ (الموسوعة الفقهیة الکویتیة، باب آداب الدعاء)

(135/1)... أنس بن مالک رضی اللہ عنه: أن رجلاً جاء إلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال: یا رسولَ اللہ أیُ الدعاء أفضَلُ قال: سَل رَبَّک العافیةَ و المُعَافَاةَ فی الدنیا و الآخرة ثم أتاه فی الیوم الثانی فقال: یا رسولَ اللہ أی الدُعائِ أفضلُ فقال له مثل ذلک ثم أتاه فی الیوم الثالث فقال له مثل ذلک قال: فإذا أُعطیتَ العافیة فی الدنیا و أعطیتها فی الآخرة فقد أفلحتَ۔ (جامع الاصول، رقم: 2352، ترمذی، رقم: 3507)

- العباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنه: قال: قلتُ: یا رسولَ اللہ عَلِّمنی شیئًا أسأله اللہ قال: سَلِ اللہ العافیةَ فَمَکَثتُ أیاماً ثم جِئتُ فقلتُ: یا رسولَ اللہ عَلِّمنی شیئًا أسأله اللہ فقال لی: یا عباسُ یا عَمَّ رسولِ اللہ سَلِ اللہ العافِیَةَ فی الدنیا و الآخرة۔ (جامع الاصول، رقم: 2357، ترمذی، رقم: 3509)
- أبو بکر الصدیق رضی اللہ عنه: قام علی المنبر ثم بکی فقال: قام رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام أولَ علی المنبر ثم بکی فقال: سَلُوا اللہ العفوَ و العافیةَ فإن أحداً لم یُعطَ بعد الیقین خیراً من العافیة۔ (جامع الاصول، رقم: 2358، ترمذی، رقم: 3553)
- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنهما أن رسولَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ص: قال: من فُتِحَ له باب الدُعائِ فُتِحَت له أبوابُ الرَّحمةِ و ما سُئِلَ اللہ شیئًا أحبَّ إلیه من أن یُسأل العافیةَ و إن الدُعاء یَنفَعُ مما نَزَلَ و مما لم یَنزِل و لا یردُ القضاءَ إلا الدُعاءُ فعلیکم بالدُعاء۔ (جامع الاصول، رقم: 7238، ترمذی، رقم: 3542)
- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنهما: أَنَّ رسولَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یَکُن یَدَعُ هؤلاءِ الکلِمَاتِ حینَ یُمسی و حینَ یُصبِحُ: اللَّهُمَ إنی أسألُکَ العَافِیَةَ فی الدنیا و الآخِرةِ اللَّهُمَ إنی أَسألُکَ العَفوَ و العَافِیَةَ فی دِینی و دُنیایَ و أَهلی و مَالی اللَّهُمَ استُر عَورَاتی و آمِن رَوعَاتی اللَّهُمَ احفظنی من بَینِ یَدَیَ و مِن خَلفی وَ عن یَمینی و عن شِمالی و مِن فَوقی و أعُوذُ بِعَظَمَتِکَ أن أُغتَالَ مِن تَحتی۔ (جامع الاصول، رقم: 2229)

(135/2)... أبو هریرة رضی اللہ عنه قال: قال رسولُ اللہ صلی اللہ علیه وسلم: مَن آمنَ باللہ و رسوله و أقامَ الصَّلاةَ و آتی الزَّکاةَ و صامَ رمضانَ و حجَّ: کان حَقّاً علی اللہ أن یُدخِلَه الجنةَ جاهد فی سبیل اللہ أو جلس فی أرضه التی وُلِدَ فیها فقالوا: أَوَ لا نُبَشِّرُ الناسَ بقولک فقال: إن فی الجنة مائةَ درجة أعدَّها اللہ للمجاهدین فی سبیل اللہ ما بین الدرجتین کما بین السماء و الأرض فإذا سألتم اللہ فاسألوه الفِردَوس فإنه أوسطُ الجنة: وأعلی الجنة و فوقَه عرش الرحمن و منه تَفَجَّرُ أنهار الجنة۔ (جامع الاصول، رقم: 7199، خ)

- عبادة بن الصامت رضی اللہ عنه أن رسولَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: فی الجنة مائة درجة ما بین کلِّ درجة و درجة کما بین السماء و الأرض و الفردوس أعلاها درجة منها تفَجَرُ أنهارُ الجنة الأربعة و من فوقها یکون العرش فإذا سألتم اللہ فاسألوه الفردوس۔ (جامع الاصول، رقم: 8033، ترمذی، رقم: 2533)

(136)... رہنمائی:

- سعد بن أبی وقاص رضی اللہ عنه قال: قال رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: مِن سعادةِ ابنِ آدمَ: رضاه بما قضی اللہ و من شقاوة ابنِ آدمَ: ترکه استخارةَ اللہ و من شقاوة ابن آدم: سَخَطُه بما قَضَی اللہ۔ (جامع الاصول، رقم: 7592، ترمذی، رقم: 2152)
- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنهما: قال: کان رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یُعَلِّمنا الاستخارةَ فی الأمورِ کلِّها کما یعلِّمنا السورةَ من القرآن یقول: إذا هَمَّ أحدُکم بالأمرِ فلیرکَع رکعتین من غیرِ الفریضةِ ثم لیقل: اللهم إنی أستخیرُک بعلمک و أستقدِرُک بقدرتک و أسألک من فضلک العظیم فإنک تقدِرُ و لا أقدر و تعلم

ولا أعلم وأنت علامُ الغيوب ص: اللهم إن كنتَ تعلم أن هذا الأمرَ خير لي في ديني ومعاشي وعاقبةِ أمري أو قال: عاجِلِ أمري وآجِلِهِ فاقدُرهُ لي ويسِّرهُ لي ثم بارك لي فيه اللهم إن كنتَ تعلمُ أنَّ هذا الأمر شَرّ لي في دِيني ومعاشي وعاقبةِ أمري أو قال: في عاجِلِ أمري وآجِلِهِ فاصرِفه عَنِّي واصرفني عنه واقدُر لِي الخيرَ حيث كان ثم رَضِّنِي به۔ قال: ويُسَمِّي حاجَتَه۔ (جامع الاصول، رقم: 4357 خ د ت س)

(تفصیل کے لیے ہمارا کتابچہ: استخارہ دیکھیں)

مدد:

- عبد الله بن عباس رضي الله عنهما قال: كنتُ رَدِيفَ رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لي: يا غلام احفظ الله يَحفظك احفظ الله تَجِدهُ تُجاهَكَ أو قال: أمَامَكَ تَعَرَّف إلى الله في الرَّخاء يَعرِفكَ في الشدة إذا سألتَ فاسألِ الله وإذا استعنت فاستعِن بالله فإن العباد ص: لو اجتمعوا على أن ينفعوك بشيء لم يكتبه الله لَكَ لم يَقدِرُوا على ذلك ولو اجتمعوا على أن يضرُّوك بشيء لم يكتبه الله عليك لم يَقدِرُوا على ذلك جَفَّتِ الأقلام وطُوِيتِ الصحف فإن استطعتَ أن تعمل لله بالرضى في اليقين فافعل وإن لم تستطع فإن في الصبر على ما تكره خيراً كثيراً واعلم أنَّ النصر مع الصبر وأنَّ الفرج مع الكرب وأنَّ مع العُسر يسراً ولن يغلبَ عُسرٌ يُسرَينِ۔ (جامع الاصول، رقم: 9315، ترمذی، رقم: 2518)
- وہ مسنون اعمال جن کے ذریعہ بندہ کے کاموں میں اللہ تعالی کی غیبی مدد شامل ہوجاتی ہے، وہ اعمال شروع کردیجیے۔

طریقہ: (1) سورۂ یس: جو بندہ دن کے ابتدائی حصے میں یعنی علی الصبح سورہ یس پڑھے گا اللہ تعالی اس کی حاجتیں پوری فرمائے گا۔ (رواہ الدارمی مرسلاً، معارف الحدیث: 80/5)

(2) اشراق: اللہ تعالی کا ارشاد ہے کہ: اے فرزندِ آدم! تو دن کے ابتدائی حصہ میں چار رکعتیں میرے لیے پڑھا کر میں دن کے آخری حصے تک تجھے کفایت کروں گا۔ (رواہ الترمذی، معارف الحدیث: 218/3)

تشریح: اللہ کا جو بندہ رب کریم کے اس وعدہ پر یقین رکھتے ہوئے صبح اشراق یا چاشت کے وقت پورے اخلاص کے ساتھ چار رکعتیں اللہ تعالی کے لیے پڑھے گا، ان شا اللہ اس حدیث قدسی کے مطابق وہ ضرور دیکھے گا کہ مالک الملک دن بھر کے اس کے مسائل کو کس طرح حل فرماتا ہے۔ (معارف الحدیث: 218/3)

(3) صلوٰۃ الحاجت: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو کوئی حاجت اور ضرورت ہو اللہ تعالی سے متعلق یا کسی آدمی سے متعلق اس کو چاہیے کہ وہ وضو کرے اور خوب اچھا وضو کرے اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھے، اس کے بعد اللہ تعالی کی کچھ حمد وثنا کرے اور اس کے بعد نبی ﷺ پر درود پڑھے، پھر اللہ کے حضور میں اس طرح عرض کرے:

اللہ کے سوا کوئی مالک ومعبود نہیں، وہ بڑے حلم والا اور بڑا کریم ہے، پاک اور مقدس ہے وہ اللہ جو عرش عظیم کا بھی رب اور مالک ہے، ساری حمد وستائش اس اللہ کے لیے ہیں جو سارے جہانوں کا رب ہے، اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ان اعمال اور ان اخلاق واحوال کا جو تیری رحمت کا موجب اور وسیلہ اور تیری مغفرت اور بخشش کا پکا ذریعہ بنیں اور تجھ سے طالب ہوں ہر نیکی سے فائدہ اٹھانے اور حصہ لینے کا اور ہر گناہ اور معصیت سے سلامتی اور حفاظت کا، خداوندا! میرے سارے ہی گناہ بخش دے اور میری ہر فکر اور پریشانی دور کردے اور میری ہر حاجت جس سے تو راضی ہو اس کو پورا فرمادے۔ اے ارحم الراحمین سب مہربانوں سے بڑے مہربان۔ (رواہ الترمذی وابن ماجہ، معارف الحدیث: 221/3)

(4) لاحول ولا قوۃ الا باللہ: حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کثرت سے پڑھا کرو کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔

حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ کہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ ولا ملجا من اللہ الا الیہ یعنی (ضرر ونقصان کو دفع کرنے کی) قدرت اور (نفع حاصل کرنے کی) طاقت اللہ تعالی کی حفاظت اور اس کی قدرت کی طرف سے ہے اور اللہ تعالی کے عذاب سے نجات اسی (کی رضا ورحمت کی توجہ) پر منحصر ہے! تو اللہ تعالی اس سے ضرر ونقصان کی ستر قسمیں دور کردیتا ہے جس میں ادنی قسم فقر و (محتاجگی) ہے۔ (البشیر والنذیر)

حضرت ابوہریرہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھے یہ ننانوے (دنیاوی واخروی) بیماریوں کی دوا ہے جن سے ادنی بیماری (دنیاوی و اخروی) غم ہے۔ (رواہ الطبرانی فی الاوسط، والحاکم)

حضرت محمد ابن اسحق سے روایت ہے کہ حضرت مالک اشجعی نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا میرا بیٹا عوف کافروں کی طرف سے قید کردیا گیا، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ان کے پاس یہ کہلا بھیجو کہ وہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کثرت سے پڑھیں یہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے پیغام ہے۔

چنانچہ قاصد نے آکر یہ پیغام ان کو سنایا، حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ پوری لگن کے ساتھ پڑھنا شروع کیا، کافروں نے ان کو چمڑے کے تسموں سے خوب مضبوط جکڑ رکھا تھا، خود بخود ایک دن وہ تسمے ٹوٹ گئے، یہ ان کی قید سے چھوٹ کر باہر نکلے تو دیکھا ایک اونٹنی کھڑی ہے اس پر سوار ہوکر آنے لگے تو دیکھا کہ ان لوگوں کے جانور (اونٹ وغیرہ) موجود ہیں آواز لگائی تو وہ سب ان کے پیچھے پیچھے ہوگئے یہاں تک کہ وہ گھر پہنچ گئے، دروازے پر آواز دی تو ان کے والد نے (آواز کو پہنچان کر) کہا کہ رب کعبہ کی قسم! عوف آگیا، ان کی ماں نے کہا کہ ہائے! عوف (کیسے آسکتا ہے) وہ تو قید میں جکڑا ہوا مصیبت میں گرفتار ہے، چنانچہ ان کے والد اور خادم دروازہ کی طرف گئے تو دیکھا کہ گھر کے باہر کا سارا صحن اونٹوں سے بھرا ہوا ہے، انہوں نے اپنا اور ان اونٹوں کے ساتھ لانے کا سارا واقعہ ذکر کیا، ان کے والد حضرت مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم اکی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عوف کے آنے کی اور اونٹوں کو ساتھ

ہنکا کرلانے کی ساری تفصیل بتائی، رسول اللہ نے ان کو ارشاد فرمایا ان اونٹوں سے جیسے چاہو فائدہ اٹھاو۔اسی واقعہ میں یہ آیت نازل ہوئی:

و من یتقِ اللہ یجعل لہ مخرجا و یرزقہ مِن حیث لا یحتسِب و من یتوکل علی اللہِ فھو حسبہ (طلاق:2)

جو اللہ سے ڈرتا ہے حق تعالی شانہ اس کے لیے راستے کھول دیتے ہیں اور ایسی جگہ سے اس کو روزی پہنچاتے ہیں جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا اور جو اللہ پر بھروسہ کرتا ہے اللہ اس کے لیے کافی ہوجاتے ہیں۔(رواہ آدم بن ابی الیاس فی تفسیرہ)

طریقہ: اول 100 مرتبہ یہ درود شریف پڑھیں: **اللھم صلِ علی سیدِنا محمد و علی اٰلِ سیدِنا محمد و بارِک و سلِم علیہِ** یا جو بھی یاد ہو وہ پڑھیں۔

500 مرتبہ **لاحول و لا قوۃ الا باِللہ** پڑھیں۔(جو پریشانی ہو اس کو ذہن میں رکھتے ہوئے پڑھیں کہ میری یہ پریشانی دور کرنے والا اور میرا یہ کام بنانے والا اللہ کے علاوہ کوئی نہیں ہے)

100 مرتبہ **حسبِ سابق درود شریف** پڑھیں۔

اس کے بعد اپنی دینی، دنیاوی حاجتوں کے لیے دعا مانگیں تو بہت اچھا ہے۔

- **عبد اللہ بن أبی أوفی رضی اللہ عنہ: قال: قال رسول اللہ ص: صلی اللہ علیہ و سلم: مَن کانت لہ إلی اللہ حاجۃ أو إلی أحد من بنی آدمَ فلیَتوضّأُ و لیُحسِنِ الوضوءَ ثم لیصلّ رکعتین ثم لِیثنِ علی اللہ و لیُصلِّ علی النبیِّ صلی اللہ علیہ و سلم ثم لیقل: لا إلہ إلا اللہ الحلیمُ الکریمُ سبحان اللہ ربِّ العرشِ العظیم: الحمدُ للہ رب العالمین أسألک موجباتِ رحمتک و عزائِمَ مغفرتک و الغنیمۃَ من کلّ بِرّ و السلامۃَ من کل إثم لا تدع لی ذنباً إلا غفرتہُ و لا ھمّاً إلا فرّجتہ و لا حاجۃ ھی لک رِضیً إلا قضیتَھا یا أرحم الراحمین۔(جامع الاصول، رقم:4358، ترمذی، رقم:479، ابن ماجہ:1384)**

شر سے حفاظت:

بسا اوقات انسان نیکی کا ارادہ کرلیتا ہے لیکن کچھ رکاوٹیں (جسمانی، مالی، کاروباری، سفری) ایسی پیدا ہوجاتی ہیں یا پیدا کردی جاتی ہیں کہ اس کے دل میں جو نیکی کا خیال آیا تھا وہ کمزور پڑ جاتا ہے پھر اس نیکی پر عمل کی توفیق نہیں ملتی لہذا ارادوں کے بدل جانے، رکاوٹوں کے پیش آنے سے اللہ تعالی کی پناہ مانگتے رہیے۔(انفال:24، اعراف:17-16)

بہت سی ایسی دعائیں بھی آپ ﷺ سے مروی ہیں جن میں کسی خیر و نعمت اور کسی مثبت حاجت و ضرورت کے سوال کے بجائے دینا یا آخرت کے کسی شر سے اور کسی بلا اور آفت سے پناہ مانگی گئی ہے اور حفاظت کی استدعا کی گئی ہے۔ پھر جس طرح پہلی قسم کی دعاؤں کو مجموعی طور پر سامنے رکھ کر یہ کہنا برحق ہے کہ دنیا اور آخرت کی کوئی خیر اور بھلائی اور کوئی حاجت و ضرورت ایسی نہیں ہے جس کی دعا رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے نہ کی ہو اور امت کو تقلین نہ فرمائی ہو۔اسی طرح دوسری قسم کی دعاؤں کو پیش نظر رکھ کر یہ کہنا بھی بالکل صحیح ہے کہ دنیا اور آخرت کا کوئی شر کوئی فساد کوئی فتنہ اور کوئی بلا اور آفت اس عالم وجود میں ایسی نہیں ہے جس سے رسول اللہ نے اللہ تعالیٰ کی پناہ نہ مانگی ہو اور امت کو اس کی تلقین نہ فرمائی ہو۔غور کرنے اور سمجھنے والوں کے لیے رسول اللہ ﷺ کا نہایت روشن معجزہ ہے کہ آپ ﷺ کی دعائیں انسانون کی دنیوی و اخروی، روحانی اور جسمانی، انفرادی اور اجتماعی، ظاہری اور باطنی، مثبت اور منفی ساری ہی حاجتوں اور ضرورتوں پر حاوی ہیں اور کوئی خفی سے خفی اور دقیق سے دقیق حاجت نہیں بتائی جاسکتی جس کو آپ ﷺ نے بہتر سے بہتر پرائے میں اللہ تعالیٰ سے نہ مانگا ہو، اور امت کو اس کے مانگنے کا طریقہ نہ سکھایا ہو۔قرآن مجید میں بھی ان دونوں ہی قسموں کی یعنی مثبت اور منفی دعائیں موجود ہیں اور بالکل آخر کی دو مستقل سورتیں ''قل اعوذ برب الفلق'' اور ''قل اعوذ برب الناس'' اول سے آخر تک منفی قسم کی دعا یعنی استعاذہ ہی پر مشتمل ہیں اور اسی لیے ان کو 'معوذتین'' کہا جاتا ہے اور ان پر ہی قرآن مجید ختم ہوا ہے۔(معارف الحدیث کا نوٹ:187/5)

- وہ چیزیں جن سے رسول اللہ ﷺ نے اللہ کی پناہ مانگی۔

1) قرض سے۔(بخاری:6368)
2) برے دوست سے۔(طبرانی کبیر:810)
3) بے بسی سے۔(مسلم:2722)
4) جہنم کے عذاب سے۔(بخاری:6368)
5) قبر کے عذاب سے۔(ترمذی:3503)
6) برے خاتمے سے۔(بخاری:6616)
7) بزدلی سے۔(مسلم:2722)
8) کنجوسی سے۔(مسلم:2722)
9) غم سے۔(ترمذی:3503)
10) مالداری کے شر سے۔(مسلم:2697)
11) فقر کے شر سے۔(مسلم:2697)
12) زیادہ بڑھاپے سے۔(بخاری:6368)
13) جہنم کی آزمائش سے۔(بخاری:6368)
14) قبر کی آزمائش سے۔(بخاری:6368)
15) شیطان مردود سے۔(بخاری:6115)
16) محتاجی کی آزمائش سے۔(بخاری:6368)
17) دجال کے فتنے سے۔(بخاری:6368)
18) زندگی اور موت کے فتنے سے۔(بخاری:6367)
19) نعمت کے زائل ہونے سے۔(مسلم:2739)
20) اللہ کی ناراضگی کے تمام کاموں سے۔(مسلم:2739)
21) عافیت کے پلٹ جانے سے۔(مسلم:2739)
22) ظلم کرنے اور ظلم ہونے پر۔(نسائی:5460)
23) ذلت سے۔(نسائی:5460)
24) اس علم سے جو فائدہ نہ دے۔(ابن ماجہ:3837)

25) اس دعا سے جو سنی نہ جائے۔(ابن ماجہ:3837)
26) اس دل سے جو ڈرے نہیں۔(ابن ماجہ:3837)
27) اس نفس سے جو سیر نہ ہو۔(ابن ماجہ:3837)
28) برے اخلاق سے۔(حاکم:1949)
29) برے اعمال سے۔(حاکم:1949)
30) بری خواہشات سے۔(حاکم:1949)
31) بری بیماریوں سے۔(حاکم:1949)
32) آزمائش کی مشقت سے۔(بخاری:6616)
33) سماعت کے شر سے۔(ابوداود:1551)
34) بصارت کے شر سے۔(ابوداود:1551)
35) زبان کے شر سے۔(ابوداود:1551)
36) دل کے شر سے۔(ابوداود:1551)
37) بری خواہش کے شر سے۔(ابوداود:1551)
38) بدبختی لاحق ہونے سے۔(بخاری:6616)
39) دشمن کی خوشی سے۔(بخاری:6616)
40) اونچی جگہ سے گرنے سے۔(نسائی:5533)
41) کسی چیز کے نیچے آنے سے۔(نسائی:5533)
42) جلنے سے۔(نسائی:5533)
43) ڈوبنے سے۔(نسائی:5533)
44) موت کے وقت شیطان کے بہکاوے سے۔(نسائی:5533)
45) برے دن سے۔(طبرانی کبیر:810)
46) بری رات سے۔(طبرانی کبیر:810)
47) برے لمحات سے۔(طبرانی کبیر:810)
48) دشمن کے غلبہ سے۔(نسائی:5477)
49) ہر اس قول وعمل سے جو جہنم سے قریب کرے۔(ابویعلی:4473)
50) کفر سے۔(ابویعلی:1330)
51) نفاق سے۔(حاکم:1944)
52) شہرت سے۔(حاکم:1944)
53) ریاکاری سے۔(حاکم:1944)

☆ کیا نہیں مانگنا چاہیے؟

(137/1)... وقال ابن عابدين : ويحرم سؤال العافية مدى الدهر والمستحيلات العادية كنزول المائدة والاستغناء عن التنفس فى الهواء أو ثمارا من غير أشجار كمايحرم الدعاء بالمغفرة للكفار۔(الموسوعة الفقهية الكويتية، باب آداب الدعاء)

(137/2)... عن جابر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من أحد يدعو بدعاء إلا آتاه الله ما سأل أو كف عنه من السوء مثله ما لم يدع بإثم أو قطيعة رحم۔(ترمذی: باب ماجاء ان دعوة المسلم مستجابة: رقم3303)

- أبو هريرة رضي الله عنه: أَنَّ رسولَ الله صلى الله عليه وسلم قال: لا يَزَالُ يُستَجابُ لِلعَبدِ مَا لَم يَدعُ بإثم: قَطِيعَةِ رَحِمٍ ما لم يستَعجِل قيل: يا رَسول الله ما الاستعجال قال: يقول: قد دعوتُ وقد دَعَوتُ فلم أرَ يستجيب لي فَيَستَحسِرُ عند ذلك ويَدَعُ الدعاءَ۔(جامع الاصول، رقم:2133، خ م ط ت د)

(138/1)... أبو هريرة رضي الله عنه: أَنَّ رسولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قال: لا يَتَمَنَّيَنَّ أحدُكم الموتَ إمَّا مُحسِناً فَلَعلَّهُ يَزدادُ وإما مسيئاً فلعله يستَعتِب۔ (جامع الاصول، رقم:1028)

- قيس بن أبي حازم رحمه الله: قال: دَخلنا على خَبَّاب بن الأرَتِّ نَعودُه وقد اكتَوَى سبع كَيَاتٍ زاد بعض الرواة: في بطنه فقال: إن أصحابنا الذين سلفوا مَضَوا ولم تنقُصهم الدُّنيا وإنا أصبنا ما لا نجدُ له موضعًا إلا التُّراب ولو لا أن النبي صلى الله عليه وسلم نهانا أن ندعُوَ بالموتِ لدَعوتُ به ثم أتيناه مرَّةً أخرى وهو يبني حائطًا له فقال: إن المُسلِم يُؤجَرُ في كلِّ شيءٍ يُنفِقُهُ إلا في شيءٍ يجعلُهُ في هذا التراب۔(جامع الاصول، رقم:463، خ-م)

- حارثة بن مُضَرِّب رضي الله عنه: قال: دخلتُ عَلى خَبَّابٍ وقد اكتَوَى في بطنه فقال: ما أعلم أحداً من أصحابِ رسول الله صلى الله عليه وسلم لَقِيَ من البلاءِ ما لقيتُ لقد كنتُ وَمَا أجدُ دِرهماً على عهدِ رسولِ الله صلى الله عليه وسلم وفي ناحِيَةِ بَيتي أربعونَ ألفاً ولو لا أَنَّ رسولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم نهانا أو نهى أن نتَمَنَّى الموت لتَمَنَّيتُ۔(جامع الاصول، رقم:1030، ت س)

(138/2)... جابر بن عبد الله رضي الله عنهما : قال: قال رسولُ الله صلى الله عليه وسلم: لا تَدعوا على أنفسكم ولا تَدعوا على أولادكم ولا تَدعوا على خَدَمِكم ولا تَدعوا على أموالكم لا توافِقُوا من الله عَزَّ وجلَّ ساعةً نَيلٍ فيها عطاءٌ فَيَستَجيب لكم۔(جامع الاصول، رقم:2134، ابو داود، رقم:1532)

(139)... أنس بن مالك رضي الله عنه: أن رسولَ الله صلى الله عليه وسلم عاد رجلاً من المسلمين قد خَفَتَ فصَار مثل الفَرخِ فقال له رسولُ الله صلى الله عليه وسلم: هل كنتَ تَدعو الله بشيءٍ أو تسألُه إياه قال: نعم كنتُ أقول: اللَّهمَّ ما كنتَ مُعَاقِبي به في الآخرة فعَجِّله لي في الدنيا فقال رسولُ الله صلى الله عليه وسلم: سبحان الله لا تُطِيقُهُ ولا تستطيعُهُ أفلا قلتَ: اللَّهمَّ آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار قال: فدعا الله به فشفاه الله تعالى۔(جامع الاصول، رقم:2353، م ت)

☆ کیسے مانگنا چاہیے؟

(140/1)... أن يكون مطعم الداعي ومسكنه وملبسه وكل ما معه حلالا ۔ بدليل ما ورد عن أبي هريرة رضى الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : أيها الناس! إن الله تعالى طيب لا يقبل إلا طيبا وإن الله أمر المؤمنين بما أمر به المرسلين فقال تعالى : يا أيها الرسل كلوا من الطيبات واعملوا صالحا وقال تعالى: يا أيها الذين آمنوا كلوا من طيبات ما رزقناكم ثم ذكر الرجل يطيل السفر أشعث أغبر يمد يديه إلى السماء يا رب يا رب ومطعمه حرام ومشربه حرام وملبسه حرام وغذى بالحرام فأنى يستجاب لذلک۔ (الموسوعة الفقهية الكويتية، باب آداب الدعاء)

(140/2)... عَن عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَت: خَسَفَتِ الشَّمسُ فِي عَهدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّم فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ فَقَامَ فَأَطَالَ القِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ القِيَامَ وَهُوَ دُونَ القِيَامِ الأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكعَةِ الثَّانِيَةِ مِثلَ مَا فَعَلَ فِي الأُولَى ثُمَّ انصَرَفَ وَقَد انجَلَتِ الشَّمسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثنَى عَلَيهِ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الشَّمسَ وَالقَمَرَ آيَتَانِ مِن آيَاتِ اللَّهِ لا يَخسِفَانِ لِمَوتِ أَحَدٍ وَلا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيتُم ذَلِکَ فَادعُوا اللَّهَ وَكَبِّرُوا وَصَلُّوا وَتَصَدَّقُوا۔ (بخاری، رقم:1044)

- ويتوسل باسماء الله تعالىٰ وصفاته وتوحيده ويقدم بين دعائه صدقه۔ (الفقه الاسلامی: باب اهم آداب الدعاء، 169/2)

(141/1)... أبو موسى الأشعرى رضى الله عنه قال: لمَّا فرغَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم من حُنين بعثَ أبا عامر على جيش إلى أوطاس فلَقيَ دُرَيدَ بنَ الصِّمَّة فقُتل دريد وهزمَ اللهُ أصحابه قال أبو موسى: وبعثني مع أبي عامر فرُمِي أبو عامر فى رُكبتِهِ رماه جُشَمِيّ بسهم فأثبتَهُ فى رُكبتِهِ وانتهيتُ إليه فقلتُ: يا عمُّ من رَمَاک فأشار إلى أبى موسى فقال: ذاک قاتلى الذى رمانى فقصدتُ له فلحقتُه فلما رآنى وَلَّى فاتبعتُه وجعلتُ أقول له: ألا تستحى ألا تَثبُتُ فكَفَّ فاختلفنا ضربتين بالسيف فقتلتُه ثم قلتُ لأبى عامر: قَتَلَ الله صاحبَک قال: فَانزِع هذا السهم فنزعتُه فَنَزى منه الماءُ فقال: يا ابن أخى أقرِئ النبيَّ صلى الله عليه وسلم السلام وقل له: يستغفر لى واستخلفَنى أبو عامر على الناس فمكث يسيراً ثم مات فرجعتُ فدخلتُ على النبىِّ صلى الله عليه وسلم فى بيته على سرير مُرمَل وعليه فراش قد أثَّر رِمَال السرير بظهره وجَنبَيه فأخبرتُه بخبرنا وخبرِ أبى عامر وقلت له: قال لى: قل له: يَستَغفِر لى فدعا بماء فتوضأ ثم رفع يديه وقال: اللهم اغفِر لِعُبَيد أبى عامر حتى رأيتُ بياضَ إبطيه ثم قال: اللهم اجعله يومَ القيامة فوقَ كثير من خلقک أو من الناس فقلتُ: وَلِىَ فاستغفر فقال: اللهم اغفر لعبد الله بن قيس ذنبَهُ وأدخله يوم القيامة مُدخلاً كريماً ص: قال أبو بردة: إحداهما لأبى عامر والأخرى لأبى موسى۔ (جامع الاصول، رقم:6173، بخاری، قم:4323، مسلم، رقم:2498)

- ويلح الداعى فى الدعاء مع الخشية... ويكون متطهرا۔ (الفقه الاسلامی: باب اهم آداب الدعاء، 167/2)
- عن عبد الله بن أبى أوفى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كانت له إلى الله حاجة أو إلى أحد من بنى آدم فليتوضأ فليحسن الوضوء ثم ليصل ركعتين ثم ليثن على الله وليصل على النبى صلى الله عليه وسلم ثم ليقل لا إله إلا الله الحليم الكريم سبحان الله رب العرش العظيم الحمد لله رب العالمين أسألک موجبات رحمتک وعزائم مغفرتک والغنيمة من كل بر والسلامة من كل إثم لا تدع لى ذنبا إلا غفرته ولا هما إلا فرجته ولا حاجة هى لک رضا إلا قضيتها يا أرحم الراحمين۔ (ترمذی: رقم 441، ابن ماجه: رقم 1374)
- عَلِيّ بنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ: خَرَجنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالحَرَّةِ بِالسُّقيَا الَّتِي كَانَت لِسَعدِ بنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: ايتُونِي بِوَضُوءٍ فَلَمَّا تَوَضَّأَ قَامَ فَاستَقبَلَ القِبلَةَ ثُمَّ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّ إِبرَاهِيمَ كَانَ عَبدَکَ وَخَلِيلَکَ دَعَا لِأَهلِ مَكَّةَ بِالبَرَكَةِ وَأَنَا مُحَمَّدٌ عَبدُکَ وَرَسُولُکَ أَدعُوکَ لِأَهلِ المَدِينَةِ أَن تُبَارِکَ لَهُم فِي مُدِّهِم وَصَاعِهِم مِثلَي مَا بَارَكتَ لِأَهلِ مَكَّةَ مَعَ البَرَكَةِ بَرَكَتَينِ۔ (مسند احمد، رقم:936)

(141/2)... عبد الله بن عباس رضى الله عنهما قال: حدَّثنى عمرُ بنُ الخطاب قال: لما كان يومُ بدر نظرَ رسولُ الله صلى الله عليه وسلم إلى المشركين وهم ألف وأصحابُه ثلاثمائة وتسعةَ عشر رجلاً فاستقبل نبىُّ الله صلى الله عليه وسلم القِبلَةَ ثم مدَّ يديه فجعل يَهتِفُ بربِّهِ يقول: اللهم أنجز لى ما وعدتنى اللهم آتِنى ما وعدتنى اللهم إن تَهلِک هذه العصابةُ من أهل الإسلام لا تُعبد فى الأرض فما زال يهتف بربِّه ماداً يديه مُستقبلَ القبلة حتى سقط رداؤه عن مَنكِبيه۔ (جامع الاصول، رقم:6014، مسلم، رقم:1763)

- أن يدعو مستقبل القبلة ويرفع يديه بحيث يرى بياض إبطيه۔ روى جابر بن عبد الله أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أتى الموقف بعرفة واستقبل القبلة ولم يزل يدعو حتى غربت الشمس۔ وقال سلمان: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إن ربكم حيى كريم يستحيى من عبده إذا رفع يديه إليه أن يردهما صفرا وروى أنس أنه رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم يرفع يديه فى الدعاء حتى يرى بياض إبطيه۔ (الموسوعة الفقهية الكويتية، باب آداب الدعاء)

- عَلِيّ بنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ: خَرَجنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالحَرَّةِ بِالسُّقيَا الَّتِي كَانَت لِسَعدِ بنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: ايتُونِي بِوَضُوءٍ فَلَمَّا تَوَضَّأَ قَامَ فَاستَقبَلَ القِبلَةَ ثُمَّ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّ إِبرَاهِيمَ كَانَ عَبدَکَ وَخَلِيلَکَ دَعَا لِأَهلِ مَكَّةَ بِالبَرَكَةِ وَأَنَا مُحَمَّدٌ عَبدُکَ وَرَسُولُکَ أَدعُوکَ

لِأَهلِ المَدِينَةِ أَن تُبَارِکَ لَهُم فِی مُدِّهِم وَصَاعِهِم مِثلَی مَا بَارَکتَ لِأَهلِ مَکَّةَ مَعَ البَرَکَةِ بَرَکَتَین۔ (مسند احمد، رقم:936)

(142/1) . . . أنس بن مالک رضی اللہ عنہ: أَنَّ رسولَ اللہ صلی اللہ علیہ و سلم رَفَعَ یَدَیهِ حَتّی رَأَیتُ بَیاضَ إِبطَیهِ۔ (جامع الاصول، رقم:2106تا2110)

● أن یدعو مستقبل القبلة و یرفع یدیه بحیث یری بیاض إبطیه۔ روی جابر بن عبد اللہ أن رسول اللہ صلی اللہ علیه و سلم أتی الموقف بعرفة و استقبل القبلة و لم یزل یدعو حتی غربت الشمس۔ و قال سلمان: قال رسول اللہ صلی اللہ علیه و سلم: إن ربکم حیی کریم یستحیی من عبده إذا رفع یدیه إلیه أن یردهما صفرا و روی أنس أنه رأی رسول اللہ صلی اللہ علیه و سلم یرفع یدیه فی الدعاء حتی یری بیاض إبطیه۔ (الموسوعة الفقهیة الکویتیة، باب آداب الدعاء)

(142/2) . . . عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ: قال: کنتُ أُصَلی و النبیُّ صلی اللہ علیه و سلم و أبو بکرٍ و عمرُ معه فلما جلستُ بَدَأتُ بالثَّنَاءِ علی اللہ ثم الصلاةِ علی النبیِّ صلی اللہ علیه و سلم ثم دعوتُ لنفسی فقال النبیُّ صلی اللہ علیه و سلم: سَل تُعطَهُ سَل تُعطَهُ۔ (جامع الاصول، رقم:2122)

● أن یفتتح الدعاء بذکر اللہ عز و جل و بالصلاة علی رسول اللہ صلی اللہ علیه و سلم بعد الحمد للہ و الثناء علیه و یختمه بذلک کله أیضا لما ورد عن فضالة بن عبید قال: سمع رسول اللہ صلی اللہ علیه و سلم رجلا یدعو فی صلاته لم یحمد اللہ و لم یصل علی النبی صلی اللہ علیه و سلم فقال صلی اللہ علیه و سلم: عجل هذا ثم دعاه فقال له أو لغیره: إذا صلی أحدکم فلیبدأ بتحمید اللہ و الثناء ثم یصلی علی النبی صلی اللہ علیه و سلم ثم یدعو بما شاء۔ و دلیل ختمه بذلک قول اللہ تعالی و آخر دعواهم أن الحمد للہ رب العالمین۔ (الموسوعة الفقهیة الکویتیة، باب آداب الدعاء)

(143/1) . . . وَلِلّٰهِ الأَسمَاءُ الحُسنیٰ فَادعُوهُ بِهَا (اعراف:180) (''معارف القرآن'' از مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ:129/4)

(143/2) . . . أنس بن مالک رضی اللہ عنہ: أَنَّهُ کانَ مَعَ رَسولِ اللہ صلی اللہ علیه و سلم جَالِساً و رجُلٌ یُصَلِّی ثُمَّ دَعَا الرَّجُلُ فقال: اللَّهمَّ إنی أَسأَلُکَ بِأَنَّ لَکَ الحمدَ لا إلهَ إلا أنتَ المَنَّانُ بَدِیعُ السَّمٰوٰاتِ و الأرضِ ذو الجَلالِ و الإکرَامِ یا حَیُّ یا قَیُّومُ فقال رسولُ اللہ صلی اللہ علیه و سلم لأصحابِهِ: أَتَدرُونَ بِمَ دَعَا قالوا: اللہُ و رسولُهُ أعلم قال: و الذی نفسی بیده لَقَد دَعَا اللہ باسمه الأعظم الذی إذَا دُعِیَ به أَجَابَ و إِذَا سُئِلَ بِهِ أعطَی۔ (جامع الاصول، رقم:2143، ت دس)

● سعد بن أبی وقاص رضی اللہ عنہ: أَنَّ رسولَ اللہ صلی اللہ علیه و سلم قال: دعوةُ ذِی النُّونِ إذ دعا فی بطنِ الحوتِ قال: لا إله إلا أنت سبحانک إنی کنت من الظالمین: ما دعا بها أَحَدٌ قَطُّ إلا استُجیبَ له۔ (جامع الاصول، رقم:2342)

● أنس بن مالک رضی اللہ عنہ: قال: کان رسولُ اللہ صلی اللہ علیه و سلم إذا کَرَبَه أمرٌ یقول: یا حیُّ یا قیُّوم برحمتک أستغیث۔
و بإسناده قال: قال رسولُ اللہ صلی اللہ علیه و سلم: أَلِظُّوا بِیَاذَا الجلال و الإکرام۔ (جامع الاصول، رقم:2297)

● أسماء بنت عمیس رضی اللہ عنها: قالت: قال لی ص: رسولُ اللہ صلی اللہ علیه و سلم: ألا أُعَلِّمُکِ کلماتٍ تَقُولِینَهُنَّ عند الکَرب أو فی الکربِ: اللہُ اللہُ رَبِّی لا أُشرک به شیئاً۔ (جامع الاصول، رقم:2298)

(144/1) . . . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ صَالِحِ بنِ هَانِئٍ ثنا السَّرِیُّ بنُ خُزَیمَةَ ثنا سَعِیدُ بنُ سُلَیمَانَ الوَاسِطِیُّ ثنا فُضَیلُ بنُ مَرزُوقٍ عَن مَیسَرَةَ بنِ حَبِیبٍ النَّهدِیِّ عَنِ المِنهَالِ بنِ عَمرٍو عَن عَلِیِّ بنِ رَبِیعَةَ أَنَّهُ کَانَ رِدفًا لِعَلِیٍّ رَضِیَ اللہُ عَنهُ فَلَمَّا وَضَعَ رِجلَهُ فِی الرِّکَابِ قَالَ: بِسمِ اللہِ فَلَمَّا استَوَی عَلَی ظَهرِ الدَّابَّةِ قَالَ: الحَمدُ لِلّٰهِ ثَلَاثًا وَ اللہُ أَکبَرُ ثَلَاثًا سُبحَانَ الَّذِی سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَ مَا کُنَّا لَهُ مُقرِنِینَ الزخرف: الآیَةُ ثُمَّ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنتَ سُبحَانَکَ إِنِّی قَد ظَلَمتُ نَفسِی فَاغفِر لِی ذُنُوبِی إِنَّهُ لَا یَغفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنتَ ثُمَّ مَالَ إِلَی أَحَدِ شِقَّیهِ فَضَحِکَ فَقُلتُ: یَا أَمِیرَ المُؤمِنِینَ مَا یُضحِکُکَ قَالَ: إِنِّی کُنتُ رِدفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیهِ وَ سَلَّمَ فَصَنَعَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیهِ وَ سَلَّمَ کَمَا صَنَعتُ فَسَأَلتُهُ کَمَا سَأَلتَنِی فَقَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیهِ وَ سَلَّمَ: إِنَّ اللہَ لَیَعجَبُ إِلَی العَبدِ إِذَا قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنتَ إِنِّی قَد ظَلَمتُ نَفسِی فَاغفِر لِی ذُنُوبِی إِنَّهُ لَا یَغفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنتَ قَالَ: عَبدِی عَرَفَ أَنَّ لَهُ رَبًّا یَغفِرُ وَ یُعَاقِبُ۔ (مستدرک علی صحیح للحاکم، رقم:2482)

(144/2) . . . أبیّ بن کعب رضی اللہ عنہ: أَنَّ رسولَ اللہ صلی اللہ علیه و سلم کانَ إذا ذکر أحداً فَدَعا له بَدَأَ بنفسه۔ (جامع الاصول، رقم:2123)

● عن ابن کعب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان اذا ذکر احدا فدعا له بنفسه (ترمذی: باب ما جاء ان الداعی یبدأ بنفسه، رقم 3307)

● قال اللہ تعالی: و الذین جاء وا من بعدهم یقولون ربنا اغفر لنا و لإخواننا الذین سبقونا بالإیمان۔ (حشر: 10) و قال تعالی: و استغفر لذنبک و للمؤمنین و المؤمنات۔ (محمد:19) و قال تعالی إخبارا عن إبراهیم صلی اللہ علیه و سلم: ربنا اغفر لی و لوالدی و للمؤمنین یوم یقوم الحساب (ابراهیم: 41) (ریاض الصالحین: باب فضل الدعاء بظهر الغیب، 160/2) قال تعالی إخبارا عن نوح صلی اللہ علیه و سلم: رب اغفر لی و لوالدی و لمن دخل بیتی مؤمنا و للمؤمنین و المؤمنات۔ (نوح:28)

(145/1) . . . عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ: أَنَّ رسولَ اللہ صلی اللہ علیه و سلم کانَ یُعجِبُهُ أَن یَدعُوَ ثَلاثاً و یستَغفِرَ ثَلاثاً۔ (جامع الاصول، رقم:2132)

● أن یلح فی الدعاء و یکرره ثلاثا۔ قال ابن مسعود: کان علیه الصلاة و السلام إذا دعا دعا ثلاثا و إذا سأل سأل ثلاثا۔ (الموسوعة الفقهیة الکویتیة، باب آداب الدعاء)

(145/2) . . . یستحب لمن وقع فی شدة أن یدعو بصالح عمله لحدیث ابن عمر رضی اللہ عنهما قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه و سلم یقول: انطلق ثلاثة

نفر ممن كان قبلكم حتى آواهم المبيت إلى غار فدخلوه فانحدرت صخرة من الجبل فسدت عليهم الغار فقالوا : إنه لا ينجيكم من هذه الصخرة إلا أن تدعوا الله بصالح أعمالكم۔ قال رجل منهم۔۔۔ الحديث بطوله وهو مذكور ضمن بحث توسل۔ (الموسوعة الفقهية الكويتية، باب آداب الدعاء)

(146/1) . . . وادعوه أى اعبدوه مُخلِصِينَ لَهُ الدين . . . قيل : إن هذا أمر بالدعاء والتضرع إليه سبحانه على وجه الإخلاص أى ارغبوا إليه فى الدعاء بعد إخلاصكم له فى الدين (تفسير روح المعانى:151/6)

- وشرط الدعاء: الاخلاص (الفقه الاسلامى:167/2)

(146/2) . . . إِذَا دعا أَحدُكم فَليَعزِمِ المسألَةَ ولا يَقُل : اللّٰهم إن شِئتَ فَأَعطنى فَإِنَّ الله لا مُستَكرِهَ له۔ (جامع الاصول، رقم:2126-2125)

- أن يجزم الدعاء ويوقن بالإجابة۔ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : لا يقولن أحدكم اللّٰهم اغفر لى إن شئت اللّٰهم ارحمنى إن شئت ليعزم المسألة فإنه لا مستكره له۔ وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم : إذا دعا أحدكم فليعظم الرغبة فإن الله لا يتعاظمه شىء۔ وقال صلى الله عليه وسلم : ادعوا الله وأنتم موقنون بالإجابة واعلموا أن الله عز وجل لا يستجيب دعاء من قلب غافل۔ وقال سفيان بن عيينة : لا يمنعن أحدكم من الدعاء ما يعلم من نفسه فإن الله عز وجل أجاب دعاء شر الخلق إبليس لعنه الله إذ قال رب فأنظرنى إلى يوم يبعثون قال فإنك من المنظرين۔ (الموسوعة الفقهية الكويتية، باب آداب الدعاء)

(147/1) . . . (حياة المسلمين، روح ششم، مزید تفصیل کے لیے دیکھیں: قرآنی دعائیں اور انبیاء کی دعائیں)

(147/2) . . . التضرع والخشوع والرغبة والرهبة قال الله تعالى: إنهم كانوا يسارعون فى الخيرات ويدعوننا رغبا ورهبا وقال عز وجل: ادعوا ربكم تضرعا وخفية۔
(الموسوعة الفقهية الكويتية، باب آداب الدعاء)

(148/1) . . . أبو موسى الأشعرى رضى الله عنه: قال: كُنَّا مَعَ رسولِ الله صلى الله عليه وسلم فى سفرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَجهَرُونَ بالتكبير فقال رسولُ الله صلى الله عليه وسلم: أَيُّها النَّاسُ إربَعوا على أَنفُسِكم إنَّكم لا تَدعُونَ أَصَمّاً ولا غَائِباً إنكم تَدعُونَ سَمِيعاً بَصِيراً وهو مَعَكم والذى تَدعُونَهُ أَقرَبُ إِلى أَحدكم من عُنُقِ راحلتِهِ قال أبو موسى: وأَنَا خَلفَهُ أَقُولُ: لا حَولَ ولا قُوَّةَ إلا بالله فى نفسى فقال: يا عَبدَ الله بنَ قَيسٍ أَلا أَدُلُّكَ على كَنزٍ من كُنوزِ الجَنَّةِ قُلتُ: بَلى يا رسولَ الله قال: لا حولَ ولا قُوَّةَ إلا بالله۔ (جامع الاصول، رقم:2129)

- وخفض الصوت بين المخافتة والجهر لقوله عز وجل: ادعوا ربكم تضرعا وخفية۔ (الموسوعة الفقهية الكويتية، باب آداب الدعاء)

(148/2) . . . أبو مصبح المقرائى رحمه الله : قال: كُنَّا نَجلِسُ إلى أبى زُهيرٍ النُّمَيرِيِّ وكان من الصحابة فَيَحَدِّثُ أحسنَ الحديث فإذا دَعا الرجلُ مِنا بِدُعاءٍ قال: اختِمهُ بآمين فَإِنَّ آمِين مثلُ الطَّابَعِ على الصَّحيفَةِ قال أبو زُهير: أُخبِرُكم عن ذلك: خَرَجنا مع رسولِ الله صلى الله عليه وسلم ذاتَ لَيلَةٍ فَأَتَينَا على رجلٍ قد أَلَحَّ فى المسألة فوقف رسولُ الله يَستَمِعُ منه فقال رسولُ الله صلى الله عليه وسلم: أوجَبَ إن خَتَمَ فقال رجل من القوم: بأى شيءٍ يَختِمُ يا رسولَ الله قال: بِآمين فَإِنَّهُ إن خَتَمَ بآمين فقد أوجَبَ فانصرفَ الرجلُ الذى سأل النبىَّ صلى الله عليه وسلم فَأَتَى الرجل فقال: يا فلان اختم بآمين وَأَبشِر۔ (جامع الاصول، رقم:2124، ابو داود، رقم:938)

- عن زهير النميرى رضى الله عنه قال: خرجنا مع رسول الله ﷺ ذات ليلة فاتينا على رجل قد الح فى المسئلة، فوقف النبى ﷺ يستمع منه فقال النبى ﷺ اوجب ان ختم، فقال رجل من القوم، باى شىء يختم، فقال: بآمين، فانه ان ختم بآمين فقد اوجب، فانصرف الرجل الذى سأل النبى ﷺ فاتى الرجل فقال: اختم يا فلان بآمين وابشر. (ابو داؤد: باب التامين وراء الامام، رقم938)

(149) . . . أبو مصبح المقرائى رحمه الله : قال: كُنَّا نَجلِسُ إلى أبى زُهيرٍ النُّمَيرِيِّ وكان من الصحابة فَيَحَدِّثُ أحسنَ الحديث فإذا دَعا الرجلُ مِنا بِدُعاءٍ قال: اختِمهُ بآمين فَإِنَّ آمِين مثلُ الطَّابَعِ على الصَّحيفَةِ قال أبو زُهير: أُخبِرُكم عن ذلك: خَرَجنا مع رسولِ الله صلى الله عليه وسلم ذاتَ لَيلَةٍ فَأَتَينَا على رجلٍ قد أَلَحَّ فى المسألة فوقف رسولُ الله يَستَمِعُ منه فقال رسولُ الله صلى الله عليه وسلم: أوجَبَ إن خَتَمَ فقال رجل من القوم: بأى شيءٍ يَختِمُ يا رسولَ الله قال: بِآمين فَإِنَّهُ إن خَتَمَ بآمين فقد أوجَبَ فانصرفَ الرجلُ الذى سأل النبىَّ صلى الله عليه وسلم فَأَتَى الرجل فقال: يا فلان اختم بآمين وَأَبشِر۔ (جامع الاصول، رقم:2124، ابو داود، رقم:938)

- أن يلح فى الدعاء ويكرره ثلاثا۔ قال ابن مسعود: كان عليه الصلاة والسلام إذا دعا دعا ثلاثا وإذا سأل سأل ثلاثا۔
(الموسوعة الفقهية الكويتية، باب آداب الدعاء)

(150) . . . عمر بن الخطاب رضى الله عنه: قال: كان رسولُ الله صلى الله عليه وسلم إذا رَفَعَ يَدَيهِ فى الدُّعَاءِ لم يَحُطَّهُمَا حتى يَمسحَ بِهِما وَجهَهُ۔
(جامع الاصول، رقم:2110، ترمذى، رقم:3383)۔

☆ کیسے نہیں مانگنا چاہیے؟

(151/1) . . . أبو هريرة رضى الله عنه: قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ادعُوا اللهَ وَأَنتُم مُوقِنُونَ بالإِجَابَةِ واعلموا أَنَّ الله لا يَستَجِيبُ دُعَاءً من قَلبٍ غَافِلٍ۔

(جامع الاصول، رقم:2119، ترمذی، رقم:3374)

(151/2) ... أن يجزم الدعاء ويوقن بالإجابة ـ قال رسول اللّٰہ صلى اللّٰہ عليه وسلم : لا يقولن أحدكم اللّٰهم اغفر لى إن شئت اللّٰهم ارحمنى إن شئت ليعزم المسألة فإنه لا مستكره له۔ وقال رسول اللّٰہ صلى اللّٰہ عليه وسلم : إذا دعا أحدكم فليعظم الرغبة فإن اللّٰہ لا يتعاظمه شيء۔ وقال صلى اللّٰہ عليه وسلم : ادعوا اللّٰہ وأنتم موقنون بالإجابة واعلموا أن اللّٰہ عز وجل لا يستجيب دعاء من قلب غافل۔ وقال سفيان بن عيينة: لا يمنعن أحدكم من الدعاء ما يعلم من نفسه فإن اللّٰہ عز وجل أجاب دعاء شر الخلق إبليس لعنه اللّٰہ إذ قال رب فأنظرنى إلى يوم يبعثون قال فإنك من المنظرين۔ (الموسوعة الفقهية الكويتية، باب آداب الدعاء)

(152/1) ... عن أبى هريرة عن النبى صلى اللّٰہ عليه وسلم قال يستجاب لأحدكم ما لم يعجل يقول دعوت فلم يستجب لى.

(ترمذی: باب ما جاء فيمن يستعجل فی دعاءہ، رقم 3309)

(152/2) ... أبو هريرة رضى الله عنه : أن رسولَ اللّٰہ صلى اللّٰہ عليه وسلم قال: لينتهينَّ أقوام عن رفعهم أبصارهم عند الدعاء فى الصلاة إلى السماء أو لَتخطَفَنَّ أبصارُهم۔ (جامع الاصول، رقم:3702)

- ولا يرفع بصره إلى السماء۔ قال صلى اللّٰہ عليه وسلم: لينتهين أقوام عن رفعهم أبصارهم عند الدعاء فى الصلاة إلى السماء أو لتخطفن أبصارهم۔ (الموسوعة الفقهية الكويتية)

(153/1) ... عكرمة أن ابن عباس رضى اللّٰہ عنهما قال: حَدِّث الناسَ مَرَّة فى الجمعة فإن أَبَيتَ فمرَّتين فإن أكثرتَ فثلاثاً ولا تُملَّ الناسَ هذا القرآنَ ولا أُلفِينَّكَ تأتى القوم وهم فى حديث من حديثهم فتَقُصّ عليهم فتقطع عليهم حديثهم فتُمِلَّهم ولكن أنصِت فإذا أمَرُوك فَحَدِّثهم وهم يشتهونه وانظر السَّجعَ من الدعاء فاجتَنِبه فإنى عهدتُ رسولَ اللّٰہ صلى اللّٰہ عليه وسلم وأصحابَه لا يفعلون ذلك۔ (جامع الاصول، رقم:5843)

- أن لا يتكلف السجع فى الدعاء فإن حال الداعى ينبغى أن يكون حال متضرع والتكلف لا يناسبه۔ قال صلى اللّٰہ عليه وسلم: سيكون قوم يعتدون فى الدعاء وقد قال عز وجل: ادعوا ربكم تضرعا وخفية إنه لا يحب المعتدين وقيل معناه التكلف للأسجاع والأولى أن لا يجاوز الدعوات المأثورة فإنه قد يعتدى فى دعائه فيسأل ما لا تقتضيه مصلحته فما كل أحد يحسن الدعاء وللبخارى عن ابن عباس: وانظر السجع من الدعاء فاجتنبه فإنى عهدت أصحاب رسول اللّٰہ صلى اللّٰہ عليه وسلم لا يفعلون إلا ذلك۔ (الموسوعة الفقهية الكويتية)

(153/2) ... أبو هريرة رضى اللّٰہ عنه: قال: قام رسولُ اللّٰہ صلى اللّٰہ عليه وسلم فى الصلاة وقمنا معه فقال أعرابى: اللّٰهمَّ ارحمنى ومحمداً ولا تَرحَم معنا أحداً فلما سلّم رسولُ اللّٰہ صلى اللّٰہ عليه وسلم قال: لقد تَحَجَّرتَ وَاسِعاً يُريدُ: رحمةَ اللّٰہ۔ (جامع الاصول، رقم:5055-2626 خ د ت س)

- عن سعيد بن المسيب عن أبى هريرة قال: دخل أعرابى المسجد والنبى صلى اللّٰہ عليه وآله وسلم جالس فصلى فلما فرغ قال: اللّٰهم ارحمنى ومحمداً ولا ترحم معنا أحداً۔ فالتفت إليه النبى صلى اللّٰہ عليه وآله وسلم فقال: لقد تحجرت واسعاً۔ فلم يلبث أن بال فى المسجد فأسرع إليه الناس فقال النبى صلى اللّٰہ عليه وآله وسلم: اهريقوا عليه سجلا من ماء أو دلواً من ماء ثم قال: إنما بعثتم ميسرين ولم تبعثوا معسرين۔ (الاحكام الشرعية الكبرىٰ: باب اهريقوا عليه سجلا من ماء رقم 389/1)

(154) ... ابن مغفل رضى الله عنه : سَمِعَ ابنَهُ يقولُ: اللّٰهُمَّ إنى أسألُكَ القَصرَ الأبيَضَ عن يَمينِ الجَنّةِ إذا دَخلتُها فقال: أى بُنَىَّ سَلِ اللّٰہَ الجَنّةَ وتَعَوَّذ بِهِ من النارِ فَإنى سمعتُ رسولَ اللّٰہ ﷺ يقول: سَيكونُ فى هذه الأُمَّة قومٌ يَعتَدُونَ فى الطُّهورِ والدُّعَاءِ۔ (جامع الاصول، رقم:2128، ابو داود، رقم:96)

- ابن سعد بن أبى وقاص رضى اللّٰہ عنه: قال: سمعنى أبى وأنا أقول: اللّٰهُمَّ إنى أسألُكَ الجَنّةَ وَنَعِيمَها وبَهجَتَها وكذا وكذا وأعوذُ بكَ مِن النارِ وسَلاسِلِها وأغلالِها وكذا وكذا فقال لى: يا بُنىّ سَمِعتُ رسولَ اللّٰہ ﷺ يقول: سَيَكُونُ قَومٌ يَعتَدُونَ فى الدُّعَاءِ فَإيَّاكَ أن تَكُونَ منهم إنّكَ إن أُعطِيتَ الجَنّةَ أُعطِيتَها وَمَا فيها من الخير وإن ص: أُعِذتَ من النّارِ أُعِذتَ منها وما فيها من الشَّرِّ۔ (جامع الاصول، رقم:2127، ابو داود، رقم:1480)

☆ کن کے لیے مانگنا چاہیے؟

(155/1) ... أبو هريرة رضى الله عنه قال: قال رسولُ الله صلى الله عليه وسلم سَلُوا الله لِىَ الوَسِيلةَ قالوا: يا رسولَ الله وما الوسيلةُ قال: أعلى درجة فى الجنة لا ينالُها إلا رجل واحد أرجو أن أكونَ أنا هو۔ (جامع الاصول، رقم:6345، ترمذی، رقم:3612)

(155/2) ... أبو هريرة رضى اللّٰہ عنه أنَّ رسولَ اللّٰہ صلى اللّٰہ عليه وسلم قال: إذا مات الإنسان انقطع عمله إلا من ثلاثة: صدقة جارية أو علم يُنتَفَعُ به أو ولد صالح يدعو له۔

(جامع الاصول، رقم:8712، م د ت س)

(156/1) ... أبو هريرة رضى اللّٰہ عنه : قال: قال رسولُ اللّٰہ صلى اللّٰہ عليه وسلم: ثَلاثُ دَعَوَاتٍ مُستَجَاباتٌ لا شَكَّ فى إجابَتِهنَّ: دَعوَةُ المظلُومِ ودَعوةُ المُسَافِرِ ودَعوةُ الوَالِدِ على الولد۔ (جامع الاصول، رقم:2103، ابو داود، رقم:1536)

(156/2) ... عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنِ اسْتَغْفَرَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ كُتِبَ لَهٗ بِكُلِّ مُؤْمِنٍ وَّ مُؤْمِنَةٍ حَسَنَةٌ۔

(معارف الحديث:206/5، رواه الطبرانی فی الکبیر)

- عن ابی الدرداء قال قال رسول الله ﷺ مَنِ استغفر للمؤمنين والمؤمنات كل يوم سبعا وعشرين مرة كان من الذين يستجاب لهم ويرزق بهم أهل الارض۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، معارف الحدیث:207/5)

(157/1) ... أبیّ بن کعب رضی اللہ عنہ: أنَّ رسولَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانَ إذا ذکر أحداً فَدَعا له بَدَأ بنفسه۔ (جامع الاصول، رقم:2123)

- أبو موسی الأشعری رضی اللہ عنہ قال: لَمّا فرغَ النبیُّ صلی اللہ علیہ وسلم من حُنین بعثَ أبا عامر علی جیش إلی أوطاس فلَقِیَ دُرَیدَ بنَ الصِّمَّة فقُتل درید وهزمَ اللہ أصحابه قال أبو موسی: وبعثنی مع أبی عامر فرُمِی أبو عامر فی رُکبتِهِ رماه جُشَمِیّ بسهم فأثبتَهُ فی رُکبتِهِ وانتهیتُ إلیه فقلتُ: یا عمُّ من رَمَاک فأشار إلی أبی موسی فقال: ذاک قاتلی الذی رمانی فقصدتُ له فلحقتُه فلما رآنی وَلّی فاتّبعتُه وجعلتُ أقول له: ألا تستحی ألا تَثبُتُ فکَفّ فاختلفنا ضربتین بالسیف فقتلتُه ثم قلتُ لأبی عامر: قَتَلَ اللہ صاحبَک قال: فَانزِع هذا السهم فنزعتُه فَنَزی منه الماءُ فقال: یا ابن أخی أقرِئ النبیَّ صلی اللہ علیہ وسلم السلام وقل له: یستغفر لی واستخلَفَنی أبو عامر علی الناس فمکث یسیراً ثم مات فرجعتُ فدخلتُ علی النبیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیته علی سریر مُرمَل وعلیه فراش قد أثّر رِمَال السریر بظهره وجَنبَیه فأخبرتُه بخبرنا وخبرِ أبی عامر وقلت له: قال لی: قل له: یَستَغفِر لی فدعا بماء فتوضأ ثم رفع یدیه وقال: اللهم اغفِر لِعُبَید أبی عامر حتی رأیتُ بیاضَ إبطیه ثم قال: اللهم اجعله یومَ القیامة فوقَ کثیر من خلقک أو من الناس فقلتُ: وَلیَ فاستغفر فقال: اللهم اغفر لعبد اللہ بن قیس ذنبَهُ وأدخله یوم القیامة مُدخلاً کریماً قال أبو بردة: إحداهما لأبی عامر والأخری لأبی موسی۔ (جامع الاصول، رقم:6173، بخاری، قم:4323، مسلم، رقم:2498)

(157/2) ... عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنهما: أنّ النبیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قال: مَامِن دَعوةٍ أسرَعَ إجابَةً من دعوةِ غائبٍ لِغَائِبٍ۔

(جامع الاصول، رقم:2104)

- عَن أَبِی الدَّردَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ: مَامِن عَبدٍ مُسلِمٍ یَدعُو لِأَخِیهِ بِظَهرِ الغَیبِ إِلَّا قَالَ المَلَکُ: وَلَکَ بِمِثلٍ۔ (مسلم، رقم:2732)

(158/1) ... سعد بن أبی وقاص رضی اللہ عنه قال: استأذن عمرُ علی النبیِّ صلی اللہ علیہ وسلم وعنده نسوة من قریش یُکلِّمنَه وفی روایة: یَسألنَه ویَستَکثِرنَه عَالِیةً أصواتُهنَّ علی صوته فلما استأذن عمرُ قُمنَ یَبتَدِرنَ الحِجاب فأذن له النبیُّ صلی اللہ علیہ وسلم فدخل عمر والنبیُّ صلی اللہ علیہ وسلم یضحک فقال عمر: أضحَک اللہ سِنَّک بأبی وأُمِّی۔ (جامع الاصول، رقم:6447)

- قَالَ أَبُو نَضرَةَ: فَکَانَ أَصحَابُ النَّبِیِّ صَلَّی اللہ علیه ص: وسلم إِذَا لَبِسَ أَحَدُهُم ثَوبًا جَدِیدًا قِیلَ لَهُ: تُبلَی وَیُخلِفُ اللہُ تَعَالَی۔ (ابوداود، رقم:4020)
- أبو هریرة رضی اللہ عنه أَنَّ رسولَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان إذا رفَّأ الإنسانَ إذا تزوج قال: بارک اللہ لک وبارکَ علیک وجمع بینکما فی خیر۔ (جامع الاصول، رقم:8981)

(158/2) ... أبو هریرة رضی اللہ عنه قال: لما رفع رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأسه من الرکعة الثانیة قال: اللّٰهم أَنجِ الولیدَ بن الولید وسَلَمَةَ بن هشام وعیَّاشَ بن أبی ربیعة والمُستَضعَفِین بمکة اللّٰهم اشدُد وَطأتَک علی مُضَر اللّٰهم اجعلها علیهم سِنین کَسِنی یُوسف۔ (جامع الاصول، رقم:3535)

- عبد اللہ بن زعب الإیادی قال: نزل عَلَیَّ عبد اللہ بن حَوالَةَ الأزدیُّ فقال لی: بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لِنَغنَم علی أقدامنا فرجعنا لم نَغنَم شیئاً وعَرَفَ الجهدَ فی وجوهنا فقام فینا فقال: اللّٰهم لا تکلهم إلیَّ فأضعُفُ عنهم ولا تکلهم إلی أنفسهم فیعجزوا عنها ولا تکلهم إلی الناس فیستأثروا علیهم ثم وضع یَدَه علی رأسی أو قال: علی هامتی ثم قال: یا ابن حَوالَةَ إذا رأیتَ الخلافة قد نزلت الأرض المقدسة فقد دنت الزلازل والبلابلُ والأمور العظام والساعة یومئذ أقربُ من الناس من یدی هذه من رأسک۔ (جامع الاصول، رقم:7918، ابوداود، رقم:2535)
- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنهما قال: قال النبیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: من عاد مریضاً لم یحضُر أجلُه فقال عنده سبع مِرَارٍ: أسأل اللہ العظیم ربَّ العرشِ العظیم: أن یشفیَک إلا عافاه اللہ عز وجل من ذلک المرض۔ (جامع الاصول، رقم:4896)

(159/1) ... أنس بن مالک رضی اللہ عنه: قال: لما قَدِمَ النبیُّ صلی اللہ علیہ وسلم المدینةَ أَتاهُ المهاجرونَ فقالوا: یا رسولَ اللہ ما رأینا قوماً أَبذَلَ من کثیر ولا أَحسنَ مواساة من قلیل من قومٍ نَزَلنا بین أظهُرِهم لقَد کَفَونا المُؤنَةَ وأشرکونا فی المَهنإِ حتی لقد خِفنا أَن یذهَبوا بالأجرِ کُلِّهِ قال: لا ما دَعوتُمُ اللہ لهم وأثنَیتُم علیه۔ (جامع الاصول، رقم:1035، ترمذی، رقم:2489)

- أسامة بن زید رضی اللہ عنه: قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: مَن صُنِعَ إلیه مَعرُوفٌ فقال لفَاعِلِهِ: جَزاکَ اللہ خیراً فقد أبلغ فی الثَّناء۔

(جامع الاصول، رقم:1031، ترمذی، رقم:2035)

(159/2) ... أبو هریرة رضی اللہ عنه قال: جاء الطُّفَیلُ بن عَمرو الدَّوسی إلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال: إنَّ دَوساً قد هَلَکَت عَصَت وأبَت فادعُ اللہ

علیھم فَظَنَّ الناسُ أنہ یدعو علیھم فقال: اللھمّ اھدِ دَوساً وائتِ بھم۔ (جامع الاصول، رقم:8606)

(160/1)... عبد اللّٰہ بن یزید الخطمی رضی اللّٰہ عنہ: قال: کان رسولُ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم إذا أراد أن یَستودِعَ الجیشَ قال: أستودِعُ اللّٰہ دِینَکم وأمانتکم وخواتیمَ أعمالکم۔ (جامع الاصول، رقم:2290)

● أبو ھریرۃ رضی اللّٰہ عنہ: أنَّ رجلاً قال لرسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم: إنی أُرید السفر فأَوصنی قال: علیک بتقوی اللّٰہ والتکبیر علی کلِّ شَرَفٍ فلما أن وَلَّی الرجلُ قال: اللّٰھمَّ اطوِ لَہُ البُعدَ وھوِّن علیہ السفرَ۔ (جامع الاصول، رقم:2288)

(160/2)... عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمسُ دَعَوَاتٍ یُستَجَابُ لَھُنَّ: دَعوَۃُ المَظلُومِ حَتّٰی یَنتَصِرَ وَدَعوَۃُ الحَاجِّ حَتّٰی یَصدُرَ وَدَعوَۃُ المُجَاھِدِ حَتّٰی یَقعُدَ وَدَعوَۃُ المَرِیضِ حَتّٰی یَبرَأَ وَدَعوَۃُ الأَخِ لِأَخِیہِ بِظَھرِ الغَیبِ۔ ثُمَّ قَالَ: وَأَسرَعُ ھٰذِہِ الدَّعَوَاتِ إِجَابَۃً دَعوَۃُ الأَخِ لِأَخِیہِ بِظَھرِ الغَیبِ۔ رَوَاہُ البَیھَقِیُّ فِی الدَّعَوَاتِ الکَبِیرِ۔ (مشکاۃ المصابیح، رقم:2260)

● عن عبد اللہ بن عمر قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: إذا لقیتَ الحاج فسلم علیہ وصافحہ ومُرہ أن یستغفر لک قبل أن یدخل بیتہ فإنہ مغفورٌ لہ۔ (مسند أحمد، رقم:5371)

☆ کن لوگوں سے دعا کی درخواست کرنی چاہیے؟

(161/1)... ابنُ عَبَّاسٍ: أَلَا أُرِیکَ امرَأَۃً مِن أَھلِ الجَنَّۃِ قَالَ: قُلتُ ص: بَلَی قَالَ: ھٰذِہِ السَّودَائُ أَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَقَالَت: إِنِّی أُصرَعُ وَأَتَکَشَّفُ فَادعُ اللّٰہَ لِی قَالَ: إِن شِئتِ صَبَرتِ وَلَکِ الجَنَّۃُ وَإِن شِئتِ دَعَوتُ اللّٰہَ لَکِ أَن یُعَافِیَکِ قَالَت: لَا بَل أَصبِرُ فَادعُ اللّٰہَ أَن لَا أَتَکَشَّفَ أَو لَا یَنکَشِفَ عَنِّی قَالَ: فَدَعَا لَھَا۔ (مسند أحمد، رقم:3240)

● عن ابن مسعود قال: أکثرنا الحدیث عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ ثم غدونا إلیہ فقال: عرضت علی الأنبیاء اللیلۃ بأممھا فجعل النبی یمر ومعہ الثلاثۃ والنبی ومعہ العصابۃ والنبی ومعہ النفر والنبی لیس معہ أحد حتی مر علی موسی معہ کبکبۃ من بنی إسرائیل فأعجبونی فقلت: من ھؤلاء فقیل لی: ھذا أخوک موسی معہ بنو إسرائیل۔ قال: قلت: فأین أمتی فقیل لی: انظر عن یمینک۔ فنظرت فإذا الظراب قد سد بوجوہ الرجال ثم قیل لی: انظر عن یسارک۔ فنظرت فإذا الأفق قد سد بوجوہ الرجال فقیل لی: أرضیت فقلت: رضیت یا رب رضیت یا رب۔ قال: فقیل لی: إن مع ھؤلاء سبعین ألفا یدخلون الجنۃ بغیر حساب فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: فدا لکم أبی ص: وأمی إن استطعتم أن تکونوا من السبعین الألف فافعلوا فإن قصرتم فکونوا من أھل الظراب فإن قصرتم فکونوا من أھل الأفق فإنی قد رأیت ثم ناسا یتھاوشون۔ فقام عکاشۃ بن محصن فقال: ادع اللہ لی یا رسول اللہ أن یجعلنی من السبعین فدعا لہ فقام رجل آخر فقال: ادع اللہ یا رسول اللہ أن یجعلنی منھم فقال: قد سبقک بھا عکاشۃ۔ قال: ثم تحدثنا فقلنا: من ترون ھؤلاء السبعون الألف قوم ولدوا فی الإسلام لم یشرکوا باللہ شیئًا حتی ماتوا فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال: ھم الذین لا یکتوون ولا یسترقون ولا یتطیرون وعلی ربھم یتوکلون۔ (مسند أحمد، رقم:3806)

● عن جابر بن عبد اللہ أن امرأۃ قالت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم: صلی علی وعلی زوجی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: صلی اللہ علیک وعلی زوجک۔ (سنن ابی داود، رقم:1533)

● عن أنس بن مالک أنہ سمعہ یقول: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل علی أم حرام بنت ملحان فتطعمہ وکانت أم حرام تحت عبادۃ بن الصامت فدخل علیھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما فأطعمتہ ثم جلست تفلی فی رأسہ فنام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم استیقظ وھو یضحک قالت: فقلت: ما یضحکک یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ناس من أمتی عرضوا علی غزاۃ فی سبیل اللہ یرکبون ثبج ھذا البحر ملوکا علی الأسرۃ أو مثل الملوک علی الأسرۃ یشک إسحاق أیھما قالت: فقلت لہ: یا رسول اللہ ادع اللہ أن یجعلنی منھم فدعا لھا ثم وضع رأسہ فنام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم استیقظ وھو یضحک قالت: فقلت لہ: ما یضحکک یا رسول اللہ قال: ناس من أمتی: عرضوا علی غزاۃ فی سبیل اللہ کما قال فی الأولی قالت: فقلت: یا رسول اللہ ادع اللہ أن یجعلنی منھم قال: أنت من الأولین قال: فرکبت أم حرام بنت ملحان البحر فی زمان معاویۃ بن أبی سفیان فصرعت عن دابتھا حین خرجت من البحر فھلکت۔ (موطا امام مالک رحمہ اللہ، رقم:909)

(161/2)... عن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم: أنہ استأذنہ فی العمرۃ فأذن لہ ص: وقال: یا أخی لا تنسنا من دعائک وقال بعد فی المدینۃ: یا أخی أشرکنا فی دعائک فقال عمر: ما أحب أن لی بھا ما طلعت علیہ الشمس لقولہ: یا أخی۔ (مسند أحمد، رقم:195)

● عن أسیر بن جابر قال: لما أقبل أھل الیمن جعل عمر یستقری الرفاق فیقول: ھل فیکم أحد من قرن حتی أتی علی قرن فقال: من أنتم قالوا: قرن فوقع زمام عمر أو زمام أویس فناولہ أو نالہ أحدھما الآخر فعرفہ فقال عمر: ما اسمک قال: أنا أویس فقال: ھل لک والدۃ قال ص: نعم قال: فھل کان بک من البیاض شیء قال: نعم فدعوت اللہ عز وجل فأذھبہ عنی إلا موضع الدرھم من سرتی لأذکر بہ ربی قال لہ عمر استغفر لی قال: أنت أحق أن تستغفر لی أنت صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم فقال عمر إنی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: إن خیر التابعین رجل یقال لہ أویس ولہ والدۃ وکان بہ بیاض فدعا اللہ عز وجل فأذھبہ عنہ إلا موضع الدرھم فی سرتہ فاستغفر لہ ثم دخل فی غمار الناس فلم یدر أین وقع قال: فقدم الکوفۃ قال: وکنا نجتمع فی حلقۃ فنذکر اللہ وکان یجلس معنا فکان إذا ذکر ھو وقع حدیثہ من قلوبنا موقعا لا یقع حدیث غیرہ فذکر الحدیث۔(مسند احمد، رقم:67-266)

(162)... مجاہد:

عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: الغازی فی سبیل اللہ والحاج والمعتمر وفد اللہ دعاھم فأجابوہ وسألوہ فأعطاھم۔(سنن ابن ماجۃ، رقم:2893)

مسافر:

عن أبی ھریرۃ أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: ثلاث دعوات مستجابات لا شک فیھن: دعوۃ الوالد ودعوۃ المسافر ودعوۃ المظلوم(ابو داود، رقم:1536)

حج، عمرہ کرنے والے:

عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: الغازی فی سبیل اللہ والحاج والمعتمر وفد اللہ دعاھم فأجابوہ وسألوہ فأعطاھم۔(سنن ابن ماجۃ، رقم:2893)

روزہ دار:

عَن أَبِی ھُرَیرَۃَ قَالَ: قُلنَا یَا رَسُولَ اللہِ: مَا لَنَا إِذَا کُنَّا عِندَکَ رَقَّت قُلُوبُنَا وَزَھِدنَا فِی الدُّنیَا وَکُنَّا مِن أَھلِ الآخِرَۃِ فَإِذَا خَرَجنَا مِن عِندِکَ فَآنَسنَا أَھَالِینَا وَشَمَمنَا أَولَادَنَا أَنکَرنَا أَنفُسَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ: لَو أَنَّکُم تَکُونُونَ إِذَا خَرَجتُم مِن عِندِی کُنتُم عَلَی حَالِکُم ذَلِکَ لَزَارَتکُمُ المَلَائِکَۃُ فِی بُیُوتِکُم وَلَو لَم تُذنِبُوا لَجَاءَ اللہُ بِخَلقٍ جَدِیدٍ کَی یُذنِبُوا فَیَغفِرَ لَھُم قَالَ: قُلتُ یَا رَسُولَ اللہِ مِمَّ خُلِقَ الخَلقُ قَالَ: مِنَ المَاءِ قُلتُ: الجَنَّۃُ مَا بِنَاؤُھَا قَالَ: لَبِنَۃٌ مِن فِضَّۃٍ وَلَبِنَۃٌ مِن ذَھَبٍ وَمِلَاطُھَا المِسکُ الأَذفَرُ وَحَصبَاؤُھَا اللُّؤلُؤُ وَالیَاقُوتُ وَتُربَتُھَا الزَّعفَرَانُ مَن دَخَلَھَا یَنعَمُ وَلَا یَبأَسُ وَیَخلُدُ وَلَا یَمُوتُ لَا تَبلَی ثِیَابُھُم وَلَا یَفنَی شَبَابُھُم ثُمَّ قَالَ: ثَلَاثٌ لَا تُرَدُّ دَعوَتُھُم الإِمَامُ العَادِلُ وَالصَّائِمُ حِینَ یُفطِرُ وَدَعوَۃُ المَظلُومِ یَرفَعُھَا فَوقَ الغَمَامِ وَتُفَتَّحُ لَھَا أَبوَابُ السَّمَاءِ وَیَقُولُ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ: وَعِزَّتِی لَأَنصُرَنَّکِ وَلَو بَعدَ حِینٍ۔(سنن ترمذی، رقم:2526)

● عَن أَبِی ھُرَیرَۃَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثَۃٌ لَا تُرَدُّ دَعوَتُھُم: الصَّائِمُ حَتَّی یُفطِرَ وَالإِمَامُ العَادِلُ وَدَعوَۃُ المَظلُومِ یَرفَعُھَا اللہُ فَوقَ الغَمَامِ وَیَفتَحُ لَھَا أَبوَابَ السَّمَاءِ وَیَقُولُ الرَّبُّ: وَعِزَّتِی لَأَنصُرَنَّکِ وَلَو بَعدَ حِینٍ۔(سنن ترمذی، رقم:3598)

● عبد اللہ بن عمرو بن العاص یقول: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: إن للصائم عند فطرہ لدعوۃ ما ترد قال ابن أبی ملیکۃ: سمعت عبد اللہ بن عمرو یقول إذا أفطر: اللھم إنی أسألک برحمتک التی وسعت کل شیء أن تغفر لی۔(سنن ابن ماجۃ، رقم:1753)

والدین:

عن أبی ھریرۃ أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: ثلاث دعوات مستجابات لا شک فیھن: دعوۃ الوالد ودعوۃ المسافر ودعوۃ المظلوم(ابو داود، رقم:1536)

فرماں بردار اولاد:

عَن أُسَیرِ بنِ جَابِرٍ أَنَّ أَھلَ الکُوفَۃِ وَفَدُوا إِلَی عُمَرَ وَفِیھِم رَجُلٌ مِمَّن کَانَ یَسخَرُ بِأُوَیسٍ فَقَالَ عُمَرُ: ھَل ھَاھُنَا أَحَدٌ مِنَ القَرَنِیِّینَ فَجَاءَ ذَلِکَ الرَّجُلُ فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَد قَالَ: إِنَّ رَجُلًا یَأتِیکُم مِنَ الیَمَنِ یُقَالُ لَہُ أُوَیسٌ لَا یَدَعُ بِالیَمَنِ غَیرَ أُمٍّ لَہُ قَد کَانَ بِہِ بَیَاضٌ فَدَعَا اللہَ فَأَذھَبَہُ عَنہُ إِلَّا مَوضِعَ الدِّینَارِ أَوِ الدِّرھَمِ فَمَن لَقِیَہُ مِنکُم فَلیَستَغفِر لَکُم۔(مسلم، رقم:2542)

امام عادل:

● عَن أَبِی ھُرَیرَۃَ قَالَ: قُلنَا یَا رَسُولَ اللہِ: مَا لَنَا إِذَا کُنَّا عِندَکَ رَقَّت قُلُوبُنَا وَزَھِدنَا فِی الدُّنیَا وَکُنَّا مِن أَھلِ الآخِرَۃِ فَإِذَا خَرَجنَا مِن عِندِکَ فَآنَسنَا أَھَالِینَا وَشَمَمنَا أَولَادَنَا أَنکَرنَا أَنفُسَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ: لَو أَنَّکُم تَکُونُونَ إِذَا خَرَجتُم مِن عِندِی کُنتُم عَلَی حَالِکُم ذَلِکَ لَزَارَتکُمُ المَلَائِکَۃُ فِی بُیُوتِکُم وَلَو لَم تُذنِبُوا لَجَاءَ اللہُ بِخَلقٍ جَدِیدٍ کَی یُذنِبُوا فَیَغفِرَ لَھُم قَالَ: قُلتُ یَا رَسُولَ اللہِ مِمَّ خُلِقَ الخَلقُ قَالَ: مِنَ المَاءِ قُلتُ: الجَنَّۃُ مَا بِنَاؤُھَا قَالَ: لَبِنَۃٌ مِن فِضَّۃٍ وَلَبِنَۃٌ مِن ذَھَبٍ وَمِلَاطُھَا المِسکُ الأَذفَرُ وَحَصبَاؤُھَا اللُّؤلُؤُ وَالیَاقُوتُ وَتُربَتُھَا الزَّعفَرَانُ مَن دَخَلَھَا یَنعَمُ وَلَا یَبأَسُ وَیَخلُدُ وَلَا یَمُوتُ لَا تَبلَی ثِیَابُھُم وَلَا یَفنَی شَبَابُھُم ثُمَّ قَالَ: ثَلَاثٌ لَا تُرَدُّ دَعوَتُھُم الإِمَامُ العَادِلُ وَالصَّائِمُ حِینَ یُفطِرُ وَدَعوَۃُ المَظلُومِ یَرفَعُھَا فَوقَ الغَمَامِ وَتُفَتَّحُ لَھَا أَبوَابُ السَّمَاءِ وَیَقُولُ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ: وَعِزَّتِی لَأَنصُرَنَّکِ وَلَو بَعدَ حِینٍ۔(سنن ترمذی، رقم:2526)

● عَن أَبِی ھُرَیرَۃَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثَۃٌ لَا تُرَدُّ دَعوَتُھُم: الصَّائِمُ حَتَّی یُفطِرَ وَالإِمَامُ العَادِلُ وَدَعوَۃُ المَظلُومِ یَرفَعُھَا اللہُ فَوقَ الغَمَامِ وَیَفتَحُ لَھَا أَبوَابَ السَّمَاءِ وَیَقُولُ الرَّبُّ: وَعِزَّتِی لَأَنصُرَنَّکِ وَلَو بَعدَ حِینٍ۔(سنن ترمذی، رقم:3598)

● عن أبی ھریرۃ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ثلاثۃ لا ترد دعوتھم الإمام العادل والصائم حتی یفطر ودعوۃ المظلوم یرفعھا اللہ دون الغمام یوم القیامۃ

وتفتح لها أبواب السماء ويقول: بعزتی لأنصرنک ولو بعد حین۔ (سنن ابن ماجة، رقم: 1752)

● عن أبی ہریرة قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: الإمام العادل لا ترد دعوته۔ (مسند احمد، رقم: 9725)

مظلوم:

● عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنهُمَا أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَی الیَمَنِ فَقَالَ: اتَّقِ دَعوَةَ المَظلُومِ فَإِنَّهَا لَیسَ بَینَهَا وَبَینَ اللّٰہِ حِجَابٌ۔ (بخاری، رقم: 2448)

● عن أبی ہریرة أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: ثلاث دعوات مستجابات لا شک فیہن: دعوة الوالد و دعوة المسافر و دعوة المظلوم (ابو داود، رقم: 1536)

● عَن أَبِی هُرَیرَةَ قَالَ: قُلنَا یَا رَسُولَ اللّٰہِ: مَا لَنَا إِذَا کُنَّا عِندَکَ رَقَّت قُلُوبُنَا وَزَهِدنَا فِی الدُّنیَا وَکُنَّا مِن أَهلِ الآخِرَةِ فَإِذَا خَرَجنَا مِن عِندِکَ فَآنَسنَا أَهَالِینَا وَشَمَمنَا أَولَادَنَا أَنکَرنَا أَنفُسَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ: لَو أَنَّکُم تَکُونُونَ إِذَا خَرَجتُم مِن عِندِی کُنتُم عَلَی حَالِکُم ذَلِکَ لَزَارَتکُمُ المَلَائِکَةُ فِی بُیُوتِکُم وَلَو لَم تُذنِبُوا لَجَاءَ اللّٰہُ بِخَلقٍ جَدِیدٍ کَی یُذنِبُوا فَیَغفِرَ لَهُم قَالَ: قُلتُ یَا رَسُولَ اللّٰہِ مِمَّ خُلِقَ الخَلقُ قَالَ: مِنَ المَاءِ قُلتُ: الجَنَّةُ مَا بِنَاؤُهَا قَالَ: لَبِنَةٌ مِن فِضَّةٍ وَلَبِنَةٌ مِن ذَهَبٍ وَمِلَاطُهَا المِسکُ الأَذفَرُ وَحَصبَاؤُهَا اللُّؤلُؤُ وَالیَاقُوتُ وَتُربَتُهَا الزَّعفَرَانُ مَن دَخَلَهَا یَنعَمُ وَلَا یَبأَسُ وَیَخلُدُ وَلَا یَمُوتُ لَا تَبلَی ثِیَابُهُم وَلَا یَفنَی شَبَابُهُم ثُمَّ قَالَ: ثَلَاثٌ لَا تُرَدُّ دَعوَتُهُم الإِمَامُ العَادِلُ وَالصَّائِمُ حِینَ یُفطِرُ وَدَعوَةُ المَظلُومِ یَرفَعُهَا فَوقَ الغَمَامِ وَتُفَتَّحُ لَهَا أَبوَابُ السَّمَاءِ وَیَقُولُ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ: وَعِزَّتِی لَأَنصُرَنَّکِ وَلَو بَعدَ حِینٍ۔ (سنن ترمذی، رقم: 2526)

☆ کب، کن اوقات، کن احوال میں مانگنا چاہیے؟

(163/1)... ثم یدعو بعد الاذان بما شاء بالحدیث انس مرفوعا الدعاء لا یرد بین الاذان و الاقامة (الموسوعة الفقهیة الکویتیة، مادہ: اذان، ترمذی: سنن ابی داود، جامع الاصول، رقم: 2098)

● سہل بن سعد رضی اللہ عنہ: قال: قال رسول اللہ ص: صلی اللہ علیہ وسلم: ثِنتَانِ لَا تُرَدَّانِ أو قَلَّمَا تُرَدَّانِ عِندَ النِّدَاءِ وعند البَأسِ حین یُلحِمُ بعضُهم بعضاً۔ (جامع الاصول، رقم: 2099)

(163/2)... عن انس قال قال رسول اللہ ﷺ الدعاء لا یرد بین الاذان و الاقامة (معارف الحدیث: 130، رقم 98، جامع الاصول، رقم: 2098)

(164/1)... عن أبی أمامة سمعه یحدث: عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: تفتح أبواب السماء ویستجاب الدعاء فی أربعة مواطن عند التقاء الصفوف فی سبیل اللہ و عند نزول الغیث و عند إقامة الصلاة و عند رؤیة الکعبة (معارف الحدیث: 104، رقم 99)

● سہل بن سعد رضی اللہ عنہ: قال: قال رسولُ اللہ ص: صلی اللہ علیہ وسلم: ثِنتَانِ لَا تُرَدَّانِ أو قَلَّمَا تُرَدَّانِ عِندَ النِّدَاءِ وعند البَأسِ حین یُلحِمُ بعضُهم بعضاً۔ (جامع الاصول، رقم: 2099)

(164/2)... عن العرباض بن سارية قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من صلی صلاة فریضة فله دعوة مستجابة و من ختم القرآن فله دعوة مستجابة۔

(رواہ الطبرانی فی الکبیر: رقم 15357)

(165/1)... ویکثر من الدعاء عند شربه ویشربه لمطلوبه فی الدنیا و الآخرة ویقول عند شربه: اللهم إنه قد بلغنی عن نبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم أنه قال: ماء زمزم لما شرب له و أنا أشربه لکذا ویذکر ما یرید دینا و دنیا اللهم فافعل ذلک بفضلک ویدعو بالدعاء الذی کان عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنهما یدعو به إذا شرب ماء زمزم وهو: اللهم إنی أسألک علما نافعا و رزقا واسعا و شفاء من کل داء (الموسوعة الفقهیة الکویتیة: باب آداب شرب من ماء زمزم)

(165/2)... عن أبی أمامة سمعه یحدث: عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: تفتح أبواب السماء ویستجاب الدعاء فی أربعة مواطن عند التقاء الصفوف فی سبیل اللہ و عند نزول الغیث و عند إقامة الصلاة و عند رؤیة الکعبة (معارف الحدیث: 104، رقم 99)

(166/1)... عن أبی ہریرة أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال إذا سمعتم صیاح الدیکة فاسألوا اللہ من فضله فإنها رأت ملکا و إذا سمعتم نهیق الحمار فتعوذوا باللہ من الشیطان فإنها رأت شیطانا (مسلم: باب استحباب الدعاء عند صیاح الدیک، رقم 4908)

(166/2)... عن العرباض بن سارية قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من صلی صلاة فریضة فله دعوة مستجابة و من ختم القرآن فله دعوة مستجابة

(رواہ الطبرانی فی الکبیر: 15357)

(167/1)... عن حبیب بن مسلمة الفہری رضی اللہ عنه قال: سمعت رسول اللہ ﷺ یقول: لا یجتمع ملؤ فیدعو بعضهم ویؤمن البعض الا اجابهم اللہ

(رواہ الحاکم: 347/3)

(167/2)... ویتوسل باسماء اللہ تعالیٰ و صفاته و توحیده ویقدم بین دعائه صدقه ویتحری اوقات الاجابة وهی... و عند صعود الامام المنبر یوم الجمعة حتیٰ تنقضی الصلوة و أخر ساعة یوم العصر من یوم الجمعة (الفقہ الاسلامی: باب اہم آداب الدعاء، 169/2)

(168)... عن أبی أمامة سمعه یحدث: عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: تفتح أبواب السماء ویستجاب الدعاء فی أربعة مواطن عند التقاء الصفوف فی سبیل اللہ و عند نزول الغیث و عند إقامة الصلاة و عند رؤیة الکعبة (معارف الحدیث: 104، رقم 99)

(169)... ایضاً

(170)... ويتوسل باسماء الله تعالىٰ وصفاته وتوحيده ويقدم بين دعائه صدقه ويتحرى اوقات الاجابة وهى... حالة السجود (الفقہ الاسلامی: باب اہم آداب الدعاء، 169/2)

● سهل بن سعد رضی اللہ عنہ: قال: قال رسولُ الله صلى الله عليه وسلم: ثِنتَانِ لا تُرَدَّانِ أو قَلَّمَا تُرَدَّانِ عِندَ النِّدَاءِ وعند البَأسِ حين يُلحِمُ بعضُهم بعضاً۔ (جامع الاصول، رقم: 2100)

● أبو هريرة رضی اللہ عنہ: أَنَّ رسولَ الله صلى الله عليه وسلم قال: أَقرَبُ مايكونُ العبدُ من رَبِّهِ عَزَّ وجَلَّ وَهُوَ سَاجِدٌ فأكثِرُوا الدُّعَاءَ۔ (جامع الاصول، رقم: 2101)

(171)... ويتوسل باسماء الله تعالىٰ وصفاته وتوحيده ويقدم بين دعائه صدقه ويتحرى اوقات الاجابة وهى... يوم عرفة ويوم الجمعة

(الفقہ الاسلامی: باب اہم آداب الدعاء، 169/2)

(172)... قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله تبارك وتعالى عتقاء فى كل يوم وليلة وإن لكل مسلم فى كل يوم وليلة دعوة مستجابة صحيح البزار۔

ومعنى فى كل يوم وليلة: أى فى رمضان۔ (صحیح کنوز السنۃ النبویۃ: باب الصیام، رقم 26)

(173)... ويتوسل باسماء الله تعالىٰ وصفاته وتوحيده ويقدم بين دعائه صدقه ويتحرى اوقات الاجابة وهى... يوم عرفة ويوم الجمعة

(الفقہ الاسلامی: باب اہم آداب الدعاء، 169/2)

(174)... عن عبد الرحمن بن سابط عن أبى أمامة قال قيل يا رسول الله صلى الله عليه وسلم أى الدعاء أسمع قال جوف الليل الآخر ودبر الصلوات المكتوبات

(ترمذی: باب "حدیث: ینزل ربنا کل لیلۃ الی السماء الدنیا" رقم 3421)

● ويتحرى اوقات الاجابة وهى الثلث الاخر من الليل (الفقہ الاسلامی: باب اہم آداب الدعاء، 169/2)

(175)... (فى حديث طويل) وإذا كانت ليلة القدر يأمر الله عز وجل جبريل عليه السلام فيهبط فى كبكبة من الملائكة إلى الأرض ومعهم لواء أخضر فيركز اللواء على ظهر الكعبة وله مائة جناح منها جناحان لا ينشرهما إلا فى تلك الليلة فينشرهما فى تلك الليلة فيجاوزان المشرق إلى المغرب فيبث جبريل عليه السلام الملائكة فى هذه الليلة فيسلمون على كل قائم وقاعد ومصل وذاكر يصافحونهم ويؤمنون على دعائهم حتى يطلع الفجر فإذا طلع الفجر ينادى جبريل معاشر الملائكة الرحيل الرحيل فيقولون يا جبريل فما صنع الله فى حوائج المؤمنين من أمة أحمد صلى الله عليه وسلم فيقول جبريل نظر الله إليهم فى هذه الليلة فعفا عنهم وغفر لهم إلا أربعة فقلنا يا رسول الله من هم قال: رجل مدمن خمر وعاق لوالديه وقاطع رحم ومشاحن قلنا: يا رسول الله ما المشاحن قال: هو المصارم۔ (بیہقی: رقم 3695)

(176/1)... عن ابن عباس رضی اللہ عنہ انه قال بينما نحن عند رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذ جاءه على بن ابى طالب فقال بابى انت وامى تفلت هذا القرآن من صدرى فما اجدنى اقدر عليه فقال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يا ابا الحسن افلا اعلمك كلمات ينفعك الله بهن وينفع بهن من علمته ويثبت ما تعلمت فى صدرك قال اجل يا رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فعلمنى قال اذا كان ليلة الجمعة فان استطعت ان تقوم فى ثلث الليل الاخر فانها ساعة مشهودة والدعاء فيها مستجاب وقد قال اخى يعقوب (سوف استغفر لكم ربى) يقول حتى تاتى ليلة الجمعة فان لم تستطع فقم فى وسطها فان لم تستطع فقم فى اولها فصل اربع ركعات... الخ (ترمذی: رقم 3493)

● ويتوسل باسماء الله تعالىٰ وصفاته وتوحيده ويقدم بين دعائه صدقه ويتحرى اوقات الاجابة وهى... وعند صعود الامام المنبر يوم الجمعة حتىٰ تنقضى الصلوة وأخر ساعة يوم العصر من يوم الجمعة (الفقہ الاسلامی: باب اہم آداب الدعاء، 169/2)

(176/2)... عَن أَبِى هُرَيرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: مَن سَرَّهُ أَن يَستَجِيبَ اللهُ لَهُ عِندَ الشَّدَائِدِ وَالكَربِ فَليُكثِرِ الدُّعَاءَ فِى الرَّخَاءِ۔

(سنن ترمذی، رقم: 3382، معارف الحدیث: 96/5)

(176/3)... عَن جابر بن عبد الله رضی اللہ عنہ قال ان النبى صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا فى المسجد الفتح ثلاثا يوم الاثنين ويوم الثلاثاء ويوم الأربعاء فاستجيب له يوم الأربعاء بين الصلاتين فعرف البشر فى وجهه (قال جابر جابر) فلم ينزل بى امر مهم غليظ الا توجهت تلك الساعة فادعو فيها فاعرف الاجابة۔ (مجمع الزوائد للهيثمى: 12/4، ط دار الكتاب بيروت، الوفاء باخبار المصطفى: 53/3 ط، دار الكتب العلميه، مسند احمد: 14563)

(177/1)... (حیات المسلمین: روح ششم بالتغیر)

☆ معمولات دعا

(177/2)... سونے جاگنے کی دعائیں

{1} سوتے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِکَ أَمُوْتُ وَأَحْيٰى (بخاری،رقم:6314)

اے اللہ! میں تیرا ہی نام لے کر مرتا اور جیتا ہوں۔

{2} نیند میں ڈر جائے یا برا خواب دیکھے تو یہ دعا پڑھے

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وَمِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرُّؤْيَا

میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں شیطان مردود سے اور اس خواب کے شر سے۔

{3} سو کر اٹھنے کے بعد کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ۔ (بخاری،رقم:6324)

سب تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں جس نے ہمیں موت دینے کے بعد زندگی دی اور اسی کی طرف سب کو جانا ہے۔

بیت الخلاء

{4} بیت الخلا جانے کی دعا

اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔ (بخاری،رقم:6322)

اے اللہ ! میں ناپاک جنوں (مذکر ومؤنث) سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

{5} بیت الخلا سے نکلنے کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَذْهَبَ عَنِّی الْأَذٰی وَعَافَانِی۔ (سنن ابن ماجہ،رقم:301)

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھ سے تکلیف دور کر دی اور مجھے عافیت بخشی۔

پہننے اوڑھنے کی دعائیں

{6} لباس اتارنے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ

اللہ کے نام سے۔

{7} لباس پہننے کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ۔ (ابوداؤد:4023)

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور میری طاقت وقت کے بغیر مجھ کو یہ عطا فرمایا۔

{8} نیا لباس پہننے کی دعا

الحَمدُ لِلّٰهِ الَّذِی كَسَانِی مَا أُوَارِی بِهِ عَورَتِی وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِی حَيَاتِی۔ (ترمذی:3560)

تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے ایسا کپڑا پہنایا جس سے میں اپنی ستر پوشی کرتا ہوں اور اپنی زندگی میں حسن و جمال پیدا کرتا ہوں۔

{9} آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھیں تو یہ دعا پڑھیں

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ۔

اے اللہ جیسے تو نے میری صورت اچھی بنائی ہے میرے اخلاق بھی اچھے کر دیے۔

{10} مسلمان کو نئے کپڑے پہنے دیکھیں تو یہ دعا دیں

تُبْلِيْ وَيُخْلِفُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔ (ابوداؤد، رقم:4020)

تم پہنو اور پرانا کرو، اللہ تعالیٰ تمہیں اور دے۔

کھانے پینے کی دعائیں

{11} کھانا شروع کرنے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ وَبَرَكَةِ اللّٰهِ۔ (مستدرک حاکم، رقم:7163)

میں اللہ کے نام اور اللہ کی برکت کے ساتھ (کھانا شروع کرتا ہوں)

اور اگر بھول جائیں تو یہ پڑھیں

بِسْمِ اللّٰهِ أَوَّلَهُ وَاٰخِرَهُ۔ (ابوداؤد، رقم:3767)

شروع اور آخر میں اللہ کا نام لے کر (کھاتا ہوں)

{12} کھانا کھانے کے بعد کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِيْنَ۔ (ابوداؤد، رقم:3850)

سب تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔

{13} دسترخوان اٹھانے کی دعا

الحَمدُ لِلّٰهِ حَمدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبارَكًا فِيهِ غَيرَ مَكفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُستَغنًى عَنهُ رَبُّنَا. (ابوداؤد:3849)

اللہ تعالیٰ کے لیے بہت سارا صاف ستھرا بابرکت شکر ہے، ایسا شکر نہیں جو ایک بار کفایت کرے اور چھوڑ دیا جائے اور اس کی حاجت نہ رہے اے ہمارے رب تو حمد کے لائق ہے۔

{14} دودھ پینے کی دعا

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ۔ (سنن ابن ماجہ، رقم:3322)

اے اللہ! تو اس میں ہمیں برکت دے اور یہ ہم کو اور زیادہ نصیب فرما

{15} کسی کے گھر دعوت کھانے کے بعد کی دعا

اَللّٰهُمَّ أَطْعِمْ مَنْ أَطْعَمَنِيْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِيْ۔ (مسلم، رقم:5262)

اے اللہ! جس نے مجھے کھلایا تو اُسے کھلا اور جس نے مجھے پلایا تو اُسے پلا۔

{16} روزہ افطار کرنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ۔ (ابوداؤد، رقم:2358)

اے اللہ میں نے تیرے ہی لئے روزہ رکھا اور تیرے ہی دیئے ہوئے رزق سے افطار کیا۔

❑ گھر سے نکلنے اور داخل ہونے کی دعا

{17} گھر میں داخل ہونے کی دعا

أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا۔ (ابو داؤد، رقم:5096)

اے اللہ! میں تجھ سے اچھا داخل ہونا اور اچھا نکلنا مانگتا ہوں۔ ہم اللہ کا نام لے کر داخل ہوئے اور اللہ کا نام لیکر نکلے اور ہم نے اپنے رب اللہ پر بھروسہ کیا۔

{18} گھر سے باہر نکلنے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔ (ابو داؤد، رقم:5095)

میں اللہ ہی کا نام لے کر نکلا میں نے اللہ پر بھروسہ کیا۔ گناہوں سے پھرنے اور عبادت کرنے کی طاقت اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

{19} سواری پر سوار ہونے کی دعا

سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَإِنَّا إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ۔
(ترمذی، رقم:3446)

اللہ پاک ہے جس نے اس کو ہمارے قبضے میں دے دیا اور ہم (اُس کی قدرت کے بغیر اسے قبضہ میں کرنے والے نہ تھے اور بلا شبہ ہم کو اپنے رب کی طرف ضرور جانا ہے

{20} مجلس سے اٹھتے وقت یہ دعا پڑھیں

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔
(ترمذی، رقم:3433)

پاک ہے اے اللہ آپ کی تعریف، گواہ ہوں کہ کوئی تیرے سوا معبود نہیں مغفرت چاہتا ہوں توبہ کرتا ہوں۔

{21} بازار کی دعا

لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحدَهُ لَاشَرِيكَ لَهُ لَهُ المُلكُ وَلَهُ الحَمدُ يُحيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الخَيرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيئٍ قَدِيرٌ۔
(ترمذی:3428، سنن ابن ماجه:2235)

اکیلے اللہ کے سوائے کوئی معبود برحق نہیں اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے حکمرانی ہے اور اسی کے لیے ہر طرح کی حمد وثناء وہی زندگی اور موت دیتا ہے اور وہ زندہ ہے اس کے لیے موت ہے اسی کے ہاتھ میں سارا خیر ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

{22} سفر کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنَّانَسْئَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَ الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى۔
(مسلم:998/2)

یا اللہ! ہم اپنے اس سفر میں تجھ سے نیکی، تقویٰ اور ایسے عمل کا سوال کرتے ہیں جسے تو پسند فرماتا ہے۔

مسلمانوں کے حقوق

{23} جب کسی مریض کی عیادت کریں تو یہ دعا پڑھیں

لَابَاسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ

کچھ ڈر نہیں انشاء اللہ یہ بیماری گناہوں سے پاک کرنیوالی ہے۔

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

{24} مریض کے سر پر ہاتھ رکھ یہ دعا پڑھیں

أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَّشْفِيَکَ۔ (ترمذی:210/2)

میں عظمت والے اللہ سے جو عرش عظیم کا رب ہے' التماس کرتا ہوں کہ وہ آپ کو صحت یاب فرمائے۔

{25} تعزیت کی دعا

إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعطَى وَكُلٌّ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى فَلتَصبِر وَلتَحتَسِب۔

(بخاری:1482،مسلم:923)

اللہ ہی کا وہ ہے جو وہ لیتا ہے اور وہ بھی جسے وہ دیتا ہے اور سب کے لیے ایک مدت مقرر ہے پس صبر کرو اور اسے ثواب کا کام سمجھو۔

رہنمائی کے لیے

{26} استخارہ کی دعا

اللّٰهُمَّ إِنِّی اَسْتَخِيرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَأَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِيمِ فَإِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِی فِی دِينِی وَمَعَاشِی وَعَاقِبَةِ أَمْرِی اَوْ قَالَ عَاجِلِ أَمْرِی وَآجِلِهِ فَاقْدُرْهُ لِی وَيَسِّرْهُ لِی ثُمَّ بَارِکْ لِی فِيهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِی فِی دِينِی وَمَعَاشِی وَعَاقِبَةِ اَمْرِی أَوْ قَالَ فِی عَاجِلِ أَمْرِی وَآجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّی وَاصْرِفْنِی عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِی بِه. (بخاری،رقم:6382)

اے اللہ میں تجھ سے تیرے علم کے ساتھ خیر کا سوال کرتا ہوں اور تیری قدرت کے ساتھ طاقت کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے تیرے بڑے فضل کا سوال کرتا ہوں کیونکہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو غیبوں کو جاننے والا ہے اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام (اپنے کام کا نام لے) میرے لئے میرے دین میری معاش اور میرے کام کے انجام میں (یا کہا کہ میرے جلدی اور دیر والے کاموں میں) بہتر ہے تو اسے میری قسمت میں کر دے اور اسے میرے لئے آسان کر دے پھر میرے لئے اس میں برکت فرما اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لئے میرے دین میری معاش اور میرے کام کے انجام میں برا ہے تو اسے مجھ سے ہٹا دے اور مجھے اس سے ہٹا دے اور میری قسمت میں بھلائی کر جہاں بھی ہو پھر مجھے اس پر راضی کر دے .

{27} ہدایت کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَسْئَلُکَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى۔ (مسلم،رقم:6904)

اے اللہ , میں تجھ سے ہدایت اور پرہیزگاری اور پاک دامنی اور (تیرے علاوہ سے) بے نیازی کا سوال کرتا ہوں

{28} استقامت کی دعا

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعدَ إِذ هَدَيتَنَا وَهَب لَنَا مِن لَدُنکَ رَحمَةً إِنَّکَ أَنتَ الوَهَّابُ۔ (آل عمران:8)

اے ہمارے رب! تو نے ہمیں جو ہدایت عطا فرمائی ہے اس کے بعد ہمارے دلوں میں ٹیڑھ پیدا نہ ہونے دے اور خاص اپنے پاس سے ہمیں رحمت عطا فرما، بیشک تیری اور صرف تیری ذات وہ ہے جو بے انتہا بخشش کی خوگر ہے۔

{29} حسن اخلاق کی دعا

اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ لَأَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَایَھْدِیْ لِأَحْسَنِھَآ اِلَّآ أَنْتَ وَصْرِفْ عَنِّیْ سَیِّئَھَا لَایَصْرِفُ عَنِّیْ سَیِّئَھَآ اِلَّآ أَنْتَ۔ (ابو داؤد، رقم:760)

اے اللہ! مجھے اچھے اخلاق نصیب فرما۔ تیرے علاوہ اچھے اخلاق کوئی عطا نہیں کرسکتا اور برے اخلاق مجھ سے دور فرما تیرے علاوہ مجھ سے کوئی برے اخلاق دور نہیں کرسکتا۔

مدد کی دعائیں نماز حاجت کا طریقہ اور دعا حاجت کا بیان

جس شخص کو اللہ تعالیٰ سے کوئی خاص حاجت یا اس کے کسی بندے سے کوئی خاص کام پیش آ جائے تو اس کو چاہیے کہ وضو کرے خوب اچھی طرح، پھر دو رکعت (اپنی حاجت کی نیت سے) نمازِ حاجت پڑھے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام بھیجے (یعنی درود شریف پڑھے) اس کے بعد یہ دعا کرے۔

{30} لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالْعِصْمَةَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ، وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ، لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ۔ (سنن ابن ماجه، رقم:138)

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بڑا ہی بردبار کرم کرنے والا ہے۔ پاک ہے اللہ جو عرشِ عظیم کا رب (مالک) ہے۔ سب تعریف (مخصوص) ہے اللہ رب العالمین کے لیے۔ (اے اللہ!) میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری رحمت کے (واجب کردینے والے) اسباب کا، اور تیری مغفرت کو پختہ کردینے والی خصلتوں کا، اور ہر گناہ سے حفاظت کا، اور ہر نکوکاری کی نعمت کا، اور ہر نافرمانی سے سلامتی کا۔ اے اللہ! تو میرے کسی گناہ کو بغیر بخشے مت چھوڑ، اور میری کسی فکر (و پریشانی) کو بغیر دور کیے مت چھوڑ، اور میری کسی ایسی حاجت کو جو تیری مرضی کے موافق ہو، بغیر پورا کیے مت چھوڑ، اے سب سے بڑے رحم کرنے والے۔

{31} جسم کے تکلیف زدہ حصے پر ہاتھ رکھ کر تین مرتبہ

بِسْمِ اللّٰهِ۔

اللہ کے نام سے۔

اور سات مرتبہ یہ دعا پڑھیں

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ۔ (سنن ابن ماجه: 23/1)

میں اللہ تعالیٰ کی ذات اور اقتدار کی پناہ طلب کرتا ہوں اس چیز کے شر سے جو میں محسوس کرتا ہوں اور جس سے میں ڈرتا ہوں۔

مغفرت کی دعائیں

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

{32} سید الاستغفار

اللّٰھُمَّ أَنتَ رَبی لا إِلٰهَ إِلا أنتَ خَلَقتَنی وَأَنا عبدُک وَأَنَا علی عَهدِکَ ووَعدِکَ مَا استَطَعتُ أَعوذُ بِکَ مِن شَرِّ ما صَنَعتُ أَبُوئُ لَکَ بِنعمَتکَ عَلیَّ وَأَبُوئُ لک بِذَنبی فاغفِرلِی ذُنُوبی فَإِنه لا یغفرُ الذنوبَ إِلا أَنتَ۔

(جامع الاصول:2445)

اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں اپنی ستطاعت کے مطابق تجھ سے کیے عہد اور وعدے پر قائم ہوں، میں نے جو کچھ کیا اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اپنے آپ پر تیری نعمت کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں، پس تو مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو نہیں بخش سکتا۔

{33} رَبَّنَا ظَلَمنَا أَنفُسَنَا وَإِن لَم تَغفِر لَنَا وَتَرحَمنَا لَنَکُونَنَّ مِنَ الخَاسِرِینَ ۔(اعراف:23)

اے ہمارے پروردگار! ہم اپنی جانو پر ظلم کر گزرے ہیں اور اگر آپ نے ہمیں معاف نہ فرمایا اور ہم پر رحم نہ کیا تو یقینا ہم نامراد لوگوں میں شامل ہوجائیں گے۔

{34} رَبِّ ارْحَمْهُمَا کَمَا رَبَّیَانِیْ صَغِیْرًا۔ (بنی اسرائیل:24)

یارب! جس طرح انہوں نے میرے بچپن مجھے پالا ہے آپ بھی ان کے ساتھ رحمت کا معاملہ کیجیے۔

{35} رَبَّنَا اغْفِرْ لِی وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِینَ یَوْمَ یَقُومُ الْحِسَابُ۔ (ابراهیم:41)

اے ہمارے رب! اس دن میری بھی مغفرت فرمائیے میرے والدین کی بھی اور اُن سب کی بھی جو ایمان رکھتے ہیں۔

{36} رَبَّنَا اغفِر لَنَا وَلِإِخوَانِنَا الَّذِینَ سَبَقُونَا بِالإِیمَانِ وَلَا تَجعَل فِی قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِینَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّکَ رَؤُوفٌ رَحِیمٌ۔ (حشر:10)

اے ہمارے پروردگار ہماری بھی مغفرت فرمائیے اور ہمارے اُن بھائیوں کے بھی جو ہم سے پہلے ایمان لاچکے ہیں اور ہمارے دلوں میں ایمان لانے والوں کے لیے کوئی بغض نہ رکھیے ،اے ہمارے پروردگار! آپ بہت شفیق اور بہت مہربان ہے۔

عافیت کی دعا

{37} اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَسأَلُکَ العَافِیَةَ فِی الدُّنیَا وَالآخِرَةِ۔ (ابوداؤد:5074)

اے اللہ! میں تجھ سے دنیا وآخرت میں عافیت کا طالب ہوں۔

شکر کی دعا

{38} یَارَبِّ لَکَ الحَمدُ کَمَا یَنبَغِی لِجَلَالِ وَجهِکَ وَلِعَظِیمِ سُلطَانِکَ۔

(سنن ابن ماجه:3801)

اے میرے رب! میں تیری ایسی تعریف کرتا ہوں جو تیری ذات کے جلال اور تیری سلطنت کے عظمت کے لائق ہے۔

خوشی کے موقع کی دعا

{39} اَلحَمدُ لِلّٰهِ الَّذِی بِنِعمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ۔ (سنن ابن ماجه:3803)

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، جس کے فضل سے تمام کام پورے ہوئے ہیں۔

صبر کی دعائیں

{40} ناگواری کے موقع کی دعا

الحَمدُ لِلّٰہِ عَلَی کُلِّ حَالٍ۔ (سنن ابن ماجه:3803)

تمام تعریفیں ہر حال میں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں

صبر کی دعا

إِنَّا لِلّٰہِ وَإِنَّا إِلَیہِ رَاجِعُونَ اللّٰھُمَّ عِندَکَ أَحتَسِبُ مُصِیبَتِی فَآجِرنِی فِیھَا وَأَبدِل لِی بِھَا خَیرًا مِنھَا۔ (ابو داؤد:3119)

بیشک ہم اللہ کے ہیں اور لوٹ کر اسی کے پاس جانے والے ہیں، اے اللہ! میں تیرے ہی پاس اپنے مصیبت کو پیش کرتا ہوں تو مجھے اس مصیبت کے بدلے جو مجھے پہنچ چکی ہے مجھے ثواب عطا کر اور اس مصیبت کو خیر سے بدل دے۔

چند جامع دعائیں

{41} اللّٰھُمَّ اِنَّا نَسأَلُکَ مِن خَیرِ مَا سَأَلَکَ مِنہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ، وَنَعُوذُ بِکَ مِن شَرِّ مَا استَعَاذَ مِنہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ وَأَنتَ المُستَعَانُ وَعَلَیکَ البَلَاغُ، وَلَا حَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ (ترمذی، رقم:3521)

اے اللہ! ہم آپ سے وہ تمام بھلائیاں مانگتے ہیں جو آپ کے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگیں اور ان تمام برائیوں سے پناہ چاہتے ہیں جن سے آپ کے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ چاہی اور تو ہی وہ ذات ہے جس سے مدد مانگی جاتی ہے اور تو ہی دعا قبول کرنے والا ہے۔ اور نہیں ہے گناہوں سے بچنے کی طاقت مگر اللہ کی حفاظت سے اور نہیں ہے نیکی کی قوت مگر اللہ تعالیٰ کی مدد سے۔

{42} رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنیَا حَسَنَۃً وَفِی الآخِرَۃِ حَسَنَۃً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (بقرۃ:201)

اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہیں ہوتا۔

پانچواں عمل: ماتحتوں اور ملازمین پر تخفیف کرنا

(178)...(فی حدیث طویل) وھو شھر الصبر والصبر ثوابه الجنة وشھر المواساة... وایضا قال... من خفف عن مملوکه غفر الله له وأعتقه من النار۔ (صحیح ابن خزیمۃ: رقم 1887)

(179)...(''فضائل رمضان'' از شیخ الحدیثؒ:12، تحت الحدیث رقم 1)

چھٹا عمل: صدقہ خیرات، غم خواری

☆ رمضان صدقات وخیرات کا مہینہ ہے

(180)...وعن ابن عباس قال: کان رسول الله صلی الله علیه وسلم إذا دخل شھر رمضان أطلق کل أسیر وأعطی کل سائل۔ رواه البیھقی (مشکوٰۃ: رقم 1966)

(181)...عن ابن عباس قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم أجود الناس وکان أجود ما یکون فی رمضان حین یلقاه جبریل وکان یلقاه فی کل لیلة من رمضان فیدارسه القرآن فلرسول الله صلی الله علیه وسلم أجود بالخیر من الریح المرسلة (بخاری: رقم 5 ومسلم: رقم 4268، مشکوٰۃ: رقم 1966)

☆ زکوٰۃ کے علاوہ بھی صدقات کرنا چاہیے

(182)...عن فاطمة بنت قیس أنھا سألت النبی صلی الله علیه وسلم أو قالت: سئل عن ھذه الآیة وفی أموالھم حق معلوم قال: إن فی ھذا المال حقا سوی الزکاة وتلا ھذه الآیة لیس البر أن تولوا وجوھکم قبل المشرق والمغرب ولکن البر من آمن بالله والیوم الآخر والملائکة والکتاب والنبیین وآتی المال علی حبه ذوی القربی والیتامی والمساکین وابن السبیل والسائلین وفی الرقاب وأقام الصلاة وآتی الزکاة (السنن الکبری للبیھقی:7496، حیات المسلمین: روح 15)

●(حیات المسلمین: روح ششم:15 ''زکوٰۃ کے علاوہ دیگر نیک کاموں میں خرچ کرنا'')

(183)...وعن سلمان رضی اللہ عنہ قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی آخر یوم من شعبان قال یا أیها الناس قد أظلکم شهر عظیم مبارک شهر فیه لیلة خیر من ألف شهر شهر جعل اللہ صیامه فریضة وقیام لیله تطوعا من تقرب فیه بخصلة من الخیر کان کمن أدی فریضة فیما سواہ ومن أدی فریضة فیه کان کمن أدی سبعین فریضة فیما سواہ وهو شهر الصبر والصبر ثوابه الجنة وشهر المواساة وشهر یزاد فی رزق المؤمن فیه من فطر فیه صائما کان مغفرة لذنوبه وعتق رقبته من النار وکان له مثل أجره من غیر أن ینقص من أجره شئی...الخ (الترغیب: رقم 1480 بحفہ خواتین تحت الحدیث رقم 59 ''رمضان اور سخاوت'')

ساتواں عمل: عمرہ

(184)...عن ابن عباس أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لامرأة من الأنصار یقال لها أم سنان ما منعک أن تکونی حججت معنا قالت ناضحان کانا لأبی فلان زوجها حج هو وابنه علی أحدهما وکان الآخر یسقی علیه غلامنا قال فعمرة فی رمضان تقضی حجة أو حجة معی (بخاری: رقم 1730، مسلم: رقم 2202)

آٹھواں عمل: رات کا قیام یعنی تراویح

☆حکمِ تراویح

(185)...التراویح سنة مؤکدة ولم یتخرجه عمر من تلقاء نفسه ولم یکن فیه مبتدعا ؛ ولم یأمر به إلا عن أصل لدیه وعهد من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ولا ینافیه قول القدوری إنها مستحبة کما فهمه فی الهدایة عنه لأنه إنما قال یستحب أن یجتمع الناس وهو یدل علی أن الاجتماع مستحب ولیس فیه دلالة علی أن التراویح مستحبة کذا فی العنایة۔ وفی شرح منیة المصلی: وحکی غیر واحد الإجماع علی سنیتها وتمامه فی البحر۔ قوله لمواظبة الخلفاء الراشدین أی أکثرهم لأن المواظبة علیها وقعت فی أثناء خلافة عمر رضی اللہ عنه ووافقه علی ذلک عامة الصحابة ومن بعدهم إلی یومنا هذا بلا نکیر وکیف لا وقد ثبت عنه صلی اللہ علیه وسلم علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المهدیین عضوا علیها بالنواجذ کما رواہ أبو داود

(رد المحتار: 43/2، بدائع الصنائع: 288/1، البحر الرائق: 66/2، فتاویٰ ہندیہ: 116/1)

●محمد بن عبد اللہ بن المبارک قال حدثنا أبو هشام قال حدثنا القاسم بن الفضل قال حدثنا النضر بن شیبان قال قلت لأبی سلمة بن عبد الرحمن حدثنی بشیء سمعته من أبیک سمعه أبوک من رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لیس بین أبیک وبین رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم أحد فی شهر رمضان قال نعم حدثنی أبی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم إن اللہ تبارک وتعالی فرض صیام رمضان علیکم وسننت لکم قیامه فمن صامه وقامه إیمانا واحتسابا خرج من ذنوبه کیوم ولدته أمه (نسائی: رقم 2180) (حیاۃ المسلمین: روح 16، روزے رکھنا)

(186)...عن سعید بن المسیب عن سلمان قال: خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فی آخر یوم من شعبان فقال: أیها الناس...جعل اللہ صیامه فریضة وقیام لیله تطوعا (صحیح ابن خزیمہ: رقم 1887)

(187)...(''فضائلِ رمضان'' از شیخ الحدیث: 7، تحت الحدیث رقم 1)

☆فضائلِ تراویح

(188)...عن أبی هریرة أن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال: من قام رمضان إیمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه (بخاری: رقم 37)

(189)...عن عبد اللہ بن عمرو: أن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال: الصیام والقرآن یشفعان للعبد یقول الصیام: أی رب إنی منعته الطعام والشهوات بالنهار فشفعنی فیه ویقول القرآن: منعته النوم باللیل فشفعنی فیه فیشفعان (مشکوٰۃ المصابیح: رقم 1963)

(190)...عن أبی سعید الخدری قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیه و سلم : إذا کان أول لیلة من رمضان فتحت أبواب السماء فلا یغلق منها باب حتی یکون آخر لیلة من رمضان ولیس من عبد مؤمن یصلی فی لیلة منها إلا کتب اللہ له ألف وخمسمائة حسنة بکل سجدة وبنی له بیتا فی الجنة من یاقوته حمراء لها ستون ألف باب لکل منها قصر من ذهب موشح بیاقوته حمراء فإذا صام أول من رمضان غفر له ما تقدم من ذنبه إلی مثل ذلک الیوم من شهر رمضان واستغفر له کل یوم سبعون ألف ملک من صلاة الغداة إلی أن یواری بالحجاب وکان له بکل سجدة یسجدها فی شهر رمضان بلیل أو نهار شجرة یسیر الراکب فی ظلها خمس مائة عام (سنن الکبریٰ للبیہقی: رقم 3635، حیات المسلمین، روح: 16)

☆تعدادِ تراویح

(191)...التراويح سنة مؤكدة لأن النبی صلى الله عليه وسلم أقامها فی بعض الليالی وبيّن العذر فی ترک المواظبة وهو خشية أن تكتب علينا ؛ وواظب عليها الخلفاء الراشدون وجميع المسلمين من زمن عمر بن الخطاب إلى يومنا هذا۔ (الاختیار لتعلیل المختار:74/1)

●(التراويح سنة) مؤكدة لمواظبة الخلفاء الراشدين (للرجال والنساء) اجماعا (ووقتها بعد صلاة العشاء)... (وهی عشرون ركعة)

(الدر المختار مع رد المحتار:45/2-43)

●التراويح: وهی عشرون ركعة وكيفيتها مشهورة وهی سنة مؤكدة (احیاء علوم الدین:167/1)

●وقيام شهر رمضان عشرون ركعة يعنی صلوٰة التراويح وهی سنة مؤكدة (المغنی:833/1)

● حضرت مفتی محمود رحمہ اللہ نے ایسے ایک سوال کے جواب میں تحریر فرمایا کہ "غیر مقلدوں سے کوئی پوچھے کہ 20 رکعت کا ثبوت تمہارے اور ہمارے پاس نہ ہوتو نہ ہولیکن کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھی نہیں تھا، حضرت عمر کون ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ راشد ہیں، مشکوٰۃ کی روایت ان غیر مقلدوں کو یاد نہیں ہے کہ آپ کیسے تاکید فرما رہے ہیں "عليكم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدين" الحدیث۔ میری اور میرے خلفاء راشدین کی سنت کو لازم پکڑو پھر پورے ماہ میں جماعت کے ساتھ تراویح کا اہتمام بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہی کی سنت ہے کوئی ثابت کر دکھائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین چار دن سے زاید جماعت کے ساتھ تراویح ادا فرمائی ہو پھر یہ غیر مقلد کیوں تمام رمضان المبارک میں تراویح پڑھتے ہیں؟ اگر ان کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے چڑ ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دشمنی اور عداوت کا ثبوت دیتے ہوئے پورا مہینہ کی نماز تراویح با جماعت ادا نہ کریں، صرف تین چار دن جماعت کریں، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پورا مہینہ با جماعت نماز تراویح ثابت نہیں ہے، پورا مہینہ با جماعت تراویح کا تو حضرت عمر رضی اللہ نے لوگوں کو جمع کر کے اجراء فرمایا تھا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں بھی یہ اہتمام نہ تھا، اب ان غیر مقلدوں کے پاس کیا رہ جاتا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو درمیان سے خارج کردینے کے بعد آدھا دین ختم ہوجائے گا، غیر مقلدوں کو چاہیے کہ نیا دین مرتب کریں اور حضرت عمر و حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم اجمعین کی تمام سنتیں چُن چُن کر دین سے نکال دیں، کیونکہ غیر مقلدین کے بقول ان حضرات نے تو بدعتیں ایجاد کی تھیں اور معاذ اللہ یہ حضرات تو متبع سنت تھے ہی نہیں، بڑے متبع سنت اس چودھویں صدی کے غیر مقلد ہیں، لہٰذا ان کو لازم ہے کہ نیا دین مدون کرلیں اور تمام امت کو گمراہ قرار دیتے ہوئے اپنے نئے دین کا پرچار کریں والی اللہ المشتکی واللہ المستعان تفصیلی دلائل کے لیے "خیر المصابیح" رسالہ حضرت مولانا خیر محمد صاحب مرحوم کا مطالعہ فرمائیں، فقط واللہ اعلم

(فتاویٰ مفتی محمود:482/3 بحوالہ تراویح کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا:66,67)

(192)...عن ابن عباس: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلی فی رمضان عشرين ركعة والوتر۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ: رقم 7774، المعجم الکبیر للطبرانی:393/11، المطالب العالیہ لحافظ ابن حجر العسقلانی:21/3 رقم 613)

●واما عدد ما صلى فيه فقال الزرقانی فی حديث ضعيف عن ابن عباس رضی الله عنه انه صلى عشرين ركعة والوتر، اخرجه ابن ابی شيبة والطبرانی... قلت وما قيل، ان حديث جابر اصح من حديث ابن عباس فيه تامل... وانت خبير بان رواية ابن عباس رضی الله عنهما اذهی مؤيد باثار الصحابة، اولى من رواية جابر وان فيها بعض الضعف، فان جمهور الصحابة متفقة على صلاة التراويح بعشرين ركعة... (اوجز المسالک الی موطا مالک:502,503/2)

●وايضا فيه: فقد واظبت الصحابة على فعلها، كذلك من عهد عمر بن الخطاب، ولم يخالف احد منهم ذلك فصار اجماعا ولا تجتمع الصحابة على امر الا اذا كان معلوما لديهم فعله صلى الله عليه وآله وسلم فمستند الاجماع فعله صلى الله عليه وآله وسلم فلم يكن احداث عمر الا استقرار الامر على العشرين، وجمعهم على امام، ونسخ التشتت (اوجز المسالک الی موطا مالک:524/2)

●ويمكن ان يدفع النقد الاول بانه وان كان ضعيفا ولكن يويد روايته تعامل الامة من عهد الفاروق ومن بعده ويدفع الثانی بالحمل على اختلاف الاحوال كما اشار اليه الاحافظ فی سياق آخر وقد يعمل بالضعيف لتقويته بالتعامل وغيره واما عمل الفاروق فقد تلقاه الامة بالقبول واستقر امر التراويح فی السنة الثانية من خلافته (معارف السنن:550/5)

(193)...(دیکھیں:185)

(194)...(خطبات تھانوی: وعظ روح القیام: تراویح اور تہجد میں فرق، 89-90/16)

● **تہجد اور تراویح میں فرق**

(1) تہجد کی نماز کا ذکر قرآن مجید میں ہے (سورۂ مزمل:4-1) تراویح کی نماز کا ذکر صرف حدیث پاک میں ہے۔

(فی الحديث) ان الله تبارک وتعالیٰ فرض صيام رمضان عليكم وسننت لكم قيامه" (سنن نسائی:158/4)

(2) تہجد کی نماز پورے سال پڑھنے کی نماز ہے، تراویح کی نماز رمضان المبارک کے ساتھ خاص ہے۔

(3) تہجد کا اصل وقت آخر رات ہے، تراویح کا اصل وقت عشاء کی نماز کے بعد متصل ہے۔

(4) تراویح کی نماز میں جماعت مسنون ہے، اس میں کسی کا اختلاف نہیں اور تہجد میں جماعت نہیں۔

(5) تراویح کی نماز میں پورا قرآن مجید ختم کرنا سنت ہے، تہجد کی نماز میں قرآن مجید ختم کرنا سنت نہیں۔

(6) نبی کریم ﷺ نے تراویح کی نماز تین رات جماعت کے ساتھ پڑھانے کے بعد فرمایا: ''مجھے خطرہ ہے کہ یہ نماز فرض نہ ہو جائے'' حالانکہ تہجد کی نماز فرض ہونے کے بعد اس کی فرضیت منسوخ ہو چکی تھی، اس لیے تہجد کی نماز فرض ہونے کا احتمال نہیں تھا۔

(7) تمام محدثین نے اپنی اپنی کتابوں میں تہجد کے ابواب الگ اور تراویح کے ابواب الگ باندھے ہیں، اسی طرح تمام فقہاء کرام نے بھی تراویح اور تہجد کے ابواب الگ الگ باندھے ہیں، اس سے بھی معلوم ہوا کہ یہ دو الگ الگ نمازیں ہیں ایک نہیں ہے۔

(8) نبی کریم ﷺ نے جن تین راتوں میں جماعت کے ساتھ تراویح کی نماز پڑھائی ہے اس کے بعد تہجد کی نماز بھی ادا کی لیکن تہجد کے بعد تراویح پڑھنا ثابت نہیں۔

عن أنس رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی رمضان فجئت فقمت إلی جنبه وجاء رجل آخر فقام أیضا حتی کنا رهطا فلما حس النبی صلی اللہ علیه وسلم أنا خلفه جعل یتجوز فی الصلاة ثم دخل رحله فصلی صلاة لا یصلیها عندنا قال قلنا له حین أصبحنا أفطنت لنا اللیلة قال فقال نعم ذاک الذی حملنی علی الذی صنعت (مسلم:1848)

عن أنس أن النبی صلی اللہ علیه وسلم خرج إلیهم فی رمضان فخفف بهم ثم دخل فأطال ثم خرج فخفف بهم ثم دخل فأطال فلما أصبحنا قلنا یا نبی اللہ جلسنا اللیلة فخرجت إلینا فخففت ثم دخلت فأطلت قال من أجلکم (مسند احمد:12111)

عن أبی سلمة بن عبد الرحمن أنه أخبره أنه سأل عائشة رضی اللہ عنها کیف کانت صلاة رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فی رمضان فقالت ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یزید فی رمضان ولا فی غیره علی إحدی عشرة رکعة یصلی أربعا فلا تسل عن حسنهن وطولهن ثم یصلی أربعا فلا تسل عن حسنهن وطولهن ثم یصلی ثلاثا قالت عائشة فقلت یا رسول اللہ أتنام قبل أن توتر فقال یا عائشة إن عینی تنامان ولا ینام قلب (بخاری:1079)

(9) امام اعظم ابوحنیفہؒ، امام شافعیؒ وغیرہ سے رمضان المبارک میں تراویح کے بعد تہجد پڑھنا ثابت ہے۔ (تراویح کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا:60)

(195)... (خطبات تھانوی: وعظ روح القیام: تراویح میں اجتہاد،16/86-85)

(196)... عن مالک بن أنس عن یحیی بن سعید أن عمر بن الخطاب أمر رجلا یصلی بهم عشرین رکعة۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ: رقم7764)

(197)... اخبرنا ابو طاهر الفقیه ثنا ابو عثمان البصری ثنا ابو احمد محمد بن عبدالوهاب ثنا خالد بن مخلد ثنا محمد بن جعفر حدثنی یزید بن خصیفة عن السائب ابن یزید قال کنا نقوم فی زمن عمر بن الخطاب بعشرین رکعة والوتر۔ (نصب الرایة:154/2)

(198)... اخبرنا ابو عبداللہ الحسین بن محمد بن الحسین بن فنجویه الدینوری... بالدامغان... ثنا احمد بن محمد بن اسحاق السنی انبأنا عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز البغوی ثنا علی بن الجعد انبا ابن ابی ذئب عن یزید بن خصیفة عن السائب بن یزید قال کانوا یقومون علی عهد عمر بن الخطاب رضی اللہ عنه فی شهر رمضان بعشرین رکعة۔ قال وکانوا یقرءون بالمئین، وکانوا یتوکئون علی عصیهم فی عهد عثمان بن عفان رضی اللہ عنه من شدة القیام

(سنن کبریٰ:496/2)

(199)... عن أبی عبد الرحمن السلمی عن علی رضی اللہ عنه قال: دعا القراء فی رمضان فأمر منهم رجلا یصلی بالناس عشرین رکعة۔ قال: وکان علی رضی اللہ عنه یوتر بهم۔ (البهقی: رقم4804)

(200)... عن عبدالعزیز بن رفیع قال: کان أبی بن کعب یصلی بالناس فی رمضان بالمدینة عشرین رکعة ویوتر بثلاث۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ: رقم7766)

(201)... عن عطاء قال: أدرکت الناس وهم یصلون ثلاثا وعشرین رکعة بالوتر۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ: رقم7770)

(202)... وینبغی أن یجتمع الناس فی کل لیلة من شهر رمضان بعد العشاء فیصلی بهم إمامهم خمس ترویحات کل ترویحة أربع رکعات بتسلیمتین یجلس بین کل ترویحتین مقدار ترویحة وکذا بعد الخامسة ثم یوتر بهم هکذا صلی أبیّ بالصحابة وهو عادة أهل الحرمین۔ (الاختیار لتعلیل المختار: 74/1)

● مدینہ منورہ سے شیخ عطیہ محمد سالم نے ''التراویح اکثر من الف عام فی مسجد النبی علیہ الصلوۃ والسلام'' کے نام سے 1987ء میں کتاب شائع کی، جس میں حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی رضی اللہ عنہم اور ائمہ اربعہ کے دور بلکہ اس کے بعد بھی ہزار سال سے زیادہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں ہر صدی کا عمل ذکر کیا ہے اور ہر دور میں بیس رکعت یا اس سے زیادہ کا ذکر کیا ہے لیکن آٹھ رکعت کا کہیں بھی ذکر نہیں کیا۔

جامعہ ام القریٰ مکہ مکرمہ کے استاذ شیخ محمد علی صابونی نے ''الهدی النبوی الصحیح فی صلاة التراویح'' نامی کتاب 1403ھ میں لکھی جس کے صفحہ نمبر 33 میں لکھا ہے کہ آٹھ رکعت تراویح کی نماز کا شور مچانے والے امت میں تفریق پیدا کر رہے ہیں اور بیس رکعت کو مشرق ومغرب میں پھیلنے والا عمل قرار دیا اور فرمایا کہ یہی وہ مسلک حق ہے جس پر نصوص دلالت کر رہی ہیں یہی اسلاف کا عمل ہے اور ائمہ کرام کا اس پر اجماع ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور سے آج تک امت اس پر متفق رہی ہے اور بیس رکعت سنت کے خلاف نہیں بلکہ حضور ﷺ کے اس حکم ''علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین'' کی اتباع ہے بلکہ اس میں تمام مسلمانوں کے درمیان اتحاد کی دعوت ہے۔ (تراویح کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا:53)

(203)...وروى أسد بن عمرو عن أبى يوسف قال : سألت أبا حنيفة عن التراويح وما فعله عمر فقال : التراويح سنة مؤكدة ولم يتخرصه عمر من تلقاء نفسه ولم يكن فيه مبتدعا ولم يأمر به إلا عن أصل لديه وعهد من رسول الله صلى الله عليه وسلم ولقد سن عمر هذا وجمع الناس على أبىّ بن كعب فصلاها جماعة والصحابة متوافرون : منهم عثمان وعلى وابن مسعود والعباس وابنه طلحة والزبير ومعاذ وأبىّ وغيرهم من المهاجرين والأنصار وما رد عليه واحد منهم بل ساعدوه ووافقوه وأمروا بذلک۔ (الاختيار لتعليل المختار: 74/1)

● والصحابة حينئذ متوافرون منهم عثمان وعلى وابن مسعود والعباس وابنه وطلحة والزبير ومعاذ وغيرهم من المهاجرين والانصار ما رد عليه واحد منهم بل ساعدوه ووافقوه وامروه بذلک وواظبوا عليها حتىٰ ان عليا اثنىٰ عليه ودعا له بالخير وقال نور الله مضجع عمر كما نور مساجدنا وقد قال النبى ﷺ بسنتى وسنة الخلفاء الراشدين من بعدى... وهى عشرون ركعة... (مجالس الابرار: ص 187، مجلس نمبر 28 فى بيان كيفية التراويح وفضيلتها)

(204)...عبد الرحمن بن عمرو السلمى و حجر بن حجر الكلاعى قالا: أتينا العرباض بن سارية و هو ممن نزل فيه و لا على الذين إذا ما أتوک لتحملهم قلت : لا أجد ما أحملكم عليه تولوا و أعينهم تفيض من الدمع حزنا لا يجدوا ما ينفقون فسلمنا و قلنا أتيناک زائرين و مقتبسين فقال: العرباض : صلى بنا رسول ﷺ الصبح ذات يوم ثم أقبل علينا فوعظنا موعظة بليغة ذرفت منها العيون و وجلت منها القلوب فقال قائل: يا رسول الله كأنها موعظة مودع فما تعهد إلينا فقال: أوصيكم بتقوى الله و السمع و الطاعة و إن كان عبدا حبشيا فإنه من يعش منكم فسيرى اختلافا كثيرا فعليكم بسنتى و سنة الخلفاء الراشدين المهديين فتمسكوا بها و عضوا عليها بالنواجذ و إياكم و محدثات الأمور فإن كل محدثة بدعة و كل بدعة ضلالة۔ (المستدرک للحاكم: رقم 332)

(205)... (اختلافِ امت اور صراطِ مستقیم: 513)

● وفى شرح منية المصلى: وحكى غير واحد الاجماع على سنيتها، وقد سنها رسول الله ﷺ وندبنا اليها واقامها فى بعض الليالى ثم تركها خشية ان تكتب على امته كما ثبت ذلک فى الصحيحين وغيرهما ثم وقعت المواظبة عليها فى اثناء خلافة عمر رضى الله عنه ووافقه على ذلک عامة الصحابة رضى الله عنهم كما ورد ذلک فى السنن ثم مازال الناس من ذلک الصدر الى يومنا هذا على اقامتها من غير نكير وكيف لا؟ وقد ثبت عنه ﷺ: عليكم بسنتى وسنة الخلفاء الراشدين المهديين، عضوا عليها بالنواجذ، كما رواه ابو داؤد۔ (البحر الرائق: 66/2، كتاب الصلوٰة، باب الوتر والنوافل)

● وفى الخانية: سنة مؤكدة توارثها الخلف عن السلف من لدن تاريخ رسول الله ﷺ الى يومنا هذا... (فتاویٰ تاتارخانیۃ: 475/1)

(206)... (خطبات تھانوی: وعظ روح القیام: تخفیف تراویح، 85/16، مجموعہ رسائل: 217/1 تحقیق مسئلہ تراویح، مجموعہ رسائل للکنوی: 67,68/4)

● ان مجموع عشرين ركعة فى التراويح سنة مؤكدة لانه مما واظب عليه الخلفاء وان لم يواظب عليه النبى ﷺ وقد سبق ان سنة الخلفاء ايضا لازم الاتباع، وتاركها آثم وان كان اثمه دون اثم تارک السنة النبوية فمن اكتفىٰ على ثمان ركعات يكون مسيئا لتركه سنة الخلفاء وان شئت ترتيبه على سبيل القياس، فقل: عشرون ركعة فى التراويح مما واظب عليه الخلفاء الراشدون، وكل ما واظب عليه الخلفاء هو سنة مؤكدة، ينتج: عشرون ركعة فى التراويح ثم تضمه مع ان كل سنة مؤكدة ياثم تاركها فينتج عشرون ركعة ياثم تاركها ومقدمات هذا القياس قد اثبتناها فى الاصول السابقة۔ (تحفة الاخيار باحياء سنة سيد الابرار: ص 126)

● وبالجملة: العشرون من التراويح وثلاث الوتر هو الذى استقر عليه الامر اخيرا... فمن احدث خلافا بعد هذا الاتفاق يكون خارقا للاجماع والمتمسک بهواه، وهان عليه امر دينه وتقواه، وبالله التوفيق (معارف السنن: 549/5)

☆تراویح کی کوتاہیاں

(207)...والأصح أنها سنة الوقت لقوله صلى الله عليه وسلم وسننت لكم قيام ليله حتى أن المريض المفطر والمسافر والحائض والنفساء إذا طهرتا والكافر إذا أسلم فى آخر اليوم تسن لهم التراويح فكيف يعذر المقيم الصحيح الصائم فى تركها (حاشیۃ الطحطاوی مع مراقی الفلاح: 273/1، فصل فی صلاۃ التراویح)

(208)... (''فضائلِ رمضان'' از شیخ الحدیث: تحت الحدیث رقم 1)

(209)...أى قرائة الختم فى صلاة التراويح سنة وصححه فى الخانية وغيرها وعزاه فى الهداية إلى أكثر المشايخ (شامی مع الدر: مبحث صلاۃ التراویح، 46/2)

(210)...وفى البحر عن الخانية يكره للمقتدى أن يقعد فى التراويح فإذا أراد الإمام أن يركع يقوم لأن فيه إظهار التكاسل فى الصلاة والتشبه بالمنافقين قال تعالى وإذا قاموا إلى الصلاة قاموا كسالى النساء۔ قال فى الحلية وفيه إشعار بأنه إذا لم يكن لكسل بل لكبر ونحوه لا يكره وهو كذلک

(شامی مع الدر: مبحث صلاۃ التراویح 46/2)

(211)... (از رسالہ ''خواتین کا مسجد کی تراویح میں شرکت کا حکم'' از مفتی عبدالرؤف سکھروی: 8)

(212)...قال رسول الله ﷺ لا تمنع نساء كم المساجد و بيوتهن خير هن (ابوداؤد، الترغیب والترھیب: 226/1)

(213)...ولا يحضرون الجماعات لقوله صلى الله عليه وسلم صلاة المرأة فى بيتها أفضل من صلاتها فى حجرتها وصلاتها فى مخدعها أفضل من صلاتها فى

بیتهاه فالأفضل لها ما کان أستر لها لا فرق بین الفرائض وغیرها کالتراویح . . . والمخالفة أی مخالفة الأمر لأن الله تعالی أمرهن بالقرار فی البیوت فقال تعالی وقرن فی بیوتکن الأحزاب وقال صلی الله علیه وسلم بیوتهن خیر لهن لو کن یعلمن (حاشیة الطحطاوی مع مراقی الفلاح: 25/1، فصل فی بیان أحق بالامامة)

●عن رسول الله ﷺ قال: خیر مسجد النساء قعر بیوتهن (رواه احمد والطبرانی فی الکبیر، وقال الحاکم صحیح الاسناد، الترغیب والترهیب: 226/1)

●قال رسول الله ﷺ صلوٰة المرأة فی بیتها خیر من صلاتها فی حجرتها، وصلاتها فی حجرتها خیر من صلاتها فی دارها، وصلاتها فی دارها خیر من صلاتها فی مسجد قومها (رواه الطبرانی فی الاوسط باسناد جید، الترغیب والترهیب: 226/1)

●وعن ابن مسعود رضی الله عنہ قال ما صلت امرأة من صلاة احب الی الله من اشد مکان فی بیتها ظلمة (رواه احمد والطبرانی، الترغیب والترهیب: 227/1)

●عن رسول الله ﷺ قال: المرأة عورة، وانها اذا خرجت من بیتها استشرفها الشیطان وانها لاتکون اقرب الی الله منها فی قعر بیتها۔

(رواه الطبرانی فی الاوسط ورجاله رجال الصحیح، الترغیب والترهیب: 226/1)

●عن ام حمید امرأة ابی حمید الساعدی رضی الله تعالیٰ عنها انها جاءت الی النبی ﷺ فقالت: یا رسول الله! انی احب الصلوة معک، قال قد علمت انک تحبین الصلوة معی، وصلاتک فی بیتک خیر من صلاتک فی حجرتک وصلاتک فی حجرتک خیر من صلاتک فی دارک وصلاتک فی دارک خیر من صلاتک فی مسجد قومک وصلاتک فی مسجد قومک خیر من صلاتک فی مسجدی قال: فامرت فبنی لها مسجد فی اقصیٰ شیء من بیتها واظلمه وکانت تصلی فیه حتی لقیت الله عز وجل (رواه احمد وابن خزیمة وابن حبان فی صحیحها، الترغیب والترهیب: 225/1)

(214)...عن عائشة قالت بینما رسول الله صلی الله علیه وسلم جالس فی المسجد إذ دخلت امرأة من مزینة ترفل فی زینة لها فی المسجد فقال النبی صلی الله علیه وسلم یا أیها الناس انهوا نسائکم عن لبس الزینة والتبختر فی المسجد فإن بنی إسرائیل لم یلعنوا حتی لبس نساؤهم الزینة وتبخترن فی المساجد۔

(ابن ماجة: رقم 3991)

●عن أبی سلمة عن أبی هریرة أن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تمنعوا إماء الله مساجد الله ولکن لیخرجن وهن تفلات۔ (ابوداؤد: رقم 478)

(215)...عن أبی هریرة قال لقیته امرأة وجد منها ریح الطیب ینفح ولذیلها إعصار فقال یا أمة الجبار جئت من المسجد قالت نعم قال وله تطیبت قالت نعم قال إنی سمعت حبی أبا القاسم صلی الله علیه وسلم یقول لا تقبل صلاة لامرأة تطیبت لهذا المسجد حتی ترجع فتغتسل غسلها من الجنابة۔ (ابوداؤد: رقم 3643)

(216)...عن أم سلمة رضی الله عنها قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم إذا سلم قام النساء حین یقضی تسلیمه ویمکث هو فی مقامه یسیرا قبل أن یقوم قال نری والله أعلم أن ذلک کان لکی ینصرف النساء قبل أن یدرکهن أحد من الرجال۔ (بخاری: رقم 823)

●ان النساء فی عهد رسول الله ﷺ کن اذا سلمن من المکتوبة قمن وثبت رسول الله ﷺ ومن صلیٰ من الرجال ماشاء الله، فاذا قام رسول الله ﷺ قام الرجال۔ (بخاری: 119/1)

●عن ام سلمة کان رسول الله ﷺ اذا سلم مکث وکانوا یرون ان ذالک کیما ینفذ النساء قبل الرجال۔ (ابوداؤد: 149/1)

●قال ابن حجر فی شرحه: والحدیث فیه انه یستحب للامام مراعاة احوال المامومین والاحتیاط فی الاجتناب ماقد یفضی الی المحذور، واجتناب مواقع التهم وکراهة مخالطة الرجال والنساء فی الطرقات فضلا من البیوت۔ (فتح الباری: 336/2، ویلاحظ ایضاعون المعبود: 253/3، وبذل المجهود: 156/2)

(217)...ولا یباح للشواب منهن الخروج إلی الجماعات بدلیل ما روی عن عمر رضی الله عنه أنه نهی الشواب عن الخروج؛ ولأن خروجهن إلی الجماعة سبب الفتنة والفتنة حرام وما أدی إلی الحرام فهو حرام۔ (بدائع: 124/2)

(218)...عن أبی عمرو الشیبانی: أنه رأی عبدالله یخرج النساء من المسجد یوم الجمعة ویقول: اخرجن إلی بیوتکن خیر لکن۔ (الطبرانی: رقم 9475)

●وکان ابن عمر یقوم یحصب النساء یوم الجمعة یخرجهن من المسجد۔ (عمدة القاری: 477/9)

(219)...عن عائشة رضی الله عنها قالت لو أدرک رسول الله صلی الله علیه وسلم ما أحدث النساء لمنعهن کما منعت نساء بنی إسرائیل قلت لعمرة أومنعن قالت نعم۔ (بخاری: رقم 822)

●قال بدرالدین عینی فی شرحه (حدیث بالا) لو شاهدت عائشة رضی الله عنها ما احدث نساء هذا الزمان من انواع البدع والمنکرات لکانت اشد انکار ولا سیما نساء مصر، فان فیهن بدعا لا توصف ومنکرات لا تمنع... الی قوله... فانظر الی ماقالت الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها من قولها لو ادرک رسول الله ﷺ ما احدث النساء ولیس بین هذا القول وبین وفاة النبی ﷺ الا مدة یسیرة، علی ان نساء ذلک الزمان ما احدثن جزأ من الف جزء مما احدثت نساء هذا الزمان۔ (عمدة القاری: 480/9)

(220)...ویکره حضورهن الجماعة ولو لجمعة وعید ووعظ مطلقا ولو عجوزا لیلا علی المذهب المفتیٰ به لفساد الزمان (درمختار: 566/1)

●ولا یحضرن الجماعات، لقوله تعالیٰ وقرن فی بیوتکن، وقال ﷺ صلاتها فی قعر بیتها افضل من صلاتها فی صحن دارها وصلاتها فی صحن دارها افضل من

صلاتها فی مسجدها و بیوتهن خیر لهن، و لانه لا یومن الفتنة من خروجهن، اطلقه فشمل الشابة و العجوز، و صلاة النهارية و الليلة قال المصنف فی الکافی، و الفتویٰ اليوم علی الکراهة فی الصلوة کلها لظهور الفساد الخ (بحر الرائق:358/1)

●(ویکره لهن حضور الجماعات) و اعلم انه صح عنه ﷺ انه قال لا تمنعوا اماء الله مساجد الله، و قوله اذا استأذنت احدکم امرأته الی المسجد فلا یمنعها، و العلماء خصوه بامور منصوص علیها و مقیسة، فمن الاول ما صح انه ﷺ قال ایما امرأة اصابت بخورا فلا تشهد معنا العشاء و کونه لیلا فی بعض الطرق فی مسلم: لا تمنعوا النساء من الخروج الی المساجد الا باللیل، و الثانی حسن المابس، و مزاحمة الرجال، لان اخراج الطیب لتحریکه الداعیه، فلما فقد الان منهن هذا، لانهن یتکلفن للخروج مالم یکن علیه فی المنزل منعن مطلقا الخ (فتح القدیر:317/1)

●و الفتویٰ اليوم علی الکراهة فی کل الصلوات لظهور الفساد، کذا فی الکافی و هو المختار کذا فی التبیین الخ (ہندیہ:89/1)

(221)...ويمنع القارىء للدنيا والآخذ والمعطى آثمان فالحاصل أن ما شاع فى زماننا من قرائة الأجزاء بالأجرة لا يجوز لأن فيه الأمر بالقرائة وإعطاء الثواب للآمر و القرائة لأجل المال فإذا لم يكن للقارىء ثواب لعدم النية الصحيحة فأين يصل الثواب إلى المستأجر ولولا الأجرة ما قرأ أحد لأحد فى هذا الزمان بل جعلوا القرآن العظيم مكسبا و وسيلة إلى جمع الدنيا۔ إنا لله وإنا إليه راجعون (شامی مع الدر:56/6 مطلب فی الاستیجار علی الطاعات)

●والأصل أن كل طاعة يختص بها المسلم لا يجوز الاستئجار عليها كالإمامة والأذان والحج وتعليم القرآن والجهاد۔ وهو قول عطاء والضحاك بن قيس وأبى حنيفة ومذهب أحمد؛ لما روى عثمان بن أبى العاص قال: إن آخر ما عهد إلى النبى صلى الله عليه وسلم أن أتخذ مؤذنا لا يأخذ على أذانه أجرا۔ وما رواه عبادة بن الصامت قال: علمت ناسا من أهل الصفة القرآن والكتابة فأهدى إلى رجل منهم قوسا۔ قال: قلت: قوس وليست بمال أتقلدها فى سبيل الله۔ فذكرت ذلك للنبى صلى الله عليه وسلم۔ فقال: إن سرك أن يقلدك الله قوسا من نار فاقبلها وعن عبد الرحمن بن شبل الأنصارى قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: اقرئوا القرآن ولا تغلوا فيه ولا تجفوا عنه ولا تأكلوا به ولا تستكثروا به ولأن من شرط صحة هذه الأفعال كونها قربة إلى الله تعالى فلم يجز أخذ الأجر عليها۔ وقد نص الحنفية على أنه لا يجوز قرائة القرآن بأجر وأنه لا يترتب على ذلك ثواب والآخذ والمعطى آثمان وأن ما يحدث فى زماننا من قرائة القرآن بأجر عند المقابر وفى المآتم لا يجوز۔ والإجارة على مجرد القرائة باطلة وأن الأصل أن الإجارة على تعليمه غير جائزة۔ لكن المتأخرين أجازوا الإجارة على تعليمه استحسانا۔ وكذا ما يتصل بإقامة الشعائر كالإمامة والأذان للحاجة۔ (موسوعۃ الفقہیہ الکویتیہ: الاجارۃ علی المعاصی والطاعات 291/1)

(222)...عن ابی حرة الرقاشی عن عمه رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله ﷺ: الا لا یحل مال امری الا بطیب نفس منه

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان، والدارقطنی فی المجتبیٰ، مشکوۃ المصابیح: کتاب البیوع، باب الغضب والعاریۃ، الفصل الثانی:255)

●قال الله تعالیٰ "وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ" (الاعراف:31) قال الله تعالیٰ "لَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا" لما امر بالانفاق، نهی عن الاسراف... "اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ": ای اشباههم فی ذالک۔ قال ابن مسعود رضی الله عنه: التبذیر الانفاق فی غیر الحق... و قال قتادة: التبذیر النفقة فی معصیة الله تعالیٰ، و فی حق الغیر و الفساد (تفسیر ابن کثیر:53/3)(فتاویٰ محمودیہ:341/7، رحیمیہ:258/6)

(223)...(فتاویٰ محمودیہ: کتاب الصلوٰۃ، باب التراویح، شبینہ مروجہ، 338/7-326)

نواں عمل: نوافل کی کثرت، فرائض کا مزید اہتمام

(224)...(فی حدیث طویل) ومن أدى فيه فريضة كان كمن أدى سبعين فريضة فيما سواه۔ (صحیح ابن خزیمۃ: رقم:1887)

(225)...عن أبى هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: لا صلاة لجار المسجد إلا فى المسجد (بیہقی: رقم 5142)

(226)...("فضائلِ رمضان" از شیخ الحدیث:7 تحت حدیث رقم 1)

رمضان کا دستور العمل

(1) تحیۃ الوضو کی فضیلت

(227)...عن أبى هريرة رضى الله عنه أن النبى صلى الله عليه وسلم قال لبلال عند صلاة الفجر يا بلال حدثنى بأرجى عمل عملته فى الإسلام فإنى سمعت دف نعليك بين يدى فى الجنة قال ما عملت عملا أرجى عندى أنى لم أتطهر طهورا فى ساعة ليل أو نهار إلا صليت بذلك الطهور ما كتب لى أن أصلى

(بخاری: رقم 1081)

(228)...عن عقبة بن عامر قال كانت علينا رعاية الإبل فجائت نوبتى فروحتها بعشى فأدركت رسول الله صلى الله عليه وسلم قائما يحدث الناس فأدركت من

قولہ مامن مسلم یتوضأ فیحسن وضوئہ ثم یقوم فیصلی رکعتین مقبل علیہما بقلبہ ووجہہ إلا وجبت لہ الجنۃ (مسلم: رقم 345)

(2) تحیۃ المسجد

(229)... عن أبی قتادۃ السلمی أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال إذا دخل أحدکم المسجد فلیرکع رکعتین قبل أن یجلس (بخاری: رقم 425، مسلم: رقم 1166)

(3) قیامِ لیل یا تہجد اور اس کی فضیلت

(230)... عن ضمرۃ بن حبیب قال سمعت أبا أمامۃ یقول حدثنی عمرو بن عبسۃ أنہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول أقرب ما یکون الرب من العبد فی جوف اللیل الآخر فإن استطعت أن تکون ممن یذکر اللہ فی تلک الساعۃ فکن۔ (ترمذی: رقم 3503)

(231)... عن أبی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أفضل الصیام بعد رمضان شہر اللہ المحرم و أفضل الصلاۃ بعد الفریضۃ صلاۃ اللیل (مسلم: رقم 1982)

(232)... عن أبی أمامۃ الباہلی : عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم قال : علیکم بقیام اللیل فإنہ دأب الصالحین قبلکم و ہو قربۃ لکم إلی ربکم و مکفر للسیئات و منہاۃ عن الإثم ہذا حدیث صحیح علی شرط البخاری و لم یخرجاہ (المستدرک للحاکم: رقم 1156)

(233)... عن أبی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحم اللہ رجلا قام من اللیل فصلی وأیقظ امرأتہ فإن أبت نضح فی وجہہا الماء رحم اللہ امرأۃ قامت من اللیل فصلت وأیقظت زوجہا فإن أبی نضحت فی وجہہ الماء (ابوداؤد: رقم 1113، نسائی: رقم 1592)

(234)... عن ابن شہاب عن السائب بن یزید وعبید اللہ بن عبد اللہ أخبراہ عن عبد الرحمن بن عبد القاری قال سمعت عمر بن الخطاب یقول: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نام عن حزبہ أو عن شیء منہ فقرأہ فیما بین صلاۃ الفجر وصلاۃ الظہر کتب لہ کأنما قرأہ من اللیل (مسلم: رقم 1236)

(235)... عن قتادۃ عن زرارۃ بن أوفی عن سعد بن ہشام عن عائشۃ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان إذا فاتتہ الصلاۃ من اللیل من وجع أو غیرہ صلی من النہار ثنتی عشرۃ رکعۃ (مسلم: رقم 1234)

(4) فجر کی نماز کے بعد حضور ﷺ کا معمول

(236)... عن جابر بن سمرۃ أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان إذا صلی الفجر جلس فی مصلاہ حتی تطلع الشمس حسنا (مسلم: رقم 1075)

(5) اشراق کی نماز

(237)... عن أنس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی الغداۃ فی جماعۃ ثم قعد یذکر اللہ حتی تطلع الشمس ثم صلی رکعتین کانت لہ کأجر حجۃ وعمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تامۃ تامۃ تامۃ (ترمذی: رقم 535)

● روی عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: من صلی الفجر ثم ذکر اللہ حتی تطلع الشمس ثم صلیٰ رکعتین او اربع رکعات لم تمس جلدہ النار واخذ الحسن بجلدہ فمدہ رواہ البیہقی (الترغیب والترہیب: 178/1)

● عن العلاء وابی الجہم قالا: کان الحسن بن علی جالسا بعد صلاۃ الصبح فی المسجد فاتاہ رجل فدعاہ وجلسائہ الی طعام فاضرب عنہ ثم دعا فدعاہ فقال الحسن لجلسائہ قوموا فما منعنی ان اجیبہ فی المرۃ الاولیٰ الا انی سمعت رسول اللہ ﷺ یقول: من صلی الغداۃ ثم ذکر اللہ عزوجل حتی تطلع الشمس ثم صلی رکعتین او اربع رکعات لم تمس جلدہ النار واخذ الحسن بجلدہ فمدہ فاذا الذی دعاہم عبداللہ بن الزبیر فلما وضع الطعام قال الحسن: انی صائم فقال ابن الزبیر: اتحفوہ بتحفۃ (شعب الایمان: 420/3)

● عن ابی الدرداء وابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن رسول اللہ ﷺ عن اللہ تبارک وتعالیٰ انہ قال "ابن آدم ارکع لی اربع رکعات من اول النہار اکفک آخرہ (ترمذی: 108/1، ابوداؤد: 183/1)

● قال الفقہاء والمحدثون: ان صلاۃ الضحی وصلاۃ الاشراق واحدۃ ان صلی بمجرد ذہاب الوقت المکروہ بعد الطلوع فصلاۃ اشراق ولو تاخر عنہ بزمان فصلاۃ الضحی غیر صلاۃ الاشراق ویفیدہما ماروی علی ان النبی ﷺ صلی الاشراق حین کانت الشمس من ہہنا مقدار مایکون ہہنا وقت العصر... واللہ اعلم (العرف الشذی: 107/1)

● وقیل: إن صلاۃ الإشراق غیر صلاۃ الضحی وعلیہ فوقت صلاۃ الإشراق بعد طلوع الشمس عند زوال وقت الکراہۃ (موسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ: صلاۃ الضحیٰ، 222/27)

● (تحفۃ المحتاج: 131/2 والقلیوبی وعمیرۃ: 214/1، اوجز المسالک الی موطا مالک: 124/3، احیاء علوم الدین: 203/1)

(6) چاشت کی نماز

(238)...عن أبی الدرداء أو أبی ذر عن رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الله تبارک وتعالیٰ أنه قال ابن آدم ارکع لی اربع رکعات من أول النهار أکفک آخره (ترمذی: رقم 475)

● اللہ کا جو بندہ رب کریم کے اس وعدے پر یقین رکھتے ہوئے صبح یا اشراق یا چاشت کے وقت پورے اخلاص کے ساتھ چار رکعتیں اللہ تعالیٰ کے لیے پڑھے گا ان شاء اللہ اس حدیث قدسی کے مطابق وہ ضرور دیکھے گا کہ مالک الملک دن بھر کے اس کے مسائل کو کس طرح حل فرماتا ہے (معارف الحدیث: 218/3، تشریح تحت حدیث 220)

● اختلف العلماء هل الأفضل المواظبة علی صلاة الضحی أو فعلها فی وقت وترکها فی وقت فذهب الجمهور إلی أنه تستحب المواظبة علی صلاة الضحی، لعموم الأحادیث الصحیحة من قوله صلی الله علیه وسلم: أحب العمل إلی الله تعالی ما داوم علیه صاحبه وإن قل۔ ونحو ذلک۔ وروی الطبرانی فی الأوسط من حدیث أبی هریرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم أنه قال: إن فی الجنة بابا یقال له الضحی فإذا کان یوم القیامة نادی مناد: أین الذین کانون یدیمون صلاة الضحی هذا بابکم فادخلوه برحمة الله۔ وروی ابن خزیمة فی صحیحه عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: لا یحافظ علی صلاة الضحی إلا أواب قال: وهی صلاة الأوابین... وقال أبو الخطاب: تستحب المداومة علیها؛ لأن النبی صلی الله علیه وسلم۔ أوصی بها أصحابه وقال: من حافظ علی شفعة الضحی غفر له ذنوبه وإن کانت مثل زبد البحر (الموسوعة الفقهیه الکویتیه: مادة: صلاة الضحیٰ 223/27)

(239)...عن أبی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من حافظ علی شفعة الضحی غفر له ذنوبه وإن کانت مثل زبد البحر (ترمذی: رقم 438)

(240)...عن أبی ذر عن النبی صلی الله علیه وسلم أنه قال یصبح علی کل سلامی من أحدکم صدقة فکل تسبیحة صدقة وکل تحمیدة صدقة وکل تهلیلة صدقة وکل تکبیرة صدقة وأمر بالمعروف صدقة ونهی عن المنکر صدقة ویجزئ من ذلک رکعتان یرکعهما من الضحی (مسلم: رقم 1181)

(241)...عن أنس بن مالک قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صلی الضحی ثنتی عشرة رکعة بنی الله له قصرا من ذهب فی الجنة (ترمذی: رقم 435)

(242)...معاذة أنها سألت عائشة رضی الله عنها کم کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی صلاة الضحی قالت أربع رکعات ویزید ما شاء (مسلم: رقم 1175)

● وکانت عائشة رضی الله عنها تصلی الضحی ثمانی رکعات ثم تقول لو نشرت لی ابوای ما ترکتها (موطا امام مالکؒ: 213/2)

● ویری الحنفیة والشافعیة فی الوجه المرجوح وأحمد فی روایة عنه أن أکثر صلاة الضحی اثنتا عشرة رکعة لما رواه الترمذی والنسائی بسند فیه ضعف أن النبی ﷺ قال: من صلی الضحی ثنتی عشرة رکعة بنی الله له قصرا من ذهب فی الجنة قال ابن عابدین نقلا عن شرح المنیة: وقد تقرر أن الحدیث الضعیف یجوز العمل به فی الفضائل۔ وقال الحصکفی من الحنفیة نقلا عن الذخائر الأشرفیة: وأوسطها ثمان وهو أفضلها، لثبوته بفعله وقوله ﷺ وأما أکثرها فبقوله فقط۔ وهذا لو صلی الأکثر بسلام واحد أما لو فصل فکلما زاد أفضل۔ (الموسوعة الفقهیة الکویتیة، مادة: صلاة الضحیٰ، عند رکعات صلاة الضحیٰ 225/27)

● (تحفہ خواتین: الصلاۃ، چاشت، اشراق اور دیگر نفل نمازوں کا ثواب: 120)

(243)...لا خلاف بین الفقهاء فی أن الأفضل فعل صلاة الضحی إذا علت الشمس واشتد حرها؛ لقول النبی صلی الله علیه وسلم: صلاة الأوابین حین ترمض الفصال ومعناه أن تحمی الرمضاء وهی الرمل فتبرک الفصال من شدة الحر۔ قال الطحاوی: ووقتها المختار إذا مضی ربع النهار

(الموسوعة الفقهیة الکویتیة، مادة: صلاة: صلاة الضحیٰ، وقت صلاة الضحیٰ علی مراقی الفلاح، صلاة، صلاة الضحیٰ، وقت صلاة الضحیٰ)

(7) سننِ زوال

(244)...عن أبی أیوب قال: لما نزل رسول الله صلی الله علیه و سلم علی رأیته یدیم أربعا قبل الظهر وقال: إنه إذا زالت الشمس فتحت أبواب السماء فلا یغلق منها باب حتی یصلی الظهر فأنا أحب أن یرفع لی فی تلک الساعة خیر (معجم الکبیر للطبرانی: رقم 4036)

● عن أبی أیوب قال: کان رسول الله صلی الله علیه و سلم یصلی أربع رکعات قبل الظهر حین تزول الشمس فقلت: یا رسول الله ما هذه الصلاة قال: إن أبواب السماء تفتح عند زوال الشمس حتی یصلی الظهر وإنی لأحب أن یرفع لی فیهن عمل صالح (معجم الکبیر للطبرانی: رقم 4032)

● عن حذیفة بن أسید قال: رأیت علی بن أبی طالب إذا زالت الشمس صلی أربعا طوالا فسألته فقال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلیها فسألته فقال إن أبواب السماء تفتح إذا زالت الشمس فلا ترتج حتی یصلی الظهر فأحب أن یرفع لی إلی الله عمل (کنز العمال: 21755، أخرجه ابن أبی شیبة: 5956 بحوالہ جامع الاحادیث: 373)

(8) صلوٰۃ التسبیح

(245)...عن ابن عباس أن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال للعباس بن عبد المطلب یا عباس یا عماه ألا أعطیک ألا أمنحک ألا أحبوک ألا أفعل بک عشر خصال إذا أنت فعلت ذلک غفر الله لک ذنبک أوله وآخره قدیمه وحدیثه خطأه وعمده صغیره وکبیره سره وعلانیته عشر خصال أن تصلی أربع رکعات تقرأ فی

كل ركعة فاتحة الكتاب وسورة فإذا فرغت من القرائة فى أول ركعة وأنت قائم قلت سبحان الله والحمد لله ولا إله إلا الله والله أكبر خمس عشرة مرة ثم تركع فتقولها وأنت راكع عشرا ثم ترفع رأسک من الركوع فتقولها عشرا ثم تهوى ساجدا فتقولها وأنت ساجد عشرا ثم ترفع رأسک من السجود فتقولها عشرا ثم تسجد فتقولها عشرا ثم ترفع رأسک فتقولها عشرا فذلک خمس وسبعون فى كل ركعة تفعل ذلک فى أربع ركعات إن استطعت أن تصليها فى كل يوم مرة فافعل فإن لم تفعل ففى كل جمعة مرة فإن لم تفعل ففى كل شهر مرة فإن لم تفعل ففى كل سنة مرة فإن لم تفعل ففى عمرک مرة۔ (ابوداؤد: رقم 1105) (ترمذی: الصلوۃ الوتر، صلوۃ التسبیح: 109/1)

●والاحاديث المروية فيها تجاوز العشرة: من رواية عبدالله بن عباس ﷺ والفضل ﷺ وابيهما العباس ﷺ وابى رافع ﷺ وانس ﷺ وابن عمر ﷺ وعلى بن ابى طالب ﷺ واخيه جعفر ﷺ وابنه عبدالله بن جعفر ﷺ وام سلمة ﷺ والانصارى۔۔۔ غير مسمى۔۔۔ وقيل: هو جابر بن عبدالله ﷺ وقيل انه ابو كبشة الانمارى ﷺ تجدها مسرودة فى اللالى المصنوعة وامثل هذه الاحاديث واشهرها واصحها اسنادا: حديث ابن عباس ﷺ وموسى بن عبدالعزيز فيه وثقة بن معين والنسائى وابن حبان واخرج البخارى من طريقه فى القراءة واخرج له فى الادب وحديث ابى رافع رضى الله تعالىٰ عنه فيه موسىٰ بن عبيدة الزبذى ضعفوه ولكن ابن حبان ذكره فى الثقات وقال ابن سعد: ثقة وليس بحجة وعسى ان يصلح مثله شاهدا لحديث ابن عباس ﷺ واقول: وحديث عبدالله بن عمرو ﷺ عند ابى داؤد له طرق، واحسنها طريق ابى داؤد، وقد حسنها المنذرى فيكفى شاهدا لحديث ابن عباس ﷺ علا انه قد صححه الحاكم من غير طريق ابى داؤد ايضا ووافقه الذهبى فى تلخيصه قال: هذا اسناد صحيح لاغبار عليه۔ وحديث انس ﷺ الذى رواه الترمذى فى الباب الظاهر انه لا علاقة له بصلاة التسبيح كما ينبه عليه العراقى وابن حجر وغيرهما والبقية لاتخلو عن ضعيف وساقط، وربما افاد قوة اجتماعها وان كان آحادها ضعيفة وصحة حديث ابن عباس ﷺ وحده يكاد يكون كفيلا لصحة البقية والله اعلم ولا شک ان الشريعة الغراء عينت انواعا من الصلاة وكل نوع ليس له اصل فى الشريعة بدعة ومن احدثها من غير اصل ثابت ابتدع والحديث فى صلاة التسبيح قد اختلفوا فيه الخلاف غاليه فى حديث ابن عباس ﷺ لاغير، والاقوال فيه وفى غيره تبلغ الى خمسة: الصحة والحسن۔۔۔ فالاول: اختاره ابو على بن السكن وابن خزيمة وابن مندة وابوبكر الاجرى وابوبكر بن ابى داؤد وابو موسىٰ المدينى والديلمى صاحب مسند الفردوس وابوبكر الخطيب وابو سعد السمعانى صاحب كتاب الانساب وابو الحسن بن الفضل وابو محمد عبدالرحيم المصرى شيخ المنذرى وابو الحسن المقدسى وسراج الدين البلقينى وصلاح الدين العلائى شيخ الحافظ ابن حجر البدر الزركشى، وكلهم من حفاظ الحديث وجهابذة الفن۔ والثانى: ذهب اليه ابن الدينى شيخ البخارى ومسلم بن الحجاج والمنذرى وابن الصلاح والنووى فى تهذيب الاسماء وفى الاذكار والتقى السبكى وابن حجر فى امالى الاذكار وفى الخصال المكفرة للذنوب المقدمة المؤخرة۔ (معارف السنن: 284/4، فتاویٰ دار العلوم زکریا: 397,398/2)

(246)۔۔۔عن انس بن مالک ﷺ قال جاء ت ام سليم الى النبى ﷺ فقالت يا رسول الله علمنى كلمات ادعو بهن فى صلاتى قال سبحى الله عشرا واحمديه عشرا وكبريه عشرا ثم سليه حاجتک يقول: نعم نعم (نسائی: 191/1 باب الذکر بعد التشہد)

●قال البانى: حسن الاسناد الترمذى (صحیح وضعیف سنن النسائی: 1299/443/3 تحقیق الالبانی)

●عن انس بن مالک ﷺ قال: جاءت ام سليم الى رسول الله فقالت: يارسول الله علمنى كلمات الخ۔۔۔ وعلى هامشه قال الاعظمى: اسناده حسن (صحیح ابن خزیمۃ مع الحاشیۃ: 850/430/1، باب اباحۃ التسبیح والتحمید والتکبیر فی الصلوۃ)

●كذا فى صحيح ابن حبان وعلى هامشه قال شعيب الارنؤوط اسناده حسن (صحیح ابن حبان: 2011/229/4)

●كذا فى المستدرک هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه (المستدرک: 893/449/2) وقال الذهبى فى التلخيص على شرط مسلم

(فتاویٰ دار العلوم زکریا: 393/2، بذل المجہود: 276/2، خلاصہ از ''نجات المسلمین'' از مفتی محمد شفیع عثمانی)

(247)۔۔۔(''تحفہ خواتین''، کتاب الصلوۃ، باب صلوۃ التسبیح، حصہ اول، 125)

صلوٰۃ التسبیح کے متعلق مسائل

(248)۔۔۔أن تصلى أربع ركعات: تقرأ فى كل ركعة فاتحة الكتاب وسورة (الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ: المادۃ، الصلاۃ، صلاۃ التسبیح)

(249)۔۔۔يفسد الصلاة التكلم لحديث مسلم إن صلاتنا هذه لا يصلح فيها شىء من كلام الناس إنما هو التسبيح والتكبير وقرائة القرآن وفى رواية البيهقى إنما هى وما لا يصلح فيها مباشرته يفسدها مطلقا كالأكل والشرب والمكروه غير صالح من وجه دون وجه والنص يقتضى انتفاء الصلاح مطلقا أطلقه فشمل العمد والنسيان والخطأ والقليل والكثير لإصلاح صلاته أو لا عالما بالتحريم أو لا ولهذا عبر بالتكلم دون الكلام ليشمل الكلمة الواحدة كما عبر بها فى المجمع لأن التكلم هو النطق يقال تكلم بكلام وتكلم كلاما كذا فى ضياء الحلوم وسواء أسمع غيره أو لا وإن لم يسمع نفسه وصحح الحروف فعلى قول الكرخى تفسد (البحر

الرائق: فصل فی ماتفسد الصلاۃ، 35/4)

● وفی القنیة لا یعد التسبیحات بالأصابع إن قدر أن یحفظ بالقلب وإلا یغمز الأصابع (شامی: 72/2، مطلب فی صلاۃ التسبیح)

(250)... وقیل لابن المبارک لو سها فسجد هل یسبح عشرا عشرا قال لا إنما هی ثلاثمائة تسبیحة قال الملا علی فی شرح المشکاة مفهومه أنه إن سها ونقص عددا من محل معین یأتی به فی محل آخر تکلمة للعدد المطلوب۔ قلت واستفید أنه لیس له الرجوع إلی المحل الذی سها فیه وهو ظاهر وینبغی کما قال بعض الشافعیة أن یأتی بما ترک فیما یلیه إن کان غیر قصیر فتسبیح الاعتدال یأتی به فی السجود أما تسبیح الرکوع فیأتی به فی السجود أیضا لا فی الاعتدال لأنه قصیر (شامی: 72/2، مطلب فی صلاۃ التسبیح)

(251)... ویفعلها المسلم فی کل وقت لا کراهة فیه (الفقہ الاسلامی والادلہ: 231/2 باب النوافل المستقلہ)

(252)... عن بن عباس من حدیث أبی الجواز حدثنی رجل کانت له صحبة یرون أنه عبد الله بن عمرو قال قال لی النبی صلی الله علیه و سلم أیتنی غدا أحبوک وأثیبک وأعطیک حتی ظننت أنه یعطینی قال إذا زال النهار فقم فصل أربع رکعات۔ (تحفۃ الاحوذی باب ماجاء فی صلاۃ التسبیح) (فتاویٰ رحیمیہ: 215/5)

(253)... وهی أربع بتسلیمة أو تسلیمتین یقول فیها ثلاثمائة مرة سبحان الله والحمد لله ولا إله إلا الله والله أکبر وفی روایة زیادة ولا حول ولا قوة إلا بالله یقول ذلک فی کل رکعة خمسة وسبعین مرة فبعد الثناء خمسة عشر ثم بعد القرائة وفی رکوعه والرفع منه وکل من السجدتین وفی الجلسة بینهما عشرا عشرا بعد تسبیح الرکوع والسجود۔ (شامی: 72/2، مطلب فی صلاۃ التسبیح بہشتی زیور: 144/2، عمدۃ الفقہ: 306/2 خیر الفتاویٰ: 484/2)

(254)... وهی أربع بتسلیمة أو تسلیمتین یقول فیها ثلاثمائة مرة سبحان الله والحمد لله ولا إله إلا الله والله أکبر وفی روایة زیادة ولا حول ولا قوة إلا بالله یقول ذلک فی کل رکعة خمسة وسبعین مرة فبعد الثناء خمسة عشر ثم بعد القرائة وفی رکوعه والرفع منه وکل من السجدتین وفی الجلسة بینهما عشرا عشرا بعد تسبیح الرکوع والسجود۔ (شامی: 72/2، مطلب فی صلاۃ التسبیح) (فتاویٰ رحیمیہ: 215/5)

(255)... قال الملا علی فی شرح المشکاة مفهومه أنه إن سها ونقص عددا من محل معین یأتی به فی محل آخر تکلمة للعدد المطلوب۔ قلت واستفید أنه لیس له الرجوع إلی المحل الذی سها فیه وهو ظاهر وینبغی کما قال بعض الشافعیة أن یأتی بما ترک فیما یلیه إن کان غیر قصیر فتسبیح الاعتدال یأتی به فی السجود أما تسبیح الرکوع فیأتی به فی السجود أیضا لا فی الاعتدال لأنه قصیر قلت وکذا تسبیح السجدة الاولیٰ یاتی به فی الثانیة لا فی السجدة لان تطویلها غیر مشروع عندنا علی ما مر فی الواجبات (شامی: 72/2، مطلب فی صلاۃ التسبیح) (فتاویٰ رحیمیہ: 216/5)

(9) اوابین کی نماز

(256)... عن أبی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صلی بعد المغرب ست رکعات لم یتکلم فیما بینهن بسوء عدلن له بعبادة ثنتی عشرة سنة۔

(ترمذی: رقم 399)

● وتطلق أیضا علی التنفل بعد المغرب۔ فقالوا: یستحب أداء ست رکعات بعد (الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ: المادۃ، الصلاۃ، صلاۃ الاوابین، وقت صلاۃ الاوابین)

● قال ابو عیسی وقد روی عن عائشة رضی الله تعالیٰ عنها عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: من صلی بعد المغرب عشرین رکعة بنی الله له بیتا فی الجنة

(ترمذی: 98/1)

● من صلیٰ ما بین المغرب والعشاء فانها فی روایة فان ذلک صلاة فی روایة من صلاة الاوابین ثم تلا قوله تعالیٰ: {انه کان للاوابین غفورا} (الاسراء: 25) ابن نصر فی کتاب الصلاة عن محمد بن المنکدر مرسلا ورواه ایضا ابن المبارک فی الرقائق۔

(فیض القدیر: 8804/197/6، وکذا فی الاستذکار: 40/2، والتمہید: 23/19، والتیسیر شرح الجامع الصغیر: 827/2)

● ولم یصح فیها حدیث ای فی فضل الست والربع والعشرین مع کثرة الاحادیث الواردة فیها، فانها لا تخلو عن ضعیف او مجهول وتجد هذه الروایات مجموعة فی شرح المنتقی وبعضها فی زوائد الهیشمی ولکن بضم بعضها الی بعض یقوی حالها، وبالاخص فی باب الفضائل فانه واسع وفضل الله اوسع وحدیث الباب ضعیف والعمل به من ضعفه۔ (معارف السنن: 114/4)

● اخرج ابن زنجویه عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان الملائکة لتحف بالذین یصلون بین المغرب والعشاء وهی صلاة الاوابین، کذا فی الکنز: 193/4 (حیاۃ الصحابہ: 376/3)

● من صلی ما بین المغرب والعشاء فانها فی روایة فان ذلک صلاة فی روایة من صلاة الاوابین ثم تلا قوله تعالیٰ: {فانه کان للاوابین غفورا} (الاسراء: 25) ابن نصر فی

كتاب الصلوة عن محمد بن المنكدر مرسلا ورواه ايضا ابن المبارک فی الرقائق۔

(فیض القدیر:8804/197/6،وکذا فی الاستذکار:40/2،والتمہید:23/19،والتیسیر شرح الجامع الصغیر:827/2)

(257)...قال رحمه الله والست بعد المغرب لما روى عن ابن عمر انه عليه الصلوٰة والسلام قال من صلى بعد المغرب ست ركعات كتب من الاوابين وتلا قوله تعالىٰ فانه كان للاوابين غفورا تبيين الحقائق 430/1، باب الوتر والنوافل، ط، سعيد، هنديه: 112/1، الباب التاسع فى النوافل ط، بدائع الصنائع: 638/1، كتاب الصلوٰة، فصل فى صلوٰة المسنونة، ط، دار احياء التراث العربى، 285/1، ط، سعيد (وست بعد المغرب) ليكتب من الاوابين (بتسليمة) او ثنتين او ثلاث والاول ادوم واشق، وهل تحسب الموكدة من المستحب ويودى الكل بتسليمة واحدة، اختار الكمال، الدر مع الرد: 13/2 (قوله وهل تحسب الموكد) اى فى الاربع بعد الظهر وبعد العشاء والست بعد المغرب (قوله اختار الكمال) نعم اذكر الكمال فى فتح القدير انه وقع اختلاف بين اهل صره فى ان الاربع المستحبة هل هى اربع مستقلة غير ركعتى الراتبة او اربع بهما؟ وعلى الثانى هل تودى معهما بتسليمة واحدة او لا فقال جماعة لا، واختار هو انه اذا صلىٰ اربعا بتسليمة او تسليمتين وقع عن السنة والمندوب، وحقق ذالک بما لا مزيد عليه واقره فى شرح المنية والبحر والنهر شامى: 14/2 باب الوتر والنوافل، مطلب فى السنن والنوافل، ط: سعيد۔

(فتاویٰ محمودیہ:206/7،)(نماز کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا:72/3)

(258)...عن عائشة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال من صلى بعد المغرب عشرين ركعة بنى الله له بيتا فى الجنة (ترمذی:رقم 399)

(10) صلوٰة التوبة

(259)...عن على بن ربيعة عن أسماء بن الحكم الفزارى قال سمعت عليا يقول إنى كنت رجلا إذا سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم حديثا نفعنى الله منه بما شاء أن ينفعنى به وإذا حدثنى رجل من أصحابه استحلفته فإذا حلف لى صدقته وإنه حدثنى أبو بكر وصدق أبو بكر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من رجل يذنب ذنبا ثم يقوم فيتطهر ثم يصلى ثم يستغفر الله إلا غفر الله له ثم قرأ هذه الآية (والذين إذا فعلوا فاحشة أو ظلموا أنفسهم ذكروا الله فاستغفروا الذنوبهم) إلى آخر الآية (ترمذی:رقم 371)

● اركان وشروط توبه: ذكر أكثر الفقهاء والمفسرين أن للتوبة أربعة شروط: الإقلاع عن المعصية حالا والندم على فعلها فى الماضى والعزم عزما جازما أن لا يعود إلى مثلها أبدا۔ وإن كانت المعصية تتعلق بحق آدمى فيشترط فيها رد المظالم إلى أهلها أو تحصيل البرائة منهم

عدم العود: لا يشترط فى التوبة عدم العود إلى الذنب الذى تاب منه عند أكثر الفقهاء وإنما تتوقف التوبة على الإقلاع عن الذنب والندم عليه والعزم الجازم على ترک معاودته فإن عاوده مع عزمه حال التوبة على أن لا يعاوده صار كمن ابتدأ المعصية ولم تبطل توبته المتقدمة ولا يعود إليه إثم الذنب الذى ارتفع بالتوبة وصار كأن لم يكن وذلک بنص الحديث: التائب من الذنب كمن لا ذنب له۔

وقال بعضهم يعود إليه إثم الذنب الأول؛ لأن التوبة من الذنب بمنزلة الإسلام من الكفر والكافر إذا أسلم هدم إسلامه ما قبله من إثم الكفر وتوابعه فإذا ارتد عاد إليه الإثم الأول مع الردة۔

والحق أن عدم معاودة الذنب واستمرار التوبة شرط فى كمال التوبة ونفعها الكامل لا فى صحة ما مضى منها

حكم التوبة: التوبة من المعصية واجبة شرعا على الفور باتفاق الفقهاء؛ لأنها من أصول الإسلام المهمة وقواعد الدين وأول منازل السالكين

(الموسوعة الفقهية الكويتية، المادة: توبہ)

(11) قضا نمازیں

(260)...فى المضمرات الاشتغال بقضاء الفوائت أولى وأهم من النوافل إلا سنن المفروضة وصلاة الضحى وصلاة التسبيح والصلاة التى رويت فيها الأخبار الخ أى كتحية المسجد والأربع قبل العصر والست بعد المغرب (شامی:2/74،مطلب فی بیان الوصیة بالختمات)

● اتفق الفقهاء على وجوب قضاء الصلاة الفائتة على الناسى والنائم كما يرى الفقهاء وجوب قضاء الفوائت على السكران بالمحرم۔ ولا خلاف بينهم فى أنه لا يجب قضاء الصلوات على الحائض والنفساء والكافر الأصلى إذا أسلم۔ واختلفوا فى وجوب القضاء على تارک الصلاة عمدا والمرتد والمجنون بعد الإفاقة والمغمى عليه والصبى إذا بلغ فى الوقت ومن أسلم فى دار الحرب وفاقد الطهورين۔ فأما المتعمد فى الترک فيرى جمهور الفقهاء أنه يلزمه قضاء الفوائت ومما يدل على وجوب القضاء حديث أبى هريرة رضى الله عنه: أن النبى صلى الله عليه وسلم أمر المجامع فى نهار رمضان أن يصوم يوما مع الكفارة أى بدل اليوم الذى أفسده بالجماع عمدا ولأنه إذا وجب القضاء على التارک ناسيا فالعامد أولى ويرى بعض الفقهاء عدم وجوب القضاء على المتعمد فى الترک قال عياض: ولا يصح عند أحد سوى داود وابن عبد الرحمن الشافعى۔

(الموسوعة الفقهية الكويتية، المادة: قضاء الفوائت، من يجب عليه القضاء)

● قضاءنمازیں پڑھنے کے لیے سنتِ مؤکدہ اورتراویح نہ چھوڑیں بلکہ حضراتِ فقہاءنوافل ماثورہ مثل چاشت، اوابین اورصلاۃ التسبیح وغیرہ کوبھی قضاء پرمقدم فرماتے ہیں مگر یہ اس صورت میں معلوم ہوتا ہے کہ اسبابِ ظاہرہ کے پیشِ نظر موت سے قبل نمازوں سے سبکدوشی کی توقع ہو اگر قضا نمازیں بہت زیادہ ہیں اور عمر کم نظر آرہی ہے تو اصولا نوافل پر قضا کو ترجیح دینا لازم ہے۔

(احسن الفتاویٰ:19/4)

● وقتیہ سننِ مؤکدہ کو نہ چھوڑنا چاہیے اورفوائت کواوقاتِ فارغہ میں ادا کرنا چاہیے اور یہ ظاہر ہے کہ قضاءفوائت اہم ہے لیکن اگر دونوں کام ہوسکیں کہ فوائت بھی پڑھے اور سننِ مؤکدہ کو بھی نہ چھوڑے تو یہ بہتر ہے واللہ اعلم (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:344/4)

● قضاء کی مزید تفصیلات کے لیے دیکھیں: 1) فدیہ وقضاء اورکفارے (حضرت مولانا جمیل احمد تھانوی صاحب) 2) نماز قضاء شریعت کی روشنی میں (مفتی شعیب اللہ خان صاحب) 3) مروجہ قضاءعمری (مولانا عبدالقدوس صاحب)

(261)...یری الحنفیة عدم جواز قضاء الفوائت وقت طلوع الشمس ووقت الزوال ووقت الغروب لعموم النهی وهو متناول للفرائض وغیرها ولأن النبی صلی الله علیه وسلم لما نام عن صلاة الفجر حتی طلعت الشمس أخرها حتی ابیضت الشمس ولأنها صلاة فلم تجز فی هذه الأوقات کالنوافل۔

(موسوعة الفقهية الكويتية: مادة، قضاء الفوائت)

(262)...وجاء فی الفتاوی الهندیة: والقضاء فرض فی الفرض وواجب فی الواجب وسنة فی السنة (موسوعة کویتیة: مادة، قضاء الفوائت)

(263)...وعلی هذا یخرج المسافر إذا کان علیه فوائت فی الإقامة أنه یقضیها أربعا ؛ لأنها وجبت فی الوقت کذلک وفاتته کذلک فیراعی وقت الوجوب لا وقت القضاء وکذا المقیم إذا کان علیه فوائت السفر یقضیها رکعتین، لأنها فاتته بعد وجوبها (بدائع:2/470، فی حکم صلوات الخوف اذا فسدت)

(264)...من لا یدری کمیة الفوائت یعمل بأکبر رأیه فإن لم یکن له رأی یقض حتی یتیقن أنه لم یبق علیه شیء (الطحطاوی علی مراقی الفلاح:290)

(265)...ثم الترتیب یسقط بالنسیان وبما هو فی معنی النسیان کذا فی المضمرات

(ہندیہ: الباب حادی عشر فی قضاء الفوائت، 122/1، حلبی کبیر:530، شامی: باب قضاء الفوائت، 68/2) (نماز کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا:312/1)

(266)...(کثرت الفوائت نوی أول ظهر علیه أو آخره) مثاله لو فاته صلاة الخمیس والجمعة والسبت فإذا قضاها لا بد من التعیین لأن فجر الخمیس مثلا غیر فجر الجمعة فإن أراد تسهیل الأمر یقول أول فجر مثلا فإنه إذا صلاه یصیر ما یلیه أولا أو یقول آخر فجر فإن ما قبله یصیر آخرا ولا یضره عکس الترتیب لسقوطه بکثرة الفوائت۔ (شامی:2/76)

دسواں عمل: دین کی محنت کرنا

(267)...(رحمۃ للعالمین، قاضی منصور پوری حصہ دوم، ص193-175)

گیارہواں عمل: مذکورہ تمام اعمال کومندرجہ ذیل 6 صفات کے ساتھ کرنا

(2) مجاہدہ اورقربانی کے ساتھ عمل کرنا

(268)...قوله تعالیٰ: والذین جاهدوا فینا (عنکبوت:69) قال ابن عباس وابراهیم بن ادهم هی فی الذین یعملون بما یعلمون (قرطبی:364/7)

● اذا عرف هذا فالجهاد اربع مراتب: جهاد النفس وجهاد الشیطان، وجهاد الکفار، وجهاد المنافقین فجهاد النفس اربع مراتب ایضا:

احداها: ان یجاهدها علی تعلیم الهدی ودین الحق الذی لا فلاح لها ولا سعادة فی معاشیها ومعادها الا به ومتی فاتها علمه شقیت فی الدارین

الثانیة: ان یجاهدها علی العمل به بعد علمه، ولا فمجرد العلم بلا عمل ان لم یضرها لم ینفعها

الثالثة: ان یجاهدها علی الدعوة الیه وتعلیمه من لا یعلمه والا کان من الذین یکتمون ما انزل الله من الهدی والبینات ولا ینفعه علمه ولا ینجیه من عذاب الله

الرابعة: ان یجاهدها علی الصبر علی مشاق الدعوة الی الله واذی الخلق، ویتحمل ذلک کله له فاذا استکمل هذه المراتب الاربع صار من الربانیین، فان السلف مجمعون علی ان العالم لا یستحق ان یسمیٰ ربانیا حتی یعرف الحق ویعمل به ویعلمه فمن علم وعمل وعلم فذاک یدعی عظیما فی ملکوت السماوات (زاد المعاد: ج 3، فصل فی مراتب الجهاد)

(269)...عن أبی هریرة قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: إذا کان أول لیلة من شهر رمضان صفدت الشیاطین ومردة الجن وغلقت أبواب النار فلم یفتح: منها باب وفتحت أبواب الجنة فلم یغلق منها باب وینادی مناد: یا باغی الخیر أقبل ویا باغی الشر أقصر ولله عتقاء من النار وذلک کل لیلة۔

(ترمذی: رقم 682، ابن ماجۃ: رقم 1642)

(270)... (خطبات تھانوی: وعظ الصیام، باب شرعی مجاہدے، 175/10)

(3) صفتِ ایمان کے ساتھ عمل کرنا

(271)... (بخاری: رقم 37، مسلم: رقم 1268)

(272)... (معارف الحدیث: کتاب الصوم، تحت الحدیث، رقم 68)

(4) صفتِ احتساب کے ساتھ عمل کرنا

(273)... ایضاً

(5) صفتِ اخلاص کے ساتھ عمل کرنا

(274)... عن أبی أمامة الباهلی قال جاء رجل إلى النبی صلى الله علیه وسلم فقال أرأیت رجلا غزا یلتمس الأجر والذكر ماله فقال رسول الله صلى الله علیه وسلم لا شیء له فأعادها ثلاث مرات یقول له رسول الله صلى الله علیه وسلم لا شیء له ثم قال إن الله لا یقبل من العمل إلا ما كان له خالصا وابتغی به وجهه

(نسائی: رقم 3089)

(6) صفتِ احسان کے ساتھ عمل کرنا

(275)... (بیہقی: ج 1، رقم 7)

{دوسرے عشرے کے اعمال}

(276)... (فی حدیث طویل) هو شهر أوله رحمة وأوسطه مغفرة وآخره عتق من النار... الخ۔ (صحیح ابن خزیمۃ: رقم 1887)

(277)... (خطبات تھانوی: وعظ احکام العشرۃ الآخیرہ، باب ماہ رمضان کی فضیلت، 385/10)

(278)... (دیکھیں: 269)

{آخری عشرے کے اعمال}

(279)... (فی حدیث طویل) هو شهر أوله رحمة وأوسطه مغفرة وآخره عتق من النار... الخ۔ (صحیح ابن خزیمۃ: رقم 1887)

☆ آخری عشرہ کی فضیلت

(280)... (خطبات تھانوی: وعظ احکام العشرۃ الآخیرۃ، باب فضیلت اعتکاف، 380/10)

(281)... ایضاً

☆ آخری عشرہ کے اعمال

پہلا عمل: اعمال میں پہلے سے زیادہ محنت کرنا

(282)... (تعلیم الدین: کتاب الصوم، رمضان کے آخری عشرہ میں عمل کی کوشش کرنا 149)

(283)... باب العمل فی العشر الأواخر من رمضان عن عائشة رضی الله عنها قالت كان النبی صلى الله علیه وسلم إذا دخل العشر شد مئزره وأحیا لیله وأیقظ أهله (بخاری: رقم 1920، مسلم: رقم 2844)

(284)... عن الحسن بن عبید الله قال سمعت إبراهیم یقول سمعت الأسود بن یزید یقول قالت عائشة رضی الله عنها كان رسول الله صلى الله علیه وسلم یجتهد فی العشر الأواخر ما لا یجتهد فی غیره (مسلم: رقم 2845)

دوسرا عمل: اعتکاف

(1) حقیقت اعتکاف

(285)... (مشکوٰۃ: رقم 4839)

(286)... (خطبات تھانوی: رمضان فی رمضان، باب اعتکاف کی حقیقت)

● الاعتکاف فیه تسلیم المعتکف نفسه بالکلیة إلی عبادة الله تعالی طلب الزلفی وإبعاد النفس من شغل الدنیا التی هی مانعة عما یطلبه العبد من القربی وفیه استغراق المعتکف أوقاته فی الصلاة إما حقیقة أو حکما لأن المقصد الأصلی من شرعیة الاعتکاف انتظار الصلاة فی الجماعات وتشبیه المعتکف نفسه بالملائکة الذین لا یعصون الله ما أمرهم ویفعلون مایؤمرون ویسبحون اللیل والنهار لایفترون

(الفتاوی الہندیة: 212/1، الطحطاوی علی مراقی الفلاح: 387۔ والآیۃ من سورۃ الأنبیاء: 20، موسوعۃ الکویتیۃ الفقہیہ، مادۃ: اعتکاف، حکمۃ الاعتکاف)

(287)... (خطبات تھانوی: وعظ روح القیام، باب طریق حصول نسبت)

(288)... (''فضائلِ رمضان'' از شیخ الحدیث، مقدمہ: فصل ثالث، اعتکاف کے بیان میں، 54)

(289)... عن ابی سعید الخدری رضی الله عنه ان رسول الله ﷺ اعتکف العشر الاول من رمضان ثم اعتکف العشر الاوسط فی قبة ترکیة ثم اطلع رأسه فقال: انی اعتکفت العشر الاول التمس هذه اللیلة ثم اعتکفت العشر الاوسط ثم اتیت فقیل لی انها فی العشر الاواخر فمن کان اعتکف معی فلیعتکف العشر الاواخر... الخ (''فضائلِ رمضان'' از شیخ الحدیث، فصل ثالث، اعتکاف کے بیان میں، رقم الحدیث 1، ص 55)

(290)... (''فضائلِ رمضان'' از شیخ الحدیث: 56، تحت الحدیث رقم 1)

(2) فضائلِ اعتکاف

(291)... عن عائشة رضی الله عنها زوج النبی صلی الله علیه وسلم أن النبی صلی الله علیه وسلم کان یعتکف العشر الأواخر من رمضان حتی توفاه الله ثم اعتکف أزواجه من بعده۔ (بخاری: رقم 1886، مسلم: رقم 2006)

(292)... عن علی بن حسین عن أبیه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: من اعتکف عشرا فی رمضان حجتین وعمرتین یعنی کان کحجتین وعمرتین (بیہقی: رقم 3967)

(293)... عن ابن عباس أن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فی المعتکف هو یعکف الذنوب ویجری له من الحسنات کعامل الحسنات کلها۔ (ابن ماجۃ: رقم 1771)

(294)... وعن ابن عباس أیضا رضی الله عنهما عن النبی صلی الله علیه و سلم قال من مشی فی حاجة أخیه کان خیرا له من اعتکاف عشر سنین ومن اعتکف یوما ابتغاء وجه الله جعل الله بینه وبین النار ثلاث خنادق کل خندق أبعد مما بین الخافقین۔ (ترغیب: رقم 3971)

(3) معتکف کے لیے دستور العمل

(295)... عن عبد الله بن بریدة عن عائشة قالت قلت یا رسول الله أرأیت إن علمت أی لیلة لیلة القدر ما أقول فیها قال قولی ''اللهم إنک عفو کریم تحب العفو فاعف عنی'' (ترمذی: رقم 3435، مسند احمد: رقم 24215، ابن ماجۃ: رقم 3840)

(296)... یجتنب المعتکف کل مالا یعنیه من الأقوال والأفعال ولا یکثر الکلام؛ لأن من کثر کلامه کثر سقطه وفی الحدیث: من حسن إسلام المرء ترکه ما لا یعنیه ویجتنب الجدال والمراء والسباب والفحش فإن ذلک مکروه فی غیر الاعتکاف ففیه أولی ولا یبطل الاعتکاف بشیء من ذلک؛ لأنه لما لم یبطل بمباح الکلام لم یبطل بمحظور۔ (الفقہ الاسلامی وأدلتہ: 3/144)

(297)... یکره الکلام فی المسجد ورد أنه یأکل الحسنات کما تأکل النار الحطب وحمله فی الظهیریة وغیرها علی ما إذا جلس لأجله وقد سبق فی باب الاعتکاف وهذا کله فی المباح لا فی غیره فإنه أعظم وزرا (شامی 6: 418/6)

(298)... والکلام المباح، وقیده فی الظهیریة بان یجلس لاجله لکن والنهر الاطلاق اوجه وتخصیص مکان لنفسه وفی الشامیة (قوله بان یجلس لاجله) فانه حینئذ لایباح بالاتفاق لان المسجد مابنی لامور الدنیا، وفی صلاة الجلابی: الکلام المباح من حیث الدنیا یجوز فی المساجد وان کان الاولی ان یشتغل بذکر الله تعالی، کذا فی التمرتاشی هندیه، وقال البیری مانصه: وفی المدارک ومن الناس من یشتری لهو الحدیث المراد بالحدیث الحدیث المنکر کما جاء (الحدیث فی المسجد یاکل الحسنات کما تاکل البهیمة الحشیشة) قد افاد ان المنع خاص بالمنکر من القول اما المباح فلا قال فی المصفی: الجلوس فی المسجد للحدیث ماذون شرعا لان اهل الصفة کانوا یلازمون المسجد وکانوا ینامون، ویتحدثون، ولهذا لایحل لاحد منعه، کذا فی الجامع البرهانی

اقول: یؤخذ من هذا ان الامر الممنوع منه اذا وجد بعد الدخول بقصد العبادة لایتناوله اه (قوله الاطلاق اوجه) بحث مخالف للمنقول مع مافیه من شدة الحرج (شامی: 662/1)

(4) اعتکاف کی کوتاہیاں

(299)...ومنها (من آداب المسجد) الاحتراز عن تشويش العباد وهيشات الأسواق وهو قوله صلى الله عليه وسلم: أمسک بنصالها۔ (حجۃ اللہ البالغۃ: 408/1)

(300)...والمساجد هى أحب البقاع إلى الله تعالى فى الأرض وهى بيوته التى يوحد فيها ويعبد يقول سبحانه: فى بيوت أذن الله أن ترفع ويذكر فيها اسمه قال ابن كثير: أى أمر الله تعالى بتعاهدها وتطهيرها من الدنس واللغو والأقوال والأفعال التى لا تليق فيها كما قال ابن عباس: نهى الله سبحانه عن اللغو فيها وقال قتادة: هى هذه المساجد أمر الله سبحانه وتعالى ببنائها وعمارتها ورفعها وتطهيرها وقد ذكر لنا أن كعبا كان يقول: مكتوب فى التوراة: أن بيوتى فى الأرض المساجد وأنه من توضأ فأحسن وضوئه ثم زارنى فى بيتى أكرمته وحق على المزور وقد وردت أحاديث كثيرة فى بناء المساجد واحترامها وتوقيرها وتطييبها وتبخيرها۔ فعن عثمان بن عفان رضى الله عنه قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: من بنى مسجدا يبتغى به وجه الله بنى الله له مثله فى الجنة۔ وعن عائشة رضى الله عنها قالت: إن رسول الله صلى الله عليه وسلم أمر بالمساجد أن تبنى فى الدور وأن تطهر وتطيب ۔ وعن واثلة بن الأسقع رضى الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم: جنبوا مساجدكم صبيانكم ومجانينكم وشرائكم وبيعكم وخصوماتكم ورفع أصواتكم وإقامة حدودكم وسل سيوفكم واتخذوا على أبوابها المطاهر المراحيض وجمروها فى الجمع۔ وقد بنيت المساجد لذكر الله وللصلاة فيها كما قال النبى صلى الله عليه وسلم للأعرابى الذى بال فى طائفة المسجد: إن هذه المساجد لا تصلح لشىء من هذا البول ولا القذر إنما هى لذكر الله عز وجل والصلاة وقرائة القرآن فهى بيوت الله فى أرضه ومواطن عبادته وشكره وتوحيده وتنزيهه۔ وهذا داخل فى قوله تعالى: فى بيوت أذن الله أن ترفع ويذكر فيها اسمه يسبح له فيها بالغدو والآصال رجال لا تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله وإقام الصلاة وإيتاء الزكاة يخافون يوما تتقلب فيه القلوب والأبصار ليجزيهم الله أحسن ما عملوا ويزيدهم من فضله والله يرزق من يشاء بغير حساب ولذا يستحب لزومها والجلوس فيها لما فى ذلک من إحياء البقعة وانتظار الصلاة وفعلها فى أوقاتها على أكمل الأحوال قال أبو الدرداء رضى الله عنه لابنه: يا بنى ليكن المسجد بيتک فإنى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: المساجد بيوت المتقين وقد ضمن الله عز وجل لمن كان المساجد بيوته الروح والرحمة والجواز على الصراط

(الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، المادۃ: مسجد)

●عن ابى هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة الرجل فى الجماعة تضعف على صلاته فى بيته وفى سوقه خمسا وعشرين ضعفا وذلک أنه إذا توضأ فأحسن الوضوء ثم خرج إلى المسجد لا يخرجه إلا الصلاة لم يخط خطوة إلا رفعت له بها درجة وحط عنه بها خطيئة فإذا صلى لم تزل الملائكة تصلى عليه ما دام فى مصلاه اللهم صل عليه اللهم ارحمه ولا يزال أحدكم فى صلاة ما انتظر الصلاة (بخاری: رقم 611)

(301)...عن ابى هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة الرجل فى الجماعة تضعف على صلاته فى بيته وفى سوقه خمسا وعشرين ضعفا وذلک أنه إذا توضأ فأحسن الوضوء ثم خرج إلى المسجد لا يخرجه إلا الصلاة لم يخط خطوة إلا رفعت له بها درجة وحط عنه بها خطيئة فإذا صلى لم تزل الملائكة تصلى عليه ما دام فى مصلاه اللهم صل عليه اللهم ارحمه ولا يزال أحدكم فى صلاة ما انتظر الصلاة (بخاری: رقم 611)

●لانه (اعتكاف) انتظار الصلاة (ہدایہ: کتاب الصوم، باب الاعتکاف، 291 جلد 1)

●ولذا يستحب لزومها والجلوس فيها لما فى ذلک من إحياء البقعة وانتظار الصلاة وفعلها فى أوقاتها على أكمل الأحوال (الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، المادۃ: مسجد)

(302)...(دیکھیں: 299)

●عن الشعبى قال: قالت عائشة لابن أبى السائب قاص أهل المدينة: ثلاثا لتتابعنى عليهن أو لأناجزنک قال: وما هن بل أتابعک أنا يا أم المؤمنين قالت: اجتنب السجع فى الدعاء فإن رسول الله صلى الله عليه وسلم وأصحابه كانوا لا يفعلون ذلک وقص على الناس فى كل جمعة مرة فإن أبيت فثنتين فإن أبيت فثلاث ولا تحلن الناس هذا الكتاب ولا ألفينک تأتى القوم وهم فى حديثهم فتقطع عليهم حديثهم ولكن اتركهم فإذا حدوک عليه وأمروک به فحدثهم رواه أحمد ورجاله رجال الصحيح ورواه أبو يعلى بنحوه (مجمع الزوائد: 915)

●عن عثمان بن عطاء عن أبيه قال قال ينبغى للعالم أن لا يعدو صوته مجلسه القعود على المنبر ولو قعد على منبر أو موضع مرتفع جاز ذلک قال رضه إذا كثر عدد من يحضر السماع وكانوا بحيث لا يرون وجه المملى استحب له أن يجلس على منبر أو غيره حتى يبدو للجماعة وجهه ويبلغهم صوته (ادب الاملاء والاستملاء: 61/1)

●عن أبى نضرة أن عائشة رضى الله عنها قال لقاص المدينة ضع صوتک عن جلسائک وتحدث ما أقبلوا عليک بوجوههم فإذا أعرضوا عنک فأمسک وإياک والسجع فى الدعاء (اخبار المدینۃ: 12/1، رقم 28)

●عن ابن عمر رضى الله عنهما قال قلت له أذكرت هذا الحديث عن أبيک قال نعم قال أرسلت عائشة رضى الله عنها إلى أبى عمر رضى الله عنه فى قاص كان يقعد على بابها إن هذا قد آذانى وتركنى لا أسمع الصوت فأرسل إليه فنهاه فعاد فقام إليه أبى عمر رضى الله عنهما بعصاه حتى كسرها على رأسه (اخبار المدینۃ: 14/1، رقم 36)

●عن أبى قتادة قال: إن رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج ليلة فإذا هو بأبى بكر يصلى يخفض من صوته ومر بعمر وهو يصلى رافعا صوته قال: فلما اجتمعا عند النبى

صلی اللہ علیہ وسلم قال: یا أبا بکر مررت بک وأنت تصلی تخفض صوتک قال: قد أسمعت من ناجیت یا رسول اللہ وقال لعمر: مررت بک وأنت تصلی رافعا صوتک فقال: یا رسول اللہ أوقظ الوسنان وأطرد الشیطان فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: یا أبا بکر ارفع من صوتک شیئا وقال لعمر: اخفض من صوتک شیئا۔ رواہ أبو داود وروی الترمذی نحوہ (مشکاۃ المصابیح:1204) (''ذکر وفکر'' از مفتی تقی عثمانی:27 ''لاوڈ اسپیکر کا ظالمانہ استعمال'')

(303)...یکرہ تحریماً عند الحنفیة: إحضار المبیع فی المسجد، لأن المسجد محرر من حقوق العباد فلا یجعله کالدکان۔ ویکرہ عقد ما کان للتجارة لأن المعتکف منقطع إلی اللہ تعالی فلا یشتغل بأمور الدنیا۔ (الفقہ الاسلامی وأدلتہ:3/144)

(304)...عن واثلة بن الأسقع أن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال جنبوا مساجدکم صبیانکم ومجانینکم وشرائکم وبیعکم وخصوماتکم ورفع أصواتکم وإقامة حدودکم وسل سیوفکم واتخذوا علی أبوابها المطاهر وجمروها فی الجمع (سنن ابن ماجہ: رقم742)

(305)...(دیکھیں:300)

تیسرا عمل: شبِ قدر کی تلاش

☆ فضیلتِ شبِ قدر

(306)...وَمَا أَدرَاکَ مَا لَیلَةُ القَدرِ یقول: وما أشعرک یا محمد أیّ شیء لیلة القدر خیر من ألف شهر۔ اختلف أهل التأویل فی معنی ذلک فقال بعضهم: معنی ذلک: العمل فی لیلة القدر بما یرضی اللہ خیر من العمل فی غیرها ألف شهر۔ وذکر من قال ذلک: حدثنا ابن حمید قال: ثنا مهران عن سفیان قال: بلغنی عن مجاهد لَیلَةُ القَدرِ خَیرٌ مِن أَلفِ شَهرٍ قال: عملها وصیامها وقیامها خیر من ألف شهر۔ قال: ثنا الحکم بن بشیر قال: ثنا عمرو بن قیس الملائی قوله: خَیرٌ مِن أَلفِ شَهرٍ قال: عملٌ فیها خیر من عمل ألف شهر (التفسیر الطبری:1/598)

(307)...(مظاہر حق: کتاب الصوم، باب لیلۃ القدر،2/358)

(308)...ورفعه إلیه من بیت المقدس لیلة القدر من شهر رمضان وهو ابن ثلاثین سنة وکانت نبوته ثلاث سنین وعاشت أمه مریم بعد رفعه ست سنین (تفسیر الکشف والبیان:3/80)

(309)...(''فضائلِ رمضان'' از شیخ الحدیث: فصل ثانی شب قدر کے بیان میں ص39 درمنثور)

(310/1)...عن أبی هریرة B عن النبی ﷺ قال من قام لیلة القدر إیمانا واحتسابا غفر له ماتقدم من ذنبه ومن صام رمضان إیمانا واحتسابا غفر له ماتقدم من ذنبه (بخاری: رقم1768)

(310/2)...عن أنس قال: قال ﷺ: إذا کان لیلة القدر نزل جبریل علیه السلام فی کبکبة من الملائکة یصلون علی کل عبد قائم أو قاعد یذکر اللہ عز وجل فإذا کان یوم عیدهم یعنی یوم فطرهم باهی بهم ملائکته فقال: یا ملائکتی ما جزاء أجیر وفی عمله قالوا: ربنا جزاؤه أن یوفی أجره۔ قال: ملائکتی عبیدی وإمائی قضوا فریضتی علیهم ثم خرجوا یعجون إلی الدعاء وعزتی وجلالی وکرمی وعلوی وارتفاع مکانی لأجیبنهم۔ فیقول: ارجعوا فقد غفرت لکم وبدلت سیئاتکم حسنات۔ قال: فیرجعون مغفورا لهم۔ رواہ البیهقی فی شعب الإیمان۔ (مشکاۃ المصابیح، رقم:2096)

(311/1)......عن أنس بن مالک قال دخل رمضان فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم إن هذا الشهر قد حضرکم وفیه لیلة خیر من ألف شهر من حرمها فقد حرم الخیر کله ولا یحرم خیرها إلا محروم۔ (ابن ماجہ: رقم1634)

(311/1)...(السنن الکبری للبیهقی، باب فضل لیلة القدر، رقم:8785)

☆ وقتِ شبِ قدر

(312)...إِنَّا أَنزَلنٰهُ فِی لَیلَةِ القَدرِ الآیة (سورۃ القدر:1)

(313)...شَهرُ رَمَضَانَ الَّذِی أُنزِلَ فِیهِ القُرآنُ (سورۃ البقرۃ:185)

(314)...(''فضائلِ رمضان'' از شیخ الحدیث:44، تحت الحدیث رقم4)

(315)...عن عائشة رضی اللہ عنها أن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال تحروا لیلة القدر فی الوتر من العشر الأواخر من رمضان۔ (بخاری: رقم1878)

(316)...عن زید عن عاصم عن زر قال: سألت أبی بن کعب عن لیلة القدر فقال هی لیلة سبع وعشرین بالآیة التی أخبرنا رسول اللہ أن الشمس غداتئذ لا شعاع لها (الطبرانی: رقم1123، معارف الحدیث: کتاب الصوم، تحت حدیث رقم74)

(317)...عن عبدة وعاصم بن أبی النجود سمعا زر بن حبیش یقولا سألت أبی بن کعب ﷺ فقلت إن أخاک ابن مسعود یقول من یقم الحول یصب لیلة القدر فقال رحمه الله أراد أن لا یتکل الناس أما إنه قد علم أنها فی رمضان وأنها فی العشر الأواخر وأنها لیلة سبع وعشرین ثم حلف لا یستثنی أنها لیلة سبع وعشرین فقلت بأی شیء تقول ذلک یا أبا المنذر قال بالعلامة أو بالآیة التی أخبرنا رسول الله ﷺ أنها تطلع یومئذ لا شعاع لها (مسلم: رقم 1999)

(318)...قال ابن عابدین: لیلة القدر دائرة مع رمضان بمعنی أنها توجد کلما وجد فهی مختصة به عند الإمام وصاحبیه لکنها عندهما فی لیلة معینة منه وعنده لا تتعین۔ وقال الطحطاوی: ذهب الأکثر إلی أن لیلة القدر لیلة سبع وعشرین وهو قول ابن عباس وجماعة من الصحابة رضی الله عنهم ونسبه العینی فی شرح البخاری إلی الصاحبین (الموسوعة الفقهیة الکویتیة، المادة: لیلة القدر)

(319)...(''فضائلِ رمضان'' از شیخ الحدیث: 50 تحت الحدیث رقم 5)

☆ علاماتِ شبِ قدر

(320)...(دیکھیں: 316317)

(321)...عن عبادة بن الصامت أن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لیلة القدر فی العشر البواقی من قامهن ابتغاء حسبتهن فإن الله تبارک وتعالی یغفر له ما تقدم من ذنبه وما تأخر وهی لیلة وتر تسع أو سبع أو خامسة أو ثالثة أو آخر لیلة وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم إن أمارة لیلة القدر أنها صافیة بلجة کأن فیها قمرا ساطعا ساکنة ساجیة لا برد فیها ولا حر ولا یحل لکوکب أن یرمی به فیها حتی تصبح وإن أمارتها أن الشمس صبیحتها تخرج مستویة لیس لها شعاع مثل القمر لیلة البدر ولا یحل للشیطان أن یخرج معها یومئذ (مسند احمد: رقم 21702)

☆ اعمالِ شبِ قدر

(322)...(فی حدیث طویل) و إذا کانت لیلة القدر یأمر الله عز و جل جبریل علیه السلام فیهبط فی کبکبة من الملائکة إلی الأرض و معهم لواء أخضر فیرکز اللواء علی ظهر الکعبة و له مائة جناح منها جناحان لا ینشرهما إلا فی تلک اللیلة فینشرهما فی تلک اللیلة فیجاوزان المشرق إلی المغرب فیبث جبریل علیه السلام الملائکة فی هذه اللیلة فیسلمون علی کل قائم و قاعد و مصل و ذاکر یصافحونهم و یؤمنون علی دعائهم حتی یطلع الفجر فإذا طلع الفجر ینادی جبریل معاشر الملائکة الرحیل الرحیل فیقولون یا جبریل فما صنع الله فی حوائج المؤمنین من أمة أحمد صلی الله علیه و سلم فیقول جبریل: نظر الله إلیهم فی هذه اللیلة فعفا عنهم وغفر لهم إلا أربعة فقلنا یا رسول الله من هم قال: رجل مدمن خمر وعاق لوالدیه وقاطع رحم ومشاحن قلنا: یا رسول الله ما المشاحن قال: هو المصارم۔ (بیہقی: رقم 3695، فضائلِ اعمال: رقم 3)

(323)...عن أبی هریرة قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: من حافظ علی هؤلاء الصلوات المکتوبات لم یکتب من الغافلین ومن قرأ فی لیلة مائة آیة لم یکتب من الغافلین أو کتب من القانتین۔ (ابن خزیمة: رقم 1162)

(324)...عبد الرحمن بن أبی عمرة قال دخل عثمان بن عفان المسجد بعد صلاة المغرب فقعد وحده فقعدت إلیه فقال یا ابن أخی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من صلی العشاء فی جماعة فکأنما قام نصف اللیل ومن صلی الصبح فی جماعة فکأنما صلی اللیل کله (مسلم: رقم 1049)

(325)...عن أبی هریرة أن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لو یعلم الناس ما فی النداء والصف الأول ثم لم یجدوا إلا أن یستهموا علیه لاستهموا ولو یعلمون ما فی التهجیر لاستبقوا إلیه ولو یعلمون ما فی العتمة والصبح لأتوهما ولو حبوا (بخاری: رقم 580)

(326)...(خطباتِ تھانوی: شانِ رمضان، باب شبِ قدر کی عبادت، 421/16)

(327)...عن أبی هریرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: من قرأ عشر آیات فی لیلة لم یکتب من الغافلین (مستدرک حاکم: رقم 2041)

(328)...عن عبدالله بن عمرو بن العاص رضی الله عنهما عن رسول الله ﷺ انه قال: من قام بعشر آیات لم یکتب من الغافلین، ومن قام بمائة آیة کتب من القانتین، ومن قرأ بألف آیة کتب من المقنطرین (رواہ ابن خزیمۃ فی صحیحہ: 181/2)

(329)...عن عبد الله بن بریدة عن عائشة قالت قلت یا رسول الله أرأیت إن علمت أی لیلة لیلة القدر ما أقول فیها قال قولی ''اللهم إنک عفو کریم تحب العفو فاعف عنی'' (ترمذی: رقم 3435، مسند احمد: رقم 24215، ابن ماجۃ: رقم 3840)

☆ شبِ قدر کی کوتاہیاں

(330)...عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال خالفوا المشرکین وفروا اللحی وأحفوا الشوارب وکان ابن عمر إذا حج أو اعتمر قبض علی لحیته فما

فضل أخذه (بخاری:2/875رقم 5442،مشکوٰۃ المصابیح:2/380،مسلم:1/129)

●عن ابن عمر رضی اللہ عنهما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم انهکوا الشوارب وأعفوا اللحی (بخاری:رقم 5443)

●ذهب جمهور الفقهاء: الحنفية والمالكية والحنابلة وهو قول عند الشافعية إلى أنه يحرم حلق اللحية لأنه مناقض للأمر النبوی بإعفائها وتوفيرها وتقدم قول ابن عابدين فی الأخذ منها وهی دون القبضة: لم يبحه أحد فالحلق أشد من ذلک (الموسوعۃ الفقهيۃ الکويتيۃ، المادۃ: اللحيۃ)

●وأما الأخذ منها وهی دون ذلک (مادون القبضة) کما يفعله بعض المغاربة ومخنثة الرجال فلم يبحه أحد (شامی:2/418)

●يحرم علی الرجل قطع اللحيته (شامی:6/407)

●ولا بأس إذا طالت لحيته أن يأخذ من أطرافها ولا بأس أن يقبض علی لحيته فإن زاد علی قبضته منها شیء جزه وإن کان ما زاد طويلة ترکه کذا فی الملتقط۔ والقص سنة فيها وهو أن يقبض الرجل لحيته فإن زاد منها علی قبضته قطعه کذا ذکر محمد رحمه اللہ تعالی فی کتاب الآثار عن أبی حنيفة رحمه اللہ تعالی قال وبه نأخذ کذا فی محيط السرخسی (ہندیہ:44/32)

● حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ بہشتی زیور میں تحریر فرماتے ہیں کہ ڈاڑھی کا منڈانا یا ایک مٹھی سے کم پر کترانا دونوں حرام ہیں اور ڈاڑھی ڈاڑھ سے ہے اس لیے ٹھوڑی کے نیچے سے بھی ایک مٹھی ہونی چاہیے اور چہرہ کے دائیں اور بائیں طرف سے بھی ایک مٹھی ہونا چاہیے یعنی تینوں طرف سے ایک مٹھی ڈاڑھی رکھنا واجب ہے بعض لوگ سامنے یعنی ٹھوڑی کے نیچے سے تو ایک مٹھی رکھ لیتے ہیں لیکن چہرہ کے دائیں اور بائیں طرف سے کترا دیتے ہیں۔ خوب سمجھ لیں کہ ڈاڑھی تینوں طرف سے ایک مٹھی رکھنا واجب ہے۔ اگر ایک طرف سے بھی ایک مٹھی سے چاول برابر کم یعنی ذرا سی بھی کم ہوگی تو ایسا کرنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ (بہشتی زیور:11/115)

(331)... عن عقبة بن عامر أن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال إياکم والدخول علی النساء فقال رجل من الأنصار يا رسول اللہ أفرأيت الحمو قال الحمو الموت

(بخاری:رقم 4831)

●قال الترمذی يقال هو أخو الزوج کره له أن يخلو بها قال ومعنی الحديث علی نحو ما روی لا يخلون رجل بامرأة فإن ثالثهما الشيطان... وقال النووی اتفق أهل العلم باللغة علی أن الاحماء اقارب زوج المرأة کأبيه وعمه وأخيه وبن أخيه وبن عمه ونحوهم وأن الاختان اقارب زوجة الرجل وأن الاصهار تقع علی النوعين ۔... قال وإنما المراد الأخ وبن الأخ والعم وبن العم وبن الأخت ونحوهم مما يحل لها تزويجه لو لم تکن متزوجة وجرت العادة بالتساهل فيه فيخلو الأخ بامرأة أخيه فشبهه بالموت وهو أولی بالمنع من الأجنبی۔ (فتح الباری لابن حجر: تحت الحديث، رقم 4831)

(332)... فيحرم فی المشهور من المذاهب الأربعة الحنفية والمالكية والشافعية والحنابلة استعمال الآلات التی تطرب کالعود والطنبور والمعزفة والطبل والمزمار والرباب وغيرها من ضرب الأوتار والنايات والمزامير کلها۔ واستدلوا علی تحريم المعازف من القرآن بقوله تعالی: ومن الناس من يشتری لهو الحديث ليضل عن سبيل اللہ لقمان: قال ابن عباس: إنها الملاهی۔ وبالمعقول: وهو أن هذه الآلات تطرب وتدعو إلی الصد عن ذکر اللہ تعالی وعن الصلاة وإلی إتلاف المال فحرمت کالخمر۔ (الفقہ الاسلامی وأدلتہ:4/213)

(333)... (ایضاً)

(334)... قال النووی مبيناً آراء العلماء: تصوير صورة الحيوان حرام شديد التحريم وهو من الکبائر؛ لأنه متوعد عليه بهذا الوعيد الشديد المذکور فی الأحاديث وسواء صنعه بما يمتهن أو بغيره فصنعته حرام بکل حال؛ لأن فيه مضاهاة لخلق اللہ تعالی وسواء ما کان فی ثوب أو بساط أو درهم أو دينار أو فلس أو إناء أو حائط أو غيرها۔ وأما تصوير صورة الشجر ورحال الإبل وغير ذلک مما ليس فيه صورة حيوان فليس بحرام۔ هذا حکم التصوير نفسه۔ (الفقہ الاسلامی وأدلتہ:4/220)

(335)... آکل الربا وكاسب الحرام أهدی إليه أو أضافه وغالب ماله حرام لا يقبل ولا يأکل ما لم يخبره أن ذلک المال أصله حلال ورثه أو استقرضه وإن کان غالب ماله حلالا لا بأس بقبول هديته والأکل منها کذا فی الملتقط (ہندیہ:43/434)

(336)... عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: ما اسفل من الکعبين من الازار فی النار (بخاری: رقم 5787)

●وفی بذل المجهود فی شرح معنی اسبال الازار قال: وهو تطويله وترسيله نازلا عن الکعبين الی الارض اذا مشی (باب ما جاء فی اسبال الازار، رقم 4084، 12/112)

●وفی المرقات واجمعوا علی جواز الاسبال للنساء وقد صح عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لهن فی ارخاء ذيولهن (مرقات: تحت الحديث، 8/129)

●حدثنا محمود بن غيلان قال: حدثنا أبو داود عن شعبة عن الأشعث بن سليم قال: سمعت عمتی تحدث عن عمها قال: بينا أنا أمشی بالمدينة إذا إنسان خلفی يقول: ارفع إزارک فإنه أتقی وأبقی فإذا هو رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فقلت: يا رسول اللہ إنما هی بردة ملحاء قال: أما لک فی أسوة فنظرت فإذا إزاره إلی نصف ساقيه (شمائل: باب ما جاء فی صفۃ ازار:1/109)

●عن أبی جری جابر بن سليم قال رأيت رجلا يصدر الناس عن رأيه لا يقول شيئا إلا صدروا عنه قلت من هذا قالوا هذا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قلت عليک السلام يا رسول اللہ مرتين قال لا تقل عليک السلام فإن عليک السلام تحية الميت قل السلام عليک قال قلت أنت رسول اللہ قال أنا رسول اللہ الذی إذا أصابک ضر فدعوته کشفه عنک وإن أصابک عام سنة فدعوته أنبتها لک وإذا کنت بأرض قفراء أو فلاة فضلت راحلتک فدعوته ردها عليک قال قلت اعهد إلی قال لا تسبن أحدا قال فما سببت

بعده حرا ولا عبدا ولا بعيرا ولا شاة قال ولا تحقرن شيئا من المعروف وأن تكلم أخاك وأنت منبسط إليه وجهك إن ذلك من المعروف وارفع إزارك إلى نصف الساق فإن أبيت فإلى الكعبين وإياك وإسبال الإزار فإنها من المخيلة وإن الله لا يحب المخيلة وإن امرؤ شتمك وعيرك بما يعلم فيك فلا تعيره بما تعلم فيه فإنما وبال ذلك عليه (ابوداؤد: رقم 3562)

● وعن أبي أمامة قال: بينما نحن مع رسول الله صلى الله عليه و سلم إذ لحقنا عمرو بن زرارة الأنصاری فی حلة إزار ورداء قد أسبل فجعل رسول الله صلى الله عليه و سلم يأخذ بناحية ثوبه ويتواضع لله ويقول: اللهم عبدک وابن عبدک وابن أمتک حتى سمعها عمرو بن زرارة فالتفت إلى النبی صلى الله عليه و سلم فقال: يا رسول الله إنی حمش الساقين فقال رسول الله صلى الله عليه و سلم: يا عمرو بن زرارة إن الله أحسن كل شئ خلقه يا عمرو بن زرارة إن الله لا يحب المسبل ثم قال رسول الله صلى الله عليه و سلم بكفه تحت ركبة نفسه فقال: يا عمرو بن زرارة هذا موضع الإزار ثم رفعها ثم وضعها تحت ذلک فقال: يا عمرو هذا موضع الإزار (مجمع الزوائد: رقم 8525)

(337)...الغيبة حرام باتفاق الفقهاء ۔ وذهب بعض المفسرين والفقهاء إلى أنها من الكبائر ۔قال القرطبی : لا خلاف أن الغيبة من الكبائر وأن من اغتاب أحدا عليه أن يتوب إلى الله عز وجل واستدلوا بقوله تعالى: ولا يغتب بعضكم بعضا أيحب أحدكم أن يأكل لحم أخيه ميتا فكرهتموه۔ (الموسوعة الفقهية الكويتية، المادة: الغيبة)

(338)...عن جابر، قال: ذكر رجل عند النبی ﷺ بعبادة واجتهاد، وذكر آخر برعة (ورع) فقال النبی ﷺ لا تعدل بالرعة۔ (ترمذی: رقم 2519)

● عن أبی هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من يأخذ عنی هؤلاء الكلمات فيعمل بهن أو يعلم من يعمل بهن فقال أبو هريرة: فقلت: أنا يا رسول الله فأخذ بيدی فعد خمسا وقال: اتق المحارم تكن أعبد الناس وارض بما قسم الله لک تكن أغنى الناس وأحسن إلى جارک تكن مؤمنا وأحب للناس ما تحب لنفسک تكن مسلما ولا تكثر الضحک فإن كثرة الضحک تميت القلب (ترمذی: رقم 2305)

● اذ لا عبادة افضل من الخروج عن عهدة الفرائض، وعوام الناس يتركونها ويعتنون بكثرة النوافل فيضيعون الاصول ويقومون بالفضائل

(مرقاة المفاتيح شرح مشكوة المصابيح: 358/9)

(339)...وعن كعب بن عجرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احضروا المنبر فحضرنا فلما ارتقى درجة قال آمين فلما ارتقى الدرجة الثانية قال آمين فلما ارتقى الدرجة الثالثة قال آمين فلما نزل قلنا يا رسول الله لقد سمعنا منک اليوم شيئا ما كنا نسمعه قال إن جبريل عليه السلام عرض لی فقال بعد من أدرک رمضان فلم يغفر له قلت آمين فلما رقيت الثانية قال بعد من ذكرت عنده فلم يصل عليک فقلت آمين فلما رقيت الثالثة قال بعد من أدرک أبويه الكبر عنده أو أحدهما فلم يدخلاه الجنة قلت آمين۔ (ترغيب: رقم 1479)

(340)...المستفاد من كلام الفقهاء أن قيام الليل قد لا يكون مستغرقا لأكثر الليل بل يتحقق بقيام ساعة منه ۔ أما العمل فيه فهو الصلاة دون غيرها ۔ وقد يطلقون قيام الليل على إحياء الليل۔ فقد قال فی مراقی الفلاح: معنى القيام أن يكون مشتغلا معظم الليل بطاعة وقيل ساعة منه يقرأ القرآن أو يسمع الحديث أو يسبح أو يصلی على النبی صلى الله عليه وسلم۔ (الموسوعة الفقهية الكويتية، المادة: القيام، قيام ليالی رمضان)

ويكره تخصيص سورة بصلاة إلا إذا كان أيسر عليه واتبع فيه النبی صلى الله عليه وسلم معتقدا للتسوية۔

(341)...والأفضل فی غير التراويح المنزل لحديث : عليكم بالصلاة فی بيوتكم فإن خير صلاة المرء فی بيته إلا المكتوبة ۔وفی رواية : صلاة المرء فی بيته أفضل من صلاته فی مسجدی هذا إلا المكتوبة۔ ولكن إذا كان فی بيته ما يشغل باله ويقلل خشوعه فالأفضل أن يصليها فی المسجد فرادى ؛ لأن اعتبار الخشوع أرجح۔ (الموسوعة الفقهية الكويتية، المادة: القيام، قيام ليالی رمضان)

(342)...عن ابن عمر عن النبی صلى الله عليه وسلم قال اجعلوا فی بيوتكم من صلاتكم ولا تتخذوها قبورا (بخاری: رقم 414، مسلم: رقم 1296)

(343)...عن أنس بن مالک أن رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل المسجد فرأى حبلا ممدودا بين ساريتين فقال ما هذا الحبل فقالوا لزينب تصلی فإذا فترت تعلقت به فقال النبی صلى الله عليه وسلم حلوه ليصل أحدكم نشاطه فإذا فتر فليقعد (نسائی: رقم 1642)

● عن أبی العالية قال قال ابن عباس قال لی رسول الله صلى الله عليه وسلم غداة العقبة وهو على راحلته هات القط لی فلقطت له حصيات هن حصى الخذف فلما وضعتهن فی يده قال بأمثال هؤلاء وإياكم والغلو فی الدين فإنما أهلک من كان قبلكم الغلو فی الدين (نسائی: رقم 3007)

عن عائشة قالت قال رسول الله ﷺ أحب الأعمال إلى الله تعالى أدومها وإن قل قال وكانت عائشة إذا عملت العمل لزمته۔ (مسلم: رقم 1305)

● عن أبی سلمة أن عائشة رضی الله عنها حدثته قالت لم يكن النبی صلى الله عليه وسلم يصوم شهرا أكثر من شعبان فإنه كان يصوم شعبان كله وكان يقول خذوا من العمل ما تطيقون فإن الله لا يمل حتى تملوا وأحب الصلاة إلى النبی صلى الله عليه وسلم ما دووم عليه وإن قلت وكان إذا صلى صلاة داوم عليها (بخاری: رقم 1834)

● عن أبی هريرة عن النبی ﷺ قال إن الدين يسر ولن يشاد الدين أحد إلا غلبه فسددوا وقاربوا وأبشروا واستعينوا بالغدوة والروحة وشیء من الدلجة۔ (بخاری: رقم 38)

● عن أبی هريرة عن النبی ﷺ قال إن لكل شیء شرة ولكل شرة فترة فإن كان صاحبها سدد وقارب فارجوه وإن أشير إليه بالأصابع فلا تعدوه۔ (ترمذی: رقم 2377)

● عن أنس بن مالک رضی الله عنه يقول جاء ثلاثة رهط إلى بيوت أزواج النبی صلى الله عليه وسلم يسألون عن عبادة النبی صلى الله عليه وسلم فلما أخبروا كأنهم تقالوها فقالوا وأين نحن من النبی صلى الله عليه وسلم قد غفر له ما تقدم من ذنبه وما تأخر قال أحدهم أما أنا فإنی أصلی الليل أبدا وقال آخر أنا أصوم الدهر ولا أفطر وقال آخر أنا أعتزل النساء فلا أتزوج أبدا فجاء

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

رسول الله صلى الله عليه وسلم إليهم فقال أنتم الذين قلتم كذا وكذا أما والله إنى لأخشاكم لله وأتقاكم له لكنى أصوم وأفطر وأصلى وأرقد وأتزوج النساء فمن رغب عن سنتى فليس منى (بخاری: رقم 4675)

●عن عون بن أبى جحيفة عن أبيه قال آخى النبى صلى الله عليه وسلم بين سلمان وأبى الدرداء فزار سلمان أبا الدرداء فرأى أم الدرداء متبذلة فقال لها ما شأنك قالت أخوك أبو الدرداء ليس له حاجة فى الدنيا فجاء أبو الدرداء فصنع له طعاما فقال كل قال فإنى صائم قال ما أنا بآكل حتى تأكل قال فأكل فلما كان الليل ذهب أبو الدرداء يقوم قال نم فنام ثم ذهب يقوم فقال نم فلما كان من آخر الليل قال سلمان قم الآن فصليا فقال له سلمان إن لربك عليك حقا ولنفسك عليك حقا ولأهلك عليك حقا فأعط كل ذى حق حقه فأتى النبى صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك له فقال النبى صلى الله عليه وسلم صدق سلمان (بخاری: رقم 1832)

چوتھا عمل: لیلۃ الجائزہ (شبِ عید کی عبادت)

☆ فضیلت

(344)... عن أبى أمامة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال: من قام ليلتى العيدين محتسبا لله لم يمت قلبه يوم تموت القلوب۔ (ابن ماجۃ: رقم 1782)

(345)... احياه الله وليله بمعنىٰ لانه يحيىٰ حياة سعيدة ويتنعم ويرزق الخير كله وتعمه رحمة ربه له "يوم ينفع الصادقين صدقهم" (المائدۃ: 120)

(حاشیہ: الترغیب والترہیب، کتاب العیدین والاضحیۃ: 152/2، تحت رقم الحدیث 1)

(346)...وروى عن معاذ بن جبل رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه و سلم من أحيا الليالى الخمس وجبت له الجنة ليلة التروية وليلة عرفة وليلة النحر وليلة الفطر وليلة النصف من شعبان (ترغیب: رقم 1656)

(347)... وعن أبى هريرة رضى الله عنه قال: عن النبى صلى الله عليه وسلم أنه قال: يغفر لأمته فى آخر ليلة فى رمضان۔ قيل: يا رسول الله أهى ليلة القدر قال: لا ولكن العامل إنما يوفى أجره إذا قضى عمله (مشکوۃ: رقم 1968)

(348)... (فى حديث طويل) ولله عز و جل فى كل يوم من شهر رمضان عند الإفطار ألف ألف عتيق من النار كلهم قد استوجبوا النار فإذا كان آخر يوم من شهر رمضان أعتق الله فى ذلك اليوم بقدر ما أعتق من أول الشهر إلى آخره... الخ (ترغیب: رقم 1493)

☆ اعمال

(349)...أن عائشة زوج النبى صلى الله عليه وسلم قالت سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن هذه الآية والذين يؤتون ما آتوا وقلوبهم وجلة قالت عائشة أهم الذين يشربون الخمر ويسرقون قال لا يا بنت الصديق ولكنهم الذين يصومون ويصلون ويتصدقون وهم يخافون أن لا يقبل منهم أولئك الذين يسارعون فى الخيرات (ترمذی: رقم 3099، ابن ماجۃ: رقم 4188)

(350)... وَاتلُ عَلَيهِم نَبَأَ ابنَى آدَمَ بِالحَقِّ إِذ قَرَّبَا قُربَانًا فَتُقُبِّلَ مِن أَحَدِهِمَا وَلَم يُتَقَبَّل مِنَ الآخَرِ قَالَ لَأَقتُلَنَّكَ قَالَ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ المُتَّقِينَ (المائدۃ: 27)

(351)... وَإِذ يَرفَعُ إِبرَاهِيمُ القَوَاعِدَ مِنَ البَيتِ وَإِسمَاعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّل مِنَّا إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ العَلِيمُ (البقرۃ: 127)

(352)... قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ (سورۃ المائدہ: 27)

(353)... (فضائل اعمال: فضائل رمضان، فصل ثالث تحت حدیث رقم 4)

☆ شبِ عید کی کوتاہیاں

(354)...يحرم بالاتفاق كل لعب فيه قمار: وهو أن يغنم أحدهما ويغرم الآخر لأنه من الميسر أى القمار الذى أمر الله باجتنابه فى قوله تعالى: إنما الخمر والميسر والأنصاب والأزلام رجس من عمل الشيطان فاجتنبوه المائدة۔... وما خلا من القمار وهو اللعب الذى لا عوض فيه من الجانبين ولا من أحدهما فمنه ماهو محرم ومنه ماهو مباح لكن لا يخلو كل لهو غير نافع من الكراهة، لما فيه من تضييع الوقت والانشغال عن ذكر الله وعن الصلاة وعن كل نافع مفيد

(الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، المادۃ: اللہو)

(355)... عن أبى هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أحب البلاد إلى الله مساجدها وأبغض البلاد إلى الله أسواقها (مسلم: رقم 1076)

(356)... عن أبى ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحقرن أحدكم شيئا من المعروف... الخ (ترمذی: رقم 1756)

(357)...لاينبغى للتاجر ان يشغله معاشه عن معاده فيكون عمره ضائعا وصفقته خاسرة لان مايفوته من الربح فى الآخرة لايفئ به ما يناله فى الدنيا فيكون ممن اشترىٰ الحيوة الدنيا بالآخرة بل ينبغى له ان يشفق على نفسه فى تجارته ولا ينسى نصيبه من الدنيا للاخرة كما قال الله تعالىٰ (القصص: 77، ولا تنس نصيبك من الدنيا) فان الدنيا مزرعة الاخرة وفيها تكتسب الحسنات) (مجالس الابرار: المجلس التاسع والستون: 543)

4. عید

(1) عید کی حقیقت

(358)... روينا عن عائشة قال: دخل أبو بكر و عندى جاريتان من جوارى الأنصارى يغنيان بما تناولت الأنصار يوم بعاث قالت : و ليستا بمغنيتين فقال أبو بكر: أمزمور الشيطان فى بيت رسول الله ﷺ و ذلك يوم عيد فقال رسول الله ﷺ: يا أبا بكر إن لكل قوم عيدو هذا عيدنا۔ (البیہقی: رقم 5110)

● عن أنس قال قدم رسول الله صلى الله عليه و سلم المدينة ولهم يومان يلعبون فيهما فقال ما هذان اليومان قالوا كنا نلعب فيهما فى الجاهلية فقال رسول الله صلى الله عليه و سلم إن الله قد أبدلكم بهما خيرا منهما يوم الأضحى ويوم الفطر (ابوداؤد: رقم 959، معارف الحدیث: عیدین کا آغاز، 239/3)

(2) عید کی فضیلت

(359)... (فى حديث طويل) فإذا كانت ليلة الفطر سميت تلك الليلة ليلة الجائزة فإذا كانت غداة الفطر بعث الله عز و جل الملائكة فى كل بلاد فيهبطون إلى الأرض فيقومون على أفواه السكك فينادون بصوت يسمع من خلق الله عز و جل إلا الجن و الإنس فيقولون يا أمة محمد اخرجوا إلى رب كريم يعطى الجزيل ويعفو عن العظيم فإذا برزوا إلى مصلاهم يقول الله عز و جل للملائكة ما جزاء الأجير إذا عمل عمله قال فتقول الملائكة إلهنا و سيدنا جزاؤه أن توفيه أجره قال فيقول فإنى أشهدكم يا ملائكتى أنى قد جعلت ثوابهم من صيامهم شهر رمضان و قيامهم رضاى و مغفرتى ويقول يا عبادى سلونى فوعزتى و جلالى لا تسألونى اليوم شيئا فى جمعكم لآخرتكم إلا أعطيتكم و لا لدنياكم إلا نظرت لكم فوعزتى لأسترن عليكم عثراتكم ما راقبتمونى وعزتى و جلالى لا أخزيكم و لا أفضحكم بين أصحاب الحدود و انصرفوا مغفورا لكم قد أرضيتمونى و رضيت عنكم فتفرح الملائكة و تستبشر بما يعطى الله عز و جل هذه الأمة إذا أفطروا من شهر رمضان (ترغیب: رقم 1493)

(3) عید کے دن کے مسنون اعمال

(360)... ويستحب التختم و التطيب و التبكير وهو سرعة الانتباه و الابتكار وهو المسارعة إلى المصلى (ہندیۃ: 4/344)

(361)... و (يستحب) الغسل و التطيب و الاستياك۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی: ص 346، باب أحکام العید)

(362)... ولبس الرجال أحسن الثياب قياساً على الجمعة و إظهاراً لنعمة الله و شكره۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی: ص 346، باب احکام العید)

(363)... ويتنظف ويتزين بإزالة الظفر و الريح الكريهة كالجمعة و الإمام بذلك آكد۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی: ص 346، باب احکام العید)

(364)... (دیکھیں: 360)

(365)... أن يأكل فى عيد الفطر قبل الصلاة ... ويؤخر الأكل فى الأضحى حتى يرجع من الصلاة و الأكل فى الفطر آكد من الإمساك فى الأضحى لحديث أنس: كان رسول الله صلّى الله عليه و سلم لا يغدو يوم الفطر حتى يأكل تمرات۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی: ص 346، باب احکام العید)

(366)... ومنها أن يتطوع بعد صلاة العيد أى بعد الفراغ من الخطبة ؛ لما روى عن على رضى الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه و سلم أنه قال : من صلى بعد العيد أربع ركعات كتب الله له بكل نبت نبت و بكل ورقة حسنة۔ و أما قبل صلاة العيد فلا يتطوع فى المصلى و لا فى بيته عند أكثر أصحابنا ؛ لما نذكر فى بيان الأوقات التى يكره فيها التطوع إن شاء الله تعالى۔ (بدائع: 106/3، ما یستحب فی یوم العید)

(367)... ثم يتوجه إلى المصلى بالنصب عطف على المندوبات فإن خصوص التوجه إلى المصلى مندوب و إن وسعهم المسجد عند عامة المشايخ وهو الصحيح وقد كان رسول الله صلى الله عليه و سلم يخرج فى صلاة العيد إليه وهو موضع معروف بالمدينة بينه و بين باب المسجد ألف ذراع

(حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی: ص 346، باب احکام العید)

(368)... تبكير المأموم ماشياً إن لم يكن عذر إلى الصلاة بعد صلاة الصبح ولو قبل الشمس بسكينة و وقار ليحصل له الدنو من الإمام من غير تخط للرقاب و انتظار الصلاة فيكثر ثوابه لقول على: من السنة أن يخرج إلى العيد ماشياً و لأن النبى صلّى الله عليه و سلم ما ركب فى عيد و لا جنازة... و قال الحنفية: لا بأس بالركوب فى الجمعة و العيدين و المشى أفضل فى حق من يقدر عليه۔ و عبر الحنفية عن هذا بمندوبين: التبكر: وهو سرعة الانتباه أول الوقت أو قبله لأداء العبادة بنشاط و الابتكار: وهو المسارعة إلى المصلى لينال فضيلته و الصف الأول۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی: ص 346، باب احکام العید)

(369)... ایضاً

(370)...وأن يؤدى صدقة الفطر قبل خروج الناس إلى الصلاة ولا بأس بأدائها قبل العيد بأيام تمكيناً للفقير من الانتفاع بها فى العيد ... يندب صلاة الصبح فى مسجدالحي لقضاء حقه ثم يذهب إلى المصلى۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی:ص346،باب احکام العید)

(371)...قوله مكبرا سرا قال الطحاوى ذكر ابن أبى عمران عن أصحابنا جميعا أن السنة عندهم يوم الفطر أن يكبر فى طريق المصلى وهو الصحيح لقوله تعالى ولتكبروا الله على ما هداكم ۔البقرة۔ قوله وعندهما جهرا قال الحلبى الذى ينبغى أن يكون الخلاف فى استحباب الجهر وعدمه لا فى كراهته وعدمها فعندهما يستحب وعنده الإخفاء أفضل (حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی:ص346،باب احکام العید)

(372)...**نمازعید کا طریقہ**

1)...(وكيفية صلاتهما) اى العيدين (ان ينوى) عند اداء كل منهما (صلاة العيد) بقلبه ويقول بلسانه: اصلى صلاة العيد لله تعالى اماما (ولا يشترطه نية الواجب للاختلاف فيه) والمقتدى ينوى المتابعة ايضا (ثم يكبر للتحريمة ثم يقرأ) الامام، والمؤتم (الثناء) سبحانك اللهم وبحمدك الخ...(ثم يكبر) الامام والقوم (تكبيرات الزوائد)...(ثلاثا)... ويسكت بعد كل تكبيرة مقدار ثلاث تكبيرات فى رواية عن ابى حنيفة لئلا يشتبه على البعيد عن الامام (قال فى المبسوط: هذا التقدير ليس بلازم لان المقصود منه ازالة الاشتباه عن القوم وهو يختلف بكثرة الزحام، وقلته اه) ولا يسن ذكر، ولا بأس بان يقول: سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر (فى القهستانى عن عين الائمة ان التسبيح بينها اولى) (يرفع يديه) الامام والقوم (الا فى تكبيرة الركوع، ولو صلى خلف امام لايرى الرفع فيها يرفع ولا يوافق الامام فى الترك بحر عن الظهيرية) (فى كل منها) وتقدم انه سنة (ثم يتعوذ) الامام (ثم يسمى سرا، ثم يقرأ) الامام (الفاتحة ثم) يقرأ (سورة وندب ان تكون) سورة (سبح اسم ربك الاعلى) تماما (وروى ق واقتربت جوهرة) (ثم يركع) الامام، ويتبعه القوم (فاذا قال للثانية ابتدأ بالبسملة ثم بالفاتحة ثم بالسورة) ليوالى بين القراء تين وهو الافضل عندنا (وندب ان تكون) سورة هل اتاك حديث (الغاشية)...(ثم يكبر) الامام والقوم (تكبيرات الزوائد ثلاثا ويرفع يديه) الامام والقوم (فيها كما فى) الركعة (الاولى) (حاشیۃ الطحطاوی مع مراقی الفلاح: کتاب الصلاۃ،ص532,33)

2)...ولو ادرك الامام وقد كبر بعض التكبيرات تابعه وقضى ما فاته فى الحال ثم تابع امامه (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح:534)

3)...وان ادركه وقد شرع فى القراء ة كبر تكبيرة الافتتاح واتى بالزوائد برأى نفسه لانه مسبوق، ولو ادركه قائما ولم يكبر حتى ركع لايكبر على ما ارتضاه فى المحيط (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح:534)(ایضاً)

4)...وان ادرك الامام راكعا احرم قائما وكبر تكبيرات الزوائد قائما ايضا ان امن فوت الركعة بمشاركته الامام فى الركوع (مراقی الفلاح:156)

● والا يكبر للاحرام قائما ثم يركع مشاركا للامام فى الركوع ويكبر للزوائد منحنيا بلا رفع يد لان الفائت من الذكر يقضى قبل فراغ الامام بخلاف الفعل، والرفع حينئذ سنة فى غير محله ويفوت السنة التى فى محلها وهى وضع اليدين على الركعتين (مراقی الفلاح:2/534)

● وان رفع الامام راسه سقط عن المقتدى ما بقى من التكبيرات لانه ان اتى به فى الركوع لزم ترك المتابعة المفروضة للواجب (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح:534)

5)...وان ادركه بعد رفع رأسه قائما لا يأتى بالتكبير لانه يقضى الركعة مع تكبيراتها كذا فى فتح القدير (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح:534)

● وإذا سبق بركعة يبتدئ فى قضائها بالقرائة ثم يكبر لأنه لو بدأ بالتكبير والى بين التكبيرات ولم يقل به أحد من الصحابة فيوافق رأى الإمام على بن أبى طالب فكان أولى وهو مخصص لقولهم المسبوق يقضى أول صلاته فى حق الأذكار۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح:534)

6)...ولو ادرك الامام وقد كبر بعض التكبيرات تابعه وقضى ما فاته فى الحال ثم تابع امامه (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح:534)

● وإذا سبق بركعة يبتدئ فى قضائها بالقرائة ثم يكبر لأنه لو بدأ بالتكبير والى بين التكبيرات ولم يقل به أحد من الصحابة فيوافق رأى الإمام على بن أبى طالب فكان أولى وهو مخصص لقولهم المسبوق يقضى أول صلاته فى حق الأذكار۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح:534)

7)...وان ادرك الامام راكعا احرم قائما وكبر تكبيرات الزوائد قائما ايضا ان امن فوت الركعة بمشاركته الامام فى الركوع (مراقی الفلاح:2/156)

● وإذا سبق بركعة يبتدئ فى قضائها بالقرائة ثم يكبر لأنه لو بدأ بالتكبير والى بين التكبيرات ولم يقل به أحد من الصحابة فيوافق رأى الإمام على بن أبى طالب فكان أولى وهو مخصص لقولهم المسبوق يقضى أول صلاته فى حق الأذكار۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح:534)

8)...وان ادرك الامام راكعا احرم قائما وكبر تكبيرات الزوائد قائما ايضا ان امن فوت الركعة بمشاركته الامام فى الركوع (مراقی الفلاح:2/156)

● والا يكبر للاحرام قائما ثم يركع مشاركا للامام فى الركوع ويكبر للزوائد منحنيا بلا رفع يد لان الفائت من الذكر يقضى قبل فراغ الامام بخلاف الفعل، والرفع حينئذ سنة فى غير محله ويفوت السنة التى فى محلها وهى وضع اليدين على الركبتين (مراقی الفلاح:534)

● وان رفع الامام راسه يسقط عن المقتدی مابقی من التكبيرات لانه ان اتى به فی الركوع لزم ترک المتابعة المفروضة للواجب (مراقی الفلاح:534)

● وإذا سبق بركعة يبتدئ فی قضائها بالقرائة ثم يكبر لأنه لو بدأ بالتكبير والی بين التكبيرات ولم يقل به أحد من الصحابة فيوافق رأی الإمام علی بن أبی طالب فكان أولی وهو مخصص لقولهم المسبوق يقضی أول صلاته فی حق الأذكار۔ (مراقی الفلاح:534)

9)... وإن أدرک الإمام التشهد أو بعد السلام فی سجود السهو فإنه يصلی ركعتين ويكبر برأی نفسه۔ (قاضیخان: کیفیۃ صلاۃ العید 90/1)

● إذا أدرک الإمام فی صلاة العيد بعد ما تشهد الإمام قبل أن يسلم أو بعدما سلم قبل أن يسجد للسهو أو بعدما سجد للسهو ولم يسلم الإمام فإنه يقوم ويقضی صلاة العيد (الہندیۃ: صلاۃ العیدین 1/151)

10)... ولو قدر بعد الفوات مع الامام علی ادراكها مع غيره فعل للاتفاق علی جواز تعددها (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح:535)

● ومن فاتته الصلوة فلم يدركها مع الامام لايقضيها لانها لم تعرف قربة الا بشرائط لاتتم بدون الامام ای السلطان او مامور ه فان شاء انصرف وان شاء صلی (فی غير المصلی) نفلا والافضل اربع فيكون له صلوة الضحیٰ لما روی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ انه قال من فاتته صلاة العيد صلی اربع ركعات يقرأ فی الاولیٰ سبح اسم ربک الاعلیٰ وفی الثانية والشمس وضحاها وفی الثالثة والليل اذا يغشیٰ وفی الرابعة والضحی وروی عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعدا جميلا وثوابا جزيلا (مراقی الفلاح:535)

(373)... أن كل ما حرم فی الصلاة حرم فی الخطبة فيحرم أكل وشرب وكلام ولو تسبيحا أو رد سلام أو أمرا بمعروف إلا من الخطيب... وكذا يجب الاستماع لسائر الخطب كخطبة نكاح وختم وعيد علی المعتمد۔ (شامی:1/545، مطلب السنۃ تکون سنۃ عین وکفایۃ)

(374)... عن أبی أمامة قال قيل يا رسول الله صلی الله عليه وسلم أی الدعاء أسمع قال جوف الليل الآخر ودبر الصلوات المكتوبات۔ (ترمذی رقم 3421)

● عن ام اعطية رضی الله عنها قالت: كنا نومر ان نخرج يوم العيد حتیٰ تخرج البكر من خدرها حتیٰ تخرج الحيض فيكن خلف الناس فيكبرن بتكبيرهم ويدعو بدعائهم يرجون بركة ذلک اليوم وطهرته اخرج البخاری فی صحيحه كذا فی فتح الباری: 386/2 واخرج الترمذی عن ام عطية رضی الله تعالیٰ عنها ان رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم كان يخرج الابكار والعواتق وذوات الخدور والحيض فی العيدين فاما الحيض فيعتزلن المصلی ويشهدن دعوة المسلمين الحديث ص: 7 وقال الترمذی رحمه الله عنه حديث ام عطية: حديث حسن صحيح۔

(فتاویٰ دارالعلوم زکریا:579/2، احسن الفتاویٰ:115/4، امداد الفتاویٰ:407/1، فتاویٰ محمودیہ:464/8، امداد الاحکام:472/1)

(375)... (تكبير المأموم ماشياً) من طريق ويرجع من أخری اتباعاً للسنة... ويندب للإمام الإسراع فی الخروج إلی صلاة الأضحی والتأخر قليلاً فی الخروج إلی صلاة الفطر۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی: ص346، باب احکام العید)

(4) عید کی کوتاہیاں

(376)... (''فقہی رسائل'' از مفتی عبدالرؤف سکھروی:91/2)

(377)... (''فقہی رسائل'' از مفتی عبدالرؤف سکھروی:92/2)

(378)... إعلم أن المصاحفة مستحبة عند كل لقاء وأما ما اعتاده الناس من المصافحة بعد صلاة الصبح والعصر فلا أصل له فی الشرع علی هذا الوجه ولكن لا بأس به فإن أصل المصافحة سنة وكونهم حافظوا عليها فی بعض الأحوال وفرطوا فی كثر من الأحوال أو أكثرها لا يخرج ذلک البعض عن كونه من المصافحة التی ورد الشرع بأصلها۔ قال الشيخ أو الحسن البكری وتقييده بما بعد الصبح والعصر علی عادة كانت فی زمنه وإلا فعقب الصلوات كلها كذلک كذا فی رسالة الشرنبلالی فی المصافحة۔ (شامی:6/381، فتویٰ مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ، از فقہی رسائل)

● وقد اختلف فقهاء المذاهب فی حكم المصافحة... وأما القول بالإباحة فقد ذهب إليه العز بن عبد السلام من الشافعية حيث قسم البدع إلی خمسة أقسام: واجبة ومحرمة ومكروهة ومستحبة ومباحة ثم قال: وللبدع المباحة أمثلة منها المصافحة عقيب الصبح والعصر۔ ونقل ابن علان عن المرقاة أنه مع كونها من البدع فإذا مد مسلم يده إليه ليصافحه فلا ينبغی الإعراض عنه بجذب اليد لما يترتب عليه من أذی يزيد علی مراعاة الأدب وإن كان يقال إن فيه نوع إعانة علی البدعة وذلک لما فيه من المجابرة۔ واستحسن النووی فی المجموع كما نقله ابن علان كلام ابن عبد السلام واختار أن مصافحة من كان معه قبل الصلاة مباحة ومن لم يكن معه قبل الصلاة سنة وقال فی الأذكار: واعلم أن هذه المصافحة مستحبة عند كل لقاء وأما ما اعتاده الناس من المصافحة بعد صلاتی الصبح والعصر فلا أصل له فی الشرع علی هذا الوجه ولكن لا بأس به فإن أصل المصافحة سنة وكونهم حافظوا عليها فی بعض الأحوال وفرطوا فيها فی كثير من الأحوال أو أكثرها لا يخرج ذلک البعض عن كونه من المصافحة التی ورد الشرع باصلها... وأما القول بالكراهة فقد نقله ابن عابدين عن بعض علماء المذهب وقال: قد يقال: إن المواظبة عليها بعد الصلوات خاصة قد يؤدی بالجهلة إلی اعتقاد سنيتها فی خصوص هذه المواضع وأن لها خصوصية زائدة علی غيرها مع أن ظاهر كلامهم أنه لم يفعلها أحد من السلف

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

فی هذه المواضع وذکر أن منهم من کرهها لأنها من سنن الروافض۔ واعتبر ابن الحاج هذه المصافحة من البدع التی ینبغی أن تمنع فی المساجد لأن موضع المصافحة فی الشرع إنما هو عند لقاء المسلم لأخیه لا فی أدبار الصلوات الخمس فحیث وضعها الشرع توضع فینهی عن ذلک ویزجر فاعله لما أتی من خلاف السنة (الموسوعة الفقهیة الکویتیة المادة:مصافحه 362/37)

(379)... ذهب جمهور الفقهاء إلی مشروعیة التهنئة بالعید من حیث الجملة۔فقال صاحب الدر المختار من الحنفیة إن التهنئة بالعید بلفظ یتقبل الله منا ومنکم لا تنکر۔وعقب ابن عابدین علی ذلک بقوله: إنما قال أی صاحب الدر المختار کذلک لأنه لم یحفظ فیها شیء عن أبی حنیفة وأصحابه وقال المحقق ابن أمیر حاج: بل الأشبه أنها جائزة مستحبة فی الجملة (الموسوعة الفقهیة الکویتیة المادة:تهنئة) (''فقہی رسائل'' از مفتی عبدالرؤف سکھروی:81/2)

●قال فی الدر المختار: والتهنئة بتقبل الله منا ومنکم لا تنکر۔ونقل ابن عابدین الخلاف فی ذلک ثم صحح القول بأن ذلک حسن لا ینکر واستند فی تصحیحه هذا إلی ما نقله عن المحقق ابن أمیر الحاج من قوله: بأن ذلک مستحب فی الجملة۔وقاس علی ذلک ما اعتاده أهل البلاد الشامیة والمصریة من قولهم لبعض: عید مبارک۔وذکر الشهاب ابن حجر أیضا أن هذه التهنئة علی اختلاف صیغها مشروعة واحتج له بأن البیهقی عقد له بابا فقال: باب ما روی فی قول الناس بعضهم لبعض فی العید: تقبل الله منا ومنکم وساق فیه ما ذکره من أخبار وآثار ضعیفة لکن مجموعها یحتج به فی مثل ذلک ثم قال الشهاب: ویحتج لعموم التهنئة بسبب ما یحدث من نعمة أو یندفع من نقمة بمشروعیة سجود الشکر وبما فی الصحیحین عن کعب بن مالک فی قصة توبته لما تخلف فی غزوة تبوک: أنه لما بشر بقبول توبته مضی إلی النبی صلی الله علیه وسلم قام إلیه طلحة بن عبید الله فهنأه

(الموسوعة الفقهیة الکویتیة المادة:صلوۃ العیدین 251/27)

(380)... (''فقہی رسائل'' از مفتی عبدالرؤف سکھروی:84/2)

(381)... (تحفہ خواتین: کتاب الزکوۃ والصدقات والانفاق فی وجوہ الخیر،عید الاضحیٰ اور قربانی،''عید کو گناہوں سے ملوث نہ کریں'' 197/1)

(5) شوال کے 6 روزوں کے فضائل ومسائل

(382)... وعن أبی أیوب الأنصاری أنه حدثه أن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: من صام رمضان ثم أتبعه ستا من شوال کان کصیام الدهر۔رواه مسلم

(مشکوۃ: رقم 2067)

●(وفی المرقاة تحت الحدیث) من شوال وهی یصدق علی التوالی والتفریق کان کصیام الدهر... أی کان صومه تمام السنة إذ السنة بمنزلة شهرین بحساب من جاء بالحسنة فله عشر أمثالها الأنعام: وشهر رمضان بمنزلة عشرة أشهر۔وقد جاء ذلک مصرحا عند النسائی من حدیث ثوبان ولفظه جعل الله الحسنة بعشر أمثالها فشهر بعشرة أشهر وصیام ستة أیام بعد الفطر تمام السنة ولابن خزیمة صیام شهر رمضان بعشرة اشهر وصیام ستة أیام بشهرین فذلک صیام السنة (مرقاۃ المفاتیح: تحت الحدیث، رقم 2067)

(383)... (وفی المرقاة تحت الحدیث) من شوال وهی یصدق علی التوالی والتفریق (مرقاۃ المفاتیح: تحت الحدیث رقم 2067)

5. مسائلِ رمضان

(1) مسائلِ روزہ

1) روزے کی تعریف

(384)... فهو عبارة عن ترک الأکل و الشرب و الجماع من الصبح إلى غروب الشمس بنية التقرب إلى الله (ہندیۃ: کتاب الصوم، رقم 1/182)

● رکن الصوم باتفاق الفقهاء هو: الإمساک عن المفطرات و ذلک من طلوع الفجر الصادق حتی غروب الشمسو دليله قوله تعالى: کلوا و اشربوا حتی يتبين لکم الخيط الأبيض من الخيط الأسود من الفجر ثم أتموا الصيام إلى الليل ۔ و المراد من النص: بياض النهار و ظلمة الليل لا حقيقة الخيطين فقد أباح الله تعالى هذه الجملة من المفطرات ليالی الصيام ثم أمر بالإمساک عنهن فی النهار فدل علی أن حقيقة الصوم و قوامه هو ذلک الإمساک۔

(الموسوعة الفقهية الكويتية المادة: صوم: 25)

2) روزے کا وقت

(385)... أما الذی يرجع إلى أصل الوقت: فهو بياض النهار وذلک من حين يطلع الفجر الثانی إلى غروب الشمس فلا يجوز الصوم فی الليل لأن الله تعالى أباح الجماع و الأکل و الشرب فی الليالی إلى طلوع الفجر (بدائع: شرائط الصوم، 4/145)

3) روزے کی اقسام

(386)... اما القسم الاول وهو (الفرض فهو صوم) شهر رمضان اداء و قضاء (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح: 638)

(387)... من هذا القسم الصوم المنذور فهو فرض فی الأظهر لقوله تعالى وليوفوا نذورهم وأما القسم الثانی وهو الواجب فهو قضاء ما أفسده من صوم نفل لوجوبه بالشروع و صوم الاعتکاف المنذور

قوله (فهو فرض فی الأظهر) أی فرض عملی لأن مطلق الإجماع لا يفيد الفرض القطعی در و قيل أنه واجب لأنه خص من آية وليوفوا نذورهم النذر بما ليس من جنسه واجب کعيادة المريض فلم يبق قطعيا و صار کخبر الواحد و بمثله يثبت الوجوب لا الفرض کذا فی الشرح و الحاصل أن القولين مرجحان (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح: 39-638)

● ذهب الحنفية و المالکية إلى أن قضاء نفل الصوم إذا أفسده واجب و استدل له الحنفية: بحديث عائشة رضی الله تعالى عنها قالت: کنت أنا و حفصة صائمتين فعرض لنا طعام اشتهيناه فأکلنا منه ۔ فجاء رسول الله صلى الله عليه و سلم فبدرتنی إليه حفصة و کانت ابنة أبيها فقالت: يا رسول الله إنا کنا صائمتين فعرض لنا طعام اشتهيناه فأکلنا منه قال: اقضيا يوما آخر مکانه ۔ و روی أن عمر رضی الله تعالى عنه خرج يوما علی أصحابه فقال: ☐ إنی أصبحت صائما فمرت بی جارية لی فوقعت عليها فما ترون فقال علی: أصبت حلالا و تقضی يوما مکانه کما قال رسول الله صلى الله عليه و سلم ۔ قال عمر: أنت أحسنهم فتيا (الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ: مادہ، صوم، الصوم المفروض)

● قوله و صوم الکفارات لکنه فرض عملا لا اعتقادا و لذا لا يکفر جاحده (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح: 638)

● کفارے کے روزوں کو اکثر فقہاء نے فرائض میں شمار کیا ہے مگر در حقیقت یہ فرض نہیں، اس لیے کہ ان کے منکر کو کوئی کافر نہیں کہتا، ہاں واجب کی اعلیٰ قسم میں ہیں اسی وجہ سے محقق کمال الدین بن ہمام نے ان کو واجبات میں لکھا ہے اور علامہ شامی لکھتے ہیں کہ یہی مناسب ہے۔ (علم الفقہ: حصہ سوم، روزے کے اقسام، ص 423 حاشیہ)

(388)... روزوں میں کوئی روزہ سنت مؤکدہ نہیں ہے اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ کی عادت مبارکہ کسی نفلی روزے میں ہمیشگی کی نہیں تھی لیکن ہر وہ روزہ جس میں شارع علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف سے رغبت پائی گئی ہو یا آپ ﷺ نے رکھا ہو تو اگر اس کے بارے میں بہت سی روایات وارد ہوئی ہوں اور اس پر نبی ﷺ کا اکثر عمل ثابت ہوا ہو تو یہاں ایسے روزے سے مسنون روزہ مراد ہے.......... مسنون روزوں کی تفصیل اس طرح پر ہے (۱) عرفہ یعنی ذی الحجہ کی نویں تاریخ کا روزہ...... (۲) عاشورہ محرم یعنی محرم کی دسویں تاریخ کا روزہ...... (۳) ایام بیض کے روزے اور وہ ہر چاند کے مہینے کے تین دن یعنی تیرہ، چودہ، پندرہ تاریخ کے روزے ہیں (عمدۃ الفقہ: 3/185-183، ''مسنون روزے'')

● مسنون: (۱) عرفہ کا روزہ (۲) عاشورا (محرم کی دسویں تاریخ) کا روزہ ایک دن ملا کر خواہ اس کے بعد کا یا اس کے قبل کا (۳) ہر مہینے کی تیرہویں، چودہویں، پندرہویں کا روزہ۔

(علم الفقہ: 423)

● وفی حديث آخر رواه ابو هريرة انه ﷺ قال افضل الصيام بعد رمضان شهر الله المحرم، يعنی ان افضل الصيام بعد رمضان صيام شهر الله المحرم، وهو وان کان

ظاهرا فى فضيلة صيام شهر الله المحرم بعد صيام رمضان لكن قيل المراد به صيام يوم عاشوراء وانما كان صيام ذلك اليوم افضل لكونه فرضا فى اوائل الاسلام، ثم نسخت فرضيته بوجوب صوم رمضان، والعبادة التى نسخت فرضيتها افضل من العبادة التى لم تكن فرضا اصلا

(مجالس الابرار:301)

● اس کوبھی (ایام بیض کے روزوں کو) بعض فقہاء نے مستحب لکھا ہے مگر صحیح نہیں ان تاریخوں کے روزوں کوصیام ایام بیض کہتے ہیں، فضائل ان کے بہت ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ان پر مواظبت تھی۔ (علم الفقہ: حصہ سوم، روزے کے اقسام، ص423 حاشیہ 2)

(389)... والمندوب صوم ثلاثة ايام من كل شهر وصوم يوم الاثنين والخميس وصوم ست من شوال وكل صوم ثبت طلبه والوعد عليه كصوم داؤد عليه السلام ونحوه والنفل والنفل مما سوى ذالك مما لم تثبت كراهة (الموسوعة الفقهية الكويتية: ماده، انواع صوم التطوع، علم الفقہ: 423)

● جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اکثر عمل نہیں پایا گیا یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی روزے کے متعلق رغبت دلائی لیکن خود بنفس نفیس وہ روزہ نہیں رکھا یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی روزے کے متعلق رغبت دلانا ثابت نہیں ہے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کی کراہت بھی ثابت نہیں ہے تو وہ سب مستحب یعنی مندوب روزے کہلاتے ہیں پس ہر نفل روزہ مندوب ہے جب تک اس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کراہت ثابت نہ ہو اس لیے کہ شارع علیہ الصلوۃ والسلام نے مطلق روزے کی رغبت دلائی ہے پس اس کے فعل پر ثواب مرتب ہوگا لیکن بعض روزوں کا ثواب زیادہ ہے اس لیے کہ ان کی فضیلت حدیثوں میں وارد ہے۔ (عمدۃ الفقہ: 183/3)

(390)... صوم يوم عيد الفطر، يوم عيد الاضحىٰ وايام التشريق وهى ثلاثة ايام بعد يوم النحر فذهب الحنفية الى جواز الصوم فيها مع الكراهة التحريمية

(الموسوعة الفقهية الكويتية: ماده، انواع الصوم)

● ولا يصام يوم الشك... ولو جزم أن يكون عن رمضان كره تحريما...... قوله: (كره تحريما) للتشبه بأهل الكتاب ؛ لأنهم زادوا فى صومهم وعليه حمل حديث النهى عن التقدم بصوم يوم أو يومين (شامی: 381/2)

● ونص ابن عابدين على أن الصائم إذا قصد بصومه التشبه كانت الكراهة تحريمية (الموسوعة الفقهية الكويتية: مادة: صوم 16/28)

(391)... الصوم المكروه ويشتمل مايلى (١) افراد يوم الجمعه بالصوم (٢) صوم يوم السبت وحده خصوصا (٣) صوم يوم الاحد بخصوصه (٤) افراد يوم النيروز بالصوم (٥) صوم الدهر (صوم العمر) (الموسوعة الفقهية الكويتية: ماده، انواع الصوم، علم الفقہ: 399، عمدۃ الفقہ: 187/3)

● ولا يصام يوم الشك...... إلا نفلا ويكره غيره ولو صامه لواجب آخر كره تنزيها (شامی: 381/2)

● ويصير صائما مع الكراهة لو) اى التنزيهة رددفى وصفها بأن (نوى إن كان من رمضان فعنه وإلا فعن واجب آخر وكذا) (شامی: 383/2)

4) سحری وافطاری کے احکام

(392)... وأما حديث أبى أمامة فأخرجه الطبرانى فى مسند الشاميين عنه قال سمعت رسول الله يقول اللهم بارك لأمتى فى سحورها تسحروا ولو بشربة من ماء ولو بتمرة ولو بحبات زبيب فإن الملائكة تصلى عليكم (عمدۃ القاری: رقم 3291)

(393)... ایضاً

(394)... السحور سنة للصائم وقد نقل ابن المنذر الإجماع على كونه مندوبا لما روى أنس رضى الله عنه أن النبى صلى الله عليه وسلم قال: تسحروا فإن فى السحور بركة وعن عمرو بن العاص رضى الله عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم أنه قال: فصل ما بين صيامنا وصيام أهل الكتاب أكلة السحر۔

ولأنه يستعان به على صيام النهار وإليه أشار النبى صلى الله عليه وسلم فى الندب إلى السحور فقال: استعينوا بطعام السحر على صيام النهار وبالقيلولة على قيام الليل ۔وكل ما حصل من أكل أو شرب حصل به فضيلة السحور۔ (الموسوعة الفقهية الكويتية، المادة: السحور)

(395)... تسحر على ظن أن الفجر لم يطلع وهو طالع قضاه ولا كفارة عليه لأنه ما تعمد الافطار (ہندیہ: 1/194)

(396)... الإمساك لحرمة الشهر قال النووى: وهو من خواص رمضان كالكفارة فلا إمساك على متعد بالفطر وفى نذر أو قضاء وفيه خلاف وتفصيل وتفريع فى المذاهب الفقهية: فالحنفية وضعوا أصلين لهذا الإمساك: أولهما: أن كل من صار فى آخر النهار بصفة لو كان فى أول النهار عليها للزمه الصوم فعليه الإمساك۔ ثانيهما: كل من وجب عليه الصوم لوجود سبب الوجوب والأهلية ثم تعذر عليه المضى بأن أفطر متعمدا أو أصبح يوم الشك مفطرا ثم تبين أنه من رمضان أو تسحر على ظن أن الفجر لم يطلع ثم تبين طلوعه فإنه يجب عليه الإمساك تشبها على الأصح ؛ لأن الفطر قبيح وترك القبيح واجب شرعا وقيل: يستحب۔ وأجمع الحنفية على أنه لا يجب على الحائض والنفساء والمريض والمسافر هذا الإمساك۔ وأجمعوا على وجوبه على من أفطر عمدا أو خطأ أو أفطر يوم الشك ثم تبين أنه من رمضان وكذا على مسافر أقام وحائض ونفساء طهرتا ومجنون أفاق ومريض صح ومفطر ولو مكرها أو خطأ وصبى بلغ وكافر أسلم۔ وقال ابن جزى من المالكية: وأما إمساك بقية اليوم فيؤمر به من أفطر فى رمضان خاصة عمدا أو نسيانا لا من أفطر لعذر (الموسوعة الفقهية الكويتية: 79/28)

(397)...ایضاً

(398)...ولو طلع الفجر وهو متلبس بالفطر فالواجب عليه إلقاء ما في فمه۔ (الموسوعۃ الفقہیۃ،المادۃ:السحور)

(399)...إذا شک في الفجر فالأفضل أن يدع الأكل ولو أكل فصومه تام ما لم يتيقن أنه أكل بعد الفجر فيقضي حينئذ كذا في فتح القدير وإن كان أكبر رأيه أنه تسحر والفجر طالع فعليه قضاؤه عملا بغالب الرأي وفيه الاحتياط وعلى ظاهر الرواية لا قضاء عليه كذا في الهداية وهو الصحيح كذا في السراج الوهاج هذا إذا لم يظهر له شيء ولو ظهر أنه أكل والفجر طالع يجب عليه القضاء ولا كفارة عليه (ہندیۃ:1/194)

(400)...الاغتسال عن الجنابة والحيض والنفاس قبل الفجر ليكون على طهر من أول الصوم وليخرج من خلاف أبي هريرة حيث قال: لا يصح صومه وخشية من وصول الماء إلى باطن أذن أو دبر أو نحوه۔ (الفقہ الاسلامی:باب سنن الصوم وآدابہ)

●أن عائشة وأم سلمة أخبرتاه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يدركه الفجر وهو جنب من أهله ثم يغتسل ويصوم۔ (بخاری:رقم 1791)

(401)...وتعجيل الافطار أفضل فيستحب ان يفطر قبل الصلوة (ہندیۃ:1/200)

●وعن سهل بن سعد أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يزال الناس بخير ما عجلوا الفطر (بخاری:رقم 1821)

(402)...ويمكن التعجيل في غير يوم غيم وفي حالة الغيم ينبغي تيقن الغروب والاحتياط حفظاً للصوم عن الإفساد۔ (الفقہ الاسلامی:سنن الصوم وآدابہ ومکروہاتہ)

(403)...ولو شک في غروب الشمس لا ينبغي له أن يفطر لجواز أن الشمس لم تغرب فكان الافطار إفساد الصوم (بدائع:2/106)

(404)...تعجيل الفطر عند تيقن الغروب وقبل الصلاة ويندب أن يكون على رطب فتمر فحلو فماء وأن يكون وترا ثلاثة فأكثر لحديث: لا يزال الناس بخير ما عجلوا الفطر والفطر قبل الصلاة أفضل (الفقہ الاسلامی:سنن الصوم وآدابہ ومکروہاتہ)

●افطاری کی وجہ سے مغرب کی نماز میں پانچ سات منٹ کی تاخیر میں کوئی حرج نہیں، بلاکراہت جائز ہے گھر افطار کرنے والے نہ پہنچ سکتے ہوں تو دس منٹ کی تاخیر کی تعیین بھی درست ہے، ان کو بھی چاہیے کہ جلد آنے کی کوشش کریں یا مسجد ہی میں افطار کریں اور حاضرین کو انتظار کی زحمت میں نہ ڈالیں۔ والاصح انه يكره الا من عذر كالسفر والكون على الاكل ونحوهما اويكون التاخير قليلا (فتاویٰ رحیمیہ:7/244)

(405)...تعجيل الفطر عند تيقن الغروب وقبل الصلاة ويندب أن يكون على رطب فتمر فحلو فماء وأن يكون وترا ثلاثة فأكثر۔

(الفقہ الاسلامی:سنن الصوم وآدابہ ومکروہاتہ)

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

5) ماہ رمضان کے روزے کا بیان

(1) کن لوگوں کے لیے رمضان کے روزہ رکھنا فرض ہے؟

(406)...شُرُوطُ وُجُوبِ الصَّومِ أَي: اشتِغَال الذِّمَّةِ بِالوَاجِبِ كَمَا يَقُول الكَاسَانِيُّ هِيَ شُرُوطُ افتِرَاضِهِ وَالخِطَابِ بِهِ۔ وَهِيَ:

الف: الإِسلاَمُ وَهُوَ شَرطٌ عَامٌّ لِلخِطَابِ بِفُرُوعِ الشَّرِيعَةِ۔

ب: العَقل إِذ لاَ فَائِدَةَ مِن تَوَجُّهِ الخِطَابِ بِدُونِهِ فَلاَ يَجِبُ الصَّومُ عَلَى مَجنُونٍ إِلاَّ إِذَا أَثِمَ بِزَوَال عَقلِهِ فِي شَرَابٍ أَو غَيرِهِ وَيَلزَمُهُ قَضَاؤُهُ بَعدَ الإِفَاقَةِ۔

وَعَبَّرَ الحَنَفِيَّةُ بِالإِفَاقَةِ بَدَلاً مِنَ العَقل أَيِ الإِفَاقَةِ مِنَ الجُنُونِ وَالإِغمَاءِ أَوِ النَّومِ وَهِيَ اليَقَظَةُ۔

ج: البُلُوغُ وَلاَ تَكلِيفَ إِلاَّ بِهِ لأَنَّ الغَرَضَ مِنَ التَّكلِيفِ هُوَ الامتِثَال وَذَلِكَ بِالإِدرَاكِ وَالقُدرَةِ عَلَى الفِعل كَمَا هُوَ مَعلُومٌ فِي الأُصُول وَالصِّبَا وَالطُّفُولَةُ عَجزٌ۔ (الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ:مادۃ:شروط وجوب الصوم 25)

●شُرُوطُ وُجُوبِ الأَدَاءِ الَّذِي هُوَ تَفرِيغُ ذِمَّةِ المُكَلَّفِ عَنِ الوَاجِبِ فِي وَقتِهِ المُعَيَّنِ لَهُ هِيَ:

الف: الصِّحَّةُ وَالسَّلاَمَةُ مِنَ المَرَضِ لِقَولِهِ تَعَالَى: وَمَن كَانَ مَرِيضًا أَو عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِن أَيَّامٍ أُخَرَ۔

ب: الإِقَامَةُ لِلآيَةِ نَفسِهَا۔ قَال ابنُ جُزَيٍّ: وَأَمَّا الصِّحَّةُ وَالإِقَامَةُ فَشَرطَانِ فِي وُجُوبِ الصِّيَامِ لاَ فِي صِحَّتِهِ وَلاَ فِي وُجُوبِ القَضَاءِ فَإِنَّ وُجُوبَ الصَّومِ يَسقُطُ عَنِ المَرِيضِ وَالمُسَافِرِ وَيَجِبُ عَلَيهِمَا القَضَاءُ إِن أَفطَرَا إِجمَاعًا وَيَصِحُّ صَومُهُمَا إِن صَامَا۔

ج: خُلُوُّ المَرأَةِ مِنَ الحَيضِ وَالنِّفَاسِ لأَنَّ الحَائِضَ وَالنُّفَسَاءَ لَيسَتَا أَهلاً لِلصَّومِ وَلِحَدِيثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنهَا لَمَّا سَأَلَتهَا مُعَاذَةُ: مَا بَال الحَائِضِ تَقضِي الصَّومَ وَلاَ تَقضِي الصَّلاَةَ فَقَالَت: أَحَرُورِيَّةٌ أَنتِ قُلتُ: لَستُ بِحَرُورِيَّةٍ وَلَكِنِّي أَسأَل قَالَت: كَانَ يُصِيبُنَا ذَلِكَ فَنُؤمَرُ بِقَضَاءِ الصَّومِ وَلاَ نُؤمَرُ بِقَضَاءِ الصلاة۔ (الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ:مادۃ:شروط وجوب اداء الصوم 26)

(2) کن شرطوں کے ساتھ روزہ صحیح ہوگا؟

(407)...شرط الصحة الصوم هی:

الف: الطَّهَارَةُ مِنَ الحَيضِ وَالنِّفَاسِ وَقَد عَدَّهَا بَعضُ الفُقَهَاءِ مِن شُرُوطِ الصِّحَّةِ كَالكَمَال مِنَ الحَنَفِيَّةِ وَابنِ جُزَيٍّ مِنَ المَالِكِيَّةِ۔ وَعَدَّهَا بَعضُهُم مِن شُرُوطِ وُجُوبِ الأَدَاءِ وَشُرُوطِ الصِّحَّةِ مَعًا۔

ب: خُلُوُّهُ عَمَّا يُفسِدُ الصَّومَ بِطُرُوِّهِ عَلَيهِ كَالجِمَاعِ۔

ج: النِّيَّةُ۔ وَذَلِکَ لِأَنَّ صَومَ رَمَضَانَ عِبَادَةٌ فَلَا يَجُوزُ إِلَّا بِالنِّيَّةِ كَسَائِرِ العِبَادَاتِ۔

(الموسوعة الفقهية الكويتية: مادة: شروط صحة الصوم 27)

● اختلف الفقهاء فی كون النية شرطا فی صحة الصوم۔ فذهب جمهور الفقهاء: الحنفية عدا زفر والمالكية والشافعية والحنابلة إلى أن من شروط صحة أداء الصوم النية لقول النبی ﷺ: لا عمل لمن لا نية له ولقوله ﷺ: إنما الأعمال بالنيات وإنما لكل امرئ ما نوى ولأن الصوم عبادة فلا يجوز إلا بالنية كسائر العبادات ولأن الإمساک قد يكون للعادة أو لعدم الاشتهاء أو للمرض أو للرياضة ويكون للعبادة فلا يتعين لها إلا بالنية۔ (الموسوعة الفقهية الكويتية: مادة: النية، 49)

(408)...والنية معرفته بقلبه أن يصوم كذا فی الخلاصة ومحيط السرخسی والسنة أن يتلفظ بها كذا فی النهر الفائق ثم عندنا لا بد من النية لكل يوم فی رمضان كذا فی فتاوی قاضی خان والتسحر فی رمضان نية ذكره نجم الدين النسفی۔... ولو قال نويت أن أصوم غدا إن شاء الله تعالى صحت نيته هو الصحيح كذا فی الظهيرية (ہندیۃ: کتاب الصوم، رقم 1/159)

(409)...والحنفية لم يشترطوا التبييت فی رمضان۔ ولما لم يشترطوا تبييت النية فی ليل رمضان أجازوا النية بعد الفجر دفعا للحرج أيضا حتى الضحوة الكبرى فينوی قبلها ليكون الأكثر منويا فيكون له حكم الكل حتى لو نوى بعد ذلک لا يجوز لخلو الأكثر عن النية تغليبا للأكثر۔ (الموسوعة الفقهية الكويتية: مادة: شروط صحة الصوم 30)

(410)...وَالضَّحوَةُ الكُبرَى: نِصفُ النَّهَارِ الشَّرعِيِّ وَهُوَ مِن وَقتِ طُلُوعِ الفَجرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمسِ۔ ولأن صوم القضاء والكفارات لا بد لها من تبييت النية

(الموسوعة الفقهية الكويتية: مادة: شروط صحة الصوم 30)

(411)...ولأن صوم القضاء والكفارات لا بد لها من تبييت النية۔ (الموسوعة الفقهية الكويتية: مادة: شروط صحة الصوم 30)

● أما النفل فيجوز صومه عند الجمهور خلافا للمالكية بنية قبل الزوال لحديث عائشة رضی الله تعالى عنها قالت: دخل على النبی صلى الله عليه وسلم ذات يوم فقال: هل عندكم شیء فقلنا: لا فقال: فإنی إذا صائم۔ (الموسوعة الفقهية الكويتية: مادة: شروط صحة الصوم 31)

(412)...ويصح أداء رمضان بنية النفل وبنية مطلق... وبنية واجب آخر إلا فی سفر او مرض (شرح النقایۃ: 1/407)

(الموسوعة الفقهية الكويتية: مادة: شروط صحة الصوم 30)

● وذهب الحنفية فی التعيين إلى تقسيم الصيام إلى قسمين: القسم الأول: لا يشترط فيه التعيين وهو: أداء رمضان۔ (الموسوعة الفقهية الكويتية: مادة: شروط صحة الصوم 29)

(413)...وذهب الحنفية فی التعيين إلى تقسيم الصيام إلى قسمين: القسم الأول: لا يشترط فيه التعيين وهو: أداء رمضان والنذر المعين زمانه وكذا النفل فإنه يصح بمطلق نية الصوم من غير تعيين۔ والقسم الثانی: يشترط فيه التعيين وهو: قضاء رمضان وقضاء ما أفسده من النفل وصوم الكفارات بأنواعها والنذر المطلق عن التقييد بزمان سواء أكان معلقا بشرط أم كان مطلقا لأنه ليس له وقت معين فلم يتأد إلا بنية مخصوصة قطعا للمزاحمة۔

(الموسوعة الفقهية الكويتية: مادة: شروط صحة الصوم 29)

(3) کن لوگوں کے لیے روزہ نہ رکھنا جائز ہے؟

(414)...المرض هو كل ما خرج به الإنسان عن حد الصحة من علة۔

قال ابن قدامة: أجمع أهل العلم على إباحة الفطر للمريض فی الجملة والأصل فيه قول الله تعالى: ومن كان مريضا أو على سفر فعدة من أيام أخر۔

وعن سلمة بن الأكوع رضی الله تعالى عنه قال: لما نزلت هذه الآية: وعلى الذين يطيقونه فدية طعام مسكين كان من أراد أن يفطر يفطر ويفتدی حتى أنزلت الآية التی بعدها يعنی قوله تعالى: شهر رمضان الذی أنزل فيه القرآن هدى للناس وبينات من الهدى والفرقان فمن شهد منكم الشهر فليصمه ومن كان مريضا أو على سفر فعدة من أيام أخر فنسختها۔ فالمريض الذی يخاف زيادة مرضه بالصوم أو إبطاء البرء أو فساد عضو له أن يفطر بل يسن فطره ويكره إتمامه لأنه قد يفضی إلى الهلاک فيجب الاحتراز عنه۔۔۔۔۔۔۔۔ وقال الحنفية: إذا خاف الصحيح المرض بغلبة الظن فله الفطر فإن خافه بمجرد الوهم فليس له الفطر۔۔۔۔۔۔ فإن خاف كل من المريض والصحيح الهلاک على نفسه بصومه وجب الفطر۔ وكذا لو خاف أذى شديدا كتعطيل منفعة من سمع أو بصر أو غيرهما لأن حفظ النفس والمنافع واجب

وهذا بخلاف الجهد الشديد فإنه يبيح الفطر للمريض قيل: و الصحيح أيضا (الموسوعة الفقهية الكويتية، المادة: الصوم، عوارض الافطار، المرض: 56)

- الموسوعة الفقهية الكويتية، المادة: عذر: 24

(415)... يشترط في السفر المرخص في الفطر ما يلي:

الف: أن يكون السفر طويلا مما تقصر فيه الصلاة۔

ب: أن لا يعزم المسافر الإقامة خلال سفره مدة۔۔۔۔۔ نصف شهر أو خمسة عشر يوما عند الحنفية۔۔۔۔۔ والحنفية يجيزون الفطر للمسافر ولو كان عاصيا بسفره عملا بإطلاق النصوص المرخصة۔۔۔۔

د: أن يجاوز المدينة وما يتصل بها والبنائات والأفنية والأخبية۔ (الموسوعة الفقهية الكويتية، المادة: الصوم، عوارض الافطار، السفر: 61-57)

- ب: الإقامة للآية نفسها۔ قال ابن جزى: وأما الصحة والإقامة فشرطان في وجوب الصيام لا في صحته ولا في وجوب القضاء فإن وجوب الصوم يسقط عن المريض والمسافر ويجب عليهما القضاء إن أفطرا إجماعا ويصح صومهما إن صاما (الموسوعة الفقهية الكويتية، المادة: الصوم، شرائط وجوب الصوم: 26)

- ايضا فى (الموسوعة الفقهية الكويتية، المادة: عذر: 16، سفر: 15)

(416)... فصل في العوارض المبيحة لعدم الصوم... أو مرضع أما كانت أو ظئرا على الظاهر (أما الظئر فلأن الإرضاع واجب عليها بالعقد وأما الأم فلوجوبه ديانة مطلقا وقضاء إذا كان الأب معسرا أو كان الولد لا يرضع من غيرها وبهذا اندفع ما في الذخيرة من أن المراد بالمرضع الظئر لا الأم فإن الأب يستأجر غيرها) خافت بغلبة الظن على نفسها أو ولدها وقيد البهنسي تبعا لابن الكمال بما اذا تعينت للارضاع (شامی: 422/2)

- الفقهاء متفقون على أن الحامل والمرضع لهما أن تفطرا في رمضان بشرط أن تخافا على أنفسهما أو على ولدهما المرض أو زيادته أو الضرر أو الهلاک فالولد من الحامل بمنزلة عضو منها فالإشفاق عليه من ذلک کالإشفاق منه على بعض أعضائها۔ قال الدردير: ويجب يعني الفطر إن خافتا هلاكا أو شديد أذى ويجوز إن خافتا عليه المرض أو زيادته۔ ونص الحنابلة على كراهة صومهما كالمريض۔ ودليل ترخيص الفطر لهما: ومن كان مريضا أو على سفر فعدة من أيام أخر وليس المراد من المرض صورته أو عين المرض فإن المريض الذي لا يضره الصوم ليس له أن يفطر فكان ذكر المرض كناية عن أمر يضر الصوم معه وهو معنى المرض وقد وجد ها هنا فيدخلان تحت رخصة الإفطار۔ وصرح المالكية بأن الحمل مرض حقيقة والرضاع في حكم المرض وليس مرضا حقيقة۔ وكذلک من أدلة ترخيص الفطر لهما حديث أنس بن مالک الكعبي رضی اللہ تعالى عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: إن الله وضع عن المسافر الصوم وشطر الصلاة وعن الحامل أو المرضع الصوم أو الصيام وفي لفظ بعضهم: عن الحبلى والمرضع۔ وإطلاق لفظ الحامل يتناول كما نص القليوبي كل حمل ولو من زنا وسواء أكانت المرضع أما للرضيع أم كانت مستأجرة لإرضاع غير ولدها في رمضان أو قبله فإن فطرها جائز على الظاهر عند الحنفية وعلى المعتمد عند الشافعية بل لو كانت متبرعة ولو مع وجود غيرها أو من زنا جاز لها الفطر مع الفدية۔ وقال بعض الحنفية كابن الكمال والبهنسي: تقيد المرضع بما إذا تعينت للإرضاع كالظئر بالعقد والأم بأن لم يأخذ ثدي غيرها أو كان الأب معسرا لأنه حينئذ واجب عليها لكن ظاهر الرواية خلافه وأن الإرضاع واجب على الأم ديانة مطلقا وإن لم تتعين وقضاء إذا كان الأب معسرا أو كان الولد لا يرضع من غيرها۔ وأما الظئر فلأنه واجب عليها بالعقد ولو كان العقد في رمضان خلافا لمن قيد الحل بالإجارة قبل رمضان (الموسوعة الفقهية الكويتية: عوارض الافطار، الحمل والرضاع: 55/28-54)

(417)... يجوز إجماعاً الفطر للشيخ الفاني والعجوز الفانية العاجزين عن الصوم في جميع فصول السنة ولا قضاء عليهما لعدم القدرة وعليهما عن كل يوم فدية طعام مسكين... ومثلهما: المريض الذي لا يرجى برؤه... أما من عجز عن الصوم في رمضان ولكن يقدر على قضائه في وقت آخر فيجب عليه القضاء ولا فدية عليه۔ (الفقہ الاسلامی: 3/78 الاعذار المبیحۃ للفطر: الہرم)

- وقيد الحنفية عجز الشيخوخة والهرم بأن يكون مستمرا فلو لم يقدرا على الصوم لشدة الحر مثلا كان لهما أن يفطرا ويقضياه في الشتاء۔

ولا خلاف بين الفقهاء في أنه لا يلزمهما الصوم ونقل ابن المنذر الإجماع عليه وأن لهما أن يفطرا إذا كان الصوم يجهدهما ويشق عليهما مشقة شديدة۔

(الموسوعة الفقهية الكويتية، المادة: الصوم، عوارض الافطار، الهرم: 63)

- واتفق الفقهاء على أن للشيخ الكبير الذي يجهده الصوم ويشق عليه مشقة شديدة أن يفطر في رمضان فإذا أفطر فعليه فدية وجوبا عند الحنفية والحنابلة والأصح عند الشافعية لقول الله تعالى: وما جعل عليكم في الدين من حرج۔ وقوله تعالى: وعلى الذين يطيقونه فدية طعام مسكين فمن تطوع خيرا فهو خير له قال ابن عباس رضی اللہ عنهما في تفسيرها نزلت رخصة للشيخ الكبير والمرأة الكبيرة وهما يطيقان الصيام أن يفطرا ويطعما مكان كل يوم مسكينا۔

(الموسوعة الفقهية الكويتية، المادة: الفدية في الصيام: 10)

☆ فدیہ کے احکام

(418)...(ولو ماتوا بعد زوال العذر وجبت وفدى عنه وليهقدرا) قولها (قدرا) قوله قدرا أي التشبيه بالفطرة من حيث القدر إذ لا يشترط التمليک هنا بل تكفى الإباحة بخلاف الفطرة وكذا هي مثل الفطرة من حيث الجنس وجواز أداء القيمة ه من الثلث أي ثلث ماله بعد تجهيزه وإيفاء ديون العباد فلو زادت الفدية على الثلث لا يجب الزائد إلا بإجازة الوارث۔ قوله وهذا أي إخراجها من الثلث فقط لو له وارث لم يرض بالزائد قوله وإلا أي بأن لم يكن له وارث فتخرج من كل أي لو بلغت كل

المال تخرج من الكل لأن منع الزيادة لحق۔ (شامی:1/161)

- اتفق الفقهاء على أن من عجز عن الصيام فى أداء كفارة الظهار و كفارة الجماع فى رمضان لمرض أو غيره من الأعذار كفر بإطعام ستين مسكينا۔
(الموسوعة الفقهية الكويتية، المادة: مسكين:4)

- (الموسوعة الفقهية الكويتية، المادة: كفارة:77)

(419)... وذهب الحنفية إلى أن المقدار الواجب فى هذه الفدية هو صاع من تمر أو صاع من شعير أو نصف صاع من حنطة وذلك عن كل يوم يفطره يطعم به مسكينا۔
(الموسوعة الفقهية الكويتية، المادة: فدية:11)

- (امداد الفتاوىٰ:150/2، ط دار العلوم کراچی، فتاوىٰ محمودیہ:177/10، ط جامعہ فاروقیہ کراچی، نماز کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا:174/3)

(420)... فأجاز الحنفية دفع الفدية فى أول الشهر كما يجوز دفعها فى آخره۔ (الموسوعة الفقهية الكويتية، المادة: فدية:13)

(421)... وللشيخ الفانى العاجز عن الصوم الفطر ويفدى وجوبا ولو فى أول الشهر وبلا تعدد فقير كالفطرة لو موسرا وإلا فيستغفر الله هذا۔
(در المختار:2/427 العوارض المبيحة)

- ذهب الحنفية إلى أن الفدية تجب لو كان موسرا۔ (الموسوعة الفقهية الكويتية، المادة: فدية:12)

(422)... فإن ماتوا فيه أى فى ذلك العذر فلا تجب عليهم الوصية بالفدية لعدم إدراكهم عدة من أيام أخر ولو ماتوا بعد زوال العذر وجبت الوصية بقدر إدراكهم عدة من أيام أخر وأما من أفطر عمدا فوجوبها عليه بالأولى وفدى لزوما عنه أى عن الميت وليه الذى يتصرف فى ماله كالفطرة قدرا بعد قدرته أى على قضاء الصوم وفوته أى فوت القضاء بالموت فلو فاته عشرة أيام فقدر على خمسة فداها فقط بوصيته من الثلث متعلق بفدى وهذا لو له وارث وإلا فمن الكل۔ قهستانى وإن لم يوص وتبرع وليه به جاز إن شاء الله ويكون الثواب للولى (در المختار:2/424 الاعذ المبيحة)

(423)... ایضاً

(424)... وإن لم يوص وتبرع وليه به جاز إن شاء الله ويكون الثواب للولى (در المختار:2/424 الاعذ المبيحة)

(4) کن وجوہات کی وجہ سے روزہ توڑ دینا جائز ہے؟

(425)... لمن خاف زيادة المرض الفطر ... فإنه أباح الفطر لكل مريض لكن القطع بأن شرع فيه انما هو لدفع الحرج وتحقيق الحرج منوط بزيادة المرض أو ابطاء البرء أو إفساد عضو۔ (البحر الرائق:2/218)

- او مريض خاف الزيادة لمرضه وصحيح خاف المرض (أى بغلبة الظن كما يأتى فما فى شرح المجمع من أنه لا يفطر محمول على أن المراد بالخوف مجرد الوهم) بغلبة الظن بأمارة أو تجربة (بأمارة أى علامة قوله أو تجربة ولو كانت من غير المريض عند اتحاد المرض) أو بإخبار طبيب حاذق (قوله حاذق أى له معرفة تامة فى الطب فلا يجوز تقليد من له أدنى معرفة فيه) مسلم مستور (قوله مسلم أما الكافر فلا يعتمد على قوله لاحتمال أن غرضه إفساد العبادة) قضوا لزوما (قلت وإذا أخذ بقول طبيب ليس فيه هذه الشروط وأفطر فالظاهر لزوم الكفارة كما لو أفطر بدون أمارة ولا تجربة لعدم غلبة الظن والناس عنه غافلون) (شامی مع الدر المختار:2/422)

(426)... الاعذار التى تبيح الافطار... ومنها العطش والجوع كذلك اذا خيف منها الهلاك أو نقصان العقل۔
(ہندیہ:1/207، الموسوعة الفقهية الكويتية: ما يفسد الصوم ويجب القضاء عوارض الافطار خامسا: ارهاق الجوع والعطش)

(427)... لايجور أن يعمل عملا يصل به الى الضعف فيخبز نصف النهار ويستريح الباقى فان قال لا يكفينى كذب بأقصر أيام الشتاء فان اجهد الحر نفسه بالعمل حتى مرض فأفطر ففى كفارته قولان... قال الشرنبالى صورته: صائم أتعب نفسه فى علم حتى اجهده العطش فأفطر لزمته الكفارة وقيل لا وبه افتى البقالى۔ (شامی:2/420)

(5) کن لوگوں کے لیے روزہ داروں کی مشابہت اختیار کرنا واجب ہے؟

(428)... أما من يباح له الفطر وزال عذره فى نهار رمضان كما لو بلغ الصبى أو أفاق المجنون أو أسلم الكافر أو صح المريض أو أقام المسافر أو طهرت الحائض والنفساء۔۔۔۔۔۔أما الحنفية والشافعية فى قولهم الثانى والحنابلة فى رواية فقد صرحوا بوجوب الإمساك عليهم بقية يومهم كما إذا قامت البينة على رؤية هلال رمضان فى أثناء النهار۔ (الموسوعة الفقهية الكويتية، المادة: امساك:6)

(429)... فالحنفية وضعوا أصلين لهذا الإمساك: أولهما: أن كل من صار فى آخر النهار بصفة لو كان فى أول النهار عليها للزمه الصوم فعليه الإمساك۔ ثانيهما: كل من وجب عليه الصوم لوجود سبب الوجوب والأهلية ثم تعذر عليه المضى بأن أفطر متعمدا أو أصبح يوم الشك مفطرا ثم تبين أنه من رمضان أو تسحر

علی ظن أن الفجر لم يطلع ثم تبين طلوعه فإنه يجب عليه الإمساک تشبها علی الأصح؛ لأن الفطر قبيح وترک القبيح واجب شرعا وقيل: يستحب۔
وأجمعوا علی وجوبه علی من أفطر عمدا أو خطأ أو أفطر يوم الشک ثم تبين أنه من رمضان وکذا علی مسافر أقام وحائض ونفساء طهرتا ومجنون أفاق ومريض صح ومفطر ولو مکرها أو خطأ وصبی بلغ وکافر أسلم۔ (الموسوعة الفقهية الكويتية، المادة: صوم: 91)

(430)... ایضاً

(6) کن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

(431)... فهو عبارة عن ترک الأکل والشرب والجماع من الصبح إلی غروب الشمس بنية التقرب إلی الله (ہندیۃ: کتاب الصوم، رقم 1/182)

● يفسد الصوم بوجه عام کلما انتفی شرط من شروطه أو اختل أحد أرکانه کالردة وکطروء الحيض والنفاس وکل ما ينافيه من أکل وشرب ونحوهما ودخول شیء من خارج البدن إلی جوف الصائم۔ (الموسوعة الفقهية الكويتية، المادة: صوم: 37)

☆ کھانے پینے سے روزہ توڑ دینے کی صورت میں قضا کفارہ وغیرہ کے اصول

(432)... واما وجوب الکفارہ فیتعلق بافساد مخصوص وهو الافطار۔ (بدائع الصنائع: 2/252، ط: دار الاحیاء)

● ومن اصبح غير ناوياً للصوم فاکل لا کفارة عليه لان الكفارة تعلقت بالافساد وهذا امتناع اذ لا صوم الا بالنية وعلل فی البدایع فلم يوجد الصوم فاستحال الافساد (الهداية: 1/242، ط: رحمانية)

● فتاویٰ دار العلوم دیوبند: 6/369-362، مکتبہ حقانیہ، امداد الفتاوی: 2/163، مکتبہ دار العلوم، شامی: 2/403، فتاویٰ عباد الرحمن: 4/145، 3/202، فتاویٰ فریدیه: 4/157-150، فتاوی بینات: 3/69، خیر الفتاوی: 4/68، فتاوی عباد الرحمن 4/155-145، فتاویٰ محمودیه 10/145، فتاویٰ حقانیه 4/173، روزے کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا: 133)

(433)... فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ (بقرۃ: 184)

● من أفطر أياما من رمضان كالمريض والمسافر قضی بعدة ما فاته لأن القضاء يجب أن يكون بعدة ما فاته۔ (الموسوعة الفقهية الكويتية، المادة: صوم: 86)

● مزید دیکھیں حوالہ نمبر 432

(434)... اصول 1 ويكره للصائم ذوق شئی بلا عذر لما فيه من تعريض الصوم للفساد. (الموسوعة الفقهية الكويتية، المادة، صوم: 83)

● يكره مضغ العلک الذی لا يتحلل من اجزا فلا يصل منه شئی الی الجوف وجه الكراهه اتهامه بالفطر وکذا فی حاشی الطحطاوی علی المراقی۔
(الموسوعة الفقهية الكويتية، المادة، صوم: 83)

● اصول 2 وکره له فعل ما ظن انه يضعفه عن الصوم کالفصد والحجامة والعمل المشاق لما فيه من تعريض الافساد۔ (حاشية الطحطاوی: 680)

● اصول 3 اختلف العلما فی ان الغيب والنميم والکذب هل يفطر الصائم فذهب الجمهور من الائمة الی انه لا يفسد بذالک وانما التنزه عن ذالک من تمام الصوم۔ (معارف السنن للشيخ البنوری: 5/366)

(435)... اما وجوب الكفارة فتعلق بافساد مخصوص ...... متعمدا من غير عذر مبيح ولو مرخص ولا شبه الاباح (البدائع الصنائع: 2/252 ط: دار الاحياء)

(436)... وللمسافر الذی انشاء السفر قبل طلوع الفجر اذ لا يباح له الفطر بانشائه بعد ما اصبح صائما ولكن اذا افطر لا كفارة عليه نور الايضاح مع الطحطاوی اس سے معلوم ہوا کہ مسافر افطار کر دے تو کفارہ نہیں۔ (امداد الاحکام: 2/135، ط، دار العلوم کراچی)

● ولو اصبح صائما فی سفره ثم افطر متعمدا فلا کفارة عليه لان السبب المبيح من حيث الصور قائم وهو السفر فاورث شبهة وهذه الكفارات لا تجب مع الشبهة (البدائع الصنائع: 2/257 ط: دار الاحیاء)

● (أو لمريض خاف الزيادة) لمرضه وصحيح خاف المرض... (الفطر) يوم العذر إلا السفر كما سيجیء (وقضوا) لزوما (ما قدروا بلا فدية)۔ (در مختار: 2/423 ط: سعید)

● (ومنها المرض) المريض اذا خاف علی نفسه التلف أو ذهاب عضو يفطر بالاجماع وان خاف زيادة العلة وامتدادها فكذالک عندنا وعليه القضاء اذا أفطر، كذا فی المحيط۔ (فتاویٰ عالمگیری: 1/207)

● (وللحامل والمرضع إذا خافتا علی الولد أو النفس) أی لهما الفطر دفعًا للحرج ولقوله عليه السلام إن الله وضع عن المسافر الصوم وشطر الصلاة وعن الهامل

والمرضع الصوم۔(فتاویٰ تاتارخانیة:384/2،ط:ادارة القرآن)

●فتاویٰ فریدیہ176/4،فتاویٰ رحیمیہ267/7،فتاویٰ عبادالرحمن158/4،روزے کے مسائل کاانسائکلو پیڈیا177،خیر الفتاوی59/4

(437)...ممایوجب القضاء والکفارة فاذااکل الصائم فی اداء رمضان.(الموسوعة الفقهية الکویتیة،المادة،صوم:69)

●ولیس فی افساد صوم غیر رمضان کفارة لان الافطار فی رمضان ابلغ فی الجنایة فلایلحق به غیره.(الهدایة:237/1ط:رحمانیة)

●فتاویٰ عبادالرحمن156/4-145،فتاویٰ فریدیہ149/4،فتاویٰ رحیمیہ270/7،فتاویٰ دارالعلوم زکریا310/3،فتاویٰ دارالعلوم دیوبند355/6،ط مکتبہ حقانیہ،فتاویٰ محمودیہ170/10،خیر الفتاوی67/4

(438)...ممایوجب القضاء والکفارة فاذااکل الصائم فی اداء رمضان۔(الموسوعة الفقهية الکویتیة،المادة:صوم:69)

●فتاویٰ عبادالرحمن154/4

(439)...وشرطوا ایضالوجوب الکفارة ان ینوی الصوم لیلا۔(الموسوعة الفقهية الکویتیة،المادة:صوم:69)

●امدادالفتاویٰ:163/2،ط دارالعلوم کراچی،فتاویٰ دارالعلوم دیوبند362/6،ط مکتبہ حقانیہ

(440)...اذاأفسدغیر صوم رمضان اداء لاقضاءها أی الکفارة بهتک رمضان فلاتجب بافساد قضائه اوافساد صوم غیره۔(الدرالمختار:403/2)

●او اصبح غیر ناو للصوم فاکل عمداولوبعدالنیة قبل الزوال۔۔۔قضی فقط۔(الدرالمختار:403/2)

●(مزیددیکھیں حوالہ نمبر439-438-437)

(441)...اماوجوب الکفارة فیتعلق بافساد مخصوص۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ومعنی متعمدامن غیر عذر مبیح ولامرخص ولاشبهة الاباحة۔

(بدائع الصنائع:252/2،ط:دارالاحیاء)

●مایفسدالصوم ویوجب القضاالافطار بسبب العوارض۔(الموسوعة الفقهية الکویتیة،المادة:صوم:39)

●روزے کے مسائل کاانسائکلوپیڈیا50،فتاویٰ فریدیہ176/4،فتاویٰ دارالعلوم زکریا308/3،فتاویٰ دارالعلوم دیوبند385/6-383-353،احسن الفتاوی452/4،فتاویٰ فریدیہ155/4،خیر الفتاوی59/4،فتاویٰ عبادالرحمن157/4

(442)...اماوجوب الکفارة فیتعلق بافساد مخصوص وهو الافطار الکامل بوجود الاکل او الشرب او الجماع صورة ومعنی متعمدا.

(بدائع الصنائع:252/2،ط:دارالاحیاء)

●فاذااکل الصائم فی اداء رمضان او شرب غذاء او دواء طائعاعامدابغیر خطاء ولااکراه ولانسیان افطر وعلیه الکفارة۔

(الموسوعة الفقهية الکویتیة،المادة:صوم:69)

●القول الأول:وجوب الکفارة بتعمدالأکل والشرب ونحوهمافی نهار رمضان والیه ذهب الحنفیة۔(الموسوعة الفقهية الکویتیة،المادة:کفارة:25)

●فتاویٰ محمودیہ138/10،روزے کے مسائل کاانسائکلو پیڈیا:56،فتاویٰ فریدیہ150/4،فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:366/6-359،خیر الفتاویٰ:66/4،فتاویٰ عبادالرحمن:147/4،ماہ رمضان کے فضائل واحکام،مفتی رضوان،ادارہ غفران:185-183،فتاویٰ حقانیہ:172/4

(443)...اماوجوب الکفارة فیتعلق بافساد مخصوص وهو الافطار الکامل بوجود الاکل او الشرب او الجماع صورة ومعنی متعمدامن غیر عذر مبیح ولو مرخص ولاشبهة الاباح۔(بدائع الصنائع:252/2،ط:دارالاحیاء)

● والاصل فیه ان الشبهة اذا اسندت الی صورة دلیل فان لم یکن دلیلا فی الحقیق بل من حیث الظاهر اعتبرت فی منع وجوب الکفارة والا فلا۔(بدائع الصنائع:257/2،ط:دارالاحیاء)

●روزے کے مسائل کاانسائکلوپیڈیا:51،فتاویٰ دارالعلوم دیوبند363/6،جبکہ فتاویٰ فریدیہ میں ہے کہ فقط قضا ہے113/4،خیر الفتاویٰ:58/4،امداد الفتاویٰ:173/2-169،جبکہ فتاویٰ فریدیہ میں ہے کہ فقط قضا ہے153/4

(444)...فاذااکل الصائم فی اداء رمضان او شرب غذاء او دواء طائعاعامدابغیر خطاء ولااکراه ولانسیان افطر وعلیه الکفارة۔

(الموسوعة الفقهية الکویتیة،المادة:صوم:69)

(445)...دیکھیں:حوالہ نمبر443

●روازے کے مسائل کاانسائیکلو پیڈیا:51،فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:362/6،فتاویٰ عبادالرحمن:154/4

(446)...ذهب الحنفية والشافعية والحنابلة إلى أن الأكل والشرب في حال النسيان لايفسد الصوم فرضاأو نفلا۔(الموسوعة الفقهية الکویتیة،المادة:صوم:71)

● دیکھیں: حوالہ نمبر 442

(447)... وضابطة عند الحنفية وصول ما فيه صلاح بدنه لجوفه بان يكون مما يوكل عادة على قصد التغذى او التداوى او التلذذ او مما يميل اليه الطبع وتنقضى به شهوة البطن وان لم يكن فيه صلاح البدن بل ضرره. (الموسوعة الفقهية الكويتية، المادة: صوم: 69)

● ولو اكل او شرب ما يصلح به البدن اما على وجه التغذى او التداوى متعمدا فعليه القضا والكفار (بدائع الصنائع: 254/2، ط: دار الاحياء)

● اما وجوب الكفارة فيتعلق بافساد مخصوص وهو الافطار الكامل بوجود الاكل او الشرب او الجماع صورة و معنى ---------- ونعنى بصورة الاكل والشرب و معناهما ايصال ما يقصد به التغذى او التداوى الى جوفه (یہ معناً ہے) من الفم (یہ صورۃً فطر ہے) (بدائع الصنائع: 254/2 ط: دار الاحياء)

● روزہ کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا: 174-171-68-61-32، فتاویٰ دار العلوم دیوبند: 351-361-368/6، ماہ رمضان کے فضائل و احکام، مفتی رضوام صاحب، ادارہ غفران: 185-181، فتاویٰ عباد الرحمن: 188/3، خیر الفتاویٰ: 84/4، فتاویٰ دار العلوم زکریا: 289/3

(448)... اما وجوب القضا فانه يثبت بمطلق الافساد سوا كان صورة ومعنى او صورة لا معنى ------ ونعنى بصورة الاكل والشرب ومعناهما ايصال ما يقصد به التغذى او لتداوى الى جوفه (مفطر معنى) من الفم (مفطر صور) (بدائع الصنائع: 252/2 ط: دار الاحياء)

● ولو اكل ما لا يتغذى به ولا يتداوى كالحصا والنوا والتراب فعليه القضا ---- لان هذا افطار صورة لا معنى۔ (بدائع الصنائع: 255/2 ط: دار الاحياء)

● مايفسد الصوم يوجب القضا --- تناول مالا يوكل عادة۔ (الموسوعة الفقهية الكويتية، المادة: صوم: 39)

● والجمهور على انه لا يشترط ان يكون الداخل الى الجوف مغذيا فيفسد الصوم بالداخل الى الجوف مما يغذى او لا يغذى كابتلاع التراب ونحوه۔

(الموسوعة الفقهية الكويتية، المادة: صوم: 38)

(449)... ان يكون الداخل الى الجوف مما يمكن الاحتراز عنه كذباب يطير الى الحلق وغبار الطريق لم يفطر اجماعا وهذا استحسان والقياس الفساد.

(الموسوعة الفقهية الكويتية، المادة: صوم: 38)

● وجه الاستحسان انه لا يستطاع الاحتراز عنه فاشبه الدخان۔ (وفى الهداية: 235/1، ط رحمانيه)

● أو بقى بلل فى فيه بعد المضمضة جعله فى الفتح والبدائع شبيه دخول الدخان والغبار ومقتضاه أن العلة على عدم إمكان التحرز عنه ------- فى البزازية إذا بقى بعد المضمضة ماء فابتلعه بالبزاق لم يفطر لتعذر الاحتراز فتأمل (فتاویٰ شامية: ؟؟)

● وَلَو دَخَلَ حَلقَهُ ذُبَابٌ وَهُوَ ذَاكِرٌ لِصَومِهِ لَم يُفطِر وَفِي القِيَاسِ يَفسُدُ صَومُهُ لِوُصُولِ المُفطِرِ إلَى جَوفِهِ وَإِن كَانَ لَا يَتَغَذَّى بِهِ كَالتُّرَابِ وَالحَصَاةِ. وَجهُ الِاستِحسَانِ أَنَّهُ لَا يُستَطَاعُ الِاحتِرَازُ عَنهُ فَأَشبَهَ الغُبَارَ وَالدُّخَانَ اذا دخلاف فى الحلق فانه لا يستطاع الاحتراز عن دخولهما لدخولهما من الانف اذا طبق الفم وصار ايضا كبلل يبقى فى فيه بعد المضمضة۔ (فتح القدير: 336/2)

● إذا دخل الدمع فى فم الصائم إن كان قليلا نحو القطرة أو القطرتين لا يفسد صومه؛ لأن التحرز عنه غير ممكن۔ (شامية)

● الدموع اذا دخلت فى فم الصائم ان كان قليلا القطرة و القطرتين او نحوها لا يفسد صومه۔ (هنديه: 203/1)

● (الموسوعة الفقهية الكويتية، المادة: صوم: 78-77-76-73)

(450)... واما وجوب الكفار الى ان قال ونعنى بصورة الاكل والشرب ومعناها ايصال ما يقصد به التغذى او التداوى الى جوفه من الفم لان به يحصل قضا شهوة البطن على سبيل الكمال۔ (بدايع الصنائع: 252/2، ط دار الاحياء)

● فى الاحتقان قال ولا تجب الكفارة لعدم استكمال الجناية على صوم صورة و معنى كما هو سبب الكفارة بل هو لوجود معنى الفطر ----- دون صورته وهو الوصول من الفم دون ما سواه۔ (الموسوعة الفقهية الكويتية، المادة: صوم: 51)

(451)... اما وجوب القضا فانه يثبت بمطلق الافساد سوا كان صورة و معنى او صورة لا معنى او معنى لا صورة۔ (بدائع الصنائع: 252/2 ط دار الاحيات)

● أو احتقن أو استعط فى أنفه شيئا ------ قضى فقط ------ (الرد) قلت: ولم يقيدوا الاحتقان والاستعاط والإقطار بالوصول إلى الجوف لظهوره فيها وإلا فلا بد منه حتى لو بقى السعوط فى الأنف ولم يصل إلى الرأس لا يفطر۔ (فتاویٰ شامی: 402/2 ط: سعيد)

● وإذا استعط أو أقطر فى أذنه إن كان شيئاً يتعلق به صلاح البدن نحو الدهن والدواء يفسد صومه من غير كفارة وإن كان شيئاً لا يتعلق به صلاح البدن كالماء قال مشايخنا: ينبغى أن لا يفسد صومه إلا أن محمداً رحمه الله: لم يفصل بين ما يتعلق به صلاح البدن وبين ما لا يتعلق۔

(المحيط البرهانى: 383/2 ط: دار الكتب)

● وما وصل إلى الجوف أو إلى الدماغ عن المخارق الأصلية كالأنف والأذن والدبر بأن استعط أو احتقن أو أقطر فى أذنه فوصل إلى الجوف أو إلى الدماغ فسد

صومہ۔(بدائع الصنائع:93/2ط ایچ ایم سعید، کذا فی الهداية : الصوم، مایوجب القضاء والكفارة:236/1-235، کذا فی الفتاویٰ البزازیة، الصوم، مایفسد الصوم ومالایفسده:27/1)

●واذا استنجیٰ وبالغ حتی وصل الماء الی موضع الحقنة يفسد صومه من غير كفارة عليه۔ (فتاویٰ تاتار خانیه:365/2، کذا فی الدر المختار مع الرد المحتار، الصوم، مایفسد الصوم ومالایفسد، کذا فی الفتاویٰ البزازیة، الصوم، مایفسده ومالایفسده:27/1)

●وإذا احتقن يفسد صومه وإذا استنجى وبالغ حتى وصل الماء إلى موضع الحقنة يفسد صومه۔(المحيط البراهانی)

●اما فی قبلها فمفسد اجماعا لانه كالحقنة(شامية:399/2)

●وفی الاقطار فی اقبال النساء يفسد بلاخلاف وهو الصحيح۔(هندية:204/1)

●ولو ادخل اصبعه فی استه او المرأة فی فرجها لايفسد وهو المختار الا اذا كانت مبتلة بالماء او الدهن فحينئذ يفسد لوصول الماء او الدهن۔

(هندية:204/1، شامية:397/2)

●قلت الاقرب التخلص بان الدبر والفرج الداخل من الجوف۔(شامية:100/2)

●أو داوى جائفة أو آمة الجائفة الطعنة التی بلغت الجوف أو نفذته والآمة من أممته بالعصا أما من باب طلب إذا ضربت أم رأسه وهی الجلدة التی تجمع الدماغ وقيل لها آمة أی بالمد ومأمومة على معنى ذات أم كعيشة راضية وليلة مزودة وجمعها أوام ومأمومات مغرب قوله: فوصل الدواء حقيقة أشار إلى أن ما وقع فی ظاهر الرواية من تقييد الإفساد بالدواء الرطب مبنی على العادة من أنه يصل وإلا فالمعتبر حقيقة الوصول حتى لو علم وصول اليابس أفسد أو عدم وصول الطری لم يفسد وإنما الخلاف إذا لم يعلم يقينا فأفسد بالطری حكما بالوصول نظرا إلى العادة ونفياه كذا أفاده فی الفتح۔(شامية:402/2)

●أو دخل عوداً فی مقعدته وطرفه خارج وان غيبه فسد۔(درمختار:99)

●اذا احتشت فی فرجها الداخل فسد۔ (حاشية البنائی:212/2)

●(روزے کے مسائل کاانسائیکلو پیڈیا (بحوالہ تاتار خانیه:189)

●(المحيط البرهانی فی الفقه النعمانی:172/2، روزے کے مسائل کاانسائیکلو پیڈیا:92)

●مزید دیکھیں حوالہ نمبر 450

(452)...لو ادهن الصائم راسه او شاربه لا يضره ذالک۔۔۔ولا يجب عليه القضا اذ لا عبرة بما يكون من المسام(الموسوعة الفقهية الكويتية، المادة:صوم: 74)

●ومايدخل من مسام البدن من الدهن لا يفطر (هنديه:203/1، ط رشيديه)

●(أو أدهن أو اكتحل أو احتجم)وإن وجد طعمه فی حلقه(الرد) وإن وجد طعمه فی حلقه أی طعم الكحل أو الدهن كما فی السراج وكذا لو بزق فوجد لونه فی الأصح بحر قال فی النهر، لأن الموجود فی حلقه أثر داخل من المسام الذی هو خلل البدن والمفطر إنما هو الداخل من المنافذ للاتفاق على أن من اغتسل فی ماء فوجد برده فی باطنه أنه لا يفطر۔(فتاویٰ شامی:395/2، ط:سعيد)

●ولو أقطر فی إحليله لم يفطر عند أبی حنيفة وقال أبو يوسف رحمه الله يفطر وقول محمد رحمه الله مضطرب فيه فكأنه وقع عند أبی يوسف رحمه الله أن بينه وبين الجوف منفذا ولهذا يخرج منه البول ووقع عند أبی حنيفة رحمه الله أن المثانة بينهما حائل والبول يترشح منه وهذا ليس من باب الفقه۔

(الهداية فی شرح البداية:152/1)

●ولو اكتحل لم يفطر لانه ليس بين العين والدماغ منفذ الدمع يترشح كالعرق والداخل من المسام لا ينافی كما لو اغتسل بالماء البارد۔

(المبسوط للسرخسی:120/1)

●ولو اكتحل الصائم لم يفسد وإن وجد طعمه فی حلقه عند عامة العلماء۔۔۔۔۔(ولنا) ما روی عن عبد الله بن مسعود أنه قال: خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فی رمضان وعيناه مملوئتان كحلا كحلتهما أم سلمة ولأنه لا منفذ من العين إلى الجوف ولا إلى الدماغ وما وجد من طعمه فذاک أثره لا عينه وأنه لا يفسد كالغبار والدخان۔(بدائع الصنائع:244/2)

●فأما الإقطار فی الإحليل لا يفطره عند أبی حنيفة ومحمد رحمهما الله تعالى ويفطره عند أبی يوسف وحكى ابن سماعة عن محمد رحمهما الله تعالى أنه توقف فيه وروى الحسن عن أبی حنيفة رحمهما الله تعالى أنه إذا صب الدهن فی إحليله فوصل إلى مثانته فسد صومه وهذا الاختلاف قريب فقد وقع عند أبی يوسف رحمه الله تعالى أن من المثانة إلى الجوف منفذ حتى لا تقدر المرأة على استمساک البول والأمر على ما قالا فإن أهل الطب يقولون: البول يخرج رشحا وما يخرج رشحا لا يعود رشحا وبعضهم يقول: هناک منفذ على صورة حرف الخاء فيخرج منه البول ولا يتصور أن يعود فيه شیء مما يصب فی الإحليل۔(المبسوط

للسرخسی:3/66-67)

●وأما الإقطار فی الإحلیل فلا یفسد فی قول أبی حنیفة وعندهما یفسد قیل: إن الاختلاف بینهم بناء علی أمر خفی وهو کیفیة خروج البول من الإحلیل فعندهما أن خروجه منه لأن له منفذا فإذا قطر فیه یصل إلی الجوف کالإقطار فی الأذن وعند أبی حنیفة أن خروج البول منه من طریق الترشح کترشح الماء من الخزف الجدید فلا یصل بالإقطار فیه إلی الجوف والظاهر أن البول یخرج منه خروج الشیء من منفذه کما قالا وروی الحسن عن أبی حنیفة مثل قولهما وعلی هذه الروایة اعتمد أستاذی رحمه الله وذکر القاضی فی شرحه مختصر الطحاوی وقول محمد مع أبی حنیفة۔

وأما الإقطار فی قبل المرأة فقد قال مشایخنا: إنه یفسد صومها بالإجماع لأن لمثانتها منفذا فیصل إلی الجوف کالإقطار فی الأذن۔

(بدائع الصنائع:2/93، ط: دار الکتب العلمیه)

●و اما اذا کان فی القضیب لا یفسد وفی الخانیة بالاتفاق وروی الحسن بن زیاد عن ابی حنیفة ان القضیب فی الاحلیل بمنزلة الحقنة یفسد الصوم اذا وصل الی الجوف، وتکلم المشائخ فی الاقطار فی اقبال النساء منهم من قال: هی علی الاختلاف، ومنهم من قال: یفسد الصوم بلا خلاف کالحقنة وهو الصحیح۔ (الفتاویٰ التاتار خانیة:2/365، ط: ادارة القرآن کراچی)

●(ولو ادهن لم یفطر) لعدم المنافی (وکذا إذا احتجم) لهذا ولما روینا (ولو اکتحل لم یفطر) لأنه لیس بین العین والدماغ منفذ والدمع یترشح کالعرق والداخل من المسام لا ینافی کما لو اغتسل بالماء البارد۔ (الهدایة:1/120، ط: دار احیاء بیروت)

● کان میں دوائی ڈالنے سے روزہ ٹوٹنے کا حکم:

جامعۃ الرشید اور جامعہ دارالعلوم کراچی کے مفتیان کرام کے نزدیک کان میں دوائی ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا یہ حضرات فرماتے ہیں کہ جدید طبی تحقیقات کی روشنی میں کان سے دماغ تک یا معدہ کی طرف کوئی منفذ نہیں، جس کی وجہ سے دماغ یا معدہ تک دوائی پہنچنے کا احتمال ہو، الا یہ کہ کان کا پردہ پھٹ چکا ہو تو پھر حلق میں جانے کا احتمال ہے۔ اگر فقہائے کرام کی عبارات کو مدنظر رکھا جائے تو کان میں دائی ڈالنے کو انہوں نے اس لیے مفسد قرار دیا ہے کہ دوائی دماغ یا معدہ تک پہنچنے کا احتمال ہے، اور یہی علت ہے فساد صوم کے لیے، کیونکہ پانی دالنے کی صورت میں چونکہ یہ علت موجود نہیں ہے اس لیے اس صورت میں فاسد نہ ہونے کو راجح قرار دیا ہے۔

بنوری ٹاؤن کراچی اور خیر المدارس ملتان وغیرہ کے مفتیان کرام کے نزدیک روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ (ماہنامہ بینات، شمارہ، شعبان المعظم:1440، ماہنامہ ''الخیر'' شمارہ، رجب 1440)

ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ امام ابوحنیفہؒ سے لیکر تیرھیوں صدی کے فقہاء کے ارشادات کے مطابق کان میں دوائی یا تیل ڈالنے سے بھی روزہ فاسد ہو جائے گا۔

والاقطار فی الاذن کذالک یفسد، لأنه یصل الی الدماغ والدماغ احد الجوفین۔ (المبسوط للسرخسی)

قوله ''دهنا'' انما ذکر الدهن لانه لا خلاف فی لا خلاف فی الافطار به۔ (وفی حاشیة الطحطاوی علی الدر المختار: 1/453)

کان میں خود پانی داخل کرنے کی صورت میں بھی راجح قول کے مطابق روزہ فاسد ہو جائے گا م جیسا کہ قاضی خان، بزازیہ، برہان اور علامہ ابن ہمامؒ نے فتح القدیر میں اسی قول کو ترجیح دی ہے کیونکہ ''الفطر مما دخل'' کا تحقق ہو گیا، گو بعض حضرات مثلاً ہدایہ، تبیین الحقائق، محیط اور ولوالجیہ میں عدم فساد کو ترجیح دی ہے۔

تصحیح اگرچہ مختلف ہے، لیکن امام قاضی خانؒ صحیح اس کو قرار دیا ہے کہ اس سے روزہ فاسد ہو جائے گا، عدم فساد کا قول بقول علامہ ابن ہمام اور قاضی خان مرجوح ہے، لہٰذا مرجوح قول سے معارضہ نہیں ہو سکتا، کیونکہ فساد صوم کی صورت میں ادخال الماء فی البدن باختیارہ وصنعہ متحقق ہو چکا ہے، ادخال ماء مفید ہے یا نقصان دہ ہے اس کو ملحوظ نہ رکھا جائے گا۔

أو دخل الماء فی أذنه وإن کان بفعله علی المختار کما لو حک أذنه بعود ثم أخرجه وعلیه درن ثم أدخله ولو مرارا

قوله: وإن کان بفعله اختاره فی الهدایة والتبیین وصححه فی المحیط وفی الولوالجیة أنه المختار وفصل فی الخانیة بأنه إن دخل لا یفسد وإن أدخله یفسد فی الصحیح؛ لأنه وصل إلی الجوف بفعله فلا یعتبر فیه صلاح البدن ومثله فی البزازیة واستظهره فی الفتح والبرهان شرنبلالیة ملخصا۔ والحاصل الاتفاق علی الفطر بصب الدهن وعلی عدمه بدخول الماء۔ واختلف التصحیح فی إدخاله (شامیة:3/367)

وجوہ ترجیح:

علامہ ابن ہمامؒ نے بھی امام قاضی خان کی بیان کردہ تفصیل کو صحیح قرار دیا ہے ۔ چنانچہ فتح القدیر میں ہے:

1) وان صب الماء فیها اختلفوا فیه والصحیح هو الفساد لأنه موصل إلی الجوف بفعله فلا یعتبر فیه صلاح البدن کما لو أدخل خشبة وغیبها إلی آخر کلامه وبه تندفع الإشکالات۔ (فتح القدیر:2/347)

2) وفیه: ان الاصح فی الماء التفصیل الذی اختاره القاضی علیہ الرحمۃ

3) فالاولی تفسیره الصورة بالادخال بصنعه کما هو عبارة الامام قاضیخان۔

4) نیز فساد صوم کا مدار اصلاح بدن پر نہیں، کیونکہ کسی لکڑی کو مقعد میں غائب کرنے سے بالاجماع فساد صوم کا حکم ہے حالانکہ دخول خشبہ بلاشبہ مضر ہے اس میں ہرگز اصلاح بدن نہیں ہے کما مر۔

اسی طرح کسی مضر دوائی سے حقنہ کیا جو مرض کے سو فیصد خلاف تھی اور اسی طرح جو شخص کانوں تک سیر ہو چکا ہے روزہ رکھنے کے بعد بھی مزید کھانا کھا لیا جو صحت اور بدن کے لیے مضر تھا تو ان دونوں صورتوں میں چونکہ اصلاح بدن مفقود ہے اسلیے اصلاح بدن کے قائلین کے نزدیک روزہ فاسد نہیں ہونا چاہیے تھا، حالانکہ ان دونوں صورتوں میں فساد صوم اجماعی ہے بلکہ دوسری صورت میں کفارہ کا بھی وجوب ہے، چنانچہ علامہ ابن ہمام اصلاح بدن کے نظریہ کو رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ووجهه أنه لازم فيما لو احتقن بحقنة ضارة بخصوص مرض المحتقن أو أكل بعد الفجر وهو في غاية الشبع والامتلاء قريبا من التخمة فإن الأكل في هذه الحالة مضر ومع ذلك يلزمه فضلا عن القضاء الكفارة۔(فتح القدير:347/2)

الحاصل: کان میں خود پانی ڈالنے کی صورت میں گو تصحیح مختلف ہے لیکن امام قاضی خان کی تصحیح راجح شمار ہوگی کیونکہ فقہاء کرام نے امام قاضی خان کی تصحیح کو اقوی قرار دیا ہے۔ چنانچہ علامہ شامی شرح عقود فرماتے ہیں:

قال العلامة قاسم ان قاضی خان من احق من يعتمد على تصحيحه (شرح عقود:32) لہٰذا قاضی خان کی تصحیح راجح شمار ہونی چاہیے۔

نیز علامہ ابن ہمامؒ نے زیر بحث مسئلہ میں امام قاضی خان کی بیان کردہ تفصیل کو اصح قرار دیا ہے:

ان الاصح في الماء التفصيل الذي اختاره القاضي علیہ الرحمۃ

جبکہ شرح عقود میں علامہ شامیؒ نے یہ ضابطہ بیان کیا ہے کہ کسی مسئلہ میں دو قول تصحیح شدہ ہوں اور کوئی مجتہد یہ کہے کہ فلاں تصحیح اصح ہے تو ایسی صورت میں اسی پر فتویٰ دیا جاتا ہے، جس قول کو اصح کہا گیا ہو:

ذكر تصحيحين عن امامين ثم قال قال هذا التصحيح الثاني اصح من الاول مثلا فلا شك ان مراده ترجيح ما عبر عنه بكونه اصح (شرح عقود:32)

(453)... دیکھیں حوالہ 456 اور 454

(454)... روزہ اس چیز سے فاسد ہوتا ہے جو کسی منفذ کے ذریعہ معدہ یا دماغ میں پہنچے (احسن الفتاوی:432/4)

جوف معدہ کے ساتھ خاص نہیں دماغ اور معدہ دونوں کو شامل ہے (وفی امداد الفتاوی:178/2)

●(فتاویٰ محمودیه:153/10)

●(کفایت المفتی:253/4)

●(وفی معلم زاید للقواعد الفقهيه والاصوليه في قسم ضوابط الصوم) يمكن تلخيص اطلاق كلم (الجوف) عند الفقها في رايين كمايلي

الرائي الاول؛ ان (الجوف) هو المعده اذهو المعنى الاصل لهذه الكلم ويلحق بالجوف على هذا الرائي تجويفان آخران من البدن وهما

1 (الدماغ) لانه منفذ للمعده

2 (الحلق) لانه منفذ مباشر للمعدهو الاقرب هو الاقتصار في اطلاق الجوف على (المعده)

1. لان الطب الحديث في علم التشريح اثبت انه لا علاقه لبعض تلك المنافذ المعده كالدماغ والمثانه والاحليل

2. ان (الحلق) هو المنفذ الوحيد الذى له علاقه قويه مباشر بالمعده ويكاديكون متفقا على اعتباره من منافذ المعده بين اصحاب المذاهب الثمانيه فرجع الامر اخيرا ودار على (المعده)

● معلوم ہوا کہ مطلقا جوف بدن میں مفطر چیزوں کا پہنچنا مفطر صوم نہیں بلکہ خاص جوف دماغ، جوف بطن میں مراد ہیں، بلکہ جوف دماغ بھی اسمیں اصل نہیں وہ بھی اسوجہ سے لیا گیا ہے کہ جوف دماغ میں پہنچنے کے بعد بذریعہ منفذ جوف معدہ میں پہنچنا عادت اکثریہ ہے جیسا کہ صاحب بحر کی تصریح سے معلوم ہوتا ہے

قال في البحر: والحقيق ان بين جوف الراس جوف المعده منفذا اصليا

فتاوی قاضی خان میں ہے "اما الحقنه والوجود فلانه وصلا لجوف (یعنی معدہ) مافيه حلاح البدن وفي القطور والسعوط لانه وصل الى الراس"

خلاص الفتاوی کی عبارت اس مضمون کے لیے نص صریح ہے "وماوصل الى جوف الراس والبطن----------"

عالمگیری کے الفاظ بھی اسکے قریب ہیں "وفي دواء الجائفة والامة اكثر المشاع على ان العبره للوصول الى الجوف والدماغ

اور بدائع کی عبارت تو ان سب سے زیادہ اس مضمون کے لیے اصرح واوضح ہے "وماوصل الجوف او الى الدماغ من المخارق الاصلی------"

(امداد الفتاوی:176/2)

●الجوف المعتبر في نفسه عند الحنفيه والمالكيه هي المعده والحلق والامعا

(ضابطة المفطرات في مجال التداوى الشيخ المفتى محمد رفيع العثماني:22)

●وما وصل إلى الجوف أو إلى الدماغ عن المخارق الأصلية كالأنف والأذن والدبر بأن استعط أو احتقن أو أقطر في أذنه فوصل إلى الجوف أو إلى الدماغ فسد صومه

أما إذا وصل إلى الجوف فلا شک فیه لوجود الأکل من حیث الصورة۔وکذا إذا وصل إلى الدماغ لأنه له منفذ إلى الجوف فکان بمنزلة زاویة من زوایا الجوف۔(بدائع الصنائع:93/2ط:دار الکتب)

●(ولو داوی جائفة أو آمة بدواء فوصل إلى جوفه أو دماغه أفطر) عند أبی حنیفة رحمه الله والذی یصل هو الرطب وقالا لا یفطر لعدم التیقن بالوصول لانضمام المنفذ مرة واتساعه أخری کما فی الیابس من الدواء وله أن رطوبة الدواء تلاقی رطوبة الجراحة فیزداد میلا إلى الأسفل فیصل إلى الجوف بخلاف الیابس لأنه ینشف رطوبة الجراحة فینسد فمها۔(الهدایة:238/1،فتح القدیر:347/2)

●وفی التحقیق أن بین الجوفین منفذا أصلیا فما وصل إلى جوف الرأس یصل إلى جوف البطن۔(بدائع الصنائع:93/2ط دار الکتب)

●لو أدخل حلقه الدخان أی بأی صورة کان الإدخال حتی لو تبخر ببخور و آواه إلى نفسه واشتمه ذاکر الصومه أفطر لإمکان التحرز عنه۔

(ردالمحتار علی الدر المختار:395/2)

● ویشترط فی فساد الصوم الی ان قال وشرط الحنفیة والمالکیة استقرار الماد فی الجوف ۔۔۔۔۔۔۔ وعلی قول الحنفیة والمالکیة لو لم تستقر الماد بان خرجت من الجوف لساعتها لا یفسد الصوم کما لو اصابته سهام فاحترقت بطنه ونفذت من ظهره ولو بقی النصل فی جوفه فسد صومه۔

(الموسوعة الفقهیة الکویتیة، المادة:صوم:38)

(455)... دیکھیں حوالہ 454

(456)... ویشترط فی فساد الصوم الی ان قال وشرط الحنفیة والمالکیة استقرار الماد فی الجوف ۔۔۔۔۔۔۔ وعلی قول الحنفیة والمالکیة لو لم تستقر الماد بان خرجت من الجوف لساعتها لا یفسد الصوم کما لو اصابته سهام فاحترقت بطنه ونفذت من ظهره ولو بقی النصل فی جوفه فسد صومه۔

(الموسوعة الفقهیة الکویتیة، المادة:صوم:38)

●اسی طرح اگر کوئی انگور وغیرہ ایک دھاگے میں باندھ کر نگل جائے اور پھر معدہ میں پہنچنے سے پہلے کھینچے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔(امداد الفتاوی:176/2)

●کما قال فی الخلاصة وعلی هذا لو ابتلع عنبا مربوطا بخیط فم اخرجه لا تفسد صومه

●ومن ابتلع لحما مربوطا علی خیط ثم انتزعه من ساعته لا یفسد وان ترکه فسد۔(العالمگیریه:204/1)

●(قال ابن عابدین) تحت قوله او طعن برمح۔۔۔۔۔۔ومفاده ان استقرار الداخل فی الجوف شرط للفساد وقال ان ما دخل فی الجوف ان غاب فیه فسد وهو المراد بالاستقرار۔(شامیة:396/2)

●وکذالک ادخال قطر (ابلوب دقیق) فی الشراین لتصویر او علاج ادعی القلب او غیره منالافطار وادخال منظار من خلال جدار البطن لفحص الاحشا او اجراء عملیة جراحیة علیها و(الاشعة) لتصویر بعض الاجهزه الداخلیة فی الجسم او لعلاج موضعی کتفیت الحصی فی الکلیة وغیرهما لا توثر علی صحة الصوم(وفی معلم زاید فی ضابط اکل ما وصل الجوف فقره10)

●(کذا فی ضابط المفطرات:110-111)

(457)... ومن استقاء عامدا فعلیه القضا لما روینا والقیاس (الفطر مما دخل لا مما خرج) متروک به۔ (وفی الهدایه:236/1)

●(أو احتجم) لما أخرجه البخاری أنه علیه الصلاة والسلام: احتجم وهو صائم(النهر الفائق:16/2،ط:دار الکتب العلمیه)

●ولا بأس بالحجامة ان أمن علی نفسه الضعف، أما إذا خاف فانهٔ یکره وینبغی لهٔ أن یؤخرالیٰ وقت الغروب وذکر شیخ الإسلام شرط الکراهة ضعف یحتاج فیه الی الفطر، والفصد نظیر الحجامة۔(فتاویٰ عالمگیریة:199/1ط:رشیدیة)

●لقوله علیه السلام: الفطر مما دخل ولیس مما خرج، رواه أبو یعلیٰ فی مسنده۔(البحر الرائق:278/2ط:سعید)

●قال فی الدر: وان ذرعه القیء وخرج ولم یعد، لا فطر مطلقا ملأ أو لا، فان عاد بلا صنعه ولو هو ملء الفم مع تذکره للصوم لا یفسد خلاف للثانی وان اعاده لو قدر رحمصة منه اکثر دی افطر اجماعا ولا کفارة ان ملأ الفم ولا فلا وهو المختار، وان استقاء... عامدا... ان کان ملء الفم فسد بالاجماع

(درمختار:414/2)

●إذا قاء أو استقاء ملء الفم أو دونه عاد بنفسه أو أعاد أو خرج فلا فطر علی الأصح إلا فی الإعادة والاستقاء بشرط ملء الفم هکذا فی النهر الفائق وهذا کله إذا کان القیء طعاما أو ماء أو مرة فإن کان بلغما فغیر مفسد للصوم عند أبی حنیفة ومحمد رحمهما الله تعالی خلافا لأبی یوسف رحمه الله تعالی إذا ملأ الفم۔(هندیة:275/5، مایوجب القضاء دون الکفارة)

●وللحنفیة تفصیل فی الاستقاءة: فإن کانت عمدا والصائم متذکر لصومه غیر ناس والقیء ملء فمه فعلیه القضاء للحدیث المذکور والقیاس متروک به ولا کفارة فیه لعدم صورة

الفطر۔(الموسوعۃالفقھیۃالکویتیۃ، المادۃ:صوم:81)

(458)...وشرطوا ایضالوجوب الکفارۃ۔۔۔۔۔ان لایطرأعذرشرعی لاصنع لہ فیہ کمرض وحیض (الموسوعۃالفقھیۃالکویتیۃ، المادۃ:صوم:69)

- والاصل عندنا انہ اذا صار فی آخر النھار علی صفۃ لو کان علیھما فی أول النھار یباح لہ الافطار تسقط عنہ الکفارۃ

(الخانیۃعلی ھامش الھندیۃ:216/1)

- والصحیح اذاافطر ثم مرض مرضا لا یستطیع معہ الصوم تسقط الکفارۃ عندنا (احسن الفتاوی:459/4)
- سقوط الکفارۃ بحدوث العارض وإلیہ ذھب الحنفیۃ (الموسوعۃالفقھیۃالکویتیۃ، المادۃ: کفارۃ31)
- احسن الفتاوی:438/4-432
- فتاویٰ عبادالرحمن:152/4
- روزے کے مسائل کاانسائکلوپیڈیا:72

(459)...دیکھیں حوالہ 458

(460)...اما وجوب الکفارۃ فیتعلق بافساد مخصوص وھو الافطار الکامل بوجود الاکل او الشرب او الجماع صورۃ ومعنیٰ (بدایع الصنائع:252/2 ط دار الاحیاء)

- الجنایۃ تکاملھا بقضاء الشھوۃ (بادخال الفرج فی الفرج) فی محل مشتھی۔ (الھدایۃ:236/1)
- صورۃ الجماع ایلاج الفرج بالفرج ومعنی الجماع الانزال عن شھوہ بالمباشرۃ / فتح القدیر میں ھے انزال عن مباشرہ/عنایہ میں ھے قضاء الشھوۃ بالمباشرۃ۔(وفی الھدایۃ مع العنایۃ)
- ولایشترط الانزال فی المحلین اعتبارا بالاغتسال وھذا الان قضاء الشھوۃ متحقق دونہ وانما ذالک شبع (وفی الھدایۃ:236/1)
- أن الایلاج فی سبیل المعتاد یوجب الغسل وھو الفرج الحیۃ الآدمیہ المطیقۃ للجماع الصالحۃ للایلاج، لأنہ ھو المتبادر منہ کما لایخفی۔

(اعلاء السنن:224/1، ط ادارۃ القرآن)

- (فتاویٰ دار العلوم دیوبند:349/6، فتاویٰ دار العلوم زکریا:301/3، فتاویٰ فریدیہ:162/4-140، خیر الفتاویٰ:96/4)

(461)...وان جامع آدمی مشتھی (ای علی الکمال فلا کفارۃ لجماع بھیمۃ او میتۃ ولو انزل) او جامع وتوارت الحشفۃ فی احد السبیلین۔

(الشامیۃ:409/2، طایچ ایم سعید)

- (فتاویٰ حقانیۃ:181/4، روزے کے مسائل کاانسائکلوپیڈیا:172، فتاویٰ دار العلوم دیوبند:301/6، فریدیۃ:161/4، فتاویٰ عبادالرحمان:135/4، فتاویٰ رحیمیۃ:253/7)

(462)...او جامع فی احد السبیلین او أکل او شرب عذاء أو دواء عمدا راجع للکل (ای کل ماذکر من الجماع والأکل والشرب)

(الدر المختار:409/2، طایچ ایم سعید)

- ذھب جمھور الفقھاء الی ان جماع الصیام فی نھار رمضان عامدا مختارا بأن یلتقی الحتانان وتغیب الحشفۃ فی احد السبیلین مفطر یوجب القضاء والکفارۃ انزل اولم ینزل۔(الموسوعۃالفقھیۃالکویتیۃ، المادۃ:صوم:68، وطی، فقرۃ:70)

(463)...ولو أنزل بقبلۃ أو لمس فعلیہ القضاء دون الکفارۃ ☐ لوجود معنی الجماع ووجود المنافی صورۃ أو معنی یکفی لإیجاب القضاء احتیاطا۔

(ھدایۃ:217/1)

- أو وطئ امرأۃ میتۃ أو صغیرۃ لا تشتھی نھر أو بھیمۃ أو فخذا أو بطنا أو قبل ولو قبلۃ فاحشۃ بأن یدغدغ أو یمص شفتیھا أو لمس ولو بحائل لا یمنع الحرارۃ أو استنما بکفہ أو بمباشرۃ فاحشۃ ولو بین المرأتین فأنزل قید للکل حتی لو لم ینزل لم یفطر کما مر۔(الدر المختار:406/2-404)
- (فتاویٰ دار العلوم دیوبند:351/6، فتاویٰ رحیمیۃ:253/، فتاویٰ دار العلوم زکریا:308/3، خیر الفتاویٰ:62/4-61، فتاویٰ حقانیۃ:184/4، فتاویٰ فریدیۃ:158/4، فتاویٰ عبادالرحمن:119/4)

(464)...واذا قبل امرأتہ وانزل فسد صومہ من غیر کفارۃ۔۔۔۔۔وکذا لایفطر فالفکر امنی ھکذا فی السراج الوھاج (ھندیہ:204/1)

- (فتاویٰ عبادالرحمن:126/4، فتاویٰ حقانیۃ:156/4، احسن الفتاویٰ:451/4)

(465)...لأنہ لو قبلھا بشھوۃ فأنزل فسد صومہ لوجود معنی الجماع بخلاف ما إذا لم ینزل حیث لا یفسد لعدم المنافی صورۃ ومعنی۔(البحر الرائق:476/2)

- أو أنزل بتفخیذ أو بتبطین أو عبث بالکف أو أنزل من قبلۃ أو لمس لا کفارۃ علیہ لم ذکرنا۔(مراقی الفلاح:254)

● كذافی الھدایة: 217/1، ھندیة: 204/1، النھر الفائق: 22/2 خیر الفتاوی: 60/4 فتاویٰ رحیمیة: 262/7، فتاویٰ دارالعلوم زکریا: 308/3، روزے کے مسائل کاانسائیکلوپیڈیا: 184-174-149 احسن الفتاوی: 455/4، فتاویٰ محمودیة: 10/159-141، فتاویٰ عبادالرحمن: 117/4، فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: 449/6

☆ کفارے کے احکام

(466)... أنواع الكفارة ثلاثة: عتق وصيام وإطعام مثل كفارة الظهار والقتل الخطأ فی الترتیب عند الجمهور فإن عجز عن العتق بأن لم يجد رقبة فصيام شهرين متتابعين فإن لم يستطع صومهما أطعم ستين مسكينا (الفقه الاسلامی: 113/3۔ باب أنواع الكفارة)

● فلو أفطر ولو لعذر استأنف الا لعذر الحيض۔ (شامی: 416/2)

● ذامما خالف فيه النفاس الحيض فإن النفاس قاطع للتتابع فی صوم كل كفارة لها بخلاف الحيض فإنه غير قاطع فی كفارة الفطر۔
(البحر الرائق: 443/10)

(467)... أنواع الكفارة ثلاثة: عتق وصيام وإطعام مثل كفارة الظهار والقتل الخطأ فی الترتيب عند الجمهور فإن عجز عن العتق بأن لم يجد رقبة فصيام شهرين متتابعين فإن لم يستطع صومهما أطعم ستين مسكينا (الفقه الاسلامی: 113/3۔ باب أنواع الكفارة)

● فان غداهم وعشاهم واشبعهم جاز سواء حصل الشبع بالقليل او الكثير كذا فی شرح النقاية لابی المكارم، فلو غداهم يومين اوعشاهم كذالك او غداهم وسحرهم او سحرهم يومين اجزاء كذافی البحر الرائق... لو غدیٰ ستين عشی ستين غيرهم لايجزيه الا ان يعيد علی احدی الستينين منهم غدا وعشاء كذا فی التبيين (عالمگیری: كتاب الطلاق، الباب العاشر فی الكفارة 514/1)

● وقيد بالشبع، لأنه لو كان فيهم من هو شبعان قبل الأكل أو صبی ليس بمراهق لايجزئه۔ (البحر الرائق: 458/10)

● يطعم كل مسكين نصف صاع بر أو صاع تمر شعير أو قيمته... دقيق البر وسويقه مثله فی اعتبار نصف الصاع ودقيق الفشعير وسويقه۔
(هندية: 513/1)

(468)... فإن لم يستطع صومهما أطعم ستين مسكينا (الفقه الاسلامی: 113/3۔ باب أنواع الكفارة)

● وقيد بالشبع، لأنه لو كان فيهم من هو شبعان قبل الأكل أو صبی ليس بمراهق لايجزئه۔ (البحر الرائق: 458/10)

(469)... فان غداهم وعشاهم واشبعهم جاز سواء حصل الشبع بالقليل او الكثير كذا فی شرح النقاية لابی المكارم، فلو غداهم يومين اوعشاهم كذالك او غداهم وسحرهم او سحرهم يومين اجزاء كذافی البحر الرائق... لو غدیٰ ستين عشی ستين غيرهم لايجزيه الا ان يعيد علی احدی الستينين منهم غدا وعشاء كذا فی التبيين (عالمگیری: كتاب الطلاق، الباب العاشر فی الكفارة 514/1)

● وذهب الحنفية إلی أنه يشترط أن يعطی لكل مسكين مدان أی نصف صاع من القمح أو صاع من تمر أو شعير أو قيمة ذلك من النقود أو من عروض التجارة لأن المقصود دفع الحاجة وذلك يمكن تحققه بالقيمة۔ أما مقدار طعام الإباحة عندهم: فأكلتان مشبعتان أی يشترط أن يغدی كل مسكين ويعشيه وكذلك إذا عشاهم وسحرهم أو غداهم غدائين ونحو ذلك لأنهما أكلتان مقصودتان (الموسوعة الفقهية، المادة: كفارة، 102/35)

● ولو أعطی مسكينا واحدا كله فی يوم واحد لايجزئه الا عن يومه ذلك، وهذا الاعطاء بدفعة واحدة واباحة واحدة من غير خلاف۔ (هندية: 513/1)

(470)... إن تكرر الجماع أو الإفطار بأكل ونحوه فی رأی الحنفية والمالكية قبل التكفير عن الأول فإما أن يكون فی يوم واحد أو فی يومين: فإن كان فی يوم واحد فكفارة واحدة تجزئه بالاتفاق۔ وإن كان فی يومين أو أكثر من رمضان: فعليه كفارتان أو أكثر عند الجمهور؛ لأن كل يوم عبادة منفردة فإذا وجبت بإفساده لم تتداخل كرمضانين وكالحجتين۔ وتجزئ كفارة واحدة عند الحنفية عن جماع وأكل متعمد متعدد فی أيام لم يتخلله تكفير ولو من رمضانين علی الصحيح فإن تخلل تكفير لاتكفی كفارة واحدة فی ظاهر الرواية۔ (الفقه الاسلامی: 115/3، تعدد الكفارة وتداخلها)

6) قضاء کے احکام

(471)... ووقت قضاء رمضان: ما بعد انتهائه إلی مجیء رمضان المقبل ويندب تعجيل القضاء إبراء للذمة ومسارعة إلی إسقاط الواجب ويجب العزم علی قضاء كل عبادة إذا لم يفعلها فوراً ويتعين القضاء فوراً إذا بقی من الوقت لحلول رمضان الثانی بقدر ما فاته۔ (الفقه الاسلامی: وقت قضاء رمضان، 108/3)

(472)... وقضيا ما قدرا بلا شرط ولاء أی لا يشترط التتابع فی القضاء لإطلاق قوله تعالی فعدة من أيام أخر والذی فی قرائة أبی فعدة من أيام أخر متتابعة غير

مشہور لا یزاد بمثله بخلاف قرائة ابن مسعود فی کفارة الیمین فإنها مشهورة فیزاد کذا فی النهایة والکافی لکن المستحب التتابع

(البحر الرائق:6/639، فصل فی عوارض الفطر فی رمضان)

(473)... فإذا جاء رمضان آخر قدم الأداء علی القضاء؛ لأنه فی وقته وهو لا یقبل غیره ویصوم القضاء بعده۔

(البحر الرائق:6/639، فصل فی عوارض الفطر فی رمضان)

(474)... ولا تشترط نیة القضاء وهو الصحیح لأنه نوی ما علیه من صوم رمضان هکذا فی البدائع (هندیة:1/196)

- فعدة من أیام أخر ولیس فیها توقیت والتوقیت بما بین الرمضانین یکون زیادة ثم هذه عبادة مؤقتة قضاؤها لا یتوقت بما قبل مجیء وقت مثلها کسائر العبادات وإنما کانت عائشة رضی الله تعالی عنها تختار للقضاء شعبان (المبسوط:4/58، کتاب الصوم)
- إذا وجب علیه قضاء یومین من رمضان واحد ینبغی أن ینوی أول یوم وجب علیه قضاؤه من هذا الرمضان وإن لم یعین الأول یجوز وکذا لو کان علیه قضاء یومین من رمضانین هو المختار ولو نوی القضاء لا غیر یجوز وإن لم یعین کذا فی الخلاصة (هندیة:5/205)
- نوع یشترط له تبییت النیة وتعیینها: وهو ما یثبت فی الذمة: وهو قضاء رمضان وقضاء ما أفسده من نفل وصوم الکفارات بأنواعها ککفارة الیمین وصوم التمتع والقران والنذر المطلق (الفقه الاسلامی:2/52، شروط صحة الصوم)

7) واجب روزوں کے احکام

(475)... قوله تعالی: ولیوفوا نذورهم (الحج:96) وحاصله انما ذکـ صریحا فی أن المنذور واجب لا فرض۔ (شامی:2/374)

(476)... والفرض ینقسم إلی: عین ودین فالعین: ما له وقت معین إما بتعیین الله تعالی کصوم رمضان وصوم التطوع خارج رمضان لأن خارج رمضان متعین للنفل شرعا وإما بتعیین العبد کالصوم المنذور به فی وقت بعینه۔ (بدائع:4/138، أنواع الصیام)

(477)... نوع یشترط له تبییت النیة وتعینها: وهو ما ثبت فی الذمة: وهو قضاء رمضان وقضاء ما أفسده من نفل وصوم الکفارات بأنواعها ککفارة الیمین وصوم التمتع والقران والنذار المطلق۔ (الفقه الاسلامی:2/52، شروط صحة الصوم)

(478)... جاز صوم رمضان والنذر المعین والنفل بنیة ذلکـ الیوم او بنیة مطلق الصوم او بنیة النفل من اللیل الی ما قبل نصف النهار... والنذر المعین اذا صامه بنیة واجب آخر کقضاء رمضان والکفارة کان عن الواجب وعلیه قضاء ما نذر۔ (ہندیہ:1/195)

(479)... وغیر المعین کنذر صوم یوم مثلا (شامی:2/373، مزید دیکھیں:386)

(480)... ولو قال لله علی أن أصوم یومین أو ثلاثة أو عشرة لزمه ذلکـ ویعین وقتا یؤدی فیه فإن شاء فرق وان شاء تابع إلا أن ینوی التتابع عند النذر فحینئذ یلزمه متتابعا فإن نوی فیه التتابع وأفطر یوما فیه أو حاضت المرأة فی مدة الصوم استأنف واستأنفت۔ (ہندیہ:1/209)

8) مسنون، مستحب و نفل روزوں کے احکام

(481)... وجاز صوم رمضان والنذر المعین والنفل بنیة ذلکـ الیوم أو بنیة مطلق الصوم أو بنیة النفل من اللیل إلی ما قبل نصف النهار وهو المذکور فی الجامع الصغیر (هندیة:1/197، فصل فی تعریفه وشروطه)

(482)... ایضاً

(483)... وإذا نوی قضاء بعض رمضان والتطوع یقع عن رمضان فی قول أبی یوسف رحمه الله تعالی وهو روایة عن أبی حنیفة رحمه الله تعالی کذا فی الذخیرة۔

(هندیة:1/197، فصل فی تعریفه وشروطه)

(2) مسائل تراویح

☆ وقت

(484)... والصحیح أن وقتها ما بعد العشاء إلی طلوع الفجر قبل الوتر وبعده حتی لو تبین أن العشاء صلاها بلا طهارة دون التراویح والوتر أعاد التراویح مع العشاء دون الوتر؛ لأنها تبع للعشاء هذا عند أبی حنیفة رحمه الله تعالی فإن الوتر غیر تابع للعشاء فی الوقت عنده والتقدیم إنما وجب لأجل الترتیب وذلکـ یسقط بعذر النسیان فیصح إذا أدی قبل العشاء بالنسیان بخلاف التراویح فإن وقتها بعد أداء العشاء فلا یعتد بما أدی قبل العشاء۔

(ہندیہ:1/115،حلبی کبیر:403،تاتارخانیہ:478/1)

● اما اعادة التراويح وسائر سنن العشاء فمتق عليها اذا كان الوقت باقيا هكذا فى التبيين۔ (ہندیہ:115/1)

● لا خلاف بين اصحابنا فى سائر سنن سوى ركعتى الفجر انها اذا فاتت عن وقتها لا تقضى سواء فاتت وحدها او مع الفريضة (بدائع:643/1)

● واذا فاتت التراويح لا تقضى بجماعة والاصح انها لا تقضى اصلا (البحر:68/2)

(485)... ایضاً

(486)... ولو تركوا الجماعة فى الفرض ليس لهم أن يصلوا التراويح بجماعة۔ (ہندیہ:1/115،بحر:70/2،درالمختار:48/2)

● ولو ترک الجماعة فى الفرض لم يصلوا التراويح جماعة لأنها تبع فمصليه وحده يصليها معه۔ (درالمختار:2/48)

(487)... صلى العشاء وحده فله أن يصلى التراويح مع الإمام ولو تركوا الجماعة فى الفرض ليس لهم أن يصلوا التراويح بجماعة وإذا صلى معه شيئا من التراويح أو لم يدرك شيئا منها أو صلاها مع غيره له أن يصلى الوتر معه هو الصحيح كذا فى القنية وإذا فاتته ترويحة أو ترويحتان فلو اشتغل بها يفوته الوتر بالجماعة يشتغل بالوتر ثم يصلى ما فات من التراويح۔ (ہندیہ:1/117،شامی:48/2)

☆ نیت

(488)... أن ينوى فيقول سرا: أصلى ركعتين من التراويح المسنونة أو من قيام رمضان۔ (الموسوعة الفقهية الكويتية،المادة:صلاة التراويح)

● إن نوى التراويح أو سنة الوقت أو قيام الليل فى رمضان جاز ... فعلى هذا إذا صلى التراويح مقتدياً بمن يصلى المكتوبة أو بمن يصلى نافلة أخرى غير التراويح اختلفوا فيه والصحيح أنه لا يجوز وكذا لو كان الإمام يصلى التراويح فاقتدى به رجل ولم ينو التراويح ولا صلاة الإمام لا يجوز۔

(قاضیخان:1/116،بدائع:288/1،ہندیہ:65/1)

(489)... وهل يشترط أن يجدد فى التراويح لكل شفع نية ففى الخلاصة: الصحيح نعم لأنه صلاة على حدة وفى الخانية: الأصح لا عين الكل بمنزلة صلاة واحدة كذا فى التتارخانية۔ وظاهره أن الخلاف فى أصل النية ويظهر لى التصحيح الأول لأنه بالسلام خرج من الصلاة حقيقة فلا بد فى دخوله فيها من النية ولا شك أنه الأحوط؛ خروجا من الخلاف نعم رجح فى الحلية الثانى إن نوى التراويح كلها عند الشروع فى الشفع الأول كما لو خرج من منزله يريد صلاة الفرض مع الجماعة ولم تحضره النية لما انتهى إلى الإمام (شامی:44/2)

● وهل يحتاج لكل شفع من التراويح أن ينوى التراويح الأصح أنه لا يحتاج لأن الكل بمنزلة صلاة واحدة هكذا فى فتاوى قاضى خان فإذا صلى التراويح مع الإمام ولم يجدد لكل شفع نية جاز كذا فى السراجية (ہندیہ:117/1،237/1)

(490)... لو اقتدى بامام فى التراويح يصلى التسليمة الثانية او العاشرة والمقتدى نوى التسليمة الاولى او الخامسة جاز لان الصلاة واحدة

(قاضی خان علی الہندیہ:237/1،بدائع الصنائع:288/1،ہندیہ:117/1)

☆ امامت کا حق

(491)... وعلم أن صاحب البيت ومثله امام المسجد الراتب اولى بالامامة من غيره مطلقا (شامی:1/522،مراقی الفلاح مع الطحطاوی:299،ہندیہ:83/1)

(492)... ایضاً

(493)... (لايصح اقتداء رجل بأمرأة وصبى مطلقا) ولو فى جنازة ونفل على الاصح... والمختار أنه لايجوز فى الصلوات كلها۔

(شامی:1/577،حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح:288،ہندیہ:85/1)

(494)... (فتاویٰ رحیمیہ:187/4)

● وصح لو توضا على الانقطاع وصلى كذلك كاقتداء بمفتصد امن خروج الدم وكاقتداء امرأة بمثلها وصبى بمثله ومعذور بمثله... الخ

(شامی:578/1،تاتارخانیہ:486/1،فتاویٰ خانیۃ:243/1)

● ولا يصلى الوتر ولا التطوع بجماعة خارج رمضان اى يكره ذلك على سبيل التداعى بان يقتدى اربعة بواحد، وفى الرد تحت قوله اربعة بواحد: اما اقتداء واحد بواحد او اثنين بواحد فلا يكره وثلاثه بواحد فيه خلاف بحر عن الكافى هل يحصل بهذا الاقتداء فضيلة الجماعة؟ ظاهر ما قدمنا من ان الجماعة فى التطوع ليست بسنة يفيد عدمه تامل (شامی:48,49/2،بحرالرائق:69,70/2،طحطاوی علی المراقی:382)

(495)... ويصف الرجال... (ثم الصبيان) ظاهره تعددهم فلو واحدا دخل الصف (شامی:571/1-568)

● (قوله: ذكر في البحر بحثا) قال الرحمتي ربما يتعين في زماننا ادخال الصبيان في صفوف الرجال لن المعهود منهم اذا اجتمع صبيان فاكثر تبطل صلاة بعضهم ببعض وربما تعدى ضررهم الى افساد صلاة الرجال، انتهى اه سندي (تقريرات الرافعي على حاشية ابن عابدين: 73/1، بحر الرائق: 353/1)

(496)... (مشکوۃ: 380، رقم 4421)

(497)... لا بأس بأن يقبض على لحيته فإذا زاد على قبضته شيء جزه... وأما الأخذ منها وهي دون ذلك كما يفعله بعض المغاربة ومخنثه الرجال فلم يبحه أحد (شامی: 2/418)

● واما الاخذ منها اى من اللحية وهي دون ذلك اى دون القبضة كما يفعله بعض المغاربة ومخة الرجال فلم يبحه احد واخذ كلها فعل يهود الهند ومجوس الاعاجم (الدر مع الرد: 418/2، مرقاۃ المفاتیح: 91/2)

● لو قدموا فاسقا ياثمون بناء على ان كراهة تقديمه كراهة تحريم لعدم اعتنائه بامور دينيه، وتساهله في الاتيان بلوازمه فلا يبعد منه الاخلال ببعض شروط الصلوة وفع ما ينافيها بل هو الغالب بالنظر الى فسقه (حلبی کبیر: 514,515)

● ويكره امامة عبد... وفاسق واعمىٰ وفي الرد (قوله وفاسق) من الفسق وهو الخروج عن الاستقامة ولعل المراد به من يرتكب الكبائر كشارب الخمر والزاني، واكل الربا، ونحو ذلك (شامی: 559,560/1، البحر الرائق: 348/1)

(498)... قوله وكذا تكره خلف أمرد الظاهر أنها تنزيهية أيضا والظاهر أيضا كما قال الرحمتي إن المراد به الصبيح الوجه لأنه محل الفتنة وهل يقال هنا أيضا إذا كان أعلم القوم تنتفي الكراهة فإن كانت علة الكراهة خشية الشهوة وهو الأظهر فلا وإن كانت غلبة الجهل أو نفرة الناس من الصلاة خلفه فنعم فتأمل۔ (شامی: 1/562 امامۃ الامرد)

● وفي حاشية المدني عن الفتاوىٰ العفيفة: سئل العلامة الشيخ عبدالرحمن بن عيسىٰ المرشدي عن شخص بلغ من السن عشرين سنة وتجاوز حد الانبات ولم ينبت عذاره فهل يخرج بذلك عن حد الامردية وخصوصا قد نبت له شعرات في ذقنه تؤذن بانه ليس من مستدبرى للحى فهل حكمه في الامامة كالرجال الكاملين ام لا؟ احجاب بالجواز من غير كراهة وناهيك به قدوة والله اعلم وكذلك سئل عنها المفتي محمد تاج الدين القلعي فاجاب كذلك (شامی: 564/1، حاشیۃ الطحطاوی مع المراقی 303، امداد الفتاویٰ: 238/1)

(499)... ایضاً

☆ اُجرت

(500)... قال اللہ تعالیٰ "وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِىْ ثَمَنًا قَلِيْلًا" (البقرۃ: 41)

● فالحاصل ان ما شاع في زماننا من قرائة الأجزاء بالأجرة لا يجوز؛ لأن فيه الأمر بالقرائة وإعطاء الثواب للآمر والقرائة لأجل المال؛ فإذا لم يكن للقارئ ثواب لعدم النية الصحيحة فأين يصل الثواب إلى المستأجر ولولا الأجرة ما قرأ أحد لأحد في هذا الزمان بل جعلوا القرآن العظيم مكسبا ووسيلة إلى جمع الدنيا إنا لله وإنا إليه راجعون (شامی: 56/6، 362/5)

● قال في الهداية: الاصل ان كل طاعة يختص بها المسلم لا يجوز الاستيجار عليها عندنا لقوله عليه السلام "اقرؤ القرآن ولا تأكلوا به" فالاستيجار على الطاعات مطلقا لا يصح عند ائمتنا الثلاثة... ولا شك ان تلاوة المجردة عن التعليم من اعظم الطاعات التى يطلب بها الثواب فلا يصح الاستيجار عليها لان الاستيجار بيع المنافع وليس للتالي منفعة سوى الثواب ولا يصح بيع الثواب... الخ (تنقیح الفتاویٰ الحامدیہ: 138/2)

● اما اذا كان بلا شرط لكن يعلم يقينا انه انما يهدى ليعينه عند السلطان فمشائخنا على انه لا باس به ولو قضى حاجته بلا شرط ولا طمع فاهدى اليه بعد ذلك فهو حلال لا باس به (شامی: 362/5)

● جہاں اللہ کی رضا کے لیے تراویح کی نماز میں قرآن مجید ختم کرنے والا حافظ نہ ملے وہاں تراویح میں قرآن مجید سنانے والے حافظ کو رمضان المبارک کے لیے نائب امام بنایا جائے اور اس کے ذمہ ایک یا دو نمازیں سپرد کردی جائیں تو اس حیلہ کی وجہ سے تنخواہ لینا جائز ہوگا کیوں کہ امامت کی اجرت لینا جائز ہے۔ مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب ؒ کا یہی فتویٰ ہے۔ نیز یہ صورت بھی ہوسکتی ہے کہ نمازیوں میں سے اگر کوئی نماز حافظ کے افطار اور سحری وغیرہ کا انتظام کردے اور آخر میں ہدیہ یا امداد کے طور پر کچھ پیش کردیں تو اس کی گنجائش ہوگی کیونکہ اجرت دینا منع ہے لیکن ہدیہ دینا اور امداد کرنا منع نہیں ہے۔ (تراویح کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا: 142)

● وان القراءة بشئى من الدنيا لا تجوز والآخذ والمعطى آثمان لأن ذلك يشبه الاستيجار على القراءة ونفس الاستيجار عليها لا يجوز۔ (در المختار: 1/687)

● وقد ذكر الفقهاء أن الشرط العرفي كاللفظي ومن القواعد الفقهية في ذلك: المعروف كالمشروط۔ (الموسوعۃ الفقہیۃ المادۃ: عرف)

● ويكره للرجال أن يستأجروا رجلا يؤمهم في بيتهم؛ لأن استئجار الإمام فاسد (ہندیۃ: فصل فی التراویح، 116/1)

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

☆ جماعت اور اقتداء

(501)...ونفس التراويح سنة على الأعيان عندنا كما روى الحسن عن أبى حنيفة رحمه الله تعالى وقيل تستحب والأول أصح والجماعة فيها سنة على الكفاية كذا فى التبيين وهو الصحيح ... ولو ترک أهل المسجد كلهم الجماعة فقد أسائوا وأثموا كذا فى محيط السرخسى وإن تخلف واحد من الناس وصلاها فى بيته فقد ترک الفضيلة ولا يكون مسيئا ولا تاركا للسنة ... وإن صلى بجماعة فى البيت اختلف فيه المشايخ والصحيح أن للجماعة فى البيت فضيلة وللجماعة فى المسجد فضيلة أخرى فإذا صلى فى البيت بجماعة فقد حاز فضيلة أدائها بالجماعة وترک الفضيلة الأخرى ... والصحيح أن أدائها بالجماعة فى المسجد افضل۔ (ہندیہ:1/116)

● وأما سننها فمنها الجماعة والمسجد، لأن النبى صلى الله عليه وسلم قدر ما صلى من التراويح صلى بجماعة فى المسجد فكذا الصحابة رضى الله عنهم صلوها بجماعة فى المسجد فكان أداؤها بالجماعة فى المسجد سنة ثم اختلف المشايخ فى كيفية سنة الجماعة والمسجد أنها سنة عين أم سنة كفاية قال بعضهم: إنها سنة على سبيل الكفاية إذا قام بها بعض أهل المسجد فى المسجد بجماعة سقط عن الباقين۔ ولو ترک أهل المسجد كلهم إقامتها فى المسجد بجماعة فقد أسائوا وأثموا ومن صلاها فى بيته وحده أو بجماعة لا يكون له ثواب سنة التراويح لتركه ثواب سنة الجماعة والمسجد (بدائع الصنائع:145/3، بحر الرائق:68/2، شامی:45/2)

(502)...وان صلى فى بيته بالجماعة لم ينالوا فضل الجماعة فى المسجد وهكذا فى المكتوبات : أى الفرائض لو صلى جماعة فى البيت على هيئة الجماعة فى المسجد نالوا فضيلة الجماعة وهى المضاعفة بسبع وعشرين درجة لكن لم ينالوا فضيلة الجماعة الكائنة فى المسجد۔ (الحلبی الکبیری:402)

(503)...وكره أن يؤم فى التراويح مرتين فى ليلة واحدة وعليه الفتوى لأن السنة لا تتكرر فى الوقت الواحد فتقع الثانية نفلا مضمرات بخلاف ما لو صلاها مأموما مرتين حيث لا يكره كما لو أم فيها ثم اقتدى بآخر فى تلک الصلاة۔ (حاشیۃ الطحطاوی:1/270)

● ولا يصلى إمام واحد التراويح فى مسجدين فى كل مسجد على الكمال ولا له فعل ولا يحتسب التالى من التراويح وعلى القوم أن يعيدوا؛ لأن صلاة إمامهم نافلة وصلاتهم سنة والسنة أقوى فلم يصح الاقتداء؛ لأن السنة لا تتكرر فى وقت واحد وما صلى فى المسجد الأول محسوب

(بدائع الصنائع:289/1، ہندیہ:116/1، بحر الرائق:68/2، شامی:49/2)

(504)...والأفضل أن يصلى التراويح بإمام واحد فإن صلوها بإمامين فالمستحب أن يكون انصراف كل واحد على كمال الترويحة فإن انصرف على تسليمة لا يستحب ذلک فى الصحيح وإذا جازت التراويح بإمامين على هذا الوجه جاز أن يصلى الفريضة أحدهما ويصلى التراويح الآخر وقد كان عمر رضى الله تعالى عنه يؤمهم فى الفريضة والوتر وكان أبى يؤمهم فى التراويح۔ (ہندیہ: فصل فی التراویح)

المنير مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

☆ عورتوں کی جماعت

(505)...ويكره تحريما (جماعة النساء) ولو فى التراويح (الدر المختار) (قوله ولو فى التراويح) أفاد ان الكراهة فى كل ماتشرع فيه جماعة الرجال فرضا ونفلا۔

(شامی:1/565)

● وفى الخلاصة: امامة المرأة للنساء جائزة الاأن صلاتهن فردى افضل (خلاصۃ الفتاوی:1/147)

● قوله: ويكره تحريما جماعة النساء، لأن الامام تقدمت لزم زيادة الكشف وان وقفت وسط الصف لزم ترک المقام مقامه وكل منهما مكروه كما فى العناية وهذا يقتضى عدم الكراهة لو اقتدت واحدة محاذية لفقد الامرين۔ (طحطاوی علی الدر:1/245، فقہی رسائل: رسالہ تراویح کے اہم مسائل باب تراویح کی جماعت)

● جماعت زناں نزد اکثر حنفیه مکروه است لیکن دلیلی معتد به بر کراهت نمیشود و ادله که فقهاء بر کراهت قائم کرده اند مخدوش اند، چنانچه از معاینه فتح القدیر وبنایه شرح هدایه للعینی واضح میشود واز آثار واخبار مشروعیت جماعت نساء منفردات ثابت میشود ودر سنن ابی داؤد در حدیث طویل مروی است وکانت ای ام ورقة قد قرأت القرآن فاستاذنت النبی ﷺ ان تتخذ فی دارها مؤذنا فاذن لها وامرها ان تؤم اهل دارها ودر کتاب الاثار لمحمد بن الحسن ست اخبرنا ابو حنیفة نا حماد عن ابراهیم عن عائشة انها کانت تؤم النساء فی شهر رمضان فتقوم وسطهن... ازیں روایات معلوم شده که زنی که امام باشد در جماعت زنان در وسط صف قیام سازد... واین هم معلوم شد که زن امام راجهر بالقراءة وجهر تکبیرات وغیره باید چه بدون آن صورت اقتداء نمی بندد وآواز زن اگرچه بر مذهب بعضی ستر ست لیکن در حق رجال نه در حق زنان وتحقیق این مبحث کما ینبغی در رساله خود تحفة النبلاء فیما یتعلق بجماعت النساء کرده ام من شاء فلیراجع الیه (مجموعۃ الفتاویٰ للکنوی علی ہامش خلاصۃ الفتاویٰ:73,74/1)

(506)...امامة الرجل للمرأة جائزة اذا نوى الامام امامتها اذا لم يكن فى الخلوة اما اذا كان الامام فى الخلوة فان كان الامام لهن او لبعضهن محرما فانه يجوز (تاتارخانیہ:455/1)

●امامۃ الرجل للمرأۃ جائزۃ اذا نوی الامام امامتھا ولم یکن فی الخلوۃ (ہندیہ:85/1)

●ویجوز اقتداء المرأۃ بالرجل اذا نوی الرجل امامتھا (بدائع الصنائع:352/1)

☆ قیام

(507)... اتفقوا علی أن أداء التراویح قاعدا لا یستحب بغیر عذر واختلفوا فی الجواز قال بعضھم یجوز وھو الصحیح إلا أن ثوابہ یکون علی النصف من صلاۃ القائم۔ (ہندیہ:1/118)

(508)... فإن صلی الإمام التراویح قاعدا بعذر أو بغیر عذر واقتدی بہ قوم قیام قال بعضھم یصح عند الکل وھو الصحیح (ہندیہ:1/118)

●وتکرہ قاعدا لزیادۃ تأکدھا حتی قیل لا تصح مع القدرۃ علی القیام کما یکرہ تأخیر القیام إلی رکوع الإمام للتشبہ بالمنافقین (قولہ وتکرہ قاعدا) أی تنزیھا لما فی الحلیۃ وغیرھا من أنھم اتفقوا علی أنہ لا یستحب ذلک بلا عذر لأنہ خلاف المتوارث عن السلف (شامی:48/2)

☆ قرأت

(509)... ویستحب تأخیر التراویح إلی ثلث اللیل والأفضل استیعاب أکثر اللیل بالتراویح فإن أخروھا إلی ما بعد نصف اللیل فالصحیح أنہ لا بأس بہ۔ (البحر الرائق:73/2، صلاۃ التراویح)

(510)... والختم مرۃ معطوف علی عشرون بیان لسنۃ القرائۃ فیھا وفیہ اختلاف والجمھور علی أن السنۃ الختم مرۃ فلا یترک لکسل القوم ویختم فی اللیلۃ السابع والعشرین لکثرۃ الإخبار أنھا لیلۃ القدر ومرتین فضیلۃ وثلاث مرات فی کل عشر مرۃ أفضل کذا فی الکافی وذکر فی المحیط والاختیار أن الأفضل أن یقرأ فیھا مقدار ما لا یؤدی إلی تنفیر القوم فی زماننا لأن تکثیر الجمع أفضل من تطویل القراءۃ۔ (البحر:2/74، شامی:46/2، ہندیہ:117/1)

(511)... ایضاً

(512)... أن الأفضل أن یقرأ فیھا مقدار ما لا یؤدی إلی تنفیر القوم فی زماننا لأن تکثیر الجمع أفضل من تطویل القراءۃ... وبعضھم اختاروا قرائۃ سورۃ الفیل إلی آخر القرآن وھذا حسن لأنہ لا یشتبہ علیہ عدد الرکعات ولا یشتغل قلبہ بحفظھا فیتفرغ للتدبر والتفکر۔ وصرح فی الھدایۃ بأن أکثر المشایخ علی أن السنۃ فیھا الختم۔ (البحر:2/74)

●فالحاصل أن المصحح فی المذھب أن الختم سنۃ لکن لا یلزم منہ عدم ترکہ إذا لزم منہ تنفیر القوم وتعطیل کثیر من المساجد خصوصا فی زماننا فالظاھر اختیار الأخف علی القوم کما تفعلہ الأئمۃ فی زماننا (البحر الرائق:318/4)

●والافضل فی زماننا قدر ما لا یثقل علیھم وفی الرد: لان تکثیر الجمع افضل من تطویل القراءۃ... والمتاخرون کانوا یفتون فی زماننا بثلاث آیات قصار او آیۃ طویلۃ حتیٰ لا یمل القوم ولا یلزم تعطیلھا... والتجنیس: واختار بعضھم سورۃ الاخلاص فی کل رکعۃ وبعضھم سورۃ الفیل، ای البداءۃ منھا ثم یعیدھا وھذا احسن لئلا یشتغل قلبہ بعدد الرکعات، قال فی الحلیۃ وعلی ھذا استقر عمل ائمۃ اکثر المساجد فی دیارنا (الدر مع الرد:47/2، ہندیہ:118/1)

(513)... لو قرأ تمام القرآن فی التراویح ولم یقرأ البسملۃ فی ابتداء سورۃ من السور سوا ما فی النملۃ لم یخرج عن عھدۃ السنیۃ ولو قرأھا سرا خرج سرا خرج عن العھدۃ لکن یخرج المقتدون عن العھدۃ۔ (مجموعہ رسائل اللکنوی: احکام القنطرۃ فی أحکام البسملۃ، 1/17)

●وھی آیۃ واحدۃ من القرآن انزلت للفصل بین السور، ولیست من الفاتحۃ ولا من کل سورۃ (درمختار:491/1)

●لو قرا تمام القرآن فی التراویح ولم یقرا البسملۃ فی ابتداء سورۃ من السور سوی ما فی سورۃ النمل، لم یخرج عنہ عھدۃ السنیۃ ولو قرھا الامام سرا خرج عن العھدۃ ولکن لم یخرج المقتدون عن العھدۃ (مجموعہ رسائل لکنوی:71/1، بحر الرائق:545/1)

●واختلفوا فی تکرارھا فی کل رکعۃ وعند افتتاح السورۃ... وقال محمد والحسن بن زیاد عن ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ: اذا قرھا فی اول رکعۃ عند ابتداء القراءۃ لم یکن علیہ ان یقرھا فی تلک الصلاۃ حتی یسلم وان قرا مع کل سورۃ فحسن (احکام القرآن للجصاص:18/1)

●وفی خارج الصلاۃ اختلاف الروایات والمشایخ فی التعوذ والتسمیۃ قیل: یخفی التعوذ دون التسمیۃ والصحیح انہ یتخیر فیھا (شامی:490/1)

●وعن محمد بن مقاتل فی من اراد قراءۃ سورۃ او قراءۃ آیۃ فعلیہ ان یستعیذ باللہ من الشیطان الرجیم ویتبع ذلک بسم اللہ الرحمن الرحیم... ولا ینبغی لہ ان یخالف الذین اتفقوا وکتبوا المصاحف التی فی ایدی الناس (ہندیہ:316/5)

●وفی خارج الصلاۃ اختلاف الروایات والمشایخ فی التعوذ والتسمیۃ قیل: یخفی التعوذ دون التسمیۃ والصحیح انہ یتخیر فیھما، ولکن یتبع امامہ من القراء وھم یجھرون بھما الا حمزۃ فانہ یخفیھما (شامی:490/1)

●ثم یأتی بالتسمیة ویخفیها وهی من القرآن آیة انزلت للفصل بین السور (ہندیہ:74/1)

(514)...ویکره تکرار السورة فی رکعة واحدة فی الفرائض ولا باس بذلک فی التطوع (ہندیہ:107/1)

●واذا کررت آیة مرارا فی التطوع لایکره وفی الفرائض یکره (خلاصۃ الفتاویٰ:94/1)

●واذا کرر آیة واحدة مرارا فان کان ذلک فی التطوع الذی یصلی وحده فذلک غیر مکروه وان کان ذلک فی الصلاة المفروضة فهو مکروه

(تاتارخانیہ:335/1)

(515)...ویکره أن یوقت شیئا من القرآن لشیء من الصلوات قال الطحطاوی والإسبیجابی هذا إذا رآه حتما واجبا بحیث لا یجوز غیره أو رأی قرائة غیره مکروهة (ہندیہ:78/1)

● ویکره ان یتخذ شیئا من القرآن مؤقتا بشئ من الصلوات...وفی بعض الشروح الجامع الصغیر...ان هذه الکراهة فی ما اذا اعتقد ان الصلوة لاتجوز بدونها (تاتارخانیہ:335/1)

●ولا یتعین شیء من القرآن لصلاة علی طریق الفرضیة ویکره التعیین...وجه الکراهة فی المداومة وهو أنه إن رأی ذلک حتما یکره من حیث تغییر المشروع وإلا یکره من حیث إیهام الجاهل (شامی:544/1)

(516)...وقراءة سورة الاخلاص ثلث مرات عند ختم القرآن یستحسنه مشائخ العراق الا ان یکون الختم فی المکتوبة فلا یکرر سورة الاخلاص (خانیہ:164/1)

●وقراءة قل هو الله أحد ثلث مرات عند ختم القرآن لم یستحسنها بعض المشائخ وقال الفقیه ابو اللیث هذا الشئی استحسنه اهل القرآن وأئمة الامصار فلا بأس به الا ان یکون الختم فی المکتوبة فلا یزید علی مرة (الحلبی کبیر:496)

(517)...فکم من مباح یصیر بالالتزام من غیر لزوم والتخصیص من غیر مخصص مکروها (مجموعہ رسائل اللکنوی:490/3)

●فیه ان المندوبات قد تنقلب مکروهات اذ رفعت عن رتبتها، لان التیامن مستحب فی کل شئ ای من امور العبادة لکن لما خشی ابن مسعود ان یعتقدوا وجوبه اشار الی کراهته (فتح الباری:338/2)

● کل مباح یؤدی الی زعم الجهال سنیة امر او وجوبه فهو مکروه (تنقیح الفتاویٰ:367/2)

(518)...ولو ختم القرآن فی الاول یقرأ من البقرة فی الثانیة لقوله صلی الله علیه وسلم: خیر الناث الحال المرتحل: یعنی الخاتم المفتتح (مراقی الفلاح:206)

●حدثنا معاذ بن المثنی ثنا إبراهیم بن أبی سوید الذارع ثنا صالح المری عن قتادة عن زرارة بن أوفی عن ابن عباس: قال سأل رجل النبی صلی الله علیه وسلم فقال: أی الکلام الأعمال أحب إلی الله قال فقال: الحال المرتحل قال: یا رسول الله ما الحال المرتحل قال: صاحب القرآن یضرب فی أوله حتی یبلغ آخره وفی آخره حتی یبلغ أوله (المعجم الکبیر: رقم 12815، ترمذی:123/2، اعلاء السنن:161/4)

●من یختم القرآن فی الصلاة إذا فرغ من المعوذتین فی الرکعة الأولی یرکع ثم یقرأ فی الثانیة بالفاتحة وشیء من سورة البقرة (شامی:201/4)

(519)...قراءت: فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں میں اور باقی نمازوں کی تمام رکعتوں میں تین چھوٹی آیتیں یا ایک بڑی آیت کی قراءت کرنا۔

ویتحقق رکن القرائة بقرائة آیة من القرآن ومحلها رکعتان فی الفرض وجمیع رکعات النفل والوتر۔ (الموسوعة الفقهیة الکویتیة، الصلاة، فقرة:31)

وقال أبو یوسف ومحمد الفرض قرائة آیة طویلة أو ثلاث آیات قصار (حاشیة طحطاوی علی مراقی الفلاح:225، نماز کا انسائیکلو پیڈیا:180/3)

● قراءت کی حقیقت: قراءت میں زبان سے حروف کی ادائیگی ضروری ہے ورنہ نماز نہ ہوگی۔

ولا تکون إلا بسماعها ☐ إلا لمانع کصمم أو جلیة أصوات أو نحو ذلک من العوارض المانعة لصحة الحاسة عن السماع واکتفی الکرخی بمجرد تصحیح الحروف وإن لم یسمع نفسه لأن القرائة فعل اللسان والسماع فعل الصماخ دون اللسان فلیس من مورد القرائة قال فی البدائع وقول الکرخی أصح وأقیس (الطحطاوی:225)

● قراءت میں غلطی 5 طریقہ سے آتی ہے:

1) آیت میں 2) کلمہ میں 3) حرف میں 4) اعراب میں 5) وقف وابتداء میں

قال الحنفیة: خطأ القارئ إما فی الإعراب أو فی الحروف أو فی الکلمات أو الآیات وفی الحروف إما بوضع حرف مکان آخر أو تقدیمه أو تأخیره أو زیادته أو نقصه۔ (الموسوعة الفقهیة الکویتیة، الخطأ، فقرة:27، مسائل زلة القاری:69)

1. غلطی درست کرلی: غلطی ہونے کے بعد اگر اسی رکعت میں درست کرلی تو نماز درست ہوجائیگی۔ جیسے والله لا یحب الظالمین کی جگہ لا یحب الصابرین پڑھ لیا پھر اس کو درست کرلیا اور والله لا یحب الظالمین پڑھ لیا تو نماز درست ہوجائیگی۔ (نماز کا انسائیکلو پیڈیا:180/3، مسائل زلة القاری:69، عمدة الفقه:130/2)

2. **معنی میں تبدیلی نہیں:** غلطی ایسی ہوئی جس سے معنی میں بڑی تبدیلی نہیں ہوئی اس صورت میں نماز ہوجائیگی۔ جیسے ان الینا ایابھم کی جگہ ان علینا ایابھم پڑھ دیا۔

العبرۃ فی عدم الفساد عندھما (ابو حنیفۃ و محمد) بعدم تغیر المعنی و عند ابی یوسف العبرۃ بوجود المثل فی القرآن۔ نحو۔ قیامین بالقسط۔ والحی القیام۔ لم تفسد عندھما۔ و عند ابی یوسف تفسد۔ (الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ، الخطأف، فقرۃ:27)

(نماز کا انسائیکلو پیڈیا:227/3، مسائل زلۃ القاری:160-140-109-97-77-72، عمدۃ الفقۃ:123/2)

3. **معنی میں بڑی تبدیلی آئی**

3.1 **آیت میں غلطی:** اگر دونوں آیتوں کے درمیان وقف کرلیا تو نماز درست ہوجائیگی اور اگر ملا کر پڑھا تو نماز فاسد ہوجائیگی۔ جیسے:

- (زیادتی) والعصر ان الانسان کے بعد ان الابرار لفی نعیم پڑھا۔ (عالمگیریۃ:103/1، مسائلِ زلۃ القاری:73)
- (نقصان) الا حمیماً و غساقا کے بعد جزاءاً من ربک عطاءاً حسابا پڑھا۔ (عالمگیریۃ:103/1، مسائلِ زلۃ القاری:73)
- (تقدیم وتاخیر) ان الذین امنوا و عملوا الصلحت کے ساتھ اولئک ھم شر البریۃ پڑھا اور فی نار جھنم خالدین فیھا کے ساتھ اولئک ھم خیر البریہ پڑھا۔

(عالمگیریۃ:103/1، مسائلِ زلۃ القاری:73)

- (ابدال) لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم کے بجائے فی کبد پڑھا۔ (فتاوی محمودیۃ:137/7، مسائلِ زلۃ القاری:74)

3.2 **کلمہ میں غلطی:** نماز فاسد ہوجائیگی۔ (عمدۃ الفقۃ:126/2، مسائلِ زلۃ القاری:77) جیسے:

- (زیادتی) لا یملکون منہ خطابا کو لا یملکون منہ الا خطابا پڑھا (فتاوی محمودیۃ:147/7، مسائلِ زلۃ القاری:81)
- (نقصان) فما لھم لا یؤمنون میں لا چھوڑ دیا۔ (شامیۃ:396/2، مسائلِ زلۃ القاری:83)
- (تقدیم وتاخیر) ان الابرار لفی نعیم و ان الفجار لفی جحیم کو ان الفجار لفی نعیم و ان الابرار لفی جحیم پڑھ دیا۔

(تاتارخانیۃ:104/2، مسائلِ زلۃ القاری:86)

- (ابدال) الشیطان یعدکم الفقر میں الشیطان کے بجائے الرحمان پڑھ دیا۔ (تاتارخانیۃ:96/2، مسائلِ زلۃ القاری:91)

لو نسب الی غیر ما نسب الیہ ان لم یکن المنسوب الیہ فی القران نحو: مریم ابنۃ غیلان تفسد بلا خلاف، ولو کان فی القران نحو: مریم ابنۃ لقمان و موسی بن عیسی لا تفسد عند محمد و علیہ عامۃ المشائخ ولو قرأ عیسی بن لقمان تفسد ولو قرأ موسی بن لقمان لا، لان عیسی لا اب لہ و موسی لہ اب الا انہ اخطا فی الاسم۔ (عالمگیریۃ:/102)

- (تکرار) رب رب العالمین جان بوجھ کر پڑھے۔ (شامیۃ:397/2، عالمگیریۃ:103/1)

انما تقع تفرقۃ فی التکرار بمعرفۃ المضاف و المضاف الیہ قلت: ظاھرہ ان الفساد منوط بمعرفۃ ذلک، فلو کان لا یعرفہ او لم یقصد معنی الاضافۃ و انما سبق لسانہ الی ذلک او قصد نجرد تکریر الکلمۃ لتصحیح مخارج حروفھا ینبغی عدم الفساد۔ (شامیۃ:397/2)

نوٹ: اگر کلمہ پورا نہیں پڑھا جیسے الحمد کو ال پڑھ کر رکھ گیا تو معنی بدلنے کے باوجود صحیح قول کے مطابق نماز درست ہوجائیگی۔ (مسائلِ زلۃ القاری:154)

عامۃ المشائخ قالوا: لا تفسد لعموم البلوی فی انقطاع النفس و النسیان،،، و من المشائخ من قال: ان کان للبعض المذکور وجہ صحیح فی اللغۃ و لا یتغیر بہ المعنی و لا یکون لغواً لا تفسد و الا تفسد۔ (حلبی کبیری:414)

3.3 حرف میں غلطی: نماز فاسد ہوجائے گی۔ جیسے:

- (زیادتی) زرابی مبثوثۃ کو زرابیب مبثوثۃ پڑھا۔ (عالمگیریۃ:103/1، مسائلِ زلۃ القاری:111)
- (نقصان) فما لھم لا یؤمنون میں لا چھوڑ دیا۔ (شامیۃ:396/2، مسائلِ زلۃ القاری:83)

و منھا: حذف حرف: ان کان الحذف علی سبیل الایجاز و الترخیم فان وجد شرائطہ نحو: قرأ و نادو یا مال لا تفسد صلاتہ۔

(عالمگیریۃ:102/1، مسائلِ زلۃ القاری:117)

- (تقدیم وتاخیر) کعصف مأکول کے بجائے کعفص پڑھا۔ (عالمگیریۃ:103/1، مسائلِ زلۃ القاری:124)
- (ابدال) متأخرین فقہاء نے گنجائش رکھی ہے اور نماز کے درست ہونے کا حکم لگایا ہے اور متقدمین نماز کو دوبارہ پڑھنے کا حکم دیتے ہیں۔ متأخرین کا قول اوسع (گنجائش والا) ہے متقدمین کا قول احوط (احتیاط والا) ہے۔

(عمدۃ الفقۃ:123/2، نماز کا انسائیکلو پیڈیا:227/3، الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ، الخطأ، فقرۃ:27، مسائلِ زلۃ القاری:77)

جیسے: الا من اتی اللہ بقلب سلیم کے بجائے کلب سلیم پڑھا تو متأخرین کے نزدیک نماز ہوجائے گی جبکہ متقدمین نماز کے اعادہ کرنے کو کہتے ہیں۔ (مسائلِ زلۃ القاری:125) اگر دونوں حرفوں کے درمیان بغیر مشقت کے فصل ممکن ہو، جیسے: طاء و صاد، میں صلحت کی جگہ طلحت پڑھا تو سب کے نزدیک نماز فاسد ہوجائے گی۔

(عالمگیریۃ:101/1، مسائلِ زلۃ القاری:128)

● (تکرار) الحمدللہ کو تین لاموں کے ساتھ الحمدلللہ پڑھنا۔ (عالمگیریۃ:103/1، مسائلِ زلۃ القاری:139)

ان کرر حرفاً واحداً، فان کان ذلک اظہار تضعیف لم تفسد صلاتہ، نحو أن یقرأ: ومن یرتدد۔ (عالمگیریۃ:103/1، مسائلِ زلۃ القاری:139)

3.4 اعراب میں غلطی: متاخرین فقہاء نے گنجائش رکھی ہے اور نماز کے درست ہونے کا حکم لگایا ہے اور متقدمین نماز کو دوبارہ پڑھنے کا حکم دیتے ہیں۔ متاخرین کا قول اوسع (گنجائش والا) ہے متقدمین کا قول احوط (احتیاط والا) ہے۔

(عمدۃ الفقۃ:123/2، نماز کا انسائیکلوپیڈیا:227/3، الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ، الخطأ، فقرۃ:27، مسائلِ زلۃ القاری:149، شامیۃ:393/2)

● (زبر، زیر، پیش) عصیٰ آدمُ ربَّہ کی جگہ عصیٰ آدمَ ربُّہ پڑھا تو متقدمین کے نزدیک نماز فاسد ہو جائیگی۔ (عالمگیریۃ:104/1، مسائلِ زلۃ القاری:148)

● (تشدید وتخفیف) ایاک نعبد کی جگہ ایاک نعبد پڑھا تو مختار قول یہ ہے کہ نماز فاسد نہ ہوگی اگر چہ عامۃ المشائخ کا قول یہ ہے کہ نماز فاسد ہو جائے گی۔

(عالمگیریۃ:104/1، مسائلِ زلۃ القاری:141)

نوٹ: مد وقصر کی غلطی میں معنیٰ بدل جانے کے بعد بھی عموم بلوی کی وجہ سے نماز کے فاسد ہونے کا حکم نہیں لگے گا البتہ بعض مخصوص صورتوں میں جہاں معنیٰ میں بڑی تبدیلی ہو اور نظم قرآنی میں بڑا خلل ہو اور الفاظ بہت زیادہ تبدیل ہو جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (مسائلِ زلۃ القاری:145)

و اما ترک المد ان کان یغیر (المعنی) بان قرأ: سواء علیھم بترک المد، المختار انھا لا تفسد۔ (عالمگیریۃ:104/1، مسائلِ زلۃ القاری:144)

و الصحیح ان تغیر المعنی تفسد، نحو ان یقرأ: ولما جاموس بغیر المد لان الجاموس حیوان۔ (تاتارخانیۃ:108/2)

نوٹ: اگر ایسی جگہ ادغام کیا جہاں کوئی ادغام نہیں کرتا اور عبارت میں قباحت پیدا کردے اور کلمہ کے معنیٰ بگڑ جائیں تو نماز فاسد ہو جائے گی جیسے: قل للذین کفرو ستغلبون میں غین کا لام میں ادغام کر کے ستلبون پڑھے۔ اگر معنیٰ متغیر نہ ہو جیسے: قل سیروا میں لام کا سین میں ادغام کرے تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ (عالمگیریۃ:104/1، مسائلِ زلۃ القاری:147)

3.5 وقف وابتداء میں غلطی: نماز فاسد نہیں ہوگی، جیسے: شھد اللہ انہ لا الٰہ پڑھے اور وقف کردے پھر الا ھو پڑھے۔ (عالمگیریۃ:103/1، مسائلِ زلۃ القاری:161)

لا تفسد صلاتہ عند عامۃ علمائنا و عند البعض تفسد صلاتہ والفتوی علی عدم الفساد بکل حال۔ (عالمگیریۃ:103/1)

☆ قعدہ

(520)... السنۃ فی التراویح إنما ھو الختم مرۃ فلا یترک لکسل القوم کذا فی الکافی۔ بخلاف ما بعد التشھد من الدعوات فإنہ یترکھا إذا علم أنہ یثقل علی القوم لکن ینبغی أن یأتی بالصلاۃ علی النبی علیہ السلام ھکذا فی النھایۃ۔ (ہندیہ:1/117، مراقی الفلاح:309، شامی:496/1)

(521)... قد زاد بعض الأئمۃ من فعلھا علی ھذا الوجہ منکرات من ھذرمۃ القراءۃ وعدم الطمأنینۃ فی الرکوع والسجود وفیما بینھما وفیما بین السجدتین مع اشتمالھا علی ترک الثناء والتعوذ والبسملۃ فی أول کل شفع وترک الاستراحۃ فیما بین کل ترویحتین وفی الخلاصۃ والأفضل التعدیل فی القراءۃ بین التسلیمات کذا روی عن أبی حنیفۃ فإن فضل البعض علی البعض فی القراءۃ لا بأس بہ أما التسلیمۃ الواحدۃ إن فضل الثانیۃ علی الأولی لا شک أنہ لا یستحب وإن فضل الأولی علی الثانیۃ علی الخلاف فی الفرض الإمام إذا فرغ من التشھد فی التراویح إن علم أن الزیادۃ علی قدر التشھد لا تثقل یأتی بالدعوات وإن علم أنھا تثقل یقتصر علی الصلاۃ لأن الصلاۃ فرض عند الشافعی فیحتاط... وعلل فی فتح القدیر بأن الصلاۃ فرض أو سنۃ ولا تترک السنن للجماعات کالتسبیحات (بحر الرائق:69/2)

● ویأتی الإمام والقوم بالثناء فی کل شفع ویزید الإمام علی التشھد إلا أن یمل القوم فیأتی بالصلوات ویکتفی باللھم صل علی محمد لأنہ الفرض عند الشافعی ویترک الدعوات ویجتنب المنکرات ھذرمۃ القراءۃ وترک تعوذ وتسمیۃ وطمأنینۃ وتسبیح واستراحۃ (شامی:47/2، ہندیہ:117/1، بدائع الصنائع:288/1)

☆ وقفہ

(522)... (یجلس) ندبا (بین کل أربعۃ بقدرھا وکذا بین الخامسۃ والوتر) ویخیرون بین تسبیح وقراءۃ وسکوت وصلاۃ فرادی نعم تکرہ صلاۃ رکعتین بعد کل رکعتین۔ (در المختار: باب الوتر والنوافل، 2/46)

(523)... وأھل مکۃ یطوفون اسبوعا ویصلون رکعتین وأھل المدینۃ یصلون أربع رکعات فرادی۔ (تبیین الحقائق:1/446)

(524)... ویخیرون بین تسبیح وقراءۃ وصلاۃ فرادی نعم !تکرہ صلاۃ رکعتین بعد کل رکعتین قولہ بین تسبیح قال القھستانی فیقال ثلاث مرات سبحان ذی الملک والملکوت سبحان ذی العزۃ والعظمۃ والقدرۃ والکبریاء والجبروت سبحان الملک الحی الذی لا یموت سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح لا إلٰہ إلا اللہ نستغفر اللہ نسألک الجنۃ ونعوذ بک من النار کما فی منھج العباد۔ (شامی:2/46) (فتاویٰ محمودیہ:351/7)

● تراویح میں ہر چار رکعت کے بعد جو دعا مشہور ہے وہ کسی روایت اور حدیث میں ایک ساتھ نہیں ملتی۔ البتہ ٹکڑے ٹکڑے میں مل جاتی ہے جوڑنے سے یہی دعا بن جاتی ہے۔ علامہ شامی رحمہ

اللہ نے بعض فقہاء کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ ترویحہ میں یہ ذکر کیا جائے۔ (تراویح کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا: 147)

● قوله بين تسبيح قال القهستاني: فيقال ثلاث مرات سبحان ذی الملک والملکوت سبحان ذی العزة والعظمة والقدرة والكبرياء والجبروت سبحان الملک الحی الذی لا يموت سبوح قدوس رب الملائكة والروح لا إله إلا الله نستغفر الله نسألک الجنة ونعوذ بک من النار ☐ كما في منهج العباد (شامی: 46/2)

(525)... وتكره الاستراحة على خمس تسليمات عند الجمهور (طحطاوی: 272/1)

☆ غلطیاں اور بھول

(526)... فان اختلفوا وكان الامام مع بعضهم رجح اذا ادعى كل فريق اليقين... اذا كان الامام وحده فی طرف وهو متيقن عمل بما عنده ولا يبتفت الى قول الجماعة۔ (الحلبی الکبیر: 387، ہندیہ: 117/1، قاضیخان: 239/1)

(527)... واذاشكوا ی الامام والقوم فی أنهم هل صلوا تسع تسليمات ثمانی ركعات أوعشر تسليمات ؟ففيه اختلاف والصحيح أنهم يسلون بتسليمة أخر ی فرادی للاحتياط فی الموضعين اكمال التراويح بيقين والاحتراز عن التنفل الزائد عليها بالجماعة هذا اذا تفق الكل على الشک

(الحلبی الکبیر: 406، شامی: 45/2، ہندیہ: 117/1، بحرالرائق: 67/2، مبسوط للسرخسی: 148/2)

(528)... إذا سلم الإمام فی ترويحة فقال: بعض القوم صلى ثلاث ركعات وقال بعضهم: صلى ركعتين يأخذ الإمام بما كان عنده فی قول أبی يوسف رحمه الله تعالى وإن لم يكن الإمام على يقين يأخذ بقول من كان صادقا عنده كذا فی فتاوی قاضی خان وإذا شكوا فی عدد التسليمات اختلف المشايخ فی الإعادة وعدمها بجماعة أو فرادی والصحيح أن يعيدوا فرادی هكذا فی المحيط۔ (ہندیہ: 1/117)

(529)... لو صلى من التراويح تسع تسليمات وشرع فی الوتر فاقتدى به رجل فی الوتر ثم علم الإمام أنه صلى تسع تسليمات لم يجز للمقتدی ما نوى لأنه نوى التراويح والإمام نوى الوتر ولو صلى التراويح والإمام نوى الوتر ولو صلى التراويح بنية الفوائت من صلاة الفجر لم تكن محسوبة عن التراويح وهذا بناء على أن التراويح لا تتأدى إلا بنية التراويح أو بنية السنة فی هذا الوقت۔ (قاضیخان: 1/237)

(530)... ولو تذكروا تسليمة كانوا قد سهوا عنها فتذكروها بعد ما صلوا صلاة الوتر قال صدر الشهيد يجوز ان يقال تصلى تلک التسليمة بجماعة لأن وقتها باق لأنه الليل كله بعد العشاء وبعد الوتر۔ (الحلبی الکبیر: 409، بحرالرائق: 68/2، شامی: 45/2)

(531)... (ولو سلم الامام على رأس ركعة ساهيا فی الشفع الاول) من التراويح (ثم صلى مابقی) منها (على وجهها) قيل: أن يعيد ذلک الشفع (قال مشائخنا بخاری: يقضی الشفع الاول لاغير) لأن كل شفع صلوة على حدة۔ (الحلبی الکبیر: ص409،)

(532)... إذا فسد الشفع من التراويح وقد قرأ فيه هل يعتد بما قرأ قال بعضهم لا يعتد ليحصل الختم فی الصلوات الجائزة وقال بعضهم يعتد بتلک القرائة لأن المقصود هو القرائة ولا فساد فی القراءة۔ (قاضیخان: 1/117، ہندیہ: 118/1، الجوہرۃ النیرۃ: 126/1، خانیہ: 238/1)

(533)... اقتدى به على ظن أنه فی التراويح فاذا هو فی الوتر يتمه معه ويضم اليها رابعة ولو أفسدها لا شئی عليه۔ (حلبی: ص410)

(534)... وإن سها عن القعود الأخير عاد ما لم يسجد لعدم استحكام خروجه من الفرض لإصلاح صلاته وبه وردت السنة عاد رسول الله صلى الله عليه و سلم بعد قيامه إلى الخامسة ويسجد للسهو... وسجد للسهو (سواء كان الى القيام اقرب او الى القعود اقرب) لتأخيره فرض القعود...

(مراقی مع الطحطاوی: 467,468، الدر مع الرد: 85/2، البحرالرائق: 102/2)

(535)... ولها واجبات لا تفسد بتركها وتعاد وجوبا فی العمد والسهو ان لم يسجد له وان لم يعدها يكون فاسقا آثما (شامی: 456/1، طحطاوی: 247، بحرالرائق: 295/1)

(536)... (وان صلى أربع ركعات بتسليمة واحدة و) الحال (انه لم يقعد على ركعتين) منها قدر التشهد (تجزی) الاربع (عن تسليمة واحدة) ای عن ركعتين عند ابی حنيفة وابی يوسف رحمهما الله (وهو المختار)... لان القعدة على رأس الثانية فرض فی التطوع فاذا تركها كان ينبغی ان تفسد صلاته اصلا كما هو قل محمد وزفر رحمهما الله تعالیٰ وهو القياس وانما جاز على قول ابی حنيفة وابی يوسف رحمهما الله تعالیٰ اسحسانا فاخذنا بالقياس فی فساد الشفع الاول وبالاستحسان فی حق بقاء التحريمة واذا بقيت صح شروعه فی الشفع الثانی وقد اتمه بالقعدة فجاز عن تسليمة واحدة

(حلبی کبیر: 408، ہندیہ: 118/1، بدائع الصنائع: 289/1)

(537)... واذا فسد الشفع، وقد قرأ فيه لا يعتد بما قرأ فيه ويعيد القرءة ليحصل له الختم فی الصلوٰة الجائزة (ہندیہ: 118/1، الجوہرۃ النیرۃ: 126/1، خانیہ: 238/1)

(538)... إذا فسد الشفع من التراويح وقد قرأ فيه هل يعتد بما قرأ قال بعضهم لا يعتد ليحصل الختم فی الصلوات الجائزة وقال بعضهم يعتد بتلک القرائة لأن المقصود هو القرائة ولا فساد فی القراءة۔ (قاضیخان: 1/117)

● واذا صلی ثلاثا بتسلیمة واحدة ان قعد علی رأس الرکعتین یجزیه عن تسلیمة واحدة وعلیه قضاء الرکعتین وان لم یقعد علی رأس الثانیة ساهیا او عامدا لا شک ان صلاته باطلة قیاسا وهو قول محمد وزفر رحمهما الله تعالیٰ... وفی الخانیة وهو الصحیح

(تاتارخانیہ:483/1، خانیہ:240/1-239، ہندیہ:118/1)

(539)... لوعرض للامام شیء فسبح المأموم، لاباس به، لان المقصود به اصلاح الصلاة... ولا یسبح بالامام اذا قام الی الاخرین، لانه لایجوز له الرجوع اذا کان الی القیام اقرب فلم یکن التسبیح مفیدا... وانما ترک للحدیث الصحیح من نابه شیء فی صلاته فلیسبح فللحاجة لم یعمل بالقیاس

(البحر الرائق: باب مایفسد الصلوۃ ما یکرہ فیھا، 12/2)

(540)... وفتح علی امامه لم تفسد... وفتح المراهق کالبالغ۔ (ہندیہ:1/99)

(541)... ویصف الرجال... (ثم الصبیان) ظاهره تعددهم فلو واحدا دخل الصف (شامی:571/1-568)

● (قوله: ذکر فی البحر بحثا) قال الرحمتی ربما یتعین فی زماننا ادخال الصبیان فی صفوف الرجال لن المعهود منهم اذا اجتمع صبیان فاکثر تبطل صلاة بعضهم ببعض وربما تعدی ضررهم الی افساد صلاة الرجال، انتهی اه سندی (تقریرات الرافعی علی حاشیۃ ابن عابدین:73/1، بحر الرائق:353/1، احسن الفتاوی:3/517)

(542)... وإذا غلط فی القرائة فی التراویح فترک سورة أو آیة وقرأ ما بعدها فالمستحب له أن یقرأ المتروکة ثم المقروئة لیکون علی الترتیب۔ (ہندیہ:1/118)

(543)... ولیس فیه کراهة فی الشفع الأولی من الترویحة الأخیرة بسبب الفصل بین الرکعتین بسورة واحدة لأنه خاص بالفرائض کما هو ظاهر الخلاصة۔

(البحر الرائق:2/121)

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

☆ سجدۂ تلاوت

(544)... أما فی الصلاة فتجب وجوباً مضیقاً؛ لأنها وجبت بما هو من أفعال الصلاة وهو القرائة فالتحقت بأفعال الصلاة وصارت جزئاً منها۔ فإن أنهی قرائته بآیة السجدة: فإما أن یسجد بها سجوداً مستقلاً ثم یعود للقرائة وإما أن یضمنها فی رکوعه أو سجوده إن نواها فی رکوعه وسواء نواها أو لم ینوها فی سجوده۔ وإذا لم ینه قرائته بآیة السجدة وتابع فقرأ بعدها ثلاث آیات فأکثر وجب أن یسجد لها مستقلاً غیر سجود الصلاة ویستحب أن یعود للقرائة فیقرأ ثلاث آیات فأکثر ثم یرکع ویتم صلاته۔ (الفقہ الاسلام وادلتہ:2/286 المطلب الثانی: السجدۃ التلاوۃ، احسن الفتاوی:56/4، رحیمیہ:200/5)

● وتؤدی برکوع صلاة اذا کان الرکوع علی الفور من قراءة آیة او آیتین وکذا الثلاث علی الظاهر، کما فی البحر، ان نواه۔ وفی الرد... ولو رکع لها علی الفور جاز والا لا۔ آه۔ ای وان فات الفور لایصح ان یرکع لها ولو فی حرمة الصلوة۔ بدائع۔ ای: فلا بد لها من سجود خاص بها

(الدر مع الرد:111/2، ہندیہ:133/1، البحر الرائق:123/2)

● ولذا کان المختار وجوب سجود السهو لو تذکرها بعد محلها (شامی:110/2)

● إن لم تکن صلویة فعلی الفور لصیرورتها جزئا منها ویأثم بتأخیرها ویقضیها ما دام فی حرمة الصلاة ولو بعد السلام۔ وفی الرد: فإن کانت صلویة فعلی الفور ثم تفسیر الفور عدم طول المدة بین التلاوة والسجدة بقرائة أکثر من آیتین أو ثلاث" قوله ویأثم بتأخیرها لأنها وجبت بما هو من أفعال الصلاة۔ وهو القرائة وصارت من أجزائها فوجب أداؤها مضیقا کما فی البدائع ولذا کان المختار وجوب سجود للسهو لو تذکرها بعد محلها کما قدمناه فی بابه عند قوله بترک واجب فصارت کما لو أخر السجدة الصلبیة عن محلها فإنها تکون قضاء (الدر مع الرد:110/2-109، ہندیہ:133/1، البحر الرائق:123/2، بدائع:191/1)

● اذا تلا آیة سجدة ونسی ان یسجد لها ثم ذکرها وسجد وجب علیه سجود السهو لانه ترک الوصل وهو واجب

(منحۃ الخالق حاشیۃ بحر الرائق:94,95/2، ہندیہ:126)

● (ولو تلاها فی الصلوة سجدها فیها لا خارجها) وفی البدائع: واذا لم یسجد اثم فتلزمه التوبة (فتلزمه التوبة)... اقول: وهذا اذا لم یرکع بعدها علی الفور... وهو مقید ایضاً بما اذا ترکها عمدا حتی سلم وخرج من حرمة الصلاة اما لو سهوا او تذکرها ولو بعد السلام قبل ان یفعل منافیا یاتی بها ویسجد للسهو (شامی:110/2)

(545)... ولو سجد یعود الی القیام لأنه یحتاج الی الرکوع والرکوع لها یکون من القیام ویقرأ بقیة السورة ثم یرکع ان شاء کیلا یصیر ثان الرکوع علی السجدة ولو شاء ضم الیها من السورة الاخری آیة حتی یصیر ثلاث آیات: قال الحاکم الشهید وهو أحب الی وهذه القراءة بعد السجدة بطریق الندب لا بطریق الوجوب۔ (المحیط البرہانی:2/116)

(546)... سجدة التلاوة واجبة بالتلاوة علی القارئ والسامع عند الحنفیة... سواء عند الحنفیة والشافعیة قصد السامع سماع القرآن أو لم یقصد۔

(الفقہ الاسلام وادلتہ:2/286 المطلب الثانی: السجدۃ التلاوۃ)

(547)... عندنا سجدة التلاوة فی سورة الحج واحدة وهی الاولی۔ (المحیط البرہانی:2/116)

(548)... وان قرأها فی غیر صلاة وسجد ثم افتتح فی مکانه فقرأ ها فعلیه سجدة اخری ... وان لم یکن سجداولا ثم شرع فی الصلاة فی مکانه فقرأها یسجدلهما جمیعاأجزأه عنهما فی ظاهر الروایة۔ (المحیط البرہانی:2/112)

(549)... إذا قرأ الإمام آیة السجدة سمعها رجل لیس معه ثم دخل الرجل فی صلاة الإمام فهذه المسألة علی وجهین الأول: أن یکون اقتداؤه قبل أن یسجد الإمام وفی هذا الوجه علیه أن یسجد مع الإمام... وإذا سجد مع الإمام سقط عنه لزمه بحکم سماعه قبل الإمام لأنه لما اقتدی به صارت قراءة الإمام قراءة له... والوجه الثانی: إذ اقتدی به بعدما سجد فلیس علیه أن یسجدها فی الصلاة کیلا یصیر مخالفاً للإمام ولیس علیه أن یسجدها بعد الفراغ من الصلاة أیضاً قالوا وتأویل هذه المسألة إذا أدرک الإمام فی آخر تلک الرکعة یصیر مدرکاً للرکعة من أولها فیصیر مدرکاً بالقراءة وما تعلق بالقراءة من السجدة فأما إذا أدرک الإمام فی الرکعة الأخری کان علیه أن یسجدها بعد الفراغ۔ (المحیط البرہانی:2/115)

☆ قضا

(550)... واذافاتت التراویح لاتقضی بجماعة والاصح أنها لاتقضی أصلافان قضاها وحده کان نفلامستحبا لاتراویح کسنة المتغرب العشاء۔ (البحرالرائق:2/119)

(551)... قضاء الفرض والواجب والسنة فرض وواجب وسنة: لف نشر مرتب (الدرمع الرد:2/66)

● وفی الخلاصة الظاهر من الجواب أن السنة لاتقضی إلا سنة الفجر۔ (البحرالرائق:2/51)

(552)... واذاتذکروا انه فسد علیهم شفع من اللیلة الماضیة فارادوا القضاء بنیة التراویح یکره (ہندیہ:1/117)

● (ولا تقضی اذافاتت اصلا) ولا وحده فی الاصح وفی الرد (قوله: ولا وحده) بیان لقوله اصلا ای لا بجماعة ولا وحده

(الدرمع الرد:2/45-44، بدائع:1/290)

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(3) مسائلِ اعتکاف

1) اعتکاف کی اقسام

(553)... وينقسم إلى واجب وهو المنذور تنجيزا أو تعليقا وإلى سنة مؤكدة وهو فى العشر الأخير من رمضان وإلى مستحب وهو ما سواهما هكذا فى فتح القدير۔ (ہندیۃ:1/211)

1. واجب اعتکاف:

(554)... وإنما يصير (الاعتكاف) واجبا بأحد أمرين أحدهما ... النذر المطلق بأن يقول لله على أن أعتكف يوما أو شهرا أو نحو ذلک أو علقه بشرط بأن يقول إن شفى الله مريضى أو إن قدم فلان فلله على أن أعتكف شهرا أو نحو ذلک۔ (بدائع:2/108)

☆ واجب یعنی نذر کے اعتکاف کے چند مسائل

(555)... وإنما يصير (الاعتكاف) واجبا بأحد أمرين أحدهما ... النذر المطلق بأن يقول لله على أن أعتكف يوما أو شهرا أو نحو ذلک أو علقه بشرط بأن يقول إن شفى الله مريضى أو إن قدم فلان فلله على أن أعتكف شهرا أو نحو ذلک۔ (بدائع:2/108)

(556)... اذا نذر اعتكاف يوم دخل المسجد قبل طلوع الفجر وأقام فيه إلى أن تغرب الشمس (المحیط البرہانی:4/165)

● وشرط الصوم لصحة الأول (الواجب) اتفاقا فقط على المذهب فلو نذر اعتكاف ليلة لم يصح ... أما لو نوى بها اليوم صح والفرق لا يخفى بخلاف ما لو قال فى نذره ليلا ونهارا فإنه يصح وإن لم يكن الليل محلا للصوم لأنه يدخل الليل تبعا وفى الشامية: قوله: وإن نوى معها اليوم أما لو نذر اعتكاف اليوم ونوى الليلة معه لزماه۔ (الدر مع تنویر:2/443)

(557)... ولو نذر اعتكاف ليلة أو يوم قد أكل فيه لم يصح (ہندیۃ:1/211)

(558)... ولو شرط وقت النذر الالتزام أن يخرج إلى عيادة المريض وصلاة الجنازة وحضور مجلس العلم يجوز له ذلک كذا فى التتارخانية ناقلا عن الحجة۔ (ہندیۃ:1/212)

● حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی نور اللہ مرقدہ اپنی تفسیر احکام القرآن 273/1 پر لکھتے ہیں:

وفى الدر المختار عن التاتر خانية عن الحجة لو شرط وقت النذر ان يخرج لعيادة المريض وصلاة الجنازة وحضور مجلس علم جاز ذالک

والحاصل ان ما يغلب وقوعه يصير مستثنىٰ حكما وان لم يشترطه ومالا فلا الا اذا شرطه انتهى (شامى) قلت وهذا محمول على ما رواه عاصم بن ضمره عن على قال: اذا اعتكف الرجل فليشهد الجمعة وليدع المريض وليحضر الجنازة وليأت اهله وليأمرهم بالحاجة وهو قائم رواه احمد ليفعل ذالک كله اذا اشترطه ليصير مستثنىٰ كالجمعة والا فلا وهل يشترط مثل ذالک فى الاعتكاف المسنون تتأدى به سنة الاعتكاف لم اره صريحا والظاهر لا وليصير اعتكافه نفلا لانه ﷺ كان لا يخرج الا لحاجة الانسان ولا يشترط الخروج لغيرهما

● حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب دامت برکاتہم احسن الفتاویٰ 499/4 پر لکھتے ہیں:

''اعتکاف کی نذر میں نماز جنازہ عیادۃ مریض اور مجلس علم میں حاضری کے لیے خروج کا استثناء صحیح ہے اور نکلنا جائز ہے بشرطیکہ نذر کی طرح استثناء بھی زبان سے کیا ہو، صرف دل کی نیت کافی نہیں، مگر اعتکاف مسنون میں یہ نیت کی تو وہ نفل ہو جائے گا۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم رسالہ احکام اعتکاف میں صفحہ 66 پر تحریر فرماتے ہیں:

پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ مسئلہ اعتکافِ منذور کے بارے میں درست ہے کہ نذر کے وقت ان اشیاء کا استثناء معتبر ہوتا ہے، جہاں تک احقر نے تلاش کیا استثناء کا جزئیہ صرف فتاویٰ عالمگیری میں ملتا ہے کسی اور کتاب متداول میں موجود نہیں، فتاویٰ عالمگیریہ کی عبارت میں وقت النذر کا لفظ بتا رہا ہے کہ مراد اعتکاف منذور ہے نیز آگے دو تین مسائل بیان کرنے کے بعد لکھا ہے وھذا اکلہ فی الاعتکاف الواجب امافی النفل فلا باس بان یضرج بعذر وغیرہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ مسئلہ اعتکاف منذور سے متعلق ہے اور اعتکاف مسنون کا حکم یہاں بیان نہیں کیا گیا اور چونکہ آپ ﷺ سے اس قسم کا کوئی استثناء ثابت نہیں ہے اس لیے اعتکاف مسنون میں استثناء کی صحت کے لیے دلیل مستقل چاہیے جو مفقود ہے لہٰذا اعتکاف کو علی وجہ المسنون ادا کرنے کے لیے استثناء کی گنجائش معلوم نہیں ہوتی ظاہر یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اعتکاف مسنون شروع کرتے وقت یہ نیت کرے تو پھر اس کا اعتکاف مسنون نہیں رہے گا بلکہ نفل بن جائے گا اور جتنی دیر مسجد سے باہر رہے گا اتنی دیر اعتکاف شمار نہیں ہوگا۔ (فقہی رسائل:2/60-58)

(559)... ولو نذر اعتكاف شهر وهو مريض فلم يبرأ حتى مات لا شىء عليه وإن صح يوما ثم مات أطعم عنه عن جميع الشهر كذا فى السراجية المتفرقات (ہندیۃ:1/214)

(560)... يرى من ذهب إليه أن من مات وعليه اعتكاف منذور يطعم عنه ولا يعتكف عنه وهو قول الثوري ومذهب الحنفية أنه يطعم عنه لكل يوم نصف صاع من حنطة إن أوصى الناذر بذلك ويجبر الوارث على إخراج الفدية في هذه الحالة من ثلث التركة وإن لم يوص فلا يجبر عليه الوارث

(الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، المادۃ: نذر)

2. مسنون اعتکاف:

(561)... (الاعتكاف) سنة مؤكدة في العشر الأخير من رمضان أي سنة كفاية كما في البرهان وغيره لاقترانها بعدم الإنكار على من لم يفعله من الصحابة: قوله: سنة كفاية

نظيرها إقامة التراويح بالجماعة فإذا قام بها البعض سقط الطلب عن الباقين فلم يأثموا بالمواظبة على الترك بلا عذر۔ (الدر مع الرد: 2/442)

☆ مسنون اعتکاف کے چند مسائل

(562)... وسنة مؤكدة في العشر الأخير من رمضان أي سنة كفاية قوله أي سنة كفاية نظيرها إقامة التراويح بالجماعة فإذا قام بها البعض سقط الطلب عن الباقين فلم يأثموا بالمواظبة على الترك لا عذر۔ (الدر مع رد المحتار: 2/442)

(563)... والاستيجار على الطاعات لا يجوز عندنا۔ (بدائع: 2/223)

(564)... الاعتكاف المسنون: سنة كفاية في العشر الأخير من شهر رمضان فإذا قام بها بعض المسلمين سقط الطلب عن الباقين فلم يأثموا بالمواظبة على الترك بلا عذر۔

(الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، المادۃ: اعتکاف)

3. نفل یا مستحب اعتکاف:

(565)... وهو أن ينوي الاعتكاف تطوعا لله تعالى۔ وأقله لحظة أو ساعة أو يوم أو يوم وليلة حسب اختلاف الفقهاء۔ وهو سنة في كل وقت ويسن ألا ينقص عن يوم وليلة (الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ: مادۃ: اعتکاف)

☆ نفلی اعتکاف کے چند مسائل

(566)... وأقل مدة اعتكاف النفل ساعة عند محمد في الأصل وليس الصوم شرطا للنفل على ظاهر الرواية حتى لو دخل المسجد بنية الاعتكاف وهو معتكف عنده

(مجمع الانہر: 1/377)

(567)... وإذا نوى الاعتكاف المسنون ثم خرج من المسجد فهل يحتاج إلى تجديد نيته إذا رجع ذهب الحنفية في الظاهر من المذهب والشافعية والحنابلة إلى أنه إذا خرج من الاعتكاف المسنون فقد انقطع اعتكافه وإذا رجع فلا بد من تجديد نية اعتكاف مندوب آخر۔ (الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، المادۃ: اعتکاف المرأۃ)

(568)... وأقل مدة اعتكاف النفل ساعة عند محمد في الأصل وليس الصوم شرطا للنفل على ظاهر الرواية حتى لو دخل المسجد بنية الاعتكاف وهو معتكف عنده۔

(مجمع الانہر: 1/377)

(569)... إن الصوم ليس بشرط في التطوع وليس لأقله تقدير على الظاهر حتى لو دخل المسجد ونوى الاعتكاف إلى أن يخرج منه صح۔ (ہندیۃ: 1/212)

2) مطلق اعتکاف کی شرائط

(570)... (الاعتكاف لبث في المسجد بنية) فاللبث هو الركن والكون في المسجد والنية من مسلم عاقل طاهر من جنابة وحيض ونفاس شرطا۔

(تنویر الابصار مع الدر: 2/441)

(571)... ایضاً

(572)... ایضاً

(573)... فذهب الحنفية والحنابلة إلى أنه لا يصح الاعتكاف إلا في مسجد جماعة۔ وعن أبي حنيفة أنه لا يصح الاعتكاف إلا في مسجد تقام فيه الصلوات الخمس لأن الاعتكاف عبادة انتظار الصلاة فيختص بمكان يصلى فيه وصححه بعضهم۔ (الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ: مادۃ: اعتکاف 5/211)

(574)... وأفضل الاعتكاف ما كان في المسجد الحرام ثم في مسجد النبي عليه الصلاة والسلام ثم في بيت المقدس ثم في الجامع ثم فيما كان أهله أكثر وأوفر۔

(ہندیۃ: 1/211)

● واتفقوا علی أن المسجد الجامع يصح فيه الاعتكاف وهو أولی من غيره بعد المساجد الثلاثة ويجب الاعتكاف فيه إذا نذر الاعتكاف مدة تصادفه فيها صلاة الجمعة لئلا يحتاج إلی الخروج وقت صلاة الجمعة... ثم اختلفوا فی المساجد الأخری التی يصح فيها الاعتكاف۔ (الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ: مادۃ: اعتکاف 211/5)

(575)... ويخرج للجمعة حين تزول الشمس إن كان معتكفه قريبا من الجامع بحيث لو انتظر زوال الشمس لا تفوته الخطبة والجمعة وإذا كان بحيث تفوته لم ينتظر زوال الشمس لكنه يخرج فی وقت يمكنه أن يأتی الجامع فيصلی أربع ركعات قبل الأذان عند المنبر وبعد الجمعة يمكث بقدر ما يصلی أربع ركعات أو ستا علی حسب اختلافهم فی سنة الجمعة۔ (ہندیۃ: 1/212)

● لا يصح الاعتكاف إلا بصوم وبه قال أبو حنيفة فی رواية الحسن عنه ومن مشايخ الحنفية من اعتمد هذه الرواية (الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ: مادۃ: اعتکاف 213/5)

● والذی ذكر عن أبی حنيفة فی رواية الحسن عنه فی وجوب الصوم مطلقا مع الاعتكاف لم يكن هو المعتمد فی المذهب كما فی الدر المختار وحاشية ابن عابدين والفتاوی الهندية وغيرها فإنهم قالوا: إن الصوم ليس بشرط فی الاعتكاف المندوب كما فی ظاهر الرواية عن أبی حنيفة وهو قول أبی يوسف ومحمد (الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ: مادۃ: اعتکاف 214/5)

(576)... المسجد فی اللغة: بيت الصلاة وموضع السجود من بدن الإنسان والجمع مساجد۔ وفی الاصطلاح: عرف بتعريفات كثيرة منها: أنها البيوت المبنية للصلاة فيها لله فهی خالصة له سبحانه ولعبادته۔ (الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، المادۃ: المسجد)

(577)... اتفق الفقهاء علی أن المراد بالمسجد الذی يصح فيه الاعتكاف ما كان بناء معدا للصلاة فيه۔ أما رحبة المسجد وهی ساحته التی زيدت بالقرب من المسجد لتوسعته وكانت محجرا عليها فالذی يفهم من كلام الحنفية والمالكية والحنابلة فی الصحيح من المذهب أنها ليست من المسجد (الموسوعة الفقهية المادة: اعتكاف) إذا جعل تحته سردابا لمصالحه أی المسجد جاز كمسجد القدس ولو جعل لغيرها أو جعل فوقه بيتا وجعل باب المسجد إلی طريق وعزله عن ملكه لا يكون مسجدا أو جعل فوقه بيتا الخ ظاهره أنه لا فرق بين أن يكون البيت للمسجد أو لا إلا أنه يؤخذ من التعليل أن محل عدم كونه مسجدا فيما إذا لم يكن وقفا علی مصالح المسجد وبه صرح فی الإسعاف فقال وإذا كان السرداب أو العلو لمصالح المسجد أو كانا وقفا عليه صار مسجدا (الدرمع الشامیۃ: 4/357)

(578)... وخصصه العرف بالمكان المهيأ للصلوات الخمس ليخرج المصلی المجتمع فيه للأعياد ونحوها فلا يعطی حكمه وكذلك الربط والمدارس فإنها هيئت لغير ذلك۔ (الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، المادۃ: المسجد)

(579)... اتفق الفقهاء علی أنه لا يضر الخروج لقضاء الحاجة والغسل الذی وجب مما لا يفسد الاعتكاف۔ لكن إن طال مكثه بعد ذلك فسد اعتكافه۔

(الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، المادۃ: اعتکاف)

(580)... وشرط الصوم لصحة الأول أی النذر حتی لو قال لله علی أن أعتكف شهرا بغير صوم فعليه أن يعتكف ويصوم (شامی: 2/442)

(581)... وشرط الصوم لصحة الأول اتفاقا فقط علی المذهب فلو نذر اعتكاف ليلة لم يصح... أما لو نوی بها اليوم صح والفرق لا يخفی بخلاف ما لو قال فی نذره ليلا ونهارا فإنه يصح وإن لم يكن الليل محلا للصوم لأنه يدخل الليل تبعا وفی الشامية: قوله: وإن نوی معها اليوم أما لو نذر اعتكاف اليوم ونوی الليلة معه لزماه۔ (الدرمع تنویر: 2/443)

(582)... إذا نذر اعتكاف يوم دخل المسجد قبل طلوع الفجر وأقام فيه إلی أن تغرب الشمس (المحیط البرہانی: 4/165)

(583)... ويشترط وجود ذات الصوم لا الصوم بجهة الاعتكاف حتی إن من نذر باعتكاف رمضان صح نذره (ہندیۃ: 1/211)

(584)... إذا أصبح الرجل صائماً متطوعاً ثم قال فی بعض النهار: لله تعالی علیّ أن أعتكف هذا اليوم فلا اعتكاف عليه فی قياس قول أبی حنيفة؛ لأن الاعتكاف الواجب لا يصح إلا بالصوم فلو وجب الاعتكاف وجب الصوم والصوم فی أول اليوم انعقد تطوعاً فلا يمكن جعله واجباً بعد ذلك۔ (المحیط البرہانی: 4/164)

(585)... إن من نذر باعتكاف رمضان صح نذره... فإن صام رمضان ولم يعتكف كان عليه أن يقضی اعتكاف شهر آخر متتابعا ويصوم فيه۔ (ہندیۃ: 1/211)

(586)... ومقتضی ذلك أن الصوم شرط أيضا فی الاعتكاف المسنون لأنه مقدر بالعشر الأخير حتی لو اعتكفه بلا صوم لمرض أو سفر ينبغی أن لا يصح عنه بل يكون نفلا فلا تحصل به إقامة سنة الكفاية۔ (شامی 2/442) وفی الهندية: قولهما: إن الصوم ليس بشرط فی التطوع وليس لأقله تقدير علی الظاهر حتی لو دخل المسجد ونوی الاعتكاف إلی أن يخرج منه صح (ہندیۃ: 1/211)

(587)... وأما البلوغ فليس بشرط لصحة الاعتكاف فيصح من الصبی العاقل۔ (ہندیۃ: 1/211، شامی: 2/442)

3) مقدارِ اعتکاف

(588)... أقله أی أقل مدة الاعتكاف الواجب يوم عند الإمام وأكثره أی أكثر اليوم عند أبی يوسف لأن للأكثر حكم الكل عنده وأقل مدة اعتكاف النفل ساعة عند محمد

فی الأصل ولیس الصوم شرطا للنفل علی ظاهر الروایة حتی لو دخل المسجد بنیة الاعتكاف وهو معتكف عنده (مجمع الانہر:1/377)

4) وہ ضرورتیں جن کے لیے مسجد سے نکلنا معتکف کے لیے جائز ہے دو قسم کی ہیں

(589)... وحرم علیه الخروج إلا لحاجة الإنسان طبیعیة كبول وغائط وغسل لو احتلم ولا یمكنه الاغتسال فی المسجد كذا فی النهر أو شرعیة كعید وأذان لو مؤذنا وباب المنارة خارج المسجد والجمعة وقت الزوال ومن بعد منزله أی معتكفه۔ (در المختار:4/358)

● من وجبت علیه الجمعة وكان اعتكافه متتابعا واعتكف فی مسجد لا تقام فیه الجمعة فهو آثم ویجب علیه الخروج لصلاة الجمعة لأنها فرض۔ فإذا خرج للجمعة فقد ذهب الحنفیة والحنابلة إلى أن خروجه للجمعة لا یفسد اعتكافه لأنه خروج لما لا بد منه كالخروج لقضاء الحاجة۔ (الموسوعة الفقهیة الكویتیة، المادة: اعتکاف)

☆ قضائے حاجت

(590)... وإن كان له بیتان قریب وبعید قال بعضهم: لا یجوز أن یمضی إلى البعید فإن مضى بطل اعتكافه۔ (ہندیہ:1/211)

(591)... وإذا خرج لغائط أو بول لا بأس بأن یدخل فیه ویرجع إلى المسجد كلما فرغ من الوضوء ولو مكث فی بیته فسد اعتكافه وإن كان ساعة عند أبی حنیفة؛ لأن بیته لیس بمحل لابتداء الاعتكاف فالبقاء فیه بعد فراغه من الحاجة یبطل اعتكافه۔ (المحیط البرہانی:4/162)(احسن الفتاوی:4/511)

(592)... ولا یلزمه أن یأتی بیت صدیقه القریب۔ (شامی:2/445)

(593)... وإن كان له بیتان قریب وبعید قال بعضهم: لا یجوز أن یمضی إلى البعید فإن مضى بطل اعتكافه۔ (ہندیہ:1/211)

(594)... احسن الفتاوی 511/4) وإذا خرج لغائط أو بول لا بأس بأن یدخل فیه ویرجع إلى المسجد كلما فرغ من الوضوء ولو مكث فی بیته فسد اعتكافه وإن كان ساعة عند أبی حنیفة؛ لأن بیته لیس بمحل لابتداء الاعتكاف فالبقاء فیه بعد فراغه من الحاجة یبطل اعتكافه۔ (المحیط البرہانی:4/162)

(595)... ولا بأس بأن یدخل بیته للوضوء، ولا یمكث بعد الفراغ۔ (مجمع الانہر:1/256)

(596)... ولا یخرج المعتكف من المسجد إلا لحاجة الإنسان كالطهارة ومقدماتها۔ (مجمع الانہر:1/256)

ومقدماتها لیدخل الاستنجاء والوضوء والغسل لمشاركتها لهما فی الاحتیاج وعدم الجواز فی المسجد۔ (شامی:2/445)

☆ غسل

(597)... وحرم علیه أی على المعتكف اعتكافا واجبا... الخروج إلا لحاجة الإنسان طبیعیة كبول وغائط وغسل لو احتلم ولا یمكنه الاغتسال فی المسجد۔ وفی الشامیة: قوله (ولا یمكنه الخ) فلو أمكنه من غیر أن یتلوث المسجد فلا بأس به بدائع أی بأن كان فیه بركة ماء أو موضع معد للطهارة أو اغتسل فی إناء بحیث لا یصیب المسجد المستعمل قال فی البدائع فإن كان بحیث یتلوث بالماء المستعمل یمنع منه لأن تنظیف المسجد واجب والتقیید بعدم الإمكان یفید أنه لو أمكن كما قلنا فخرج أنه یفسد۔ (در المختار مع الرد المحتار:2/5-444)

(598)... فإن خرج لضرورة كشراء مأكول أو مشروب ولطهارة أو قضاء حاجة أو غسل جنابة أو عذر شرعی كالخروج لصلاة الجمعة فلا یبطل اعتكافه من غیر زیادة على قدر الضرورة وإلا بطل۔ (الفقہ الاسلامی:3/145)(فتاویٰ محمودیہ:243/10)

● واضح رہے کہ آج کل بعض علماء نے غسل جمعہ کے لیے مسجد سے نکلنے کو جائز قرار دیا ہے لیکن اس کی کوئی اطمینان بخش دلیل احقر کو اب تک نہیں ملی اور جو دلائل پیش کیے جاتے ہیں ان سے اطمینان نہیں ہوتا اور فقہائے کرام کے درمیان مشہور اور مسلم مسئلہ وہی ہے جو احقر نے ''احکام اعتکاف'' میں لکھا ہے۔ (فتاویٰ عثمانی:196/2)

☆ وضو

(599)... وكذا لو احتلم كذا فی فتح القدیر ثم إن أمكنه الاغتسال فی المسجد من غیر أن یتلوث المسجد فلا بأس به وإلا فیخرج ویغتسل ویعود إلى المسجد ولو توضأ فی المسجد فی إناء فهو على هذا التفصیل هكذا فی البدائع وفتاوى قاضی خان۔ (ہندیہ:1/212)

(600)... ولا بأس بأن یدخل بیته للوضوء، ولا یمكث بعد الفراغ۔ (مجمع الانہر:1/256)

☆ ہوا خارج کرنا

(601)... وإذا فسا فی المسجد لم یر بعضهم به بأسا۔ وقال بعضهم إذا احتاج إلیه یخرجه منه وهو الأصح (شامی:1/172)

☆ کھانے کی ضرورت

(602)... ذهب الحنفية... إلى أن الخروج للأكل والشرب يفسد اعتكافه إذا كان هناك من يأتيه به لعدم الضرورة إلى الخروج أما إذا لم يجد من يأتيه به فله الخروج لأنه خروج لما لا بد منه۔ (الموسوعة الفقهية المادة: اعتكاف)

●وأما الأكل والشرب والنوم فيكون في معتكفه۔ (ہندیۃ: 1/212)

●وقيل يخرج بعد الغروب للأكل والشرب وينبغي حمله على ما إذا لم يجد من يأتي له به فحينئذ يكون من الحوائج الضرورية كالبول والغائط۔ (البحر الرائق: 2/326)

☆ اذان

(603)... ولو صعد المئذنة لم يفسد اعتكافه بلا خلاف وإن كان باب المئذنة خارج المسجد كذا في البدائع والمؤذن وغيره فيه سواء هو الصحيح هكذا في الخلاصة۔ (ہندیۃ: 1/212)

(604)... أما المنارة فإن كانت في المسجد أو بابها فيه فهي من المسجد عند الحنفية وإن كان بابها خارج المسجد فيجوز أذان المعتكف فيها سواء أكان مؤذنا أم غيره عند الحنفية۔ (الموسوعة الفقهية الكويتية، المادة: اعتكاف)

(605)... ومن الأعذار الخروج للغائط والبول وأداء الجمعة فإذا خرج لبول أو غائط لا بأس بأن يدخل بيته ويرجع إلى المسجد كما فرغ من الوضوء ولو مكث في بيته فسد اعتكافه وإن كان ساعة عند أبي حنيفة رحمه الله تعالى كذا في المحيط ولو كان بقرب المسجد بيت صديق له لم يلزم قضاء الحاجة فيه وإن كان له بيتان قريب وبعيد قال بعضهم: لا يجوز أن يمضي إلى البعيد فإن مضى بطل اعتكافه۔ (ہندیۃ: 1/211)

5) کن چیزوں سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے

(606)... يبطل الاعتكاف أو يفسد... الخروج بلا عذر شرعي كالخروج للبيع والشراء أو لغير حاجة طبيعية التي هي كالبول أو الغائط ....فإن خرج لضرورة كشراء مأكول أو مشروب و لطهارة أو قضاء حاجة أو غسل جنابة أو عذر شرعي كالخروج لصلاة الجمعة فلا يبطل اعتكافه من غير زيادة على قدر الضرورة وإلا بطل۔ (الفقہ الاسلامی: 3/145)

●فإذا خرج لبول أو غائط لا بأس بأن يدخل بيته ويرجع إلى المسجد كما فرغ من الوضوء ولو مكث في بيته فسد اعتكافه وإن كان ساعة عند أبي حنيفة رحمه الله تعالى۔ (ہندیۃ: 1/212)

(607)... اتفق الفقهاء على أن المراد بالمسجد الذي يصح فيه الاعتكاف ما كان بناءه معدا للصلاة فيه۔ أما رحبة المسجد وهي ساحته التي زيدت بالقرب من المسجد لتوسعته وكانت محجرا عليها فالذي يفهم من كلام الحنفية والمالكية والحنابلة في الصحيح من المذهب أنها ليست من المسجد۔ (الموسوعة الفقهية الكويتية، المادة: اعتكاف)

(608)... فلو خرج ولو ناسيا ساعة زمانية... (وفي الشامية: أنه لو خرج ناسيا أو مكرها أو لبول فحبسه الغريم ساعة أو لمرض فسد) بلا عذر فسد وأما لا يغلب كإنجاء غريق وانهدام مسجد فمسقط للإثم لا للبطلان۔ (رد المحتار مع الدر المختار: 2/453)

(609)... ایضاً

(610)... ایضاً

(611)... اتفق الفقهاء على عدم جواز الخروج لعيادة المريض وصلاة الجنازة لعدم الضرورة إلى الخروج إلا إذا اشترط الخروج لهما عند الحنفية والشافعية والحنابلة۔ ومحل ذلك ما إذا خرج لقصد العيادة وصلاة الجنازة۔ أما إذا خرج لقضاء الحاجة ثم عرج على مريض لعيادته أو لصلاة الجنازة فإنه يجوز بشرط ألا يطول مكثه عند المريض أو بعد صلاة الجنازة عند الجمهور بأن لا يقف عند المريض إلا بقدر السلام لقول عائشة رضي الله عنها: إن كنت أدخل البيت للحاجة والمريض فيه فما أسأل عنه إلا وأنا مارة۔ وفي سنن أبي داود مرفوعا عنها: أنه عليه الصلاة والسلام كان يمر بالمريض وهو معتكف فيمر كما هو ولا يعرج يسأل عنه فإن طال وقوفه عرفا أو عدل عن طريقه وإن قل لم يجز وعند أبي يوسف ومحمد لا ينتقض الاعتكاف إذا لم يكن أكثر من نصف النهار (الموسوعة الفقهية الكويتية، المادة: اعتكاف 5/222)

(612)... لا يصح الاعتكاف إلا بصوم وبه قال أبو حنيفة في رواية الحسن عنه ومن مشايخ الحنفية من اعتمد هذه الرواية... فلا يصح الاعتكاف من مفطر ولو لعذر فمن لا يستطيع الصوم لا يصح اعتكافه۔ (الموسوعة الفقهية الكويتية، المادة: اعتكاف)

(613)... إذا أكل المعتكف عمداً أبطل اعتكافه ولا يبطل بالأكل ناسياً۔ (الفقہ الاسلامی مبطلات الاعتکاف:3/174)

(614)... ومنها الجماع ودواعيه فيحرم على المعتكف الجماع ودواعيه نحو المباشرة والتقبيل واللمس والمعانقة والجماع فيما دون الفرج والليل والنهار في ذلك سواء والجماع عامداً أو ناسيا ليلاً أو نهارا يفسد الاعتكاف أنزل أو لم ينزل وما سواه يفسد إذا أنزل وإن لم ينزل لا يفسد۔ (ہندیہ:1/212)

(615)... ایضاً

(616)... ولو أمنى بالتفكر والنظر لا يفسد اعتكافه۔ (ہندیہ:1/212)

6) کن صورتوں میں اعتکاف توڑنا جائز ہے

(617)... وكذا إذا خرج ساعة بعذر المرض فسد اعتكافه۔ (ہندیہ:1/212)

● فالظاهر أن العذر الذي لا يغلب مسقط للاثم لا البطلان۔ (النہر الفائق:2/47)

(618)... أنه لو خرج ناسيا أو مكرها أو لبول فحبسه الغريم ساعة أو لمرض فسد) بلا عذر فسد وأما لا يغلب كإنجاء غريق وانهدام مسجد فمسقط للإثم لا للبطلان۔ (ردالمحتار مع الدر المختار:2/453)

(619)... فان خرج ساعة بلا عذر فسد... وعن هذا فسد اذا عاد مريضا أو شهد جنازة تعينت الا أنه لا يأثم بل يجب عليه الخروج... فالظاهر أن العذر الذي لا يغلب مسقط للاثم لا البطلان۔ (النہر الفائق:2/47)

(620)... ایضاً

(621)... لو شرع في المسنون وهو العشر الأواخر من رمضان بنيته ثم أفسده يجب عليه قضاؤه: أي قضاء العشر كله في رأي أبي يوسف وقضاء اليوم الذي أفسده لاستقلال كل يوم بنفسه في رأي جمهور الحنفية۔ (الفقہ الاسلامی:3/134)

● إذا أفطر يوما أنه يقضي ذلك اليوم ولا يلزمه الإستئناف كما في صوم رمضان لما ذكرنا في كتاب الصوم... سواء فسد بصنعه من غير عذر كالخروج والجماع والأكل والشرب في النهار إلا الردة أو فسد بصنعه لعذر۔ (بدائع:2/117)

7) مباحات اعتکاف

(622)... ولا بأس للمعتكف أن يبيع ويشتري ويتزوج ويراجع ويلبس ويتطيب ويدهن ويأكل ويشرب بعد غروب الشمس إلى طلوع الفجر ويتحدث ما بدا له بعد أن لا يكون مأثما (صائما) وينام في المسجد والمراد من البيع والشراء هو كلام الإيجاب والقبول من غير نقل الأمتعة إلى المسجد لأن ذلك ممنوع عنه لأجل المسجد لما فيه من اتخاذ المسجد متجرا لا لأجل الاعتكاف... فأما التكلم بما فيه مأثم فإنه لا يجوز في غير المسجد ففي المسجد أولى (بدائع:2/117)

● يباح عقد البيع وعقد النكاح والرجعة وبذلك صرح الحنفية والشافعية إذا احتاج إليه لنفسه أو عياله فلو لتجارة كره۔ (الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، المادۃ: اعتکاف)

● يستحب للمعتكف التشاغل على قدر الاستطاعة ليلاً ونهاراً بالصلاة وتلاوة القرآن وذكر الله تعالى نحو لا إله إلا الله ومنه الاستغفار والفكر القلبي في ملكوت السموات والأرض ودقائق الحكم والصلاة على النبي ﷺ وتفسير القرآن ودراسة الحديث والسيرة وقصص الأنبياء وحكايات الصالحين ومدارسة العلم ونحو ذلك من الطاعات المحضة۔ (الفقہ الاسلامی:3/142، احسن الفتاویٰ: باب الاعتکاف، 4/506، فتاویٰ محمودیہ:10/249، محمودیہ:10/252، فتاویٰ دار العلوم دیوبند:6/310)

8) مکروہاتِ اعتکاف

(623)... ويكره الصمت إن اعتقده قربة، لأنه منهي عنه، لأنه صوم أهل الكتاب وقد نسخ (الفقہ الاسلامی:3/143)

(624)... كره العلماء للمعتكف فضول القول والعمل (الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، المادۃ: اعتکاف)

(625)... يكره تحريماً عند الحنفية: إحضار المبيع في المسجد، لأن المسجد محرر من حقوق العباد فلا يجعله كالدكان۔ (الفقہ الاسلامی 3/143)

● عن عبد الله بن عمرو ﷺ عن النبي ﷺ قال المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده والمهاجر من هجر ما نهى الله عنه (بخاری: رقم 9)

(626)... ایضاً

(627)... ولا يجوز البيع والشراء في المسجد وكذا كره فيه التعليم والكتابة والخياطة بأجر۔ (مجمع الانہر:1/379)

(628)... يباح عقد البيع وعقد النكاح والرجعة وبذلك صرح الحنفية والشافعية إذا احتاج إليه لنفسه أو عياله فلو لتجارة كره۔ (الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، المادۃ: اعتکاف)

9) اعتکاف کے آداب

(629)... يجتنب المعتكف كل مالا يعنيه من الأقوال والأفعال ولا يكثر الكلام؛ لأن من كثر كلامه كثر سقطه وفي الحديث: من حسن إسلام المرء تركه ما لا يعنيه۔ ويجتنب الجدال والمراء والسباب والفحش فإن ذلك مكروه في غير الاعتكاف ففيه أولى ولا يبطل الاعتكاف بشيء من ذلك؛ لأنه لما لم يبطل بمباح

الکلام لم یبطل بمحظور۔ ولا یتکلم المعتکف إلا بخیر ولا بأس بالکلام لحاجتہ ومحادثۃ غیرہ۔ (الفقہ الاسلامی:3/143)

(630)...یستحب للمعتکف التشاغل علی قدر الاستطاعۃ لیلاً ونہاراً بالصلاۃ وتلاوۃ القرآن وذکر اللہ تعالی نحو لا إلہ إلا اللہ ومنہ الاستغفار والفکر القلبی فی ملکوت السموات والأرض ودقائق الحکم والصلاۃ علی النبی صلّی اللہ علیہ وسلم وتفسیر القرآن ودراسۃ الحدیث والسیرۃ وقصص الأنبیاء وحکایات الصالحین ومدارسۃ العلم ونحو ذلک من الطاعات المحضۃ۔ (الفقہ الاسلامی:3/143)

(631)... ایضاً

10) عورتوں کا اعتکاف

(632)... و(لبث) امرأۃ فی مسجد بیتہا ویکرہ فی المسجد ولا یصح فی غیر موضع صلاتہا من بیتہا کما إذا لم یکن فی مسجد ولا تخرج من بیتہا إذا اعتکفت فیہ... (الدر المختار مع الشامی:2/441)

(633)...یصح اعتکاف المرأۃ باتفاق الفقہاء بالشروط المتقدمۃ ویشترط للمتزوجۃ أن یأذن لہا زوجہا لأنہا لا ینبغی لہا الاعتکاف إلا بإذنہ أی یصح من غیر إذنہ مع الإثم فی الافتیات علیہ (الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، المادۃ: اعتکاف)

(634)... فإن أذن لہا الزوج بالاعتکاف واجبا أو نفلا فلا ینبغی لہ أن یطأہا فإن منعہا زوجہا بعد إذنہ لہا لا یصح منعہ۔ ہذا قول الحنفیۃ۔

(الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، المادۃ: اعتکاف)

(635)...یجب علی الحائض والنفساء الخروج من المسجد إذ یحرم علیہما المکث فیہ ولأن الحیض والنفاس یقطعان الصیام۔ والحائض والنفساء یبنیان وجوبا وفورا فی نذر الاعتکاف المتتابع بمجرد زوال العذر فإذا تأخرتا بطل الاعتکاف۔ ولا یحسب زمن الحیض والنفاس من الاعتکاف۔ وأما المستحاضۃ فإنہا إن أمنت التلویث لم تخرج عن اعتکافہا فإن خرجت بطل اعتکافہا (الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، المادۃ: اعتکاف، ما یفسد الاعتکاف)

(636)...وأما بیان حکمہ إذا فسد فالذی فسد لا یخلو إما أن یکون واجبا وأعنی بہ المنذور وإما أن یکون تطوعا فإن کان واجبا یقضی إذا قدر علی القضاء ...غیر أن المنذور بہ إن کان اعتکاف شہر بعینہ یقضی قدر ما فسد لا غیر ولا یلزمہ الاستقبال کالصوم المنذور بہ فی شہر بعینہ إذا أفطر یوما أنہ یقضی ذلک الیوم ولا یلزمہ الإستئناف کما فی صوم رمضان... سواء فسد بصنعہ من غیر عذر کالخروج والجماع والأکل والشرب فی النہار إلا الردۃ أو فسد بصنعہ لعذر کما إذا مرض فاحتاج إلی الخروج فخرج أو بغیر صنعہ رأسا کالحیض والجنون والإغماء الطویل لأن القضاء یجب جبر اللفائت (بدائع:2/117)

(637)... و(لبث) امرأۃ فی مسجد بیتہا ویکرہ فی المسجد (وفی الشامیۃ: قولہ ویکرہ فی المسجد أی تنزیہا کما ہو ظاہر النہایۃ) ولا یصح فی غیر موضع صلاتہا من بیتہا کما إذا لم یکن فی مسجد ولا تخرج من بیتہا إذا اعتکفت فیہ... (در المختار مع الشامی:2/441)

مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(4) مسائلِ صدقۃ الفطر

1) صدقہ فطر کس پر واجب ہوتا ہے

(638)...فمن ملک فاضلاً عما یحتاجہ لنفسہ ولمن تلزمہ مؤنتہ من مسکن وخادم یحتاج إلیہ ودابۃ وثیاب ونحوہا من الحاجات الأصلیۃ وجبت علیہ الفطرۃ۔ (الفقہ الاسلامی:3/378)

● وذہب الحنفیۃ إلی أن معنی القدرۃ علی إخراج صدقۃ الفطر أن یکون مالکا للنصاب الذی تجب فیہ الزکاۃ من أی مال کان سواء کان من الذہب أو الفضۃ أو السوائم من الإبل والبقر والغنم أو من عروض التجارۃ۔ والنصاب الذی تجب فیہ الزکاۃ من الفضۃ مائتا درہم۔ فمن کان عندہ ہذا القدر فاضلا عن حوائجہ الأصلیۃ من مأکل وملبس ومسکن وسلاح وفرس وجبت علیہ زکاۃ الفطر (الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ: المادۃ: زکوۃ الفطر)

(639)...لہ دار لا یسکنہا ویؤاجرہا أولاً أو یسکن بعضہا وفضل الباقی عن السکنی وہو یبلغ نصاباً یتعلق بہذا النصاب لزوم صدقۃ الفطر والأضحیۃ ونفقۃ الأقارب وحرمۃ أخذ الزکاۃ (البزازیۃ:2/3)

(640)...اعلم أن النصب ثلاثۃ نصاب یشترط فیہ النماء وتتعلق بہ الزکاۃ وسائر الأحکام المتعلقۃ بالمال النامی ونصاب تجب بہ أحکام أربعۃ حرمۃ الصدقۃ ووجوب الأضحیۃ وصدقۃ الفطر ونفقۃ الأقارب ولا یشترط فیہ النمو بالتجارۃ ولا حولان الحول ونصاب تثبت بہ حرمۃ السؤال وہو ما إذا کان عندہ قوت یومہ عند بعض وقال بعضہم ہو أن یملک خمسین درہما ذکرہ العلامۃ نوح۔ (حاشیۃ الطحطاوی:1/475)

(641)...والغنی الشرعی مقدر بالنصاب وشرط أن یکون فاضلا عن حوائجہ الأصلیۃ لأن المستحق بالحاجۃ کالمعدوم کالماء المستحق للعطش فخرج النصاب المشغول بالدین۔ (البحر الرائق:2/271)

(642)... فی تجنیس الملتقط من سقط عنہ صوم الشہر لکبر أو لمرض لا تسقط عنہ صدقۃ الفطر کذا فی المضمرات (ہندیۃ:1/192)

(643)...ومن مات بعد طلوع الفجر فهي واجبة عليه وكذا إذا افتقر بعد يوم الفطر كذا في الجوهرة النيرة (ہندیہ:1/192)

●قال الحنفية: تجب الفطرة... بقدرة ممكنة فلا يشترط بقاء هذه القدرة وهي النصاب الشرعي هنا لبقاء الوجوب؛ لأنها شرط محض لا بقدرة ميسرة فلا تسقط الفطرة وكذا الحج بهلاك المال بعد الوجوب فلو هلك المال بعد فجر يوم الفطر لا تسقط الفطرة۔ (الفقہ الاسلامی:3/379)

2) صدقہ فطر کس کی طرف سے نکالنا ہے

(644)...وتجب عن نفسه وطفله الصغير ولا يؤدى عن زوجته ولا عن اولاده الكبار وان كانوا في عياله ولو ادى عنهم او عن زوجته بغير امرهم اجزاهم استحسانا كذا في الهداية (ہندیہ:1/193)

(645)...ذهب الحنفية إلى أن زكاة الفطر يجب أن يؤديها عن نفسه من يملك نصابا وعن كل من تلزمه نفقته ويلي عليه ولاية كاملة ۔ والمراد بالولاية أن ينفذ قوله على الغير شاء أو أبى (الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ: المادۃ: زکوۃ الفطر)

●والاصل ان صدقة الفطر متعلقة بالولاية والمؤنة فكل من كان عليه ولايته ومؤنته ونفقته فانه تجب عليه صدقة الفطر فيه والا فلا (ہندیہ:1/193)

3) صدقہ فطر کس وقت واجب ہوتا ہے

(646)...ووقت الوجوب بعد طلوع الفجر الثاني من يوم الفطر فمن مات قبل ذلك لم تجب عليه الصدقة ومن ولد أو أسلم قبله وجبت ومن ولد أو أسلم بعده لم تجب وكذا الفقير إذا أيسر قبله تجب ولو افتقر الغني قبله لم تجب كذا في محيط السرخسي ومن مات بعد طلوع الفجر فهي واجبة عليه وكذا إذا افتقر بعد يوم الفطر كذا في الجوهرة النيرة (ہندیہ:1/192)

(647)... ويستحب إخراجها قبل الخروج إلى المصلى بعد طلوع فجر الفطر عملا بأمره وفعله عليه الصلاة والسلام وصح أداؤها إذا قدمه على يوم الفطر أو أخره اعتبارا بالزكاة والسبب موجود إذ هو الرأس بشرط دخول رمضان في الأول أي مسألة التقديم هو الصحيح وبه يفتى جوهرة و بحر عن الظهيرية لكن عامة المتون والشروح على صحة التقديم مطلقا وصححه غير واحد ورجحه في النهر ونقل عن الولو الجية أنه ظاهر الرواية قلت فكان هو المذهب (شامی:2/367)

4) صدقہ فطر کی فی کس مقدار کتنی ہے

(648)...تجب زكاة الفطر من أربعة أشياء: الحنطة والشعير والتمر والزبيب وقدرها نصف صاع من حنطة أو صاع من شعير أو تمر أو زبيب والصاع عند أبي حنيفة ومحمد ثمانية أرطال بالعراقي والرطل العراقي مئة وثلاثون درهماً ويساوي غراما۔ (الفقہ الاسلامی:3/379)

●وهي نصف صاع من بر او صاع من شعير او تمر ودقيق الحنطة والشعير وسويقهما مثلهما (ہندیہ:1/191)

●او صاع تمر او شعير... ودفع القيمة اى الدراهم افضل من دفع العين على المذهب المفتى به جوهرة وبحر عن الظهيرية وهذا في السعة واما في الشدة فدفع العين افضل كما لا يخفى (شامی:2/364,366)

(649)...وما سواه من الحبوب لا يجوز الا بالقيمة (ہندیہ:1/192)

●ومالم ينص عليه كذرة وخبز يعتبر فيه القيمة (شامی:2/364)

(650)...او صاع تمر او شعير... ودفع القيمة اى الدراهم افضل من دفع العين على المذهب المفتى به جوهرة وبحر عن الظهيرية وهذا في السعة واما في الشدة فدفع العين افضل كما لا يخفى (شامی:2/364,366)

(651)...وأجاز الفقهاء دفع صاع واحد لمساكين يقتسمونه وأباح غير الشافعي دفع آصع متعددة لواحد من الفقراء ودفع كل شخص فطرته إلى مسكين أو مساكين۔ (الفقہ الاسلامی:3/379)

●وجاز دفع كل شخص فطرته الى مسكين او مساكين على المذهب كما جاز دفع صدقة جماعة الى مسكين واحد بلا خلاف (شامی:2/125)

(652)... ایضاً

5) صدقہ فطر کے مستحق کون ہیں

(653)...ومصرف هذه الصدقة ماهو مصرف الزكوة (ہندیہ:1/188,194)

●(وصدقة الفطر كالزكاة في المصارف) وفي كل حال (الافي) جواز (الدفع الذمي (شامی:2/351)

تربیتی جائزے

- ایک مسلمان اپنی زندگی ایسے سنواریں
- ایک مسلمان اپنے اخلاق ایسے سنواریں
- اعمال جمعہ
- رمضان بہتر سے بہتر بنانے کیلئے رمضان سے پہلے کیا کرنا ضروری ہے؟
- رمضان کے معمولات (برائے مرد حضرات) (چیک لسٹ)
- رمضان کے معمولات (برائے خواتین)

ایک مسلمان اپنی زندگی ایسے سنواریں

نوٹ: اس خود احتسابی تربیتی جائزے میں کل 36 معمولات ہیں اور ہر معمول کے ساتھ تیس، تیس خانے ہیں ایک ماہ تک روزانہ ایک خانہ کو اس طرح پُر کریں کہ اگر اس معمول پر عمل کیا ہے تو ✓ کا نشان، نہیں کیا تو ✗ کا نشان لگادیں۔ اگر تمام معمولات کو بیک وقت عمل میں لانا مشکل ہو تو حسب ہمت کچھ معمولات کا انتخاب کریں۔ اس کے لیے ❑ میں نشان لگائیں۔

1	**پہلا معمول: دین سیکھنا** (سنن دارمی:580،کویتیہ علم:5) علماء سے براہ راست ❑ آن لائن ❑ بیانات میں شریک ہوکر ❑ ریکارڈ بیانات/کلاسیں سن کر ❑ علماء سے پوچھ پوچھ کر ❑ مستند کتابوں کے مطالعہ سے ❑ کتاب کا نام_______ بزرگوں کی سوانح سے ❑ کتاب کا نام_______ مزید کوئی بات ہوتو لکھیں: _______
2	**دوسرا معمول: دین پر عمل کرنا** (1) نماز کے معمولات 1) اذان کے فوراً بعد نماز کی تیاری کی عادت ڈالنی ہے۔ (انبیاء:90،جمعہ 9،جامع الاصول:7080) تمام نمازوں میں ❑ ان میں____ 2) اذان سے____ منٹ پہلے نماز کی تیاری کی عادت ڈالنی ہے۔
3	مسنون وضو (مسواک وغیرہ) کی عادت ڈالنی ہے ❑ (جامع الاصول:7019-5142)
4	صف اول میں (خواتین اول وقت میں) نماز پڑھنے کی عادت ڈالنی ہے (جامع الاصول:7080،مسند احمد:22263) تمام نمازیں ❑ فجر ❑ ظہر ❑ عصر ❑ مغرب ❑ عشاء ❑
5	تکبیر اولیٰ کی عادت ڈالنی ہے (جامع الاصول:7081) تمام نمازوں ❑ فجر ❑ ظہر ❑ عصر ❑ مغرب ❑ عشاء ❑
6	نمازوں میں سنت مؤکدہ ❑ (جامع الاصول:4065) غیر مؤکدہ ❑ (ترمذی:185-427-435،ابوداؤد:127،بخاری 117) کے اہتمام کی عادت ڈالنی ہے

7	حسب توفیق نوافل کے اہتمام کی عادت ڈالنی ہے۔(جامع الاصول:7282-7055-7964) اس ماہ کس کی عادت بنانی ہے؟ تہجد ❑(ترمذی:3503،مسلم:1982)وتر سے پہلے چار رکعت ❑ اشراق ❑(ترمذی:535)چاشت ❑(ترمذی:475) اوابین ❑(ترمذی:399)تمام ❑ مزید______
8	سنت کے مطابق نماز پڑھنے (جامع الاصول:3820)نماز میں ہاتھوں کو حرکت نہ دینے اور دل کو غافل ہونے سے بچانے کی عادت ڈالنی ہے۔ (مومنون:2جامع الاصول:17-7065)
9	(2)ذکر/تلاوت 1) تلاوت کی عادت ڈالنی ہے (آل عمران:90جامع الاصول:6240،ترمذی:2927) مقدار یہ ہوگی: پاؤ ❑ نصف ❑ پارہ ،تعداد..........2)نوافل میں لمبی تلاوت کی عادت ڈالنی ہے (جامع الاصول:1961-7297)مقدار______ 3) کچھ تلاوت ان خاص آداب کے ساتھ (قرآن پاک میں دیکھ کر، دل ودماغ کو متوجہ کرکے، تدبر سے، نور ہدایت حاصل کرنے کے لیے آداب تلاوت کی رعایت کرتے ہوئے)(ص:29،محمد:24) کرنے کی عادت ڈالنی ہے ❑
10	مسنون سورتوں کی عادت ڈالنی ہے (سنن دارمی:3461،ترمذی:3404،شعب الایمان:2269)اس ماہ کس کی عادت بنانی ہے؟ یسین ❑ الم سجدہ ❑ ملک ❑ واقعة ❑ تمام ❑ مزید______
11	(3)ذکر/دعا اذان کے دوران خاموش رہ کر اذان کے کلمات کا جواب دینے (مسلم:850)اور اذان کے بعد کی دعاؤں کا اہتمام کرنے کی عادت ڈالنی ہے (بخاری،614،مسلم:849)
12	وضو کی دعاؤں کی عادت ڈالنی ہے ❑(ابوداؤد:169،مستدرک حاکم:1/564)
13	فرائض کے بعد کی مسنون دعاؤں کی عادت ڈالنی ہے۔(کتنی نمازوں میں اہتمام کیا) (مسلم:43-38-1334-1325،عمل الیوم واللیلة:100،ابوداود:23-1522-760،مجمع الزوائد:10/145،بخاری:2822)
14	رکوع،سجدہ،قومہ،جلسہ کی جو دعائیں احادیث میں آئی ہیں سنن،نوافل میں ان کو پڑھنے کی عادت ڈالنی ہے۔(حصن المسلم)

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

15	1) صبح وشام کی حفاظتی دعائیں پڑھنے کی عادت ڈالنی ہے ☐ (حصن المسلم) 2) فجر سے اشراق تک ☐ (مسلم:1075) یا نماز فجر کے بعد سے ____ منٹ تک، عصر سے مغرب تک ☐ (ق:39،طہٰ:130) یا عصر کے بعد سے ____ منٹ تک ذکر کی عادت ڈالنی ہے۔
16	1) کھانے، پینے/سونے، جاگنے/گھر میں داخل ہونے، نکلنے/سواری/سفر/بازار وغیرہ کی دعائیں اور مسنون اذکار واعمال کی عادت ڈالنی ہے ☐ (حصن المسلم) 2) مجلس کے اختتام کی دعا کی عادت ڈالنی ہے ☐ (ترمذی:3433) 3) مسنون دعاؤں کی کتابوں میں جتنے موقع کے اذکار ودعائیں ہیں ان کی عادت ڈالنی ہے ☐ (حصن المسلم)
17	یومیہ دعاؤں کے لیے وقت نکالنے کی عادت ڈالنی ہے (معارف الحدیث 5/168) مقدار یہ ہوگی ____________
18	ہر چھوٹے بڑے کام سے پہلے اور بعد میں ان اعمال کے ذریعہ رجوع الی اللہ کی عادت ڈالنی ہے ☐ (1) استخارہ (2) استعانت (اللہ سے مدد لینا) (3) استعاذہ (پناہ لینا) (4) تدبیر کے ساتھ توکل (5) پسندیدہ نتیجہ پر شکر (6) ناپسندیدہ پر صبر اللہ کے فیصلہ پر رضامندی (فاطر:15، جامع الاصول:4357-9315، ترمذی:3521، ابوداود:5081، بقرۃ:152-153)
	(4) ذکر واذکار (احزاب:41)
19	ہر وقت تسبیح ساتھ رکھنے کی عادت ڈالنی ہے ☐
20	یومیہ اذکار کی عادت ڈالنی ہے۔ مقدار یہ ہوگی: تیسرا کلمہ ____ (مسلم:2695) درود شریف ____ (مسلم 384) استغفار ____ (مسلم:2702) مزید ____________
21	1) مسجد، گھر، دفتر، دکان، کام سے آتے جاتے راستے میں مسلسل اللہ کے ذکر کی عادت ڈالنی ہے ☐ (احزاب:41) 2) ہر مجلس میں اللہ کے ذکر کی عادت ڈالنی ہے ☐ (ترمذی:3380، ابوداود:4855) 3) کھانے کے ہر لقمے، پانی کے ہر گھونٹ پر اللہ کا شکر ادا کرنے کی عادت ڈالنی ہے ☐ (جامع الاصول:2315) 4) ہر کام کرنے سے پہلے اچھی نیت کرنے کی عادت ڈالنی ہے ☐ (فیض القدیر:4153، بخاری:1) 5) دل، زبان ہر وقت اللہ کی یاد میں ہو، کسی وقت غافل نہ ہو، اس کی عادت ڈالنی ہے ☐ (اعراف:25)

22 سونے سے پہلے تھوڑی دیر مراقبہ کرنے کی عادت ڈالنی ہے، جس میں دن بھر کے کاموں کو سوچ کر نیکیوں، نعمتوں پر شکر اور گناہوں پر استغفار کرنا ہے۔ (ابراہیم:34، ترمذی:2459)

تیسرا معمول: دین سیکھانا، پھیلانا

23 دین سیکھانے کے لیے کتنا وقت نکالنا ہے یومیہ_____ یا ہفتہ وار_____ (معجم کبیر طبرانی، الترغیب:1/122)

24 تبلیغ: تبلیغ میں وقت لگانا ہے ❑ (بخاری:4086) کتنا؟_________ پانچ اعمال (تعلیم، گشت، مشورہ، شب جمعہ، روزانہ وقت دینا) میں اہتمام سے جڑنا ہے ❑

25 گھر والوں کی تعلیم: (تحریم:6) گھر والوں کو کیا سیکھانا ہے؟_________________________

پانچواں معمول: حقوق کی ادائیگی

26 ورزش کے اوقات (ترمذی:2413)_________________________

27 عشاء کے بعد جلدی سونے (عشاء کی نماز کے_________ منٹ بعد) کی عادت ڈالنی ہے۔ (جامع الاصول:4373)

28 والدین کو روزانہ وقت دینا_____________ ان کاموں میں ہاتھ بٹانا_____________ (جامع الاصول:6-195)

29 رشتہ داروں/متعلقین (عیادت/تعزیت، خوشی/غمی میں شرکت) ان سے ملاقات کا نظم_____________ (اسراء:26، مجمع الزوائد:13459)

چھٹا معمول: گناہوں سے حفاظت

30 گناہ ہونے کے بعد فوراً کسی نیکی (خاص طور سے صدقہ) کا اہتمام کیا ❑ (ہود:104) فوراً سچی توبہ کی ❑

31 گناہ چھوڑنے کی اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر توفیق مانگی ❑ (ترمذی:3507)

32	جن مقامات، محفلیں، دوست واحباب، آلات کی صحبت گناہ کا سبب بنتی ہیں ان کو چھوڑنے اہتمام کیا ❑ (جامع الاصول:109)
33	گناہوں کو چھوڑنے کے سلسلہ میں کسی اللہ والے سے رابطہ کیا اور اپنے حالات ان کو بتا کر ان کی باتوں پر عمل کیا ❑ (توبۃ:119)
34	گناہوں کا علم ہونے کے بعد ان کو روکنے کا اہتمام کیا ❑ (جامع الاصول:111-117)
35	مباح کاموں یعنی کھانے پینے، باتیں کرنے، ہنسنے ہنسانے، سونے،، فضول ملنے ملانے، گھومنے گھمانے میں کتنی خواہشات کو ترک کیا ❑ (مسلم:2822)
36	گناہوں کی خواہش نیز عبادات، اتباع، سنت، اخلاقیات میں رکاوٹ بننے والی کتنی خواہش کو ترک کیا ❑ (مسلم:2822)

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

ایک مسلمان اپنے اخلاق ایسے سنواریں

نوٹ: اس پرچہ میں اخلاق سنوارنے سے متعلق 11 اصولی باتیں ہیں اور ہر بات کے سامنے تیس (30) خانے ہیں۔ اپنے اندر اچھے اخلاق پیدا کرنے کے لیے روزانہ اپنا محاسبہ کریں کہ ''آج کا دن کیسا گزرا'' بہت بہتر کے لیے یہ نشان ✓✓✓ لگائیں کافی کے لیے ✓✓ معمولی کے لیے ✓ یہ نشان لگائیں۔ اگر عمل نہ کیا ہو تو X کا نشان لگا دیں۔

اس مذکورہ طریقہ سے روزانہ اپنا اخلاقی محاسبہ کریں، بہتر ہے کہ یہ پرچہ اپنے مربی کو بھی دیکھاتے رہیں۔

☐ **بدخواہی، نقصان، حق تلفی سے بچنا ہے، سب کے ساتھ خیر خواہی کرنی ہے: میں پختہ ارادہ کرتا ہوں کہ میں ان شاء اللہ کسی کے ساتھ بدخواہی نہیں کروں گا۔ لہٰذا کسی کو کسی طرح بھی نقصان نہیں پہنچاؤں گا، نہ جانی نہ مالی نہ ذہنی نہ قلبی۔ کسی کی حق تلفی نہیں کروں گا** (جامع الاصول:1796) **ہر حق والے کا حق ادا کروں گا** (مشکوٰۃ:5127) **پورا پورا ادا کروں گا** (شعراء:182، مطففین:1) **بروقت ادا کروں گا، ٹال مٹول نہیں کروں گا** (ترمذی:1312، بیہقی:121/6) **سب کے ساتھ خیر خواہی** (جامع الاصول:4794) **احسان** (بقرۃ:195) **نرمی کی بنیاد پر معاملہ کروں گا** (جامع الاصول:2615) **مفادی نہیں معادی سوچ، لینے کے بجائے دینے کا جذبہ اختیار کروں گا** (مشکوٰۃ:1113) **سب کو قابل اہمیت اور عزت سمجھوں گا** (معجم طبرانی) **جو اپنے لیے پسند کروں گا وہی دوسروں کے لیے پسند کروں گا، جو اپنے لیے ناپسند کروں گا وہی دوسروں کے لیے ناپسند کروں گا** (جامع الاصول:23) **محبت نفرت، لینا دینا تمام معاملات میں اخلاص اور اللہ کی رضا کو پیش نظر رکھوں گا** (جامع الاصول:4780)۔ **لہٰذا آج کا دن میں اس طرح گزاروں گا/گزاروں گی کہ:**

1 ☐ **دوسروں کو اذیت/نقصان نہ دینا:** نفسانی غصہ کی وجہ سے نہ کسی کو ماروں گا۔ (مشکوٰۃ:3165-5125-5132)

- ذاتی مفاد کے لیے کسی سے خیانت نہیں کروں گا، دھوکہ نہیں دوں گا، جھوٹ نہیں بولوں گا۔ (انفال:27، نساء58)

کوئی ایسا رویہ/عادت/بول اختیار نہیں کروں گا جس سے کسی کی بے عزتی ہو یا کسی کو ذہنی اذیت ہو یا دل دکھے۔ (جامع الاصول:1796)

- مخالف کے ساتھ کوئی بھی رویہ اختیار کرتے ہوئے اس بات کو سوچوں گا کہ اس رویہ کا باعث اور محرک انتقامی جذبہ تو نہیں؟ اگر ایسا ہوا تو توبہ واستغفار کروں گا۔ (جامع الاصول:8819)

☐ **ہر حق والے کا حق پہچاننا:** ہر حق والے کے حق کی ادائیگی کہ اللہ کے، اللہ کے مخلوق کے مجھ پر کیا حقوق ہیں؟ ان کو سیکھوں گا، دار الافتاء سے معلوم کروں گا۔ (دارمی:580، ترمذی:478-487)

- خاص طور سے اگر کسی کے ساتھ اختلاف ہو جائے تو اپنے حق پر ہونے اور سامنے والے کے ناحق ہونے کا فیصلہ خود نہیں کروں گا بلکہ دار الافتاء یا کسی مفتی صاحب کے سامنے رکھوں گا، وہ جو بتائیں گے اس کو دل سے قبول کروں گا اگرچہ میرے مفاد کے خلاف ہو اس یقین کے ساتھ کہ اسی میں میری کامیابی ہے۔ (نساء:135، مائدۃ:8)

☐ **اذیت برداشت کرنا:** حتی الامکان اس بات کی کوشش کروں گا کہ لوگوں کی اذیتوں، حق تلفیوں، برے رویوں کو برداشت کروں، درگزر اور اعراض کروں (اعراف:199) شکوے شکایتیں نہ کریں (بخاری:5765) احسان اور ایثار سے کام لوں، بدلہ نہ لوں، جھگڑا نہ کروں۔ (جامع الاصول:9349)

☐ **برائی کا بدلہ اچھائی سے دینا:** کوشش کروں گا کہ اپنی مغفرت کے لیے اللہ کا مقرب بننے اور اخلاق کا اعلیٰ درجہ حاصل کرنے کے لیے برائی کا بدلہ اچھائی سے دوں۔ (حٰم سجدۃ:34-35، مشکوٰۃ:5358)

2 ☐ **دوسروں کو نفع پہنچانا:** اپنی جان، مال، وقت، صلاحیت، تجربہ اور تعلقات کے ذریعہ دوسروں کو بالواسطہ یا بلاواسطہ فائدہ و راحت پہنچاؤں گا، لوگوں کے لیے آسانیاں پیدا کروں گا مشکلیں نہیں۔ (قصص:77، مجادلۃ:11، مسند احمد:14584-2233)

● جس کی اعلیٰ شکل یہ ہے کہ اگر کوئی جان، مال، عزت اور آبرو کے اعتبار سے کسی مشکل میں، پریشانی میں خود ہو یا اس کے متعلقین میں سے کوئی ہو تو میں اس کا محافظ اور مددگار بنوں گا۔ (مسند احمد 18647، ترمذی:2726، ابوداود:4642، بخاری:1445، 2442)

● اور اگر میری جان مال، وقت، صلاحیت، تجربہ اور تعلقات کے ذریعہ کسی کا بھلا ہو سکتا ہو تو اس کے ساتھ بھلائی کروں گا۔ (مسند احمد:14584)

● میری سفارش سے اگر کسی کا کوئی جائز کام بنتا ہو اور دوسروں کو تکلیف نہ ہو تو اس کا اہتمام کروں گا۔ (جامع الاصول:4808)

● پریشان حال لوگوں کے لیے دعائیں کروں گا اور کرواؤں گا۔ (جامع الاصول:3535، مشکوٰۃ:5448)

● کچھ نہ ہو سکا تو اپنے اچھے بولوں (حوصلہ افزائی، تسلی، مشورہ) سے دوسروں کو فائدہ پہنچاؤں گا۔ (بخاری، بیع حاضر لباد، جامع الاصول:8681)

3 ☐ **دوسروں کے ساتھ ایثار کا معاملہ کرنا:** کوشش کروں گا کہ اپنی جان، مال، وقت، صلاحیت، تجربہ اور تعلقات کے ذریعہ دوسروں کو فائدہ پہنچانے میں ایثار سے کام لوں۔ (جامع الاصول:4700)

● دوسروں کی خواہش کی وجہ سے اگر اپنی ضرورت کو بھی قربان کرنا پڑا تو دریغ نہیں کروں گا۔

● دوسروں کی ضرورت کی وجہ سے اگر اپنی ضرورت کو بھی قربان کرنا پڑا تو دریغ نہیں کروں گا۔

● دوسروں کی خواہش کی وجہ سے اگر اپنی خواہش کو بھی قربان کرنا پڑا تو دریغ نہیں کروں گا۔

	● کچھ نہ ہوسکا تو یہ ضرور کروں گا کہ دوسروں کی ضرورت کی وجہ سے اپنی خواہش کو قربان کردوں۔
4	❑ **صحبت:** احادیث اور اللہ والوں کی جو کتابیں اخلاق، کردار میں معاون ہوں ان کو اپنے مطالعہ میں رکھوں گا۔
	● اللہ والوں اور اخلاق والوں کی صحبت اختیار کروں گا، بداخلاق لوگوں کی صحبت سے بچوں گا۔
	❑ **دعا:** با اخلاق بننے کے لیے دعاؤں کا اہتمام کروں گا۔ ● اس دعا کو اپنا معمول بناؤں گا۔ **اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَایَھْدِیْ لِاَحْسَنِھَآ اِلَّآ اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّیْ سَیِّئَھَا لَایَصْرِفُ عَنِّیْ سَیِّئَھَآ اِلَّآ اَنْتَ۔** (سنن ابو داؤد، رقم:760) اے اللہ! مجھے اچھے اخلاق نصیب فرما۔ تیرے علاوہ اچھے اخلاق کوئی عطا نہیں کرسکتا اور برے اخلاق مجھ سے دور فرما تیرے علاوہ مجھ سے کوئی برے اخلاق دور نہیں کرسکتا۔

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

اعمال جمعہ

1	کثرت سے درود شریف پڑھنا۔(مشکوۃ مع مظاہرحق:66-1361،ابن ماجہ،فضل الجمعۃ) وضاحت: کثرت درود شریف کی مقدار کے بارے میں حضرت علماء کرام کے تین قول ہیں: جمعرات کے دن مغرب کے وقت سے جمعہ کے دن سورج غروب ہونے تک کم از کم تین سو مرتبہ درود شریف پڑھنا یہ ادنیٰ درجہ ہے۔ایک ہزار مرتبہ پڑھنا، یہ درمیانہ درجہ ہے۔تین ہزار مرتبہ پڑھنا، یہ اعلیٰ درجہ ہے۔				
2	عشاء کی نماز میں سورۃ الجمعۃ اور سورۃ المنافقون پڑھنا۔(سبل الھدیٰ:208/8)				
3	جمعرات ہی سے صفائی ستھرائی کا اہتمام کرنا۔ ناخن کاٹنا۔ (بخاری مع الفتح،رقم:883،) مونچھیں کاٹنا (اور بہت زیادہ کاٹنا)۔(بخاری مع الفتح،رقم:883) خط بنوانا، شرعی حدود میں رہتے ہوئے۔(جامع الاصول،ترمذی،رقم:2912) زائد بالوں (زیرناف/بغل) کی صفائی کرنا۔ (بخاری مع الفتح،رقم:883)				
4	فجر کی نماز میں سورۂ الٓمٓ سجدۃ اور سورۃ الدھر پڑھنا۔(بخاری،رقم:891)				
5	جمعہ کے دن عبادت کی کثرت کرنا۔ جمعہ کے روز طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک چوپائے قیامت کے قائم ہونے کے منتظر رہتے ہیں۔لہٰذا اس پورے وقت میں جب حیوان قیامت کا خیار رکھتے ہیں اور اس سے خوفزدہ رہتے ہیں تو انسانوں کو بطریقہ اولیٰ جمعہ کے روز دن بھر خدا کی عبادت اور اس کے ذکر میں مشغول رہیں۔(ترمذی،رقم:491،مشکوۃ،رقم:1359)				
6	جمعہ کی نماز کا بہت زیادہ اہتمام کرنا کسی حال میں ترک نہ کرنا				
7	جمعہ کے دن دعاء کی قبولیت کی مخصوص گھڑی کی تلاش میں رہنا۔				
8	مسنون (اور خوب اچھے) طریقے سے غسل کرنا، مسواک بھی ضرور کرنا۔(پورے ہفتے کے گناہوں کی معافی کے لیے شرط)(بخاری،رقم:83-81-880) (1) دونوں ہاتھ کلائی تک 3 مرتبہ دھونا۔(بخاری،رقم:257)(2) چھوٹا بڑا دونوں استنجا کا مقام دھونا چاہیے، استنجاء کی جگہ پر نجاست لگی ہو یا نہ ہو۔(ابوداؤد،رقم:245)(3) بدن پر کسی جگہ اگر ناپاکی ہو تو اسے دور کرنا۔(بخاری،رقم:257)(4) مسنون طریقہ سے وضو کرنا۔(بخاری،رقم:272) (5) پہلے سر پھر دائیں کندھے پھر بائیں پر پانی ڈالنا اسی ترتیب سے 3 بار کرنا۔(بخاری،رقم:258،مسلم،رقم:37)				
9	عمدہ سے عمدہ کپڑے پہننا، خوشبو لگانا۔نیز: سفید کپڑے پہننا۔(ابوداؤد،رقم:1078) نوٹ: امام ان چیزوں کا اور زیادہ اہتمام کرے۔(کویتیہ،تزین،فقرہ:11)				

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

10	سراورداڑھی کے بالوں میں تیل لگانا۔ (بخاری مع الفتح،رقم:883،ابوداؤدمع البذل،رقم:353،بیہقی،رقم:2988،موطاامام مالک) بائیں ہاتھ کی ہتھیلی میں تیل ڈال کر پہلے ابروؤں، پھرپلکوں، پھرسر/داڑھی پرلگانا، (شیرازی،عزیزی) جب خوشبودارتیل آپ کوپیش کیاجاتاتوپہلے آپ اس میں انگلیاں ڈبوتے پھرجہاں لگانے ہوتاانگلیوں سے استعمال فرماتے۔(ابن عساکر)				
11	سراورداڑھی میں کنگھا کرنا، جب کنگھا کرنا ہوتو پہلے دائیں جانب سے کرنا۔(بخاری مع الفتح،رقم:883) کنگھا کرتے ہوئے یاحسب ضرورت جب بھی آئینہ دیکھیں تو یہ دعا پڑھنا:"اَللّٰھُمَّ أَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِي"(مشکوٰۃ)				
12	جمعہ کی نماز کے لیے جلد سے جلد مسجد پہنچنا(سورۂ جمعہ:9) کوشش کر کے زوال سے کچھ پہلے ہی پہنچنا۔ (1) جس ترتیب سے نمازی آتے ہیں اسی ترتیب سے قیامت کے دن دربارالٰہی میں جگہ ملے گی۔(ابن ماجہ،رقم:1094) نیز: اسی ترتیب سے فرشتے نام لکھتے ہیں۔ سب سے پہلا سب سے افضل شمار ہوتا ہے اوراس کومکہ کے فقیروں پر اونٹ صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے، بعدوالے کوگائے، پھردنبہ، پھرمرغی اور پھرانڈہ کا ثواب ملتا ہے۔(مشکوٰۃ مع مظاہرحق،رقم:1384، بخاری،رقم:881) (2) جلدی جانے والے کوہرقدم پرایک سال کے روزے ایک سال کی رات کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔(مشکوٰۃ،رقم:1388) (فضائل کے باب میں اس سے زیادہ ثواب والی کوئی صحیح حدیث نہیں ہے۔(مرقاۃ))				
13	سکون ووقار کے ساتھ پیدل مسجد جانا۔ ہرقدم پرایک سال کے روزے ایک سال کی رات کی عبادت کا ثواب ہے۔(مشکوٰۃ،رقم:1388) مسجددور ہونے کی صورت میں سواری پربھی جاسکتے ہیں۔ مجبوری میں مذکورہ ثواب ملنے کی امید ہے۔ کیونکہ ثواب عطا کرنے والی ذات بہت کریم ہے۔(رسائل جمعہ:39)				
14	اگرصفیں پرہیں تولوگوں کی گردنیں پھلانگ کرآگے نہ بڑھنا۔ ایسا کرنے والے اپنے لیے جہنم کا راستہ آسان کرتے ہیں، ان کوجہنم کا پل بنایا جائے گا، جہنمی ان کوروندتے ہوئے جہنم میں جائیں گے۔(ابوداؤد،رقم:1118، بخاری مع الفتح،رقم:883)				
15	دوآدمیوں کے درمیان اگرجگہ نہ ہوتووہاں گھس کرنہ بیٹھنا۔(بخاری مع الفتح،رقم:883،مشکوٰۃ مع مظاہرحق،رقم:1381)				
16	جوپہلے سے بیٹھاہوا ہواس کواٹھا کراس کی جگہ پرنہ بیٹھنا۔(کویتیہ تخطی الرقاب،فقرہ:6،مسلم مع روایات،ابوداؤد،مشکوٰۃ مع مظاہرحق،رقم:1386)				
17	حسب توفیق نوافل (تحیۃ المسجد،تحیۃ الوضو،صلاۃ التسبیح، جمعہ کی سنن/ قضانمازیں وغیرہ) پڑھنا۔(جمعہ سے جمعہ گناہوں کی معافی کے لیے یہ شرط ہے)(بخاری مع الفتح،رقم:883،مشکوٰۃ مع مظاہرحق،رقم:1381،کویتیہ،صلاۃ التسبیح)				
18	امام کے قریب بیٹھنا۔(مشکوٰۃ مع مظاہر،رقم:91-1388،ابوداؤدمع درمنضود،رقم:1108) خیر کے کاموں میں بلاعذرتاخیرکرنے والے جنت میں دیر سے داخل ہوں گے، جنت کے اونچے درجات سے محروم رہیں گے۔				
19	جمعہ کی نماز سے پہلے صفوں میں قبلہ رخ بیٹھیں حلقہ بنا کرنہ بیٹھنا۔(ابوداؤدمع درمنضود،رقم:1079،جامع الاصول،رقم:4002،مشکوٰۃ،رقم:1414)				
20	جمعہ کی نماز کے لیے جاتے ہوئے ایسے ہی نماز جمعہ سے پہلے انگلیوں میں انگلیاں ڈال کرنہ بیٹھنا۔(بخاری،رقم:659،مسلم،رقم:275)				
21	بیٹھے بیٹھے اونگھ آنے لگے اورابھی خطبہ شروع نہ ہوا ہوتوجگہ بدلنا۔(ابوداؤد،رقم:1119،ترمذی،رقم:526،مشکوٰۃ،رقم:1394)				
22	خطبہ بیٹھ کرسننا۔(ابوداؤد،رقم:1091،مشکوٰۃ،رقم:1418)				

23	خطبہ کے وقت (اچھی، بری ہر بات سے) خاموش رہنا اور خطبہ کو غور سے سننا۔ کوئی فضول کام (کپڑوں، بالوں سے کھیلنا وغیرہ) نہ کرنا۔ عین خطبہ کے وقت خاص طور سے گوٹ مار کر بیٹھنا بھی منع ہے یعنی اکڑو بیٹھ کر سرین زمین پر ٹیک کر کپڑوں یا ہاتھوں کے ذریعہ دونوں گھٹنے اور رانیں پیٹھ کے ساتھ ملا لینا۔ (مظاہر حق: 879/1، در منضود: 439) جمعہ سے جمعہ گناہوں کی معافی ان چیزوں سے بچنے پر موقوف ہے۔ (مشکوۃ رقم: 1381) فضول کام کرنے والے کو جمعہ کا مکمل ثواب نہیں ملتا۔ (مشکوۃ مع مظاہر حق: 97-85-1383) خطبہ کے وقت بات چیت کرنے والے کو حضور نے اسی گدھے سے تشبیہ دی جس کی پیٹھ پر کتابیں لاد دی گئی ہوں۔ (مشکوۃ، رقم: 1397)				
24	**سورۂ کہف پڑھنا:** جمعہ کے دن جو سورۂ کہف پڑھے گا دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔ اس کے لیے عرش کے نیچے سے آسمان کے برابر بلند ایک نور ظاہر ہوگا جو قیامت کے اندھیرے میں اس کے کام آئے گا اور اس جمعہ سے پہلے جمعہ کی تمام خطایا (صغیرہ) اس کے معاف ہو جائیں گے۔				
25	جمعہ کے دن عصر کی نماز جس جگہ پڑھی ہے وہی بیٹھے بیٹھے اسّی (80) مرتبہ درج ذیل درود پڑھنا: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا۔ **فضیلت:** اس کے اسی (80) سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور اسّی (80) سال کی عبادت کا ثواب اس کے لیے لکھا جاتا ہے۔ (فضائل درود شریف، شیخ الحدیث مولانا ذکریاؒ)				
26	جس شخص نے پانچ اعمال ایک دن (جمعہ) میں کیے اللہ تعالیٰ اسے جنت والوں میں لکھ دیتے ہیں۔ (1) بیمار کی عیادت کی (2) جنازے میں شرکت کی (3) روزہ رکھا (4) جمعہ کی نماز کے لیے گیا (5) غلام آزاد کیا (یا صدقہ کیا)۔ (مسلم، رقم: 6128، ترمذی: 742)				

نوٹ: اس سبق میں کل 26 سنتیں ہیں اور ہر سنت کے سامنے چار چار خانے ہیں ایک ماہ تک ہر جمعہ کو یک خانہ اس طرح پُر کریں کہ اگر اس سنت پر عمل کیا ہے تو ✓ کا نشان نہیں کیا تو X کا نشان لگا دیں۔ مہینہ کے بعد اگر ✓ نشان زیادہ ہیں تو اس بات کی علامت ہے کہ یہ سنتیں عمل میں آچکی ہیں۔ ورنہ دوبارہ دھرائیں

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

رمضان بہتر سے بہتر بنانے کیلئے رمضان سے پہلے کیا کرنا ضروری ہے؟

1-رمضان کی اہمیت جاننے/اجاگر کرنے کیلئے

1/1 گھر میں فضائل رمضان کی تعلیم ☐ وقت__________تا__________

1/2 فہم رمضان کا مطالعہ ☐ وقت__________تا__________

1/3 رمضان سے متعلق حضرت مولانا__________،__________،__________صاحب کے بیانات سننا وقت__________تا__________

1/4 اکابر کا رمضان کا مطالعہ گھر والوں/متعلقین کو پڑھ کر سنانا ☐ وقت__________تا__________

1/5 بیانات/دروس میں شرکت اس کا نظم____

2-رمضان کیلئے میرے عزائم

☐ پہلا عزم: یہ رمضان گزشتہ رمضانوں سے بہت اچھا گزارنا ہے ☐ حسب سابق ہی صحیح ہے ☐ پہلے سے کچھ نا کچھ بہتر ☐

☐ دوسرا عزم: روزہ اور عبادت کا مقصد (تقویٰ بقرہ 83-21) خوب خوب حاصل کرنا ہے ☐ حسب سابق ہی صحیح ہے ☐

☐ تیسرا عزم: وقت بالکل ضایع نہیں کرنا ایک ایک سانس قیمتی بنانا ہے ☐ حسب سابق ہی صحیح ہے ☐ پہلے سے کچھ نا کچھ بہتر کرنا ہے ☐

(1) غیر ضروری تعلقات، مشغولیتیں، بالکل ختم کرنی ہیں ☐ حسب سابق ہی صحیح ہے ☐ پہلے سے کچھ نا کچھ بہتر کرنا ہے ☐

تفصیل لکھیں____

(2) موبائل کا غیر ضروری استعمال بالکل ختم کرنا ہے ☐

تفصیلات لکھیں____

____

____

(3) کھانے پینے میں بہت زیادہ خواہشات (باہر جانا/من پسند کا پکوانا/خریداری) میں بالکل نہیں لگنا ☐ حسب سابق ہی صحیح ہے ☐ پہلے سے کچھ بہتر کرنا ہے ☐

تفصیل لکھیں____

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(4) غیر ضروری سونا بالکل ختم کرنا ہے ☐ حسب سابق ہی صحیح ہے ☐ پہلے سے کچھ نا کچھ بہتر کرنا ہے ☐

تفصیل لکھیں ____________________

(5) عید کی خریداری کی تفصیل لکھیں ____________________

____

(6) روزانہ کی سحری افطاری سودا سلف کی خریداری کی تفصیل لکھیں ____________________

____

____

(7) صفائی ستھرائی سے متعلق (برائے خواتین) تفصیل لکھیں ____________________

____

(8) کھانے پکانے سے متعلق (برائے خواتین) تفصیل لکھیں ____________________

____

____

☐ چوتھا عزم: رمضان کے معمولات (دین سیکھنا/عمل کرنا گناہوں سے بچنا/ پھیلانا/حقوق وذمہ داریاں پوری کرنا) اہتمام سے اور آسانی سے پورے ہوجائیں اس کے لیے رمضان سے قبل ہی ان معمولات کا مزاج بنانا ہے ☐ حسب سابق ہی صحیح ہے ☐

☑ **پہلا معمول: دین سیکھنا ہے تفصیل لکھیں کیا سیکھنا ہے؟ اور سیکھنے کیلئے روزانہ کتنا وقت نکالنا ہے؟**

(1) قرآن: حفظ پختہ کرنا ہے ☐ تفصیل لکھیں ____________________

یہ سورتیں __________ حفظ کرنی ہیں تجوید درست کرنی ہے ☐ بذریعہ استاذ ☐ بذریعہ ریکارڈنگ ☐

(2) یہ دعائیں ____________________ یاد کرنی ہیں۔

(3) موقع کا علم سیکھنا ہے:

1/3۔فضائل روزہ ☐ (1) رمضان کا استقبال کیسے کریں؟ قرآن وحدیث سے ثابت 9 اعمال (2) رمضان کے لازمی حقوق کیا ہیں؟ اور زائد چیزیں کیا ہیں؟ (3) پہلے عشرے میں کرنے کے 11 اعمال دوسرے عشرے کے 12 اعمال، تیسرے عشرے کے 14 اعمال کی قرآن وحدیث سے وضاحت

3/2۔مسائل روزہ ☐ (1) کن لوگوں کے لیے رمضان کا روزہ رکھنا فرض ہے؟ (2) کن شرطوں کے ساتھ روزہ صحیح ہوگا؟ (3) کن لوگوں کے لیے روزہ نہ رکھنا جائز ہے؟ (4) کن وجوہات کی وجہ سے روزہ رکھ کر توڑ دینا جائز ہے؟ (5) کن لوگوں کے لیے روزہ داروں کی مشابہت اختیار کرنا واجب ہے؟ (6) کن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

3/3۔مسائل تراویح ❑

3/4۔اعتکاف/ شب قدر/عید❑ اعتکاف کی حقیقت،فضائل،کوتاہیاں،مسائل اور معتکف کے لیے دستور العمل اور خود احتسابی چارٹ،شب قدر کی فضیلت،وقت،علامت،کوتاہیاں اور کرنے کے کام۔شب عید اور عید کی حقیقت،فضیلت،کوتاہیاں،عید کے دن کے مسنون اعمال،شوال کے 6 روزوں کے فضائل و مسائل ❑

3/5۔مسائل زکوۃ❑

(4) دین کا بنیادی ضروری علم❑

(5) کیسے سیکھنا ہے: علماء سے براہ راست❑ آن لائن❑ بیانات میں شریک ہوکر❑ ریکارڈ بیانات/ کلاسیں سن کر❑ مستند کتابوں کے مطالعہ سے❑

علماء سے پوچھ پوچھ کر❑

(6) مزید کوئی بات ہو تو لکھیں: ____________________

____

☑ **دوسرا معمول: عبادت،تلاوت،ذکر،دعا،نوافل اللہ والوں کی صحبت کے معمولات تفصیل سے لکھیں:**

(1) اعتکافِ مسنون کرنا ہے❑ نفلی اعتکاف کرنا ہے❑ ________ دن

(2) عبادات کے معمولات: ایک مسلمان اپنی زندگی کیسے سنواریں والے پرچے میں لکھیں۔

(3) اخلاق کے معمولات: ایک مسلمان اپنے اخلاق ایسے سنواریں والے پرچے میں لکھیں۔

(4) رمضان کے معمولات: رمضان کے معمولات والے پرچہ میں لکھیں۔

(5) مزید کوئی بات ہو تو لکھیں: ____________________

____

☑ **تیسرا معمول: دین سیکھانے/ پھیلانے (اہل وعیال/ ماتحتوں/ طلب والوں/ بے طلبوں کو) کے معمولات تفصیل سے لکھیں:**

(1) تبلیغ: تبلیغ میں وقت لگانا ہے ❑ کتنا؟______ پانچ اعمال (تعلیم،گشت،مشورہ،شب جمعہ،روزانہ وقت دینا) میں اہتمام سے جڑنا ہے❑

(2) گھر والوں کی تعلیم: گھر والوں کو کیا سیکھانا ہے ____________________

(3) مزید کوئی بات ہو تو لکھیں: ____________________

____

☑ چوتھا معمول: حقوق (ذاتی / اہل وعیال / رشتہ دار / متعلقین وغیرہ) کی ادائیگی کے معمولات تفصیل سے لکھیں:

(1) ورزش کے اوقات ______________________________

(2) والدین کو روزانہ وقت دینا ______________ ان کاموں میں ہاتھ بٹانا ______________

(3) رشتہ داروں / متعلقین (عیادت / تعزیت، خوشی / غمی میں شرکت) ان سے ملاقات کا نظم ______________

(4) مزید کوئی بات ہو تو لکھیں: ______________________________

____

☑ پانچواں معمول: گناہوں سے بچنے کیلئے کیا تدابیر اختیار کرنی ہیں تفصیل سے لکھیں:

(1) گناہ ہونے کے بعد فوراً کسی نیکی (خاص طور سے صدقہ) کا اہتمام کرنا ❑ فوراً سچی توبہ کرنا ❑

(2) گناہ چھوڑنے کی اللہ تعالیٰ سے گڑ گڑا کر توفیق مانگنا ❑

(3) جن مقامات، محفلیں، دوست واحباب، آلات کی صحبت گناہ کا سبب بنتی ہیں ان کو چھوڑنے کا اہتمام کرنا ❑

(4) گناہوں کو چھوڑنے کے سلسلہ میں کسی اللہ والے سے رابطہ کرنا اور اپنے حالات ان کو بتا کر ان کی باتوں پر عمل کرنا ❑

(5) گناہوں کا علم ہونے کے بعد ان کو روکنے کا اہتمام کرنا ❑

(6) مباح کاموں یعنی کھانے پینے، باتیں کرنے، ہنسنے ہنسانے، سونے، فضول ملنے ملانے، گھومنے گھمانے میں خواہشات کو ترک کرنا ❑

(7) گناہوں کی خواہش نیز عبادات، اتباع، سنت، اخلاقیات میں رکاوٹ بننے والی خواہش کو ترک کرنا ❑

(8) مزید کوئی بات ہو تو لکھیں: ______________________________

____

رمضان کے معمولات (برائے مرد حضرات) (چیک لسٹ)

	❑ سحری تا فجر	اگر عمل کیا ہے تو خانوں میں ✓ نہیں کیا ✗ کا نشان لگائیں
1	سحری سے کتنی دیر قبل اٹھنا ہے ________	
2	اٹھتے ہی مسنون اعمال کا اہتمام کرنا ہے ● سوکر اٹھنے کے بعد دونوں ہاتھوں سے چہرے، آنکھوں کو ملنا (شمائل ترمذی:156-155) ● دعا پڑھنا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَمَا اَمَاتَنَا وَ اِلَیْهِ النُّشُوْرُ (بخاری:6324) ● مسواک کرنا یہ اٹھنے کے بعد ہے۔ وضو میں دوبارہ کریں (بخاری:245) ● لباس، چپل پہنتے وقت دائیں طرف سے پہننا (بخاری:5854)	
3	● جہاں بیت الخلانہ ہو وہاں قضاء حاجت کے لیے لوگوں کی نگاہوں سے دور جانا (ابوداؤد:1) نشیبی زمین میں جانا (نساء:43) نرم زمین میں جانا (ابوداؤد:3) کسی چیز کی آڑ میں کرنا (ابوداؤد:35) ● جس چیز پر اللہ کا نام ہو اسکو بیت الخلاء میں نہ لیجانا (ابوداؤد:19) ● جوتے پہن کر سر ڈھانک کر بیت الخلاء جانا (ترمذی، بیہقی:455، طبقاتِ ابن سعد:1/290) ● بسم اللہ اور دعا پڑھ کر جانا بِسْمِ اللّٰهِ (ترمذی:606) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ الْخَبَائِثِ (بخاری:142) ● بائیں قدم سے داخل ہونا (بخاری:5380) ● بیٹھ کر تقاضہ کرنا (ترمذی:12) ● قبلہ کی طرف چہرہ اور پیٹھ نہ کرنا (ترمذی:8) ● شلوار حتی الامکان نیچے بیٹھتے ہوئے اتارنا (ترمذی:14، ابوداؤد:14) ● بیت الخلا میں نہ ذکر کرنا نہ کلام کرنا (ابوداؤد:15، مسلم:370) ● پیشاب کی چھینٹوں سے بچنا (ترمذی:70) ● شرمگاہ کو دایاں ہاتھ نہ لگانا (بخاری:5630) ● ہاتھوں کو کلائی تک 3 بار دھوکر پھر پانی کے اندر ڈالنا (ترمذی:24) ● استنجا پہلے ڈھیلوں (یا ٹشو) پھر پانی سے کرنا (مجمع الزوائد:1053، مصنف ابن ابی شیبہ:1634) ● دائیں پاؤں سے بیت الخلا سے باہر نکلنا (بخاری:5380) اور دعا پڑھنا غُفْرَانَکَ (ابوداؤد:30) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِی (ابن ماجہ:301) ● بیت الخلانہ ہو تو کسی آڑ میں استنجا سکھانا (ابوداؤد:35، ابن ماجہ:337)	

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

4	● گھر سے وضوکر کے نماز کے لیے جانا (بخاری:647) ● مسنون طریقہ سے وضوکرنا خاص طور سے جب نفس کو نا گوار ہو (مسلم:538، 597) (1) نیت (بخاری:1) (2) تسمیہ (مسند احمد:12694، نسائی:78) (3) دونوں ہاتھ کلائی تک مرتبہ دھونا (مسلم: 538) (4) مسواک کرنا (بالشت سے لمبی' انگلی سے موٹی نہ ہو) (بخاری: 887، مسلم:589) (5) تین تین بار کلی/ ناک میں پانی ڈالنا/ چھنکنا/ منہ دھونا (بخاری: 164 مسلم: 226, 61-559) (6) داڑھی/ ہاتھوں/ پیروں کی انگلیوں کا خلال کرنا (ابوداؤد: 145-142، مسند احمد: 2604) (7) تمام سر/ کانوں کا مسح کرنا (مسح سر کے اگلے حصہ سے شروع کرنا) (مسلم:559، ابوداؤد: 103,106) (8) اعضاء وضوکو تین تین بار دھونا/مل مل کر دھونا/ پے در پے دھونا ترتیب سے دھونا/ داہنی طرف سے دھونا (ابوداؤد:106-111-105، ترمذی:38، موطا مالک:73، ابن ماجہ:-402-413) (9) وضو کے درمیان کی دعا پڑھنا۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ۔ (عمل الیوم واللیلۃ:80)	
5	تہجد میں یہ اعمال کرنے ہیں تہجد ______ رکعتیں، دعا کم از کم ______ منٹ۔ استغفار کم از کم ایک تسبیح۔ تلاوت کم از کم ______ منٹ۔	
6	**سحری میں** غذا کی مقدار نہ بہت زیادہ نہ بہت کم ہو۔ سحری کے وقت میں احتیاط کو ملحوظ رکھنا۔ سحری کھاتے وقت ذکر و استغفار، مسنون اعمال کا اہتمام کرنا ہے۔	
7	اذان کے دوران خاموش رہ کر اذان کے کلمات کا جواب دینا ہے اور اذان کے بعد کی دعاؤں کا اہتمام کرنا ہے ❑ اذان سے ______ منٹ پہلے یا اذان کے فوراً بعد نماز کی تیاری کرنی ہے۔ ❑	
8	مسجد میں داخل ہوتے وقت مسنون اعمال کا اہتمام کرنا ہے الٹا پیر جوتے سے نکال کر سیدھے پیر سے مسجد میں داخل ہونا (الترغیب) دعا پڑھ کر داخل ہونا داخل ہونے کے بعد کی دعا پڑھنا (الترغیب) اعوذ باللہ العظیم وبوجہہ الکریم وسلطانہ القدیم من الشیطان الرجیم مسجد کے احترام کے خلاف کوئی کام نہ کرنا (طبرانی، احمد) گانا گانا، قبلہ رو تھوکنا، بلاضرورت شدیدہ دنیا کی باتیں کرنا۔ باہر گم ہو جانے والی چیز کو تلاش کرنا اس کا اعلان۔ زور سے تلاوت ذکر کرنا جس سے دوسروں کو تکلیف ہو۔ بدن کپڑے وغیرہ سے کھیلنا۔ انگلیوں میں انگلیاں ڈالنا چٹخانا۔ قبلہ رو پیر پھلانا	

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

9	سنتوں اور جماعت کے درمیان دعاء ومناجات ❑ تلاوت کرنی ہے _____ ❑ صبح کی مسنون دعاوں کا اہتمام کرنا ہے ❑ اہم تسبیحات کرنی ہیں ❑	
10	صف اول اور تکبیر اولیٰ کا اہتمام	
11	فرض نماز کے بعد کے مسنون اذکار کا اہتمام کرنا ہے ❑	
12	عمل کا جذبہ برقرار رکھنے کیلئے فجر کے بعد بیان/ درس میں شرکت کرنی ہے ❑ چھٹی والے دن کرنی ہے ❑	
13	صبح کی حفاظتی مسنون دعائیں، اہم تسبیحات (**سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم**، تیسرا کلمہ، درود شریف، چوتھا کلمہ کی ایک ایک تسبیح) کا اہتمام کرنا ہے۔	
	❑فجر تا اشراق	
14	اشراق تک اعمال میں مشغول ہونا اور نماز اشراق ❑ کم از کم _____ منٹ تک اعمال میں مشغول رہنا ہے۔ فجر تا اشراق تلاوت کی مقدار _____	
	❑اشراق تا ظہر	
15	صبح جلدی ٹھنڈے وقت میں کام شروع کرنا ہے ❑ _____ بجے تک آرام پھر کام۔	
16	چاشت کی نماز ❑	
17	دوران کام اچھی نیت، اتباع سنت، حسب سہولت ذکر واذکار کا اہتمام کرنا ہے۔	
18	اشراق تا ظہر تلاوت کی مقدار _____	

نمبر	معمول	جائزہ
19	اشراق تا ظہر ذکر واذکار کے معمولات______	
	❑ ظہر تا عصر	
20	اذان ،مسجد، صف اول، تکبیر اولیٰ ،فرض نماز کے مسنون اذکار کے معمولات کا حسب سابق اہتمام کرنا ہے اور کام کاج میں اچھی نیت ، اتباع سنت کا حسب سابق اہتمام کرنا ہے۔	
21	ظہر تا عصر تلاوت کی مقدار______	
22	ظہر تا عصر آرام کتنی دیر______	
	❑ عصر تا مغرب	
23	اذان ،مسجد، صف اول، تکبیر اولیٰ ،فرض نماز کے مسنون اذکار کے معمولات کا حسب سابق اہتمام کرنا ہے اور کام کاج میں اچھی نیت ، اتباع سنت کا حسب سابق اہتمام کرنا ہے۔	
24	عصر تا مغرب پورا وقت مسجد میں گزارنا ہے ❑ عصر کے بعد______منٹ مسجد میں	
25	عصر تا مغرب تلاوت کی مقدار______	
26	عصر تا مغرب ذکر واذکار______منٹ دعاء ومناجات______منٹ	
	❑ مغرب تا عشاء	
27	اذان ،مسجد، صف اول، تکبیر اولیٰ ،فرض نماز کے مسنون اذکار کے معمولات کا حسب سابق اہتمام کرنا ہے۔	
28	اوابین کی کم از کم 6 رکعتیں ❑ 12 رکعتیں پڑھنی ہیں ❑	

29	شام کی حفاظتی مسنون دعائیں، اہم تسبیحات (سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم، تیسرا کلمہ، درود شریف، چوتھا کلمہ کی ایک ایک تسبیح)	
30	مغرب تا عشاء تلاوت کی مقدار______	
31	مسنون سورتیں پڑھنی ہیں سورہ واقعہ ❑ ملک ❑ دخان ❑ الم سجدہ ❑	
32	آرام کتنی دیر______ (اچھی نیت اتباع سنت کے ساتھ)	
	❑ **عشاء تا سونا**	
33	اذان، مسجد، صف اول، تکبیر اولی، فرض نماز کے مسنون اذکار کے معمولات کا حسب سابق اہتمام کرنا ہے۔	
34	تراویح کا اہتمام کرنا ہے۔ پورے ماہ کرنا ہے۔ مکمل قرآن ختم کرنا ہے۔ تجوید سے پڑھنے والے کے پیچھے پڑھنا ہے۔	
35	عمل کا جذبہ برقرار رکھنے کیلئے تراویح کے بعد بیان/ درس میں شرکت کرنی ہے ❑ چھٹی والے دن کرنی ہے ❑	
36	تراویح کے بعد لایعنی فضول کاموں، باتوں سے بچنا ہے۔	
37	تہجد کی نیت سے جلد سونا ہے ❑ پوری رات جاگنا ہے ❑ ______ بجے تک اعمال میں مشغول رہنا ہے	
38	اپنے ملازموں پر اس مہینہ تخفیف اور آسانی کرنی ہے۔	
39	یہ مہینہ صبر کا ہے اگر روزہ میں کچھ تکلیف ہو تو اسے ذوق شوق سے برداشت کرنا۔ لڑائی جھگڑے، بحث و تکرار سے بچنا ہے۔	

40	تمام گناہوں سے خاص طور سے ان گناہوں سے بہت بچنا ہے۔ بدنظری، غلط تعلقات، بدزبانی، غیبت، جھوٹ، دھوکہ، غلط بیانی، فرائض نماز، روزہ، جماعت، تراویح چھوڑنا، ان میں غفلت کرنا۔	
41	صلہ رحمی کرنا قطع رحمی نہ کرنا جن احباب سے تعلق ٹوٹا ہوا ان سے تعلق بحال کرنا۔	
42	رمضان صدقات وخیرات کا مہینہ ہے لہٰذا رمضان المبارک میں عام دنوں کے مقابلے میں صدقہ وخیرات کا روزانہ اور زیادہ اہتمام کرنا ہے۔	
43	لوگوں کو حسب توفیق افطاری کرانی ہے۔	
44	دین سیکھنے کی کوئی نہ کوئی شکل روزانہ اختیار کرنی ہے ☐ چھٹی والے دن کرنی ہے ☐ وقت______ تا_____ علماء سے براہ راست سیکھنا ہے ☐ وقت______ تا_____ آن لائن سیکھنا ہے ☐ وقت______ تا_____ بیانات میں شریک ہو کر سیکھنا ہے ☐ وقت______ تا_____ ریکارڈ بیانات/کلاسیں سن کر سیکھنا ہے ☐ وقت____ تا____ مستند کتابوں کے مطالعہ سے سیکھنا ہے ☐ وقت____ تا____ علماء سے پوچھ پوچھ کر سیکھنا ہے ☐ وقت______ تا______	
45	روزانہ گھر والوں کو دین سیکھانا ہے وقت______ تا______ دین کی محنت کیلئے روزانہ وقت نکالنا ہے______ تا______	
46	آخری عشرہ میں 10 روزہ اعتکاف کرنا ہے ☐ ______ روزہ نفلی اعتکاف کرنا ہے ☐ کم از کم یہ اوقات_____ تا_____ مسجد میں گزارنے ہیں۔	

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

رمضان کے معمولات (برائے خواتین)

	☐ سحری تا فجر	اگر عمل کیا ہے تو خانوں میں ✓ نہیں کیا ✗ کا نشان لگائیں
1	سحری سے کتنی دیر قبل اٹھنا ہے __________	
2	اٹھتے ہی مسنون اعمال کا اہتمام کرنا ہے ● سوکر اٹھنے کے بعد دونوں ہاتھوں سے چہرے، آنکھوں کو ملنا (شمائل ترمذی:156-155) ● دعا پڑھنا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَ اِلَیْہِ النُّشُوْرُ (بخاری:6324) ● مسواک کرنا یہ اٹھنے کے بعد ہے۔ وضو میں دوبارہ کریں (بخاری:245) ● لباس، چپل پہنتے وقت دائیں طرف سے پہننا (بخاری:5854)	
3	● جہاں بیت الخلا نہ ہو وہاں قضاء حاجت کے لیے لوگوں کی نگاہوں سے دور جانا (ابوداؤد:1) نشیبی زمین میں جانا (نساء:43) نرم زمین میں جانا (ابوداؤد:3) کسی چیز کی آڑ میں کرنا (ابوداؤد:35) ● جس چیز پر اللہ کا نام ہو اسکو بیت الخلاء میں نہ لیجانا (ابوداؤد:19) ● جوتے پہن کر سر ڈھانک کر بیت الخلاء جانا (ترمذی، بیہقی:455، طبقاتِ ابن سعد:1/290) ● بسم اللہ اور دعا پڑھ کر جانا بِسْمِ اللّٰہِ (ترمذی:606) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ الْخَبَائِثِ (بخاری:142) ● بائیں قدم سے داخل ہونا (بخاری:5380) ● بیٹھ کر تقاضہ کرنا (ترمذی:12) ● قبلہ کی طرف چہرہ اور پیٹھ نہ کرنا (ترمذی:8) ● شلوار حتی الامکان نیچے بیٹھتے ہوئے اتارنا (ترمذی:14، ابوداؤد:14) ● بیت الخلا میں نہ ذکر کرنا نہ کلام کرنا (ابوداؤد:15، مسلم:370) ● پیشاب کی چھینٹوں سے بچنا (ترمذی:70) ● شرمگاہ کو دایاں ہاتھ نہ لگانا (بخاری:5630) ● ہاتھوں کو کلائی تک 3 بار دھو کر پھر پانی کے اندر ڈالنا (ترمذی:24) ● استنجا پہلے ڈھیلوں (یا ٹشو) پھر پانی سے کرنا (مجمع الزوائد:1053، مصنف ابن ابی شیبہ:1634) ● دائیں پاؤں سے بیت الخلا سے باہر نکلنا (بخاری:5380) اور دعا پڑھنا غُفْرَانَکَ (ابوداؤد:30) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ (ابن ماجہ:301)	

4	• مسنون طریقہ سے وضو کرنا خاص طور سے جب نفس کو نا گوار ہو (مسلم:538، 597) (1) نیت (بخاری:1) (2) تسمیہ (مسند احمد:12694، نسائی:78) (3) دونوں ہاتھ کلائی تک مرتبہ دھونا (مسلم:538) (4) مسواک کرنا (بالشت سے لمبی، انگلی سے موٹی نہ ہو) (بخاری: 887، مسلم:589) (5) تین تین بار کلی/ ناک میں پانی ڈالنا/ چھنکنا/ منہ دھونا (بخاری: 164 مسلم:226,61-559) (6) ہاتھوں/ پیروں کی انگلیوں کا خلال کرنا (ابوداؤد:145-142، مسند احمد:2604) (7) تمام سر/ کانوں کا مسح کرنا (مسح سر کے اگلے حصہ سے شروع کرنا) (مسلم:559، ابوداؤد:103,106) (8) اعضاء وضو کو تین تین بار دھونا/مل مل کر دھونا/ پے در پے دھونا ترتیب سے دھونا/ داہنی طرف سے دھونا (ابوداؤد:106-111-105، ترمذی:38، موطا مالک:73، ابن ماجہ:-402-413) (9) وضو کے درمیان کی دعا پڑھنا۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ۔ (عمل الیوم واللیلۃ:80)	
5	تہجد میں یہ اعمال کرنے ہیں تہجد ______ رکعتیں، دعا کم از کم ______ منٹ۔ استغفار کم از کم ایک تسبیح۔ تلاوت کم از کم ______ منٹ۔	
6	سحری میں سحری کب بنانی ہے؟ وقت __________ تا __________ سحری بناتے وقت اور کھاتے وقت ذکر واستغفار اور مسنون اعمال کا اہتمام کریں	
7	اذان اور نماز کے درمیان اذان کے دوران خاموش رہ کر اذان کے کلمات کا جواب دینا ہے اور اذان کے بعد کی دعاؤں کا اہتمام کرنا ہے ❑ اذان سننے کے بعد گھریلو مشاغل کو اس طرح ترک کر دینا گویا ان سے کوئی سروکار ہی نہیں (فیض القدیر:3/87، رقم 2821) اذان سے ______ منٹ پہلے یا اذان کے فوراً بعد نماز کی تیاری کرنی ہے۔ ❑	

8	دعاء ومناجات ❑ تلاوت کرنی ہے_____ ❑ صبح کی مسنون دعاوں کا اہتمام کرنا ہے ❑ اہم تسبیحات کرنی ہیں ❑	
9	اول وقت اور وقت طے کر کے نماز کا اہتمام کرنا ہے	
10	فرض نماز کے بعد کے مسنون اذکار کا اہتمام کرنا ہے ❑	
11	عمل کا جذبہ برقرار رکھنے کیلئے فجر کے بعد تعلیم کرنی ہے ❑ چھٹی والے دن کرنی ہے ❑	
12	صبح کی حفاظتی مسنون دعائیں، اہم تسبیحات (**سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم**، تیسرا کلمہ، درود شریف، چوتھا کلمہ کی ایک ایک تسبیح) کا اہتمام کرنا ہے۔	
❑فجر تا اشراق		
13	اشراق تک اعمال میں مشغول ہونا اور نماز اشراق ❑ کم از کم _____ منٹ تک اعمال میں مشغول رہنا ہے۔ فجر تا اشراق تلاوت کی مقدار_____	
❑اشراق تا ظہر		
14	چاشت کی نماز ❑	
15	گھریلو کاموں کے دوران اچھی نیت، اتباع سنت، حسب سہولت ذکر و اذکار کا اہتمام کرنا ہے۔	
16	اشراق تا ظہر تلاوت کی مقدار_____	
17	اشراق تا ظہر ذکر و اذکار کے معمولات_____	

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

نمبر	معمول
	❑ظہر تا عصر
18	اذان، اول وقت میں نماز کا اہتمام، فرض نماز کے مسنون اذکار وغیرہ کے معمولات کا حسب سابق اہتمام کرنا ہے اور کام کاج میں اچھی نیت، اتباع سنت کا حسب سابق اہتمام کرنا ہے۔
19	ظہر تا عصر تلاوت کی مقدار ______
20	ظہر تا عصر آرام کتنی دیر ______
21	افطاری کب بنانی ہے؟ وقت __________ تا __________
	❑عصر تا مغرب
22	اذان، اول وقت میں نماز، فرض نماز کے مسنون اذکار کے معمولات وغیرہ کا حسب سابق اہتمام کرنا ہے اور کام کاج میں اچھی نیت، اتباع سنت کا حسب سابق اہتمام کرنا ہے۔
23	عصر تا مغرب پورا وقت مصلی پر گزارنا ہے ❑ عصر کے بعد ______ منٹ مصلی پر
24	عصر تا مغرب تلاوت کی مقدار ______
25	عصر تا مغرب ذکر و اذکار ______ منٹ دعاء و مناجات ______ منٹ
	❑مغرب تا عشاء
26	اذان، اول وقت میں نماز، فرض نماز کے مسنون اذکار کے معمولات وغیرہ کا حسب سابق اہتمام کرنا ہے۔
27	اوابین کی کم از کم 6 رکعتیں ❑ 12 رکعتیں پڑھنی ہیں ❑

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

28	شام کی حفاظتی مسنون دعائیں،اہم تسبیحات (سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم،تیسرا کلمہ،درود شریف،چوتھا کلمہ کی ایک ایک تسبیح)	
29	مغرب تا عشاء تلاوت کی مقدار ______	
30	مسنون سورتیں پڑھنی ہیں سورہ واقعہ ☐ ملک ☐ دخان ☐ الم سجدہ ☐	
31	آرام کتنی دیر ______ (اچھی نیت اتباع سنت کے ساتھ)	
	☐ عشاء تا آرام	
32	اذان،اول وقت میں نماز کا اہتمام،فرض نماز کے مسنون اذکار کے معمولات کا حسب سابق اہتمام کرنا ہے۔	
33	تراویح کا اہتمام کرنا ہے۔ پورے ماہ کرنا ہے۔مکمل قرآن ختم کرنا ہے۔(خصوصا حافظ)	
34	عمل کا جذبہ برقرار رکھنے کیلئے تراویح کے بعد تعلیم میں شرکت کرنی ہے ☐ چھٹی والے دن کرنی ہے ☐	
35	تراویح کے بعد لایعنی فضول کاموں،باتوں سے بچنا ہے۔	
36	تہجد کی نیت سے جلد سونا ہے ☐ پوری رات جاگنا ہے ☐ ______ بجے تک اعمال میں مشغول رہنا ہے	
37	اپنے ملازموں (ماسی وغیرہ) پر اس مہینہ تخفیف اور آسانی کرنی ہے۔	
38	یہ مہینہ صبر کا ہے اگر روزہ میں کچھ تکلیف ہو تو اسے ذوق شوق سے برداشت کرنا۔لڑائی جھگڑے،بحث وتکرار سے بچنا ہے۔	

39	تمام گناہوں سے خاص طور سے ان گناہوں سے بہت بچنا ہے۔ بد نظری، غلط تعلقات، بدزبانی، غیبت، جھوٹ، دھوکہ، غلط بیانی، فرائض نماز، روزہ، جماعت، تراویح چھوڑنا، ان میں غفلت کرنا۔	
40	صلہ رحمی کرنا، قطع رحمی نہ کرنا جن احباب سے تعلق ٹوٹا ہوان سے تعلق بحال کرنا ہے۔	
41	رمضان صدقات وخیرات کا مہینہ ہے لہذا رمضان المبارک میں عام دنوں کے مقابلے میں صدقہ وخیرات کا روزانہ اورزیادہ اہتمام کرنا ہے۔	
42	لوگوں کو حسب توفیق افطاری کرانی ہے۔	
43	دین سیکھنے کی کوئی نہ کوئی شکل روزانہ اختیار کرنی ہے ❑ چھٹی والے دن کرنی ہے ❑ علماء سے براہ راست ❑ آن لائن ❑ بیانات میں شریک ہوکر ❑ ریکارڈ بیانات/کلاسیں سن کر ❑ مستند کتابوں کے مطالعہ سے ❑ علماء سے پوچھ پوچھ کر ❑ وقت______ تا______	
44	روزانہ گھر والوں کو دین سیکھانا ہے وقت______ تا______ دین کی محنت کیلئے روزانہ وقت نکالنا ہے______ تا______	
45	آخری عشرہ میں 10 روزہ اعتکاف کرنا ہے ❑ ______ روز نفلی اعتکاف کرنا ہے ❑ کم از کم یہ اوقات______ تا______ خلوت میں مصلی پر گزارنے ہیں۔	

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ) MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

یادداشت

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن
MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

آیئے ہم ایک دوسرے کے مددگار بنیں

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گرامی قدر محترم جناب ____________ امید ہے کہ مزاج بخیر وعافیت ہوں گے

آپ اور آپ کی آراء ہمارے لیے بہت اہم ہیں۔ بہت خوشی ہوگی کہ آپ اس کتاب سے متعلق اپنی کوئی قیمتی رائے، کوئی تجویز اور مفید بات بتائیں۔

یقیناً آپ اس سلسلے میں ہمارے ساتھ تعاون فرما کر ان شاءاللہ تعالیٰ ادارے کی کتب کے معیار کو بہتر سے بہتر بنانے میں مددگار بنیں گے۔

امید ہے جس جذبے سے یہ گزارش کی گئی ہے، اسی جذبے کے تحت اس کا عملی استقبال بھی کیا جائے گا اور آپ ضرور ہمیں جواب لکھیں گے۔

☆ کورس کا تعارف کیسے ہوا؟

☆ کیا آپ نے اپنے محلہ کی مسجد، لائبریری یا مدرسہ/ اسکول میں اس کتاب کو وقف کر کے یا کسی رشتہ دار وغیرہ کو تحفہ میں دے کر علم پھیلانے میں حصہ لیا؟ نہیں تو آج ہی یہ نیک کام شروع فرمائیں

☆ کتاب پڑھ کر آپ نے کیا فائدہ محسوس کیا؟

☆ کتاب کی کمپوزنگ، جلد اور کاغذ کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

معمولی ہے ❑ بہتر ہے ❑ اعلیٰ ہے ❑

☆ کتاب کی قیمت کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

سستی ہے ❑ مناسب ہے ❑ مہنگی ہے ❑

☆ کتاب کی تیاری میں مدد کرنے والوں اور پڑھنے والوں کے لیے دعائیں تو کرتے ہوں گے

ہاں ❑ نہیں ❑ کبھی کبھی ❑

دوران مطالعہ اگر کسی غلطی پر مطلع ہو جائیں تو ان نمبروں پر میسج یا اطلاع فرمائیے:

0331-2607207 - 03312607204

المیزان مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

سمر کیمپ ”فہم رمضان“

نام____________ دستخط____________ تاریخ____________

کچھ اپنے بارے میں

(1) مجھے فائدہ ہوا، مسائل کے اعتبار سے____________

(2) مجھے احساس ہوا، رمضان کو قیمتی بنانے کے اعتبار سے____________

(3) رمضان کے حوالے سے میرے طرز زندگی میں تبدیلیاں آئیں____________

(4) میرا آئندہ کا عزم، دینی علوم سیکھنے کا____________

(5) اس کورس کی بہتری کے لیے میری رائے____________

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

{مفتی منیر احمد صاحب کی تالیفات ورسائل}

کتاب	نمبر شمار	کتاب	نمبر شمار
فہم جمعۃ المبارک	19	فہم ایمانیات	1
حلال وحرام رشتوں کی پہچان کے رہنما اصول	20	فہم محرم الحرام کورس	2
شادی مبارک	21	فہمِ صفر کورس	3
کامیاب گھرداری	22	فہمِ شعبان کورس (شبّ براءت)	4
بیٹی مبارک ہو	23	فہمِ زکوۃ کورس	5
جذباتی رویوں سے ایسے بچیں	24	فہمِ رمضان کورس	6
سیرت کوئز لیول1	25	فہمِ حج وعمرہ کورس	7
سیرت کوئز لیول2	26	فہمِ قربانی کورس	8
حقوق مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	27	فہم دین کورس	9
حدیث اور اُس کا درجہ کیسے پہچانیں	28	فہمِ طہارت کورس	10
ڈیپریشن، اسٹریس کے اسباب اور اُن کا حل	29	فہمِ نماز کورس	11
مالی معاملات اور اخلاقی تعلیمات	30	فہم حلال وحرام کورس	12
مالی معاملات اور شرعی تعلیمات	31	فہم مسائل حیض ونفاس	13
مالی تنازعات اور ان کا حل	32	سخت بیماریوں، پریشانیوں کا یقینی علاج	14
فہم میراث	33	توبہ	15
آسان علم النحو	34	استخارہ	16
علم دین اور اس کے سیکھنے سکھانے کا صحیح طریقہ	35	مسنون اذکار	17
طبی اخلاقیات	36	فہم نکاح وطلاق	18

مولانا منیر احمد صاحب جامع مسجد الفلاح نارتھ ناظم آباد نے بھی میرے علم کی حد تک
قابل قدر مختصر کورسز ترتیب دیئے ہیں اور ان سے عوام کو خوب فائدہ ہو رہا ہے۔
(مفتی ابولبابہ۔ضرب مومن)

Almuneer.pk AlmuneerOfficial Almuneer